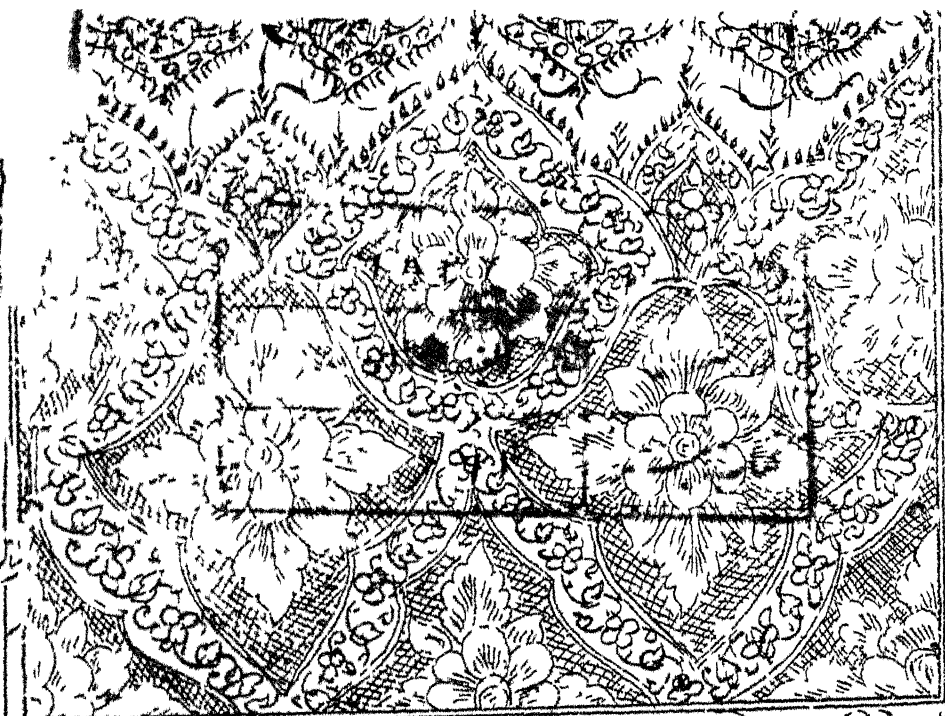
وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

فیض الستار

فی شرح

کتاب الآثار

در مطبع ... لاہور مطبوع ...



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد احقر عباد اللہ الحمید عبد العزیز محمد عبد الرشید ابن صاحب الادب والتمیز مولٰنا مولوی محمد عبد العزیز نور اللہ مرقدہ وجعل الجنۃ مثواہ تاجر کتب کشمیری بازار لاہور برادران اہل اسلام کی خدمت مین عرض پرداز ہے کہ برادر عزیز عبد الستار غفر اللہ لہ عرصہ سے اس بات کا ملتجی تہا کہ کتاب الآثار امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا ترجمہ اردو مع شرح اردو تیار کرکے شایع کیجیے۔ تاکہ عوام احناف اس سے مستفیض ہون مگر بباعث عدم فرصتی عزیز مذکور کی خواہش پوری نہ کر سکا اور اس عرصہ مین عزیز مذکور کو مرض الموت لاحق ہوا اور بحالت مرض بار بار ملتجی ہوتا رہا چونکہ عزیز مذکور کا مرض بڑہتا گیا جون جون دوا کی حالت ہوگئی اور ساتہ ہی اسکے ترجمہ و شرح کتاب کیواسطے عزیز مرحوم کا اصرار حد سے بڑہا مجبوراً اوسی حالت کم فرصتی اور بیمارداری مین بحالت اضطرار ترجمہ و شرح لکہنا شروع کیا اور تہوڑے عرصہ مین عزیز مرحوم کی حیات مین ہی ختم کیا اور عزیز مذکور کو بعض بعض مواضع سنادیئے اللہ اکبر اتفاق کہ ادہر مین نے لفظ تمت لکہا اودہر عزیز مرحوم نے داعی اجل (بعمر اٹہائیس سال یعنی عالم شباب مین) کو لبیک کہا

وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ چونکہ اس کتاب کی شرح و ترجمہ عزیز مرحوم کی خواہش سے کیا گیا تھا اس
ے نام بھی اسکا اُسی عزیز کے نام پر فیض الستار فی شرح کتاب الآثار رکھا گیا جب
…ہ تک افکار زمانہ سے فرصت نظر ثانی کی ندی ہواسطے مخدوم مکرم بندہ جناب مولنا مولوے
محمد ابو الحسن صاحب محدث کی خدمت مین مسودہ واسطے نظر ثانی و اصلاح کی بھیجا گیا مولنا
ممدوح کی عنایت کا شکریہ ہے کہ اونہون نے اختر کی گزارش پر زحمت شاقہ گوارا فرما کر نہایت جانفشانی سے اس کتاب کی صحیح
فرمائی اور جو کچھ سقم بباعث جلدی کے مسودہ مین رہ گئے تھے درست فرما دیئے اب ناظرین کی خدمت مین گزارش ہے کہ اگر کچھ سہو
و خطا ترجمہ و شرح مین پائین تو اطلاع دین تاکہ طبع ثانی مین درستی کر لی جاوے اور جو اصحاب مطالعہ
…ب ہذا سے مستفیض ہون وہ عزیز مرحوم کے حق مین دعائے مغفرت فرما دین اور شارح و مترجم
کو دعائے خیر سے یاد فرما دین واللہ ولی التوفیق وحسن الرفیق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنٍ الشَّیْبَانِیُّ | **بَابُ الْوُضُوْءِ** | فرمایا امام محمد بن حسن شیبانی نے

…ب ہے وضو کے بیان مین ف نماز کے لیئے وضو کرنا فرض ہے بدون وضو کے نماز
…ست نہین اور فرض وضو کے چار ہین منہ کا دھونا اور دونو ہاتھ کا دھونا کہنیون سمیت اور دونون
…ن کا دھونا ٹخنون سمیت اور چوتھائی سر کا مسح کرنا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ
…یْهِ مَثْنٰی وَتَمَضْمَضَ مَثْنٰی وَاسْتَنْشَقَ مَثْنٰی وَغَسَلَ وَجْهَهٗ مَثْنٰی وَغَسَلَ ذِرَاعَیْهِ مَثْنٰی
…لًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَثْنٰی وَغَسَلَ رِجْلَیْهِ مَثْنٰی وَقَالَ حَمَّادٌ اَلْوَاحِدَةُ تُجْزِئُ
اُسْبِغَتْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ ترجمہ امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو امام
…نیفہؒ نے اونسے روایت کی حماد سے اونسے ابراہیم نخعی سے اونسے اسود بن یزید سے کہ حضرت عمر بن
…ابؓ نے وضو کیا سو اپنے ہاتھ دھوئے دو بار اور کلی کی دو بار اور ناک مین پانی ڈالا دو بار اور اپنا منہ دھویا
…ر پھر اپنے بازو دھوئے دو بار اس حال مین کہ انکو آگے سے دھوتے تھے اور پیچھے سے پھر اپنے سر کا مسح کیا

دو بار اور اپنے پاؤں دھوئے دو بار اور حماد نے کہا کہ وضو میں اعضا کو ایک ایک بار دھونا بھی کافی ہے جبکہ کامل کرے تو وضو کو امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو میں سب اعضا کو دو دو بار دھونا بھی درست ہے اور ایک ایک بار دھونا بھی درست ہے بشرطیکہ کوئی جگہ خشک نہ رہے امام طحاوی نے کہا کہ فرض وضو میں اعضا کا ایک ایک بار دھونا ہے اور تین تین بار دھونا افضل ہے فرض نہیں انتہیٰ اس حدیث سے یہی معلوم ہوا کہ سر کا مسح دو بار کرنا بھی درست ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اغْسِلْ مُقَدَّمَ اُذُنَيْكَ مَعَ الْوَجْهِ وَامْسَحْ مُؤَخَّرَ اُذُنَيْكَ مَعَ الرَّاْسِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ يُعْجِبُنَا اَنْ نَمْسَحَ مُقَدَّمَهُمَا وَمُؤَخَّرَهُمَا مَعَ الرَّاْسِ وَبِهٖ نَاْخُذُ **ترجمہ** امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو امام ابوحنیفہ نے اونہوں نے روایت کی حماد سے اونہوں نے ابراہیم سے اونہوں نے کہا کہ دھو اگلی طرف اپنے کانوں کی ساتھ منہ کے اور مسح کر انکی پچھلی طرف کا ساتھ سر کے امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ نے کہا کہ پہونچی ہمکو یہ حدیث کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کان سر میں سے ہیں امام محمد نے کہا کہ خوش لگتا ہے ہمکو یہ کہ مسح کریں ہم کانوں کی اگلی طرف اور پچھلی طرف کا ساتھ سر کے اور اسی کو ہم لیتے ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کانوں کی اگلی طرف منہ کی ساتھ نہ دہوے بلکہ انکی اگلی اور پچھلی دونوں طرف کا سر کے ساتھ مسح کرے پس ثابت ہوا کہ ابراہیم کا قول ضعیف ہے اور امام طحاوی نے کہا کہ ایک قوم کا یہ مذہب ہے کہ کانوں کی اگلی طرف کا حکم منہ کا ہے کہ اوسکو منہ کے ساتھ دھویا جاوے اور انکی پچھلی طرف کا حکم سر کا ہے کہ اسکو سر کے ساتھ مسح کیا جاوے اور مخالفت کی انکی اسمین اور لوگوں نے اور کہا کہ کان سر میں سے ہیں مسح کیا جاوے اگلی طرف اور پچھلی طرف انکی کا ساتھ سر کے اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ حضرت عثمان سے روایت ہے کہ اونہوں نے وضو کیا سو مسح کیا اپنے سر کا اور اپنے دونوں کانوں کا اندر سے اور باہر سے اور کہا میں نے حضرت کو اسیطرح وضو کرتے دیکھا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ اور ابویوسف اور محمد کا اور یہی قول ہے ایک جماعت اصحاب کا انتہیٰ **مُحَمَّدٌ** **قَالَ** اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ وَالتَّكْبِيْرُ تَحْرِيْمُهَا وَالتَّسْلِيْمُ تَحْلِيْلُهَا وَلَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَعَهَا غَيْرُهَا فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَسَلِّمْ يَعْنِيْ فَتَشَهَّدْ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَاِنْ قَرَاَ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَحْدَهَا اَجْزَاَهُ اَسَدَ

وَيُجْزِيهِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضؓ سُئِلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ إِمَامُكَ إِنْ شِئْتَ فَاقْلِلْ مِنْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَاكْثِرْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **ترجمہ** امام محمدؒ نے کہا کہ خبر دی ہمکو امام ابوحنیفہؓ نے اوسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابوسفیانؒ نے اوسنے روایت کی ابی نضرہ سے اوسنے روایت کی ابوسعید خدری سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وضو کنجی ہی نماز کی اور اللہ اکبر کہنا حرام کرنا اوسکا ہی اور سلام پہیرنا حلال کرنا ہے اور نہین کافی ہے نماز مگر ساتہہ سورۃ الحمد کے اسحال مین کہ اوسکے ساتہہ اور قرآن بہی ہو اور ہر دو رکعتون مین التحیات پڑہ امام محمد نے کہا کہ اسی قول کو ہم لیتے ہین کہ سورۂ الحمد کے ساتہہ اور قرآن بہی پڑہے اور اگر فقط سورۂ الحمد پڑہے اور اسکے ساتہہ قرآن کی اور کوئی سورۃ نہ ملادے تو گنہگار ہوگا اور کفایت کریگی اوسکو امام محمد نے کہا کہ خبر پہونچی ہم کو کہ ابن عباس سے کسینے نماز مین قرآن پڑہنے کا حکم پوچہا ابن عباس نے کہا کہ قرآن تیرا امام ہے یعنے نماز مین اوسکا پڑہنا فرض ہے اگر تو چاہے تو تہوڑا پڑہ اور اگر چاہے تو زیادہ پڑہ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ ایک قوم کا یہ مذہب ہے کہ ظہر اور عصر کی نماز مین قرآن نہ پڑہے لیکن بہت حدیثون سے ظہر اور عصر کی نماز مین قرآن پڑہنا ثابت ہوچکا ہے پس بالتحقیق ایسے قول کا کچہ اعتبار نہین اور عقلی دلیل اسپر یہ ہی کہ نماز مین قیام کرنا فرض ہے اور اسیطرح رکوع اور سجود بہی فرض ہے اور نماز انکو متضمن ہے اگر ان مین سے کوئی چیز چہوڑ دیوے تو نماز درست نہین ہوتی اور یہ سب نمازون مین برابر ہی اور پہلا قعدہ بالاتفاق سنت ہی کسی کو اوس مین اختلاف نہین اور وہ سب نمازون مین برابر ہے اور دوسرے قعدے مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ وہ فرض ہے اور بعضے کہتے ہین کہ سنت ہے مگر وہ کہتے ہین کہ وہ سب نمازون مین برابر ہے سو ان چیزون مین سے جو چیز کہ فرض ہے وہ سب نمازون مین فرض ہوگی اور سات کی نماز مین پکار کر قرآن پڑہنا فرض نہین بلکہ سنت ہے بعضے نمازون مین ثابت ہے اور بعضی مین نہین اور جو چیز کہ فرض ہے اور نماز اوسکو متضمن ہے کہ بدون اسکے درست نہین جب بعض نمازون مین فرض ہوئی تو اسی طرح سب نمازون مین فرض ہوگی اور جب کہ مغرب اور عشا اور فجر کی نماز مین قرآن پڑہنا سب کے نزدیک فرض ہے کہ بدون اوسکے نماز درست نہین تو اسی طرح ظہر اور عصر کی نماز مین بہی فرض ہوگا پس یہ دلیل قاطع ہے اوس شخص پر کہ ظہر اور عصر کی نماز مین قرآن کو فرض نہین کہتا اور انکے سوا اور نمازون مین فرض کہتا ہی **باب** مَا يُجْزِي فِي الْوُضُوءِ مِنْ سُؤْرِ الْفَرَسِ وَالْبَغْلِ وَالْحِمَارِ وَالسِّنَّوْرِ گہوڑے اور خچر اور گدہے اور بلی کے جوٹہے سے وضو کر کا فی

ہونیکا بیان یعنے انکے جوٹھے سے وضو کرنا درست ہے محمد بن الحسن قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهيم في السنور يشرب من الاناء قال هي من اهل البيت لا باس بشرب فضلها فسألته ايتوضأ بفضلها للصلوة فقال ان الله قد ارخص الماء ولم يأمر ولم ينه قال محمد قال ابو حنيفة غيره احب الي منه وان توضأ منه اجزأه وان شربه فلا باس به قال محمد وبقول ابي حنيفة نأخذ ترجمہ امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو امام ابوحنیفہ نے حماد سے اونہو روایت کی ابراہیم سے بلی کے حکم میں کہ باسن میں سے پانی پیوے ابراہیم نے کہا کہ گھر والوں میں سے ہے اوسکے جوٹھے کے پینے کا کچھ ڈر نہیں حماد نے کہا کہ میں نے اوس سے پوچھا کہ کیا اوسکے جوٹھے سے نماز کے لیئے وضو کرنا درست ہے ابراہیم نے کہا کہ مقرر خدا نے پانی کی اجازت دی اور نہ اسکا حکم کیا اور نہ اس سے منع کیا امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ نے کہا کہ اسکے جوٹھے کے سوا اور پانی مجھکو بہت پیارا ہے اوس سے اور اگر اوس سے وضو کرے تو اوسکو کافی ہے اور اگر اوسکو پیوے تو اس سے بھی کچھ ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ کے قول ہی کو ہم بھی لیتے ہیں ف اس سے معلوم ہوا کہ بلی کے جوٹھے کو پینا اور اسکو ساتھ وضو کرنا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور امام طحاوی نے کہا کہ ایک قوم کا یہ مذہب ہے کہ بلی کے جوٹھے کا کچھ ڈر نہیں یہ قول ابو یوسف اور محمد کا ہے اور اور لوگ ان کے مخالف ہیں کہتے ہیں کہ بلی کا جوٹھا مکروہ ہے اور کہتے ہیں کہ جس حدیث میں آیا ہے کہ بلی ناپاک نہیں ہے مراد اوس سے یہ ہے کہ اوسکا گھروں میں رہنا اور کپڑوں کو چھونا درست ہے گھر اور کپڑے ناپاک نہیں ہوتے اور اس میں پانی کے باسن میں منہ ڈالنے کا ذکر نہیں کہ وہ سبب نجاست ہے یا نہیں پس باوجود اس احتمال کے اس حدیث سے دلیل پکڑنی لائق نہیں پھر کہا کہ اس سے ثابت ہوا کہ بلی کا جوٹھا مکروہ ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا انتہی ملخصاً

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لا خير في سؤر البغل والحمار ولا يتوضأ احد بسؤر البغل والحمار ويتوضأ من سؤر الفرس والبرذون والشاة والبعير قال محمد وهو قول ابي حنيفة وبه نأخذ ترجمہ امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابوحنیفہ نے حماد سے اور انہوں نے روایت کی ابراہیم سے اوس نے کہا کہ نہیں ہے بہتری خچر اور گدہے کے جوٹھے میں اور نہ وضو کرے کوئی ساتھ جوٹھے خچر اور گدہے کے اور وضو کرے گھوڑے کے جوٹھے سے اور ترکی گھوڑے کے جوٹھے سے اور بکری اور اونٹ کے جوٹھے سے اور امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسیکو ہم لیتے ہیں

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ موزوں پر مسح کرنیکا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
اَبُوْبَكْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَهْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَدِمْتُ الْعِرَاقَ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ
فَرَاَيْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا سَعْدُ قَالَ اِذَا لَقِيْتَ اَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ فَسَلْهُ قَالَ فَلَقِيْتُ عُمَرَ رض فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعَ سَعْدٌ قَالَ عُمَرُ رض صَدَقَ سَعْدٌ
رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فَصَنَعْنَاهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
وَبِهٖ نَاْخُذُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ میں چلا عراق ایک جگہ کا نام ہے بغداد میں کسی کام کے
لئے گیا سو میں نے سعد بن ابی وقاص کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا سو میں نے کہا کیا ہے یہ اے سعد یعنی
موزوں پر مسح کرنے سے تعجب کیا سعد نے کہا کہ جب تو امیر المومنین عمر رض سے ملاقات کرے تو اس سے حکم پوچھیو سو
میں عمر سے ملا میں نے انکو سعد کے فعل سے خبر دی عمر نے کہا کہ سعد سچا ہے ہم نے حضرت کو دیکھا کہ آپ موزوں پر
مسح کرتے تھے سو ہم نے بھی موزوں پر مسح کیا امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسیکو ہم لیتے
ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو میں موزوں پر مسح کرنا درست ہے یعنی جبکہ انکو پورا وضو کرکے
پہنا ہو مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ
بُنَانَةَ الْجُعْفِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَلِلْمُسَافِرِ
ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ اِذَا لَبِسْتَهُمَا وَاَنْتَ طَاهِرٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ
نَاْخُذُ ترجمہ حنظلہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ جائز ہے مسح کرنا موزوں پر مقیم کو ایکدن رات
اور مسافر کو تین دن رات جبکہ تو نے انکو وضو کرکے پہنا ہو امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
اور اسیکو ہم لیتے ہیں مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُمَرَ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ سَعْدٌ
اِمْسَحْ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا يُعْجِبُنِيْ فَاَتَيَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَصَّا عَلَيْهِ قِصَّتَهُمَا فَقَالَ عُمَرُ رض عَمُّكَ
اَفْقَهُ مِنْكَ ترجمہ سالم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص موزوں کے مسح میں جھگڑے
سعد نے کہا کہ میں موزوں پر مسح کرتا ہوں اور ابن عمر نے کہا کہ مجھکو پسند نہیں آتا سو وہ دونوں عمر رض کے پاس آئے اور اسنے قصہ
بیان کیا سو عمر رض نے کہا کہ تیرا چچا تجھ سے زیادہ تر فقیہ ہے یعنی موزوں پر مسح کرنا درست ہے جیسے کہ سعد کہتا ہے
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ

الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رض اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ رَجَعَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُوْمِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَرَفَعَهَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ ضِيْقِ كُمَّيْهَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنْ
اِدَاوَةٍ مَعِيْ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَلَمْ يَنْزِعْهُمَا ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى **ترجمہ**
مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی کہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر مین نکلا سو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم چلے یعنے پاخانے کو اور اپنی حاجت ادا کی پھر پھرے اور آپ پر رومی جبہ تھا جسکی آستینین تنگ
تھین مغیرہ نے کہا کہ مین آپ پر پانی ڈالنے لگا ایک لوٹے سے کہ میرے پاس تھا سو آپ نے نماز کے وضو
کیطرح وضو کیا اور اپنے موزون پر مسح کیا اور انکو نہ اوتارا پھر آگے بڑھے اور امامت کی اور نماز پڑھی۔
ف اس حدیث سے یہی معلوم ہوا کہ وضو مین موزون پر مسح کرنا درست ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ
حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ رَاٰى جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَوْمًا تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى
خُفَّيْهِ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهٗ
وَاِنَّمَا صَحِبْتُهٗ بَعْدَ مَا نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جریر
بن عبد اللہ کو دیکھا کہ انھون نے وضو کیا اور اپنے موزون پر مسح کیا سو کسی نے اوسکو اوسکا حکم پوچھا جریر نے کہا کہ
..... مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ موزون پر مسح کرتے تھے اور مین نے سورہ مائدہ کے اترنے
کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کی ہے **ف** بعض لوگ کہتے تھے کہ سورہ مائدہ کی آیت
فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ مسح موزونکی ناسخ ہے سو جریر نے کہا کہ مین نے سورہ مائدہ کے اوترنے کے
بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو موزون پر مسح کرتے دیکھا ہے یعنے یہ آیت مسح موزے کی ناسخ نہین بلکہ موزون پر
مسح کرنے کا حکم باقی ہے اور موزون پر مسح کرنا ہمیشہ درست ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رح
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ ضِرَارٍ
صَحِبَ بْنَ مَسْعُوْدٍ رض فِيْ سَفَرٍ فَاَتَتْ عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهَا لَا يَنْزِعُ خُفَّيْهِ **ترجمہ** محمد بن
عمرو سے روایت ہی کہ عمرو بن حارث ایک سفر مین ابن مسعود کے ساتھ رہا سو اوپر تین دن رات آئے اپنے
موزے نہ اوتارے تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے مسح کرنا موزون پر مسافر کو تین دن رات
تک اور امام طحاوی نے لکھا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ مسح موزے کی کوئی مدت مقرر نہین جتنے دن تک

مسح کرے درست ہے خواہ تین دن ہوں یا زیادہ اور خواہ سفر میں ہو یا حضر میں اور اور علما کہتے ہیں کہ
مسح کرنے کی مدت مقرر ہے پس مقیم کو ایکدن رات سے زیادہ مسح کرنا درست نہیں اور مسافر کو تین دن
رات سے زیادہ مسح کرنا درست نہیں اور حدیثیں اسمیں متواتر آچکی ہیں اور یہی مذہب ہو امام ابوحنیفہ
اور ابو یوسف اور محمد کا انتہے ملخصا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم
انہ کان یمسح علی الجرموقین **قال محمد** وھو قول ابی حنیفۃ وبہ ناخذ **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم جرموقوں پر مسح کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور
اسی کو ہم لیتے ہیں **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا کنت
علی شیء وانت علی وضوء فنزعت خفیک فاغسل قدمیک وقال محمد وھو قول
ابی حنیفۃ وبہ ناخذ **ترجمہ** حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو موزوں پر مسح کرے
اور تو وضو سے ہو پھر تو اپنے موزے اوتار دے تو اپنے پاؤں دھو ڈال امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا اور اسیکو ہم لیتے ہیں

باب الوضوء مما غیرت النار

آگ کی پکی چیز سے وضو کرنے کا بیان یعنے اگر کوئی آگ کی پکی چیز کھاوے تو اوس سے وضو کرنا لازم ہے یا
نہیں **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا عمرو بن مرۃ عن سعد بن
جبیر عن عبد اللہ بن عباس رض انہ قال لو اتیت بجفنۃ من خبز ولحم فاکلت
منھا حتی اشبع وبعس من لبن ابل فشربت منہ حتی اتضلع وانا علی وضوء لا
ابالی ان لا امس ماء اتوضأ من الطیبت قال محمد وھذا قول ابی حنیفۃ وبہ ناخذ
لا وضوء مما غیرت النار وانما الوضوء مما خرج ولیس مما دخل **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہو کہ اگر میں روٹی اور گوشت کا کٹورا لایا جاؤں اور اس سے پیٹ بھر کر کھاؤں اور اونٹ کی
دودھ کا پیالہ لایا جاؤں اور اوس سے پیوں یہانتک کہ میری کوکھیں نکلیں اور میں وضو سے ہوں تو میں
پانی کے نہ چھونیکی کچھ پرواہ نہیں کرتا کیا میں پاک چیزوں سے وضو کروں امام محمد نے کہا کہ یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں کہ آگ کی پکی چیز سے وضو لازم نہیں وضو تو صرف اسی
چیز سے واجب ہوتا ہے جو بدن سے نکلے اور نہیں واجب اوس چیز سے کہ داخل ہووے **محمد**
قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا عبد الرحمن بن زاذان عن ابی سعید الخدری

قال دخل علیّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیتی فاتیتہ بلحم قد شوی فطعم
منہ فدعا بماء فغسل کفیہ ومضمض ثم صلی ولم یحدث وضوءً ترجمہ ابو سعید سے ہم
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے سو میں آپ کے پاس بھنا ہوا گوشت لایا
سو حضرت نے اوس سے کھایا پھر پانی منگایا اور اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور کلی کی پھر نماز پڑھی اور نیا
وضو نہ کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ کی پکی چیز کے کھانے سے وضو واجب نہیں **محمد** قال
حدثنا ابوحنیفۃ قال حدثنا شیبۃ بن مساور قال کنت قاعدا عند عدی بن
ارطاۃ اذ سال الحسن البصری اتوضأ مما مست النار فقال نعم فقال بکر بن عبد
اللہ المزنی دخل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی عمتہ صفیۃ بنت عبد المطلب
فنتفت لہ من کتف باردۃ فطعم منہا ولم یحدث وضوءً قال محمد وبقول
بکر بن عبد اللہ المزنی ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** شیبہ سے روایت ہے کہ میں عدی بن
ارطاۃ پاس بیٹھا تھا جبکہ اوس نے حسن بصری سے پوچھا کہ کیا میں آگ کی پکی چیز سے وضو کروں حسن نے
کہا ہاں سو بکر بن عبد اللہ مزنی نے کہا کہ حضرتؐ اپنے پھوپھی صفیہ بنت عبد المطلب پاس آئے سو اونہوں نے آپ
کے لیے بکری کے ایک سرد مونڈھے سے گوشت کاٹا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے کھایا اور
نیا وضو نہ کیا امام محمد نے کہا کہ ہم بکر بن عبد اللہ کے قول کو لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد**
قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا یحیی بن عبد اللہ عن ابی ماجد الحنفی عن ابن
مسعود قال بینما نحن فی المسجد قعودا مع ابن مسعود اذ اقبلوا بجفنۃ وقلۃ من
ماء من باب الفیل نحونا فقال ابن مسعود انی لاراکم تریدون بھذہ فقال رجل
من القوم اجل یا ابا عبد الرحمٰن مادبۃ کانت فی الحی فوضعت فطعم منہا و
شرب من الماء ثم صب علی یدیہ فغسلہما ومسح وجہہ وذراعیہ ببلل یدیہ
ثم قال ھذا وضوء من لم یحدث **قال محمد** وھو قول ابی حنیفۃ وبہ ناخذ
ولا باس بالوضوء فی المسجد اذا کان من غیر قذر **ترجمہ** ابی ماجد سے روایت ہے کہ جس حالت
میں کہ ہم عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے کہ اچانک لوگ ایک کٹرا کھانے کا اور مٹکا پانی
کا باب الفیل سے ہماری طرف لائے سو ابن مسعودؓ نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ یہ تمہارے لیے لائے ہیں

سو قوم میں سے ایک مرد نے کہا کہ ہاں اے ابا عبد الرحمان (یہ ابن مسعود کی کنیت ہی) کہ محلے میں دعوت تھی
سو وہ کہڑا رکہا گیا اور ابن مسعود رضی نے اوس سے کہانا کہایا اور پانی پیا پہر اپنے ہاتہوں پر پانی ڈالا اور انکو
دہویا اور اپنے ہاتہ کی تری سے اپنا منہ اور بازو ملے پہر کہا کہ یہ وضو اسکا ہے جسکا وضو نہ ٹوٹا ہو امام
محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسکو ہم لیتے ہین اور نہین ڈر ہے سا تہہ وضو کرنے کے
مسجد مین جبکہ کوئی گندگی نہو **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علمار کا یہ مذہب ہے کہ آگ کی پکی چیز سے
وضو کرنا واجب ہے اور اور علمار کہتے ہین کہ آگ کی پکی چیز کے کہانے سے وضو واجب نہین دلیل
انکی یہ حدیث ابن عباس وغیرہ کی ہے کہ حضرت صلعم نے بکری کا گوشت کہایا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا پہر بہت
حدیثین نقل کرنے کے بعد کہا کہ ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو
کرنا منسوخ ہی پہر کہا کہ بعضے لوگ اونٹ اور بکری کے گوشت مین فرق کرتے ہین کہ بکری کے گوشت
کہانے سے وضو واجب نہین اور اونٹ کے گوشت سے وضو واجب ہی اور دوسرے علما کہتے ہین کہ
کسی چیز کے گوشت سے وضو واجب نہین خواہ اونٹ کا ہو یا بکری وغیرہ کا اور مراد وضو سے ہاتہ دہونے
ہین اور عقلی دلیل اسپر یہ ہی کہ اونٹ اور بکری برابر ہے بیچ جائز ہونے بیع اون کی کے اور پینے
دودہ انکی کے اور پاک ہونے گوشت اون کے کے اور یہ کہ اونکے احکام مین سے کسی چیز مین فرق نہین
پس قیاس چاہتا ہے کہ کہانے مین دونون کا گوشت برابر ہو پس جسطرح کہ بکری کے گوشت سے وضو
واجب نہین اسیطرح اونٹ کے گوشت سے بہی وضو واجب نہ ہوگا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف
اور محمد کا انتہے ملخصًا **باب** مَا يَنقُضُ الْوُضُوءَ مِنَ الْقُبْلَةِ وَالْقَلَسِ بوسے اور قے
سے کس چیز سے وضو ٹوٹتا ہی **محمد** قَالَ اَخبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِذَا قَلَسْتَ مِلْءَ فِيكَ
فَاَعِدْ وُضُوءَكَ وَاِذَا كَانَ اَقَلَّ مِنْ مِلْءِ فِيكَ فَلَا تُعِدْ وُضُوءَكَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ
ترجمہ امام ابو حنیفہ سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو منہ بہر کے قے کرے تو وضو پہر کر اور اگر تیرے منہ بہر نے
سے کم ہو تو وضو پہر نکر امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہین **ف**
اس قول سے معلوم ہوا کہ اگر منہ بہر کے قے کرے تو اوس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر اس سے کم ہو
تو اس سے وضو نہین ٹوٹتا **محمد** قَالَ اَخبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي
الرَّجُلِ يَقْدِمُ مِنْ سَفَرٍ فَيُقَبِّلُهُ خَالَتُهُ اَوْ عَمَّتُهُ اَوِ امْرَاَةٌ مِمَّنْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا

قَالَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ اِذَا قَبَّلَ مَنْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا وَلٰكِنْ اِذَا قَبَّلَ مَنْ يَحِلُّ لَهٗ
نِكَاحُهَا وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْحَدَثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اِبْرَاهِيْمَ
وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلَا نَرٰى فِي الْقُبْلَةِ وُضُوْءً عَلٰى حَالٍ اِلَّا اَنْ يُمْذِيَ فَيَجِبُ عَلَيْهِ لِلْمَذْيِ
الْوُضُوْءُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا کہ اگر کوئی مرد سفر سے آوے اور اسکی خالہ یا پھوپھی یا کوئی اور عورت جسکا نکاح کرنا اوسپر حرام
ہو اوسکو چومے تو اوسپر وضو واجب نہیں جبکہ چومے اسکو وہ جس سے نکاح کرنا اسکو حرام ہے لیکن
جبکہ چومے اُسکو وہ عورت کہ جس سے نکاح کرنا اوسکو حلال ہے تو اوسپر وضو واجب ہے اور وہ بجای وضو
ٹوٹنے کے ہے امام محمدؒ نے کہا کہ یہ قول ابراہیم کا ہے ہم اوسکو نہیں لیتے اور ہم بوسے سے کسی حال میں
وضو واجب نہیں کہتے مگر یہ کہ مذی ڈالے تو مذی کے لیئے اوسپر وضو واجب ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **باب** الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ ذکر کو ہاتھ لگانے سے وضو کرنے کا بیان **محمدؒ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ
اَنَّهٗ قَالَ مَا اُبَالِيْ اَمَسِسْتُهٗ اَمْ طَرَفَ اَنْفِيْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ذکر کے ہاتھ لگانے میں کہا کہ نہیں پرواہ کرتا میں یہ کہ ہاتھ
لگاؤں اوسکو یا اپنے ناک کے کنارے کو امام محمدؒ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسکو ہم لیتے
ہیں **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رض سُئِلَ
عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ اِنْ كَانَ نَجَسًا فَاقْطَعْهُ يَعْنِيْ اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِهٖ **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہے کہ کسی نے ابن مسعودؓ سے ذکر کے ہاتھ لگانے سے وضو کرنیکا حکم پوچھا ابن مسعودؓ
نے کہا کہ اگر وہ ناپاک ہے تو اوسکو کاٹ ڈال یعنے اوسکو ہاتھ لگانے کا کچھ ڈر نہیں **ف** امام طحاوی
نے کہا کہ بعضے علما کہتے ہیں کہ اگر کوئی اپنے ذکر کو ہاتھ لگا دے تو اوسکا وضو ٹوٹ جاتا ہے اور
اور علما کہتے ہیں کہ ذکر کے ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور پھر کہا کہ وضو واجب کرنیکی حدیث
ضعیف اور مضطرب ہے اور وضو نکرنے کی حدیث صحیح ہے پس اسکے ساتھ عمل کرنا اولی ہے اس سے
اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہے اسپر کہ اگر کوئی اپنی ہتیلی کی پیٹھ سے یا بازو سے اپنے ذکر
کو چھوئے تو اوسپر وضو واجب نہیں پس قیاس چاہتا ہے کہ ہاتھ کے اندر کیطرف کے ساتھ چھونے سے

سے اس سے ثابت ہوا کہ ذکر کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اسلیئے کہ وہ بھی ایک عضو ہے جیسے ناک کان وغیرہ مگر ابوہریرہ اور بسرہ کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسا کہ شیخ محی السنۃ نے مصابیح میں ذکر کیا ہے اور اس حدیث عدم نقض والی کو منسوخ قرار دیا ہے مشکوۃ باب ما یوجب الوضوء صفحہ (۴۱) ۱۲ رعنا

بھی وضو واجب نہ ہوا اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ...اور امام ابو یوسف اور محمد کا بھی ملخصًا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَرَّ بِرَجُلٍ یَغْسِلُ ذَکَرَہٗ فَقَالَ مَا تَصْنَعُ وَیْحَکَ اِنَّ ھٰذَا لَمْ یُکْتَبْ عَلَیْکَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَغَسْلُہٗ اَحَبُّ اِلَیْنَا اِذَا بَالَ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص ایک مرد پر گذرے کہ اپنا ذکر دھوتا تھا سو سعد نے کہا کہ تو کیا کرتا ہے تجھ کو خرابی ہو اسکا دھونا تجھ پر فرض نہیں امام محمد نے کہا کہ دھونا اوسکا ہماری نزدیک بہت پیارا جبکہ پیشاب کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ مَا لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْءٌ اَلْمَاءُ وَالْاَرْضُ وَالْجُنُبُ وَغَیْرُ ذٰلِکَ

جو چیز اگر کسی چیز سے ناپاک نہیں ہوتی وہ پانی ہے اور زمین اور جنبی وغیرہ **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ اَبِی الْھَیْثَمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اَرْبَعَۃٌ لَا یُنَجِّسُھَا شَیْءٌ اَلْجَسَدُ وَالثَّوْبُ وَالْمَاءُ وَالْاَرْضُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَتَفْسِیْرُ ذٰلِکَ عِنْدَنَا اَنَّ ذٰلِکَ اِذَا اَصَابَہُ الْقَذَرُ فَغُسِلَ ذَھَبَ ذٰلِکَ عَنْہُ فَلَمْ یَحْمِلْ قَذَرًا وَاِنَّمَا مَعْنَاہُ فِی الْمَاءِ اِذَا کَانَ کَثِیْرًا اَوْ جَارِیًا اَنَّہٗ لَا یَحْمِلُ خُبْثًا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ چار چیزیں ہیں اون کو کوئی چیز پلید نہیں کرتی بدن اور کپڑا اور پانی اور زمین امام محمد نے کہا کہ اوسکی تفسیر ہمارے نزدیک یہ ہے کہ جب اوسکو گندگی لگے اور دھو ڈالے تو وہ گندگی اوس سے دور ہو جاتی ہے اور کپڑا وغیرہ پاک ہو جاتا ہے سو وہ گندگی نہیں اوٹھاتا اور سوا اسکے نہیں کہ معنے اسکے پانی میں ہیں کہ جب پانی بہت ہو یا جاری ہو تو وہ ناپاکی کو نہیں اوٹھاتا یعنے پلیدی کے پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُخْرِجُ رَاْسَہٗ مِنَ الْمَسْجِدِ وَھُوَ مُعْتَکِفٌ فَتَغْسِلُہٗ عَائِشَۃُ وَھِیَ حَائِضٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ لَا نَرٰی بِہٖ بَاْسًا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ سر مبارک حضرتؐ اپنا سر نکالتے مسجد سے اور آپ اعتکاف میں ہوتے سو عائشہ آپکا سر دھوتیں اس حال میں کہ حائض ہوتیں امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اسکے ساتھ کچھ خوف نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض والی عورت کا بدن پاک ہے حیض سے اسکا بدن ناپاک نہیں ہوتا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي اِذْ عَرَضَ لَهُ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ رض فَاعْتَمَدَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَخَّرَ حُذَيْفَةُ يَدَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا لَكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنِّيْ جُنُبٌ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيْسَ بِنَجِسٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَّبِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِمُصَافَحَةِ الْجُنُبِ بَاْسًا وَّهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت
ہے کہ جس حالت مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے کہ ناگاہ حذیفہ بن یمان آپ کو پیش آئے
سو حضرت نے اون پر تکیہ کیا سو حذیفہ نے اپنا ہاتھ آپ سے دور کیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا
ہے تجھکو اوس نے عرض کی کہ یا حضرت مین جنابت سی ہون یعنے مجھ کو نہانے کی حاجت ہے سو حضرتؐ نے
فرمایا کہ مقرر ایمان دار ناپاک نہین امام محمد نے کہا کہ ہم حضرتؐ کے حدیث ہی کو لیتے ہین اور جنبی کو ساتھ مصافحہ
کرنیکا کچھ ڈر نہین دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ** الْوُضُوْءِ لِمَنْ بِهٖ قُرُوْحٌ اَوْ جُدَرِيٌّ
اَوْ جِرَاحٌ جس آدمی کو قروح یا زخم یا چیچک ہو اوسکو وضو کرنے کا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْمَرِيْضِ لَا يَسْتَطِيْعُ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ اَوِ الْحَائِضِ
قَالَ يَتَيَمَّمُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نخعی نے کہا کہ اگر کوئی بیمار جنابت سے نہانے کی طاقت نہ رکھتا ہو یا حیض والی حیض سے
نہانے کی طاقت نہ رکھتی ہو تو اوسکو تیمم کر کے نماز پڑھنا درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
اَنَّ الْمَرِيْضَ الْمُقِيْمَ فِيْ اَهْلِهِ الَّذِيْ لَا يَسْتَطِيْعُ مِنَ الْجُدَرِيِّ وَالْجِرَاحَةِ الَّتِيْ يُتَّقٰى عَلَيْهِمَا
الْمَاءُ اِنَّهٗ بِمَنْزِلَةِ الْمُسَافِرِ الَّذِيْ لَا يَجِدُ الْمَاءَ يُجْزِئُهُ التَّيَمُّمُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَّهٰذَا
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ جو... بیمار کہ اپنے گھر مین رہتا ہو اور
چیچک اور زخم کے سبب جسپر پانی کا ڈر ہو وضو کرنیکی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ بیمار بجای مسافر
کے ہے کہ پانی نہ پاوے کہ اوسکو تیمم کرنا درست ہے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور
اسی کو ہم لیتے ہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي
الرَّجُلِ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَبَائِرِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَاِنْ
كَانَ يَخَافُ عَلَيْهِ مِنْ مَّسْحِهٖ عَلَى الْجَبَائِرِ تَرَكَ ذٰلِكَ اَيْضًا وَّاَجْزَاهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحمہ

حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے اس مرد کے حق میں کہا کہ کہیا پنچ تسے باندھے ہو کہ جب جنابت کے سبب سے نہاوے تو کہپانچ پر مسح کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر کہپانچ پر مسح کرنے سے بہی ضرر کا خوف ہو تو اوسکو بہی چھوڑ دیوے اور کفایت کرتا ہے اسکو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** التیمم تیمم کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم فی التیمم قال تضع راحتیک فی الصعید فتمسح وجھک ثم تضعھما ثانیۃ فتنفضھما فتمسح یدیک وذراعیک الی المرفقین **قال** محمد وبہ ناخذ ونری مع ذلک ان ینفض یدیہ فی کل مرۃ من قبل ان یمسح وجھہ وذراعیہ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے تیمم کے باب میں کہا کہ تو اپنی دونوں ہتیلیاں مٹی میں رکہہ اور اپنے منہ کو مل پہر دوسری بار انکو مٹی پر مار اور انکو جہاڑ اور اپنے دونوں ہاتہہ اور بازو کہنیوں تک مل امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور دیکھتے ہیں ساتہہ اسکے یہ کہ اپنے دونوں ہاتہہ ہر بار جہاڑے اپنے منہ اور بازوں کے ملنے سے پہلے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **ف** اس قول سے معلوم ہوا کہ جب پانی نملے تو تیمم کرنا درست ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا تیمم الرجل فھو علی تیممہ ما لم یجد الماء او یحدث **قال** محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد تیمم کرے تو وہ اپنے تیمم پر ہے جب تک کہ پانی نہ پاوے یا بے وضو نہ ہو **ف** اس قول سے معلوم ہوا کہ ایک تیمم سے جسقدر نمازیں پڑہے درست ہیں اور تیمم باقی رہتا ہے جب تک کہ پانی پاوے یا بیوضو ہووے اور کسی چیز سے تیمم ٹوٹ جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم انہ قال احب الی اذا تیمم ان یبلغ المرفقین **قال** محمد وبہ ناخذ ولا یجزئہ التیمم حتی تیمم الی المرفقین وھو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ بہت پیارا ہے میرے نزدیک یہ کہ جب کوئی تیمم کرے تو دونو بازو کہنیوں تک ملے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کہ تیمم اسکو کافی نہیں ہوتا تاکہ دونو بازو کہنیوں تک ملے **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعضے علما کہتے ہیں کہ تیمم ایک ضرب ہے

منہ کے ہے اور ایک ضرب واسطے دونون بازوون کے مونڈہون تک اور بعضے کہتے ہین کہ تیمم مین اپنے دونو بازو کو کہنیون تک ملو اور بعضے کہتے ہین کہ اپنے دونو ہاتھ پہونچے تک ملے پہر کہا کہ صحیح قول یہ ہے کہ تیمم مین اپنے دونو ہاتھ کہنیون تک ملو اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ ہم نے دیکہا کہ تیمم مین مٹی سے منہ کا مسح کیا جاتا ہے جیسے کہ پانی سے دہویا جاتا ہے اور سر اور دونو پاؤن کا تیمم نہین کیا جاتا اور جس چیز کے بعض سے مسح ساقط ہو اوسکے کل سے بہی ساقط ہے اور جس مین تیمم ہوتا ہے وہ وضو کے برابر ہوگا اس واسطے کہ تیمم بدل ہے وضو کی جب ثابت ہوا کہ بعض ہاتھ کا کہ پانی کے ہوتے دہویا جاتا ہے پانی کے نہ ہونے کے وقت تیمم کیا جاتا ہے تو ثابت ہوا کہ تیمم مین دونو ہاتھ کہنیون تک ملے جاوین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور ابو یوسف اور محمد کا انتہے ملخصًا **باب** اَبْوَالِ الْبَهَائِمِ وَغَيْرِهَا چارپایون وغیرہ کے پیشاب کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لَا بَاْسَ بِبَوْلِ كُلِّ ذَاتِ كَرِشٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَكَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ يَكْرَهُهٗ وَكَانَ يَقُوْلُ اِذَا وَقَعَ فِيْ وُضُوْءٍ اَفْسَدَ الْوُضُوْءَ وَاِنْ اَصَابَ الثَّوْبَ مِنْهُ شَيْءٌ كَثِيْرٌ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَا اَرٰى بِهٖ بَاْسًا لَا يُفْسِدُ مَاءً وَلَا وُضُوْءً وَلَا ثَوْبًا **ترجمہ** حسن بصری سے روایت ہے کہ نہین ہے کوئی ڈر ساتھہ پیشاب ہر جانور صاحب اوجہڑی کے یعنے صاحب اوجہڑی کے کہ جگالی کرے امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ اوسکو مکروہ رکہتے تہے اور کہتے تہے کہ جب پانی مین پڑجاوے تو پانی ناپاک ہوجاتا ہے اور اگر اس سے بہت پیشاب کپڑے کو لگ جاوے پہر اوس مین نماز پڑہے تو نماز دوسرا وے امام محمد نے کہا کہ ہم اوس سے کچھ ڈر نہین دیکہتے کہ نہ وہ پانی کو ناپاک کرتا ہے اور نہ کپڑے کو **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ جس جانور کا گوشت کہایا جاتا ہے اسکا پیشاب بہی پاک ہے یہ قول امام محمد کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اونٹون کا پیشاب ناپاک ہے اور کہتے ہین کہ حدیث عرنیین کی محمول ہے ضرورت پر پس اس سے انکے پیشاب کی طہارت ثابت نہین ہوتی اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ آدمی کا گوشت بالاتفاق پاک ہے اور اسکا پیشاب ناپاک ہے پس انکا پیشاب انکے خون کا حکم رکہتا ہے اونکے گوشت کا حکم نہین رکہتا پس قیاس چاہتا ہے اونٹون کا پیشاب بہی ناپاک ہو اور انکے پیشاب کا حکم انکے خون کی طرح ہو پس ثابت ہوا کہ اونٹون کا پیشاب ناپاک ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا انتہے ملخصًا اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا کہ سب جانورون کا پیشاب ناپاک ہے خواہ

سے ۵ حدیث عرنیین ضرورت پر محمول نہین کیونکہ مداوات بالحرام منع ہے جیسا کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ تداووا ولا تداووا بالحرام اگر اونٹ کا پیشاب ناپاک ہوتا تو حضرت اسکے استعمال کا حکم نہ فرماتے ۱۲ رعنا

سے ۵ سوائے حنفیہ کے اکثر علما کے نزدیک بول ما یؤکل لحمہ پاک ہے ۱۲ رعنا

اون کا گوشت کھایا جاتا ہو یا نہ کھایا جاتا ہو **محمدؒ** قال حدثنا ابو حنيفة عن حماد
عن ابراهيم في الرجل يصيب ثوبه بول الصبي قال اذا لم يكن اكل وشرب اجزاك
ان تصب الماء صبا **قال محمد** وانحب ذلك ان تغسله غسلا وهو قول ابي حنيفة
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر لڑکے کا پیشاب کسی کے کپڑے کو لگ جاوے اور وہ کھاتا
پیتا ہو تو اوس پر پانی بہانا کافی ہے امام محمد نے کہا کہ بہت پسند ہے کہ اوسکو دھو ڈالے اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ لڑکے شیرخوار کا پیشاب
کہ طعام نہ کھاتا ہو پاک ہے اور لڑکی کا پیشاب ناپاک ہے یعنے خواہ طعام کھاتی ہو یا نہ کھاتی ہو اور
اور علما کہتے ہین کہ دونون کا پیشاب ناپاک ہے اور کہتے ہین کہ مراد حدیث مین پانی چھڑکنے سے
پانی بہانا ہے جیسی کہ اور حدیثون سے ثابت ہوتا ہے پھر بہت حدیثون کے بیان کرنے کے بعد کہا کہ ان
حدیثون سے ثابت ہوا کہ لڑکے شیرخوار کے پیشاب کا حکم یہ ہے کہ اوسکو دھو یا جاوے لیکن اس مین
صرف پانی کا بہا دینا بھی کافی ہے بخلاف لڑکی کے کہ اوس مین دھونا متعین ہے اور عقلی دلیل اسکی یہ
ہے کہ ہم دیکھتے ہین کہ کھانا کھانے کے بعد لڑکے اور لڑکی دونون کے پیشاب کا ایک حکم ہے پس قیاس
چاہتا ہے کہ کھانا کھانے سے پہلے بھی دونو کا پیشاب ناپاک ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف
اور محمد کا انتہی ملخصا **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم
في الرجل يبول قائما ومعه دراهم فيها كتاب يعني القرآن فكرهه وقال تكون في
هميان او مصرورة احسن **قال محمد** وبه ناخذ نكره ان يباشرها بيده وفيها
القرآن وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ کھڑے ہو کر
پیشاب کرے اور اوسکے ساتھ درہم ہون کہ اون مین قرآن لکھا ہو سو ابراہیم نے اوسکو مکروہ کہا
اور کہا کہ درہمون کا ہمیانی اور تھیلی مین ہونا اچھا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ انکو
ہاتھ لگانا ہمارے نزدیک مکروہ ہے حالانکہ اون مین قرآن ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يبول قائما قال انتهى النبي
صلى الله عليه وآله وسلم الى سباطة قوم ومعه اصحابه فتفحج ثم بال قائما فقال بعض
اصحابه حتى رأينا ان تفحجه شفقا من البول **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین

کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرے ابراہیم نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی روڑی پر آئے اور
آپ کے ساتھ اصحاب تھے سو آپ نے اپنے پاؤں کشادہ کیئے پھر کھڑے ہوکر پیشاب کیا سو بعض اصحاب نے
کہا کہ یہانتک کہ ہم نے آپ کے پاؤں میں کشادگی دیکھی واسطے خوف پیشاب **ف** اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا درست ہے مگر جہانتک ممکن ہو پاؤں کو کھولکر رکھے کہ اوسکے
چھینٹے نہ پڑیں

باب الاستنجاء استنجے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة قال
حدثنا حماد عن ابراهيم ان المشركين على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
لقوا المسلمين فقالوا نرى ان صاحبكم يعلمكم كيف تأتون الخلاء استهزاء بهم
فقال المسلمون نعم فسألوهم فقالوا امرنا ان لا نستقبل القبلة بفروجنا ولا نستنجي بايماننا ولا نستنجي
بعظم ولا رجيع وان نستنجي بثلاثة احجار **قال محمد** وبه ناخذ والغسل بالماء
في الاستنجاء احب الينا وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ مشرکین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمانوں سے ملے سو کہنے لگے کہ تمہارا صاحب تم کو پاخانے کا طریق
سکھاتا ہے واسطے ٹھٹھا کرنے کے ساتھ اون کے سو مسلمانوں نے کہا کہ ہاں سو مشرکین نے انسے پوچھا
مسلمانوں نے کہا کہ حکم کیا ہم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ متوجہ ہوں ہم طرف قبلے کے ساتھ ستر
.. اپنے کے اور نہ استنجا کریں ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے اور نہ استنجا کریں ساتھ ہڈی کے اور نہ ساتھ
گوبر کے اور یہ کہ استنجا کریں ہم ساتھ تین پتھروں کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ڈھیلوں سے
استنجا کرنا کافی ہے اور پانی سے استنجا کرنا ہمارے نزدیک بہت پیارا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
ف امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ تین سے کم ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنا درست
نہیں اور دلیل ان کی یہ حدیث ہے جو کہ سلیمان سے روایت ہے کہ منع کیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ کہ نہ اکتفا کریں ہم ساتھ کم کے تین ڈھیلوں سے اور اور علما کہتے ہیں کہ کوئی عدد معین واجب
نہیں بلکہ واجب وہ چیز ہے جس سے گندگی دور ہو اور محل پاک ہو جاوے خواہ تین ڈھیلے ہوں یا اس
سے کم و بیش اور طاق ہوں یا جفت اور کہتے ہیں کہ تین ڈھیلوں کی ساتھ استنجا کرنیکا حکم
استحباب پر محمول ہے واسطے دلیل حدیث ابی ہریرہ کے کہ جو کوئی ڈھیلے لیوے تو چاہیئے کہ طاق
لیوے جس نے یہ کیا اوس نے اچھا کیا ورنہ کچھ حرج نہیں اور واسطے حدیث ابن مسعود کہ میں حضرت

سے یعنی کافروں نے بطور تمسخر و استہزا مسلمانوں سے دریافت کیا تھا کہ کیا تمہارا رسول تمکو پاخانے و پیشاب کرنے کا بھی طریقہ سکھلاتا ہے مسلمانوں نے اوسکے جواب میں کہا کہ ہاں اور یہ حدیث بیان کی ۱۲ منہ

پاس دو پتھر اور لید لایا سو آپ نے پتھر لیئے اور لید پھینکدی پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین اور طاق ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنے کا حکم استحبابی ہے فرضی نہیں اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہین کہ جب پانی سے استنجا کیا جاوے اور پاخانے اور پیشاب کا رنگ اور بو باقی نرہے تو استنجے کی جگہہ پاک ہو جاتی ہے اور اگر اسکا رنگ اور بو دور نہو تو پھر دہونیکی حاجت پڑتی ہے یہانتک کہ اس کا رنگ اور بو دور ہو خواہ دوسری بار ہو یا تیسری چوتھی وغیرہ بار مین ہو یعنے پانی کے ساتھہ استنجا کرنے مین کوئی عدد معین واجب نہین کہ مثلا دو بار ہو یا تین بار بلکہ اوس مین واجب وہ چیز ہے کہ اوس سے پاکی حاصل ہو اور پاخانے اور پیشاب کا نشان باقی نرہے پس قیاس یہ چاہتا ہے کہ ڈھیلون مین بہی کوئی عدد معین واجب نہو کہ اوس سے کم و بیش کفایت نکرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح اور ابو یوسف اور محمد کا انتہے ملخصا **بَابُ** مَسْحِ الْوَجْهِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ بِالْمَنْدِيْلِ وَقَصِّ الشَّارِبِ وضو کے بعد رومال سے منہ کے پوچھنے اور لبین کلٹنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ فَيَمْسَحُ وَجْهَهٗ بِالثَّوْبِ قَالَ لَا بَاْسَ ثُمَّ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوِ اغْتَسَلَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ اَيَقُوْمُ حَتّٰى يَجِفَّ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی وضو کے بعد اپنا منہ کپڑے سے پوچھے تو کچھ ڈر نہین پہر ابراہیم نے کہا کہ بہلا بتلا تو کہ اگر کوئی جاڑے کی رات مین نہا دے تو کیا کہڑا رہے یہانتک کہ اسکا بدن خشک ہو یعنے جیسے کہ سرد رات مین نہا کر بدن کو کپڑے سے پوچہنا درست ہے اور بدن خشک ہونے تک ننگا کہڑے رہنا واجب نہین واسطے تکلیف کے تو اسی طرح وضو کے بعد بہی اپنا منہ کپڑے سے پونچہنا درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور اس مین کچھ ڈر نہین دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقُصُّ اَظْفَارَهٗ وَيَاْخُذُ مِنْ شَعْرِهٖ قَالَ يُمِرُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَسَمِعْتُ اَبَا حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ رُبَّمَا قَصَصْتُ اَظْفَارِيْ وَاَخَذْتُ مِنْ شَعْرِيْ وَلَمْ اُصِبْهُ الْمَاءَ حَتّٰى اُصَلِّيَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنے ناخن کاٹے یا بال لیوے تو پہر پانی بہا دے امام محمد نے کہا کہ مین نے ابو حنیفہ سے سنا کہتے تہے کہ مینے اکثر اوقات اپنے ناخن کاٹے

اور اپنے بال تر ہوا اور بیچ انکو پانی نہین لگا یا یہانتک کہ مین نے نماز پڑہی امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہین اور یہی قول ہے حسن بصری کا **بَابُ** السِّوَاکِ مسواک کرنیکا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَلِیٍّ عَنْ تَمَّامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ تَدْخُلُوْنَ عَلَیَّ قُلْحًا اِسْتَاکُوْا وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ
لَاَمَرْتُھُمْ اَنْ یَّسْتَاکُوْا عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَالسِّوَاکُ عِنْدَنَا مِنَ السُّنَّۃِ لَا
یَنْبَغِیْ اَنْ یُّتْرَکَ **ترجمہ** جعفر بن ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہے مجھکو کہ مین تم کو دیکھتا
ہون کہ داخل ہوتے ہو مجھپر اسحال مین کہ تمہارے دانت زرد ہین مسواک کرو اور اگر مین اپنی امت پر مشکل نہ
جانتا تو مین انکو ہر نماز کے نزدیک احب کرکے مسواک کا حکم کرتا امام محمدؒ نے کہا کہ مسواک کرنا ہمارے نزدیک
سنت ہے نہین لائق ہے چھوڑنا اوسکا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ
قَالَ یَسْتَاکُ الْمُحْرِمُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مسواک کرے محرم احرام کی حالت مین مرد ہو یا عورت امام محمدؒ
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **بَابُ** وُضُوْءِ الْمَرْاَۃِ وَمَسْحِ الْخِمَارِ
عورت کو وضو کرنے اور اوڑہنی پر مسح کرنیکا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ تَمْسَحُ الْمَرْاَۃُ عَلٰی رَاْسِھَا عَلَی الشَّعْرِ وَلَا یُجْزِیْھَا اَنْ تَمْسَحَ عَلٰی
خِمَارِھَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ
ابراہیم نے کہا کہ وضو مین عورت اپنے سر کے بالون پر مسح کرے اور اپنی اوڑہنی پر مسح کرنا اوسکو کافی
نہین امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ
قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ لَا یُجْزِیُ الْمَرْاَۃَ اَنْ تَمْسَحَ صُدْغَیْھَا حَتّٰی تَمْسَحَ رَاْسَھَا
کَمَا یَمْسَحُ الرَّجُلُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَاَمَّا نَحْنُ فَنَقُوْلُ اِذَا مَسَحَتْ مَوْضِعَ الشَّعْرِ فَمَسَحَتْ مِنْ
ذٰلِکَ مِقْدَارَ ثَلٰثِ اَصَابِعَ اَجْزَاَھَا وَاَحَبُّ اِلَیْنَا اَنْ تَمْسَحَ کَمَا یَمْسَحُ الرَّجُلُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ
حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم نخعی نے کہا کہ نہین کفایت کرتا عورت کو مسح کرنا اپنے دو کنپٹیون پر یہانتک
کہ مرد کی طرح اپنے سر کا مسح کرے امام محمدؒ نے کہا کہ ہم تو یہ کہتے ہین کہ جب بقدر تین انگلیون کے بالون
کے جگہ سے مسح کرے تو اوسکو کفایت کرتا ہے اور محبوب تر ہمارے نزدیک یہ بات ہے کہ عورت مرد کی طرح

صبح کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ** الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ جنابت سے نہانے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ جب مرد اور عورت کی ختنے کی جگہ آپس مین ملے تو نہانا واجب ہو جاتا ہے مرد پر بھی اور عورت پر بھی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** یعنے جب مرد کا ذکر عورت کی فرج مین غائب ہو تو نہانا واجب ہو جاتا ہے مرد پر بھی اور عورت پر بھی برابر ہے کہ منی نکلے یا نہ نکلے اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا اور صحابہ اور تابعین کا اور جو انکے پیچھے ہین اور بعضے علما کہتے ہین کہ اگر منی نہ نکلے تو غسل واجب نہین ہوتا اگرچہ مرد کا ذکر عورت کے فرج مین داخل ہو امام طحاوی نے کہا کہ یہ حکم منسوخ ہے اور غسل ہر حال مین واجب ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو اسکے اوپر اب اجماع ہو چکا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيُّ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيْبُ مِنْ اَهْلِهٖ - اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَنَامُ وَلَا يُصِيْبُ مَاءً فَاِنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ عَادَ وَاغْتَسَلَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا بَاْسَ اِذَا اَصَابَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ اَنْ يَّنَامَ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ اَوْ يَتَوَضَّاَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت اول رات کو اپنی بی بی سے صحبت کرتے تھے پھر سو جاتے تھے اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے تھے پس اگر پچھلی رات کو جاگتے تو پھر صحبت کرتے اور غسل کرتے امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو لیتے ہین کہ جب مرد اپنی بیوی سے صحبت کرے پھر غسل یا وضو کرنے سے پہلے سو جاوے تو اوس مین کچھ ڈر نہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنبی کو جنابت کی حالت مین سونا درست ہے اگرچہ نہ غسل کیا ہو نہ وضو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نہانے مین دیر کرنی درست ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ يُوْجِبُ الصَّدَاقَ وَيَهْدِمُ الطَّلَاقَ وَيُوْجِبُ الْعِدَّةَ وَلَا يُوْجِبُ صَاعًا مِّنْ مَّاءٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ اَنْزَلَ اَوْ لَمْ يُنْزِلْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ مرد کا عورت سے صحبت کرنا مہر کو واجب کرتا ہے

اور طلاق کو دوہرا دیتا ہے اور عدت کو واجب کرتا ہے اور ایک صاع پانی کو کس واسطے واجب نہیں کرتا
یعنے جب محض دخول سے مہر واجب ہوجاتا ہے اور رجوع ثابت ہوتا ہے اور عدت واجب ہوجاتی ہے
اگرچہ منی نہ نکلی تو پھر اوس سے غسل واجب کیوں نہیں ہوتا امام محمدؒ نے کہا کہ جب دونوں ختنے آپس میں ملیں
تو غسل واجب ہوجاتا ہے خواہ منی نکلی یا نہ نکلی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **بَابُ** غُسْلِ الرَّجُلِ
وَالْمَرْأَةِ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ مرد اور عورت کو جنابت کے سبب سے ایک باسن سے نہانا
درست ہی **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَبَعْضُ اَزْوَاجِهٖ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ
يَتَنَازَعَانِ الْغُسْلَ جَمِيْعًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بَاْسًا بِغُسْلِ الْمَرْاَةِ مَعَ الرَّجُلِ
بَدَاَتْ قَبْلَهٗ اَوْ بَدَاَ قَبْلَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہی کہ مقرر تھے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی بعض بی بی غسل کرتے ایک باسن سے اسحال میں کہ دونوں تنازع کرتے تھے یعنے
باری باری ایک دوسرے کے بعد باسن سے پانی اوٹھاتے تھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ عورت کو
مرد کے ساتھہ غسل کرنے میں کچھہ ڈر نہیں برابر ہے کہ پہلی عورت پانی اوٹھاوے یا مرد اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہؒ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ مرد کو عورت کے بچے پانی سے
وضو کرنا اور عورت کو مرد کے بچے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے اور دوسرے علما کہتے ہیں کہ اسکا کچھہ ڈر نہیں
اور دلیل ان کی عائشہؓ اور ام سلمہؓ وغیرہ کی حدیث ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی ایک بیوی ایک
باسن سے نہاتے تھے اور ایک روایت میں ہی کہ آپ مجھہ سے پہلے پانی اوٹھاتے تھے اور ایک روایت میں
ہے کہ ہم ایک دوسرے سے آگے پیچھے پانی اٹھاتے تھے پس اس سے معلوم ہوا کہ مرد اور عورت کو ایک
دوسرے کے بچے پانی سے وضو کرنا درست ہے پھر کہا کہ اسپر عقلی دلیل یہ ہے کہ اسپر سب کا اتفاق ہی کہ
جب مرد اور عورت دونوں اکٹھے ایک باسن سے پانی اوٹھاویں تو اوس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا
اور ہم دیکھتے ہیں کہ نجاست کے پڑنے سے پانی ہر حال میں ناپاک ہوجاتا ہے خواہ وضو سے پہلے نجاست
پڑے یا اوسکے ساتھہ پڑے اور جبکہ مرد اور عورت کا ایک باسن سے اکٹھے وضو کرنا پانی کو ناپاک نہیں
کرتا تو قیاس چاہتا ہے کہ ایک دوسرے کے بچے پانی سے وضو کرنا بھی درست ہو اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہؒ کا اور ابویوسفؒ اور محمدؒ کا انتہے **بَابُ** غُسْلِ الْمُسْتَحَاضَةِ وَالْحَائِضِ

استحاضہ اور حیض والی عورت کے غسل کرنیکا بیان **ف** حیض اس خون کو کہتے ہین جو چندر روز معین ہر مہینے مین عورت کی رحم سے آتا ہے اور استحاضہ اس خون کو کہتے ہین جو حیض کے دنون کے سوا بلا بیماری عورت کی رحم سے جاری ہو اور وہ ایک رگ سے آتا ہے جسکا نام عاذل ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم انہ قال فی المستحاضۃ انھا تترک الظھر حتی اذا کان فی اٰخر الوقت اغتسلت وصلت الظھر ثم صلت العصر ثم مکثت حتی اذا دخل وقت المغرب ترکت الصلوۃ حتی اذا کان اٰخر وقتھا اغتسلت وصلت المغرب والعشاء حتی تفرغ **قال** محمد ولسنا ناخذ بھذا ولکنا ناخذ بالحدیث الاٰخر انھا تتوضا لکل وقت صلوۃ وتصلی فی وقت الاٰخر ولیس علیھا عندنا الا غسل واحد حتی تمضی ایام اقرائھا وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ استحاضہ والی عورت ظہر کی نماز چھوڑ دے یہانتک کہ جب اخیر وقت ہو تو نہاوے اور ظہر کی نماز پڑہے پہر عصر کی نماز پڑہے پہر ٹہیرے یہانتک کہ جب مغرب کی نماز کا وقت ہو تو نماز چھوڑ دے یہانتک کہ جب اوسکا اخیر وقت ہو تو نہاوے اور مغرب اور عشا کی نماز پڑہے یہانتک کہ فارغ ہو امام محمد نے کہا کہ ہم اس قول کو نہین لیتے ولیکن ہم دوسری حدیث کو لیتے ہین کہ استحاضہ والی ہر نماز کے لیئے نیا وضو کرے اور اخیر وقت مین ہر نماز پڑہے اور نہین واجب ہے اوسپر مگر ایک بار نہانا یہانتک کہ اوسکے حیض کے دن گذرین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ایوب بن عتبۃ قاضی الیمامۃ عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن بن عوف ان ام حبیبۃ بنت ابی سفیان سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن المستحاضۃ فقال تغتسل غسلا اذا مضت ایام اقرائھا ثم تتوضا لکل صلوۃ وتصلی **قال** محمد وبھذا الحدیث ناخذ **ترجمہ** ام حبیبہ سے روایت ہے کہ انہون نے حضرت صلعم سے استحاضہ والی کا حکم پوچہا سو حضرت نے فرمایا کہ جب اسکی حیض کے دن گذرجاوین تو نہاوے پہر ہر نماز کے لیئے نیا وضو کرے اور نماز پڑہے امام محمد نے کہا کہ اسی حدیث کو ہم لیتے ہین **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ استحاضہ والی حیض کے دن نماز چھوڑ دے پہر ہر نماز کے لیئے تازہ غسل کرے انکی دلیل ام حبیبہ کی حدیث ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ظہر اور عصر کی نماز کیلیے ایک غسل کرے اور مغرب اور عشا کی نماز کیلیے ایک غسل کرے اور ظہر اور مغرب کی نماز اخیر وقت پڑہے اور عصر اور عشا کی نماز اول وقت پڑہے اور بعضے کہتے ہین کہ استحاضہ والی حیض کے دن نماز چھوڑ دے پہر نہاوے اور ہر نماز کو لیئے نیا وضو کرے انکی دلیل فاطمہ بنت ابی حبیش کی حدیث ہے پہر کہا کہ ہر نماز کے لیئے غسل

مراد یہ ہے کہ ظہر کی نماز کو اوسکے وقت تک تاخیر کرے کہ عصر کی نماز کا اول وقت ہو جاوے پہر ظہر اور عصر دونون نمازین اکٹہے پڑہے ایسا ہی مغرب کی نماز کو تاخیر کرے کہ عشا کے نماز کا اول وقت ہو جاوے پہر مغرب اور عشا دونون نمازین اکٹہے پڑہے ۱۲ منہ

اپنے عمل کرنا درست نہیں اور صحیح یہ ہے کہ جب حیض کے دن گذر جاویں تو غسل کرے پھر ہر نماز کے لیے
نیا وضو کیا کرے اور جب تک نماز کا وقت باقی رہے وضو باقی رہتا ہے اور یہی ہے قول امام
ابو حنیفہؒ اور ابو یوسف اور محمد کا انتہے ملخصًا **بَابُ** الْحَائِضِ فِي صَلٰوتِهَا جب نماز کے وقت
کسی عورت کو حیض آوے تو کیا کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
قَالَ اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ فِيْ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَلَيْسَ عَلَيْهَا اَنْ تَقْضِيَ تِلْكَ الصَّلٰوةَ فَاِذَا طَهُرَتْ
فِيْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَلْتُصَلِّ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب نماز کے وقت کسی عورت کو حیض آجاوے تو اوس پر اوس نماز کا قضا
کرنا واجب نہیں اور جب نماز کے وقت حیض سے پاک ہو تو چاہیے کہ نماز پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اُجْنِبَتِ الْمَرْاَةُ ثُمَّ حَاضَتْ فَلَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ فَاِنَّ مَا بِهَا مِنَ
الْحَيْضِ اَشَدُّ مِمَّا بِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا غُسْلَ عَلَيْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ
مِنْ حَيْضِهَا فَتَغْتَسِلَ غُسْلًا وَّاحِدًا لَّهُمَا جَمِيْعًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم
نے کہا جب کوئی عورت جنبی ہو پھر اوسکو حیض آوے یعنی پہلے نہانے سے تو اوس پر جنابت کے
سبب نہانا فرض نہیں اسواسطے کہ مقرر حیض سخت تر ہے جنابت سے یعنے نہانے سے پاکی حاصل نہ
ہوگی اسواسطے کہ حیض جنابت سے زیادہ تر ناپاک ہے پس جنابت سے نہانیکا کچھ فائدہ نہیں امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اوس پر نہانا واجب نہیں یہانتک کہ اپنے حیض سے پاک ہو سو حیض
اور جنابت دونو کے لیئے صرف ایک بار نہا دے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَهُرَتِ الْمَرْاَةُ فِيْ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَلَمْ
تَغْتَسِلْ حَتّٰى يَذْهَبَ الْوَقْتُ بَعْدَ اَنْ تَكُوْنَ مَشْغُوْلَةً فِيْ غُسْلِهَا فَلَيْسَ عَلَيْهَا قَضَاءٌ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا انْقَطَعَ الدَّمُ فِيْ وَقْتٍ لَا تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ تَغْتَسِلَ فِيْهِ حَتّٰى يَمْضِيَ
الْوَقْتُ فَلَيْسَ عَلَيْهَا اِعَادَةُ تِلْكَ الصَّلٰوةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَ
تَعَالٰى اَعْلَمُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی عورت نماز کے وقت حیض
سے پاک ہو اور غسل نہ کرے یہانتک کہ نماز کا وقت گذر جاوے بعد اسکے کہ وہ نہانے مین مشغول ہو

تو دوسرے نماز کی قضا نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب خون اسی وقت میں بند ہو کہ نماز کے
وقت گذرنے سے پہلے نہانے پر قادر نہ ہو تو دوسرے اس نماز کا دوسرا فرض نہیں اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا **باب** النفساء والحبلى ترى الدم اگر نفاس والی اور حاملہ عورت خون دیکھے تو کیا
کرے **ف** نفاس اس خون کو کہتے ہیں جو بچہ جننے کے بعد عورت کو کئی دن تک آتا ہے **محمد**
قال اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال النفساء اذا لم يكن لها وقت
فقدرت وقت ايام نسائها قال محمد ولسنا نأخذ بهذا لكنها نفساء ما بينها
وبين اربعين يوما فان ازدادت على ذلك اغتسلت وتوضأت لكل وقت صلوة
وصلت وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب نفاس والی
کا کوئی وقت معین نہ ہو تو اپنے قبیلہ کی عورتوں کے دنوں کا اندازہ کرے یعنی کتنے دن نفاس شمار
کرے امام محمد نے کہا ہم اس قول کو نہیں لیتے لیکن وہ چالیس دن نفاس والی ہے یعنی چالیس
دن تک وہ خون نفاس شمار کیا جاوے گا اور اگر چالیس دن سے زیادہ ہو تو غسل کرے اور ہر نماز
کے وقت کے لیے وضو کرے اور نماز پڑھے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا
ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا رأت الحبلى الدم فليست بحائض فلتصل
ولتصم وليأتها زوجها وتصنع ما تصنع الطاهر وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ جب حمل والی عورت خون دیکھے تو وہ حیض نہیں پس چاہیئے کہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور اس کا
خاوند اس سے صحبت کرے اور کرے جو پاک عورت کرتی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد**
قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال الحبلى تصلي ابدا ما لم تضع وان
رأت الدم لان الحبل لا يكون حيضا وان اوصت وهي تطلق ثم ماتت فوصيتها من
الثلث **قال محمد** وبهذا كله نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم نے کہا
کہ حمل والی ہمیشہ نماز پڑھتی رہے یہاں تک کہ بچہ جنے اگرچہ خون دیکھے اس واسطے کہ حمل حیض نہیں
ہوتا اور اگر وصیت کرے خیرات وغیرہ کی اس حال میں کہ بچہ جننے کی درد میں مبتلا ہو پھر مر جاوے تو
اس کی وصیت تہائی مال میں سے جاری ہوگی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **باب** المرأة ترى في المنام ما يرى الرجل اگر کوئی عورت خواب میں

دیکھی جو مرد دیکھتا ہے یعنی اوسکو خواب میں احتلام ہو جاوے تو کیا کرے **محمد** قال اخبرنا ابو
حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم ان ام سليم بنت ملحان رضي الله عنها اتت النبي صلى
الله عليه وآله وسلم تسأله عن المرأة ترى في المنام ما يرى الرجل فقال النبي صلى
الله عليه وسلم اذا رأت المرأة منكن ما يرى الرجل فلتغتسل **قال محمد** وبه
ناخذ وهو قول ابي حنيفة رحمة الله تعالى **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ام سلیم حضرت پاس
آئے اوس عورت کا حکم پوچھنے کو کہ خواب میں دیکھے جو مرد دیکھتا ہے یعنی احتلام کو سو حضرت نے فرمایا
کہ جب کوئی عورت خواب میں دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو چاہیئے کہ نہاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم
لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب الاذان اذان دینے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال لا بأس بان يؤذن المؤذن وهو
على غير وضوء **قال محمد** وبه ناخذ لا نرى بذلك بأسا ونكره ان يؤذن جنبا
وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر موذن بے وضو اذان دے تو کچھ گناہ نہیں امام
محمد نے کہا کہ ہم اس میں کچھ گناہ نہیں دیکھتے اور جنبی کو اذان دینی مکروہ ہے اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم انه قال في
المؤذن يتكلم في اذانه قال لا آمره ولا انهاه **قال محمد** واما نحن فنرى ان لا
يفعل وان فعل لم ينقض ذلك اذانه وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر موذن
اذان میں کلام کرے تو میں نہ اوسکو حکم کرتا ہوں نہ منع کرتا ہوں امام محمد نے کہا کہ ہم تو دیکھتے ہیں
کہ بے وضو اذان نہ کہے اور اگر دی تو اس سے اذان نہیں ٹوٹتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد**
قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال سألته عن التثويب قال هو مما
احدثه الناس وهو حسن مما احدثوا وذكر ان تثويبهم كان حين يفرغ المؤذن من
اذانه الصلوة خير من النوم **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے تثویب کا حکم پوچھا اونہوں نے کہا کہ یہ بدعت لوگوں نے نکالی ہے
اور وہ اچھی بدعت ہے اونہوں نے ذکر کیا کہ تھی تثویب انکی جبکہ فارغ ہوتا موذن اذان اپنی سے یہ کہ
نماز سونے سے بہتر ہے امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف**

تثویب کے معنے ہین پکارنے کے واسطے نماز کے یعنے اذان کے بعد دوسری بار لوگون کو نماز کے لئے پکارنا درست ہے اور جب پکارے تو اس طور سے کہے الصلوٰۃ جامعۃ یا کہے الصلوٰۃ خیر من النوم **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ کَانَ اٰخِرُ اَذَانِ بِلَالٍ رضی اللہ عنہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ بلال کی اذان کا اخیر یہ تہا اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے نہین کوئی لائق بندگی کے سوا اسکے **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم پکڑتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ الْاَذَانُ وَالْاِقَامَۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ اذان اور تکبیر دو دو کلمے ہے یعنے اونکا ہر کلمہ دو دو بار کہنا چاہیے سوا پہلے تکبیر کے کہ وہ چار بار کہنی چاہیے **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علمار کا یہ مذہب ہے کہ اذان کے ابتدا مین اللہ اکبر دو بار کہنا چاہیے اور علمار کا یہ مذہب ہے کہ چار بار کہنا چاہیے اور یہی قول صحیح ہے اور موافق واسطے حدیثون کے انتہے ملخصاً **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَۃُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ فَاِنَّہٗ یَنْبَغِیْ لِلْقَوْمِ اَنْ یَّقُوْمُوْا فَیَصُفُّوْا فَاِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کَبَّرَ الْاِمَامُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاِنْ کَفَّ الْاِمَامُ حَتّٰی یَفْرُغَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ اِقَامَتِہٖ ثُمَّ کَبَّرَ فَلَا بَاْسَ بِہٖ اَیْضًا کُلُّ ذٰلِکَ حَسَنٌ **ترجمہ** طلحہ سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مؤذن حی علے الفلاح کہے (یعنے تکبیر کے وقت) تو لوگون کو لائق ہے کہ اوٹھ کھڑے ہون اور صفین باندہین اور جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ کہے تو سو قت امام تکبیر تحریمہ کہے **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اگر روکے امام یہانتک کہ مؤذن تکبیر سے فارغ ہو پہر تکبیر تحریمہ کہے تو اوس مین بہی کچہ گناہ نہین سب طرح سے بہتر ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی النِّسَاۤءِ اَذَانٌ وَّلَا اِقَامَۃٌ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ عورتون کو اذان اور تکبیر کا حکم نہین **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا **باب**

مَوَاقِيتُ الصَّلٰوةِ نمازوں کے وقتوں کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهٗ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّحْضُرَ الصَّلَوَاتِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يُّبَكِّرَ بِالصَّلَوٰتِ ثُمَّ اَمَرَهٗ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَاَخَّرَ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَالْمَغْرِبُ وَغَيْرُهَا عِنْدَنَا فِيْ هٰذَا سَوَاءٌ اِلَّا اَنَّا نَكْرَهُ تَاْخِيْرَهَا اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرتؐ کے پاس نماز کا وقت پوچھنے کو آیا پس حضرتؐ نے اوسکو حکم کیا یہ کہ آپ کے ساتھ سب نمازوں میں حاضر رہے پھر آپ نے بلال کو حکم کیا سب نمازیں اول وقت پڑھنے کا پھر آپ نے اوسکو دوسرے دن حکم کیا سب نمازیں اخیر وقت میں پڑہیں پھر فرمایا کہاں ہے نمازوں کا وقت پوچھنے والا ان دونوں وقتوں کے درمیان نمازوں کا وقت ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور ہمارے نزدیک مغرب کی نماز وغیرہ اس میں برابر ہے لیکن جب آفتاب ڈوب جاوے تو اوس کو تاخیر کرنا مکروہ ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ اَنَّهٗ قَالَ اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ عَنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ يُؤَخَّرُ الظُّهْرُ فِي الصَّيْفِ حَتّٰى يُبْرَدَ بِهَا وَتُصَلّٰى فِي الشِّتَاءِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ ظہر کی نماز دوزخ کے جوش سے ٹھنڈے وقت پڑھا کرو امام محمد نے کہا کہ گرمی میں ظہر کی نماز تاخیر کی جاوے یہانتک کہ ٹھنڈے وقت میں پڑھی جاوے اور سردی میں جب آفتاب ڈھلے تو اسوقت پڑھی جاوے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَظَرَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِلَى الشَّمْسِ حِيْنَ غَرَبَتْ فَقَالَ هٰذَا حِيْنَ دُلُوْكٍ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب سورج ڈوبا تو ابن مسعود نے اوسکی طرف نظر کی سو فرمایا یہ وقت دلوک کا یعنے آیت میں دلوک الشمس سے مراد آفتاب کا ڈوبنا ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اول وقت مغرب کا وہ ہے جبکہ آفتاب غروب ہو اور اوسکے اخیر وقت میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ جب سرخی دور ہوجاوے تو مغرب کا وقت نکل جاتا ہے یہ قول امام محمد کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سفیدی ....

ڈوبنے تک باقی رہتا ہے یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور صحیح یہ قول ہے کہ اوسکا وقت سفیدی ڈوبنے تک باقی
رہتا ہے انتہی **باب** الغسل یوم الجمعۃ والعیدین جمعہ اور عیدوں کے دن نہانیکا بیان ۔
محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی الغسل یوم الجمعۃ قال
ان اغتسلت فھو حسن فان ترکتہ فحسن **ترجمہ** ابراہیم نے جمعہ کے غسل میں کہا کہ اگر تو نہاوے
تو بہتر ہے اور اگر نہ نہاوے تو بہتر ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد قال رأیت
ابراھیم یخرج الی العیدین ولا یغتسل **قال محمد** اذا اغتسلت فی الجمعۃ والعیدین
فھو افضل وان ترکتہ فلا بأس **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ مین نے ابراہیم کو دیکھا کہ عیدگاہ کی طرف
نکلے اور غسل نہ کیا امام محمدؒ نے کہا کہ اگر تو جمعہ اور عید کے دن نہاوے تو افضل ہے اور اگر نہ نہاوے
تو اوسمین بھی کچھ گناہ نہین **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال
قد کنا نأتی فی العیدین وما نغتسل وقال ان اغتسلت فحسن **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ہم عیدین مین آتے تھے اور غسل نکرتے تھے اور کہا کہ اگر تو نہاوے تو بہتر ہے ۔
محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا ابان عن ابی نضرۃ عن جابر بن عبد اللہ
الانصاری رضی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال من اغتسل یوم الجمعۃ فقد
احسن ومن لم یغتسل فبھا ونعمت **قال محمد** وبھذا کلہ ناخذ وھو قول
ابی حنیفۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن نہایا تو اوس نے
اچھا کیا اور جو نہ نہایا تو اوس نے بھی اچھی خصلت لی اور وہ بہتر خصلت ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اس
کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** افتتاح الصلوۃ ورفع الایدی والسجود
علی العمامۃ نماز کا شروع کرنا اور ہاتھ کا اوٹھانا اور پگڑی پر سجدہ کرنا **محمد** قال اخبرنا
ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم ان ناسا من اھل البصرۃ اتوا عند عمر بن الخطاب رض
لم یأتوہ الا لیسألوہ عن افتتاح الصلوۃ قال فقام عمر بن الخطاب رض فافتتح الصلوۃ
وھم خلفہ ثم جھر فقال سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک
ولا الہ غیرک **قال محمد** وبھذا ناخذ فی افتتاح الصلوۃ ولکنا لا نری ان یجھر
بذلک الامام ولا من خلفہ وانما جھر بذلک عمر لیعلمھم ما سألوہ عنہ وکذلک

اَخْبَرَنَا عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَرْفَعْ یَدَیْكَ فِیْ شَیْءٍ مِنْ صَلَاتِكَ بَعْدَ الْمَرَّةِ الْاُوْلٰی قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ کچھ لوگ بصری کے عمرؓ پاس آئے صرف سوا سطے [illegible] اور ان سو نماز کا شروع کرنا پوچھین سو عمرؓ نے نماز شروع کی اور وہ اون کے [illegible] سبحانک اللھم آخر تک پکار کر کہا یعنے پاک ہے تو اے اللہ اور پاکی بیان کرتا ہوں [illegible] توفیق تیری کے اور برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے بادشاہی تیری اور نہین لائق بندگی [illegible] امام محمدؒ نے کہا اسی کو ہم لیتے ہین نماز کے ابتدا مین لیکن ہم کہتے ہین کہ اس کو پکار کر [illegible] اور حضرت عمرؓ نے صرف اسواسطے پکار کر پڑہا تہا کہ اون کو سکہاوین جو انہون نے اون سے پوچہا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علمار کا یہی مذہب ہے کہ جب کوئی نماز شروع کرے تو عوذ کے سوا اسپر کوئی چیز زیادہ نکرے خواہ امام ہو یا تنہا یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور اور علما کہتے ہین کہ مستحب ہے کہ وجہت وجہی آخیر تک اسپر زیادہ کرے کہ یہ دعا حدیث سے ثابت ہو چکی ہے یہ قول ابو یوسف کا ہے انتہے امام محمد نے کہا کہ اسی طرح پہونچی ہم کو روایت ابراہیم سے کہ کہا تو اپنی نماز مین پہلی بار کے سوای کسی چیز مین ہاتہہ نہ اٹہا یعنے تکبیر تحریمہ کے سوا کسی جگہہ رفع یدین نکر امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کہتے ہین کہ رکوع مین جانے اور اس سے سر اٹہانے اور پہلے التحیات سے کہڑے ہونیکے وقت رفع یدین کرنا یعنے مونڈہون تک ہاتہہ اوٹہانے واجب ہین اونکی دلیل ابن عمرؓ وغیرہ کیحدیث ہے اور بعضے علما کہتے ہین کہ پہلی تکبیر سوا اور کسی جگہہ ہاتہہ نہ اٹہاوے انکی دلیل عبداللہ بن مسعود کی حدیث ہے کہ حضرت پہلی تکبیر مین ہاتہہ اٹہاتے تہے پہر نہ اٹہاتے تہے اور اسیطرح روایت آئی ہے علیؓ وغیرہ سے پس اسپر عمل کرنا اولی ہے اور عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ پہلی تکبیر کے سوا کسی جگہہ ہاتہہ نہ اٹہاتے تہے اور یہ ہمارے نزدیک محال ہے کہ عمرؓ نے حضرتؐ کو رکوع کے وقت رفعیدین کرتے نہ دیکہا ہو اور جو اس سے کم درجے کے اصحاب ہین اونہون نے حضرتؐ کو رفعیدین کرتے دیکہا ہو اور عمرؓ پر انکار نہ کیا پس یہی دلیل حق ہے اور صحیح ہے جسکا خلاف کرنا لائق نہین اور ابن عمرؓ سے اپنی مروی کے برخلاف ثابت ہو چکا ہے جیسے کہ مجاہد سے روایت ہے کہ مین نے ابن عمرؓ کے پیچھے نماز پڑہی سو پہلی تکبیر کے سوا اور کسی جگہہ... نہ اٹہاتے تہے پس معلوم ہوا کہ رفع یدین منسوخ ہے ورنہ ابن عمرؓ اوسکے برخلاف نکرتے اور عقلی دلیل

اسپر ہے کہ اجماع ہے سب کا اسپر کہ نمازی پہلی تکبیر کے ساتھہ ہاتھہ اوٹھاوے اور سجدہ و رکوع کے درمیان کی تکبیر کے
ساتھہ نہ اوٹھاوے اور تکبیر تحریمہ فرض ہے بدون اسکے نماز درست نہیں اور سجدہ کی تکبیر سنت ہے اوسکی
ترک سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور ہم دیکھتے ہیں کہ رکوع وغیرہ کی تکبیر بھی سنت ہے پس اس میں بھی
رفع یدین نہ کی جاویگی اور یہی قول ہے امام ابو یوسفؒ ابو حنیفہؒ اور محمدؒ کا انتہی ملخصاً **محمدؒ** قال
اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال من لم یکبر حین یفتتح الصلوۃ فلیس
فی صلوۃ **قال محمد** وبہ ناخذ الا ان یکون حین کبر تکبیرۃ الرکوع کبرھا
منتصبا (ای قائما) یرید بھا الدخول فی الصلوۃ فیجزیہ ذلک وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم نے
کہا کہ جو کوئی نماز کے شروع کی وقت تکبیر نہ کہے اوسکی نماز نہیں **امام محمدؒ** نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں
مگر یہ کہ رکوع کرنیکے وقت رکوع کی تکبیر ٹھیک سیدھے ہونیکی حالت میں کہی ہو اور اوس سے نماز میں داخل ہونیکا ارادہ کیا
ہو تو اوسکو رکوع کے تکبیر کافی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال
حدثنا عثمان بن عبد اللہ بن موھب انہ صلی خلف ابی ھریرۃؓ وکان یکبر کلما سجد
وکلما رفع **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** عثمان بن عبد اللہ سے روایت
ہے کہ اونہوں نے ابو ہریرہؓ کے پیچھے نماز پڑھی سو جب وہ سجدہ کرتے تھے تو اوس وقت اللہ اکبر کہتے تھے
اور جب سجدہ سے سر اوٹھاتے تھے تو اوس وقت بھی اللہ اکبر کہتے تھے **امام محمدؒ** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اول زمانے میں اس مسئلہ میں اختلاف تھا بعضے کہتے تھے
کہ نماز میں تکبیر تحریمہ کے سوا اور کوئی تکبیر نہ کہی لیکن اب سب کا اجماع ہو چکا ہے اسپر کہ ہر نیچے جانے اور
سر اوٹھانے کے ساتھہ اللہ اکبر کہے **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن
ابراھیم قال لا بأس بالسجود علی العمامۃ **قال محمد** وبہ ناخذ لا نری بہ بأسا
وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ پگڑی پر سجدہ کرنیکا کچھہ ڈر نہیں **امام محمدؒ** نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ پگڑی پر سجدہ کرنیکا کچھہ ڈر نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب
الجھر بالقراءۃ** نماز میں قرآن پکار کر پڑھنے کا بیان **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ
عن حماد عن ابراھیم قال اخبرنی من صلی فی جانب عبد اللہ بن مسعودؓ
وحرص علی ان یسمع صوتہ فلم یسمع غیر انہ سمعہ یقول رب زدنی علما یرددھا مرارا

فَظَنَّ الرَّجُلُ اَنَّهُ يَقْرَأُ طٰهٰ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا فِيْ صَلٰوةِ النَّهَارِ فَلَا نَرٰى بَاسًا اَنْ يَّقِفَ الرَّجُلُ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ مِثْلَ هٰذَا يَدْعُوْا لِنَفْسِهٖ فِي التَّطَوُّعِ فَاَمَّا الْمَكْتُوْبَةُ فَلَا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو کہ خبر دی مجھکو اس شخص نے کہ ابن مسعود کے پہلو مین نماز پڑہی اور اسکی آواز سننے کی حرص کی سو نہ سنی لیکن اوس سے سنا کہتے تہے رب زدنی علما اسکو بار بار پڑہتے تہے سو اس مرد نے گمان کیا کہ وہ سورہ طٰہٰ پڑہتے ہین امام محمدؒ نے کہا کہ یہ حکم انکی نماز مین ہے کہ ہم اسمین کچھ ڈر نہین دیکھتے کہ آدمی قرآن کی کسی آیت پر اسطرح ٹہہر کر نفل نماز مین اپنے لیئے دعا مانگے لیکن فرض نماز مین اس طرح دعا مانگنی درست نہین

بَابُ التَّشَهُّدِ التحیات پڑہنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِلَالٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ وَالتَّكْبِيْرَ فِي الصَّلٰوةِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہو کہ تہے حضرت سکہاتے ہمکو نماز مین التحیات پڑہنا اور تکبیر کہنا جیسے کہ ہمکو سورہ قرآن کی سکہاتے تہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قُلْتُ اَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ قَالَ قُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى اَنْ يُّزَادَ فِي التَّشَهُّدِ وَلَا يُنْقَصَ مِنْهُ حَرْفٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد نے کہا کہ مین کہتا تہا بسم اللہ ابراہیم نے کہا کہ کہہ التحیات للہ امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ التحیات مین نہ کوئی حرف زیادہ کرے اور نہ کم کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يَتَشَهَّدُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ فِيْ تَشَهُّدِهِمْ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو کہ حضرتؐ کے زمانے مین التحیات پڑہتے تہے ...... سو اپنے التحیات مین کہتے تہے خدا کو سلام سو حضرتؐ ایک دن نماز سے پہرے اور اپنے منہ سے انکے سامنے ہوئے سو فرمایا نہ کہو خدا کو سلام کہ مقرر خدا صاحب

ہے سلامتی کا لیکن اسطرح کہو کہ سلام ہے ہمکو اور خدا کے سب نیک بندون کو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ نماز کی نماز مین حضرت عمرؓ کا التحیات پڑہے کہ اوس مین التحیات للہ کے بعد الزاکیات للہ کا لفظ زیادہ ہے اور بعضے علما کہتے ہین کہ ابن مسعودؓ کا التحیات پڑہے یعنے جو کہ اب لوگون مین مشہور اور مروج ہے پہر کہا کہ اسپر عمل کرنا اولی ہے کہ اسپر سب کا اجماع ہے بخلاف اور التحیات کے کہ اسپر اجماع نہین اور نیز اس مین زیادہ تشدید ہے کہ اوسکی غیر مین اسقدر تشدید نہین۔ اور نیز ابن مسعودؓ کی حدیث بالاتفاق صحیح ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور ابویوسف اور محمدؒ کا انتہے **باب** الجہر ببسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ کو پکار کر پڑہنے کا بیان **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا ابوسفیان عن عبداللہ بن یزید عن ابیہ قال صلی خلف امام یجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم فلما انصرف قال لہ یا اباعبداللہ اعزل عنک لماتک ھذہ فانی قد صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخلف ابی بکر وخلف عمر وخلف عثمان ولم اسمعھا منھم **ترجمہ** یزید سے روایت ہی کہ اوس نے ایک امام کے پیچہے نماز پڑہی اور پکار کر بسم اللہ کہے سو جب وہ نماز سے پہرا تو اوس سے کہا کہ اے اباعبداللہ (یہ یزید کی کنیت ہی) یہ کلمہ تیرے کسی سے مروی ہی یعنے تونے بسم اللہ کا پکار کر کہنا کس سے لیا ہے سو مقرر مین نے نماز پڑہی پیچہے حضرتؐ کے اور پیچہے ابوبکرؓ کے اور پیچہے عمرؓ کے اور پیچہے عثمانؓ کے سو مین نے اون سے بسم اللہ نہین سنی **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن ابراھیم قال قال ابن مسعودؓ فی الرجل یجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم انھا اعرابیۃ وکان لایجھر بھا ھو ولا احد من اصحابہ قال محمدؒ وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہی کہ ابن مسعودؓ نے اوس مرد کے حق مین کہا جو بسم اللہ پکار کر پڑہے کہ گنوار ہے اور نہ ابن مسعود بسم اللہ پکار کر کہتے تہے اور نہ کوئی اونکے یارون سے کہتا تہا امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ بسم اللہ سورہ الحمد کی جز ہے اور سورۃ الحمد کے ساتہ پڑہی جاوے جہریہ نماز مین پکار کر اور سریہ مین پوشیدہ اور بعضے کہتے ہین

کہ سب نمازوں میں پوشیدہ کہی جاوی اور بعضی کہتے ہیں کہ بالکل نہ کہی جاوے نہ پکار کر اور نہ پوشیدہ پھر بسم اللہ پوشیدہ پڑھنے کی بہت حدیثیں بیان کیں پھر کہا کہ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ قرآن کی جزو نہیں اسواسطے کہ اگر قرآن کی جزو ہوتی تو جس جگہہ قرآن پکار کر پڑھا جاتا ہے وہاں بسم اللہ بھی پکار کر پڑھی جاتی ہے جیسے کہ سورہ نمل میں پکار کر پڑھی جاتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ بسم اللہ پوشیدہ پڑھی جاوی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا انتہی ملخصاً

محمد قَالَ اَخبَرَنَا اَبُوحَنِيفَةَ عَن حَمَّادٍ عَن اِبرَاهِيمَ قَالَ اَربَعٌ يُخَافِتُ بِهِنَّ الاِمَامُ سُبحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمدِكَ وَالتَّعَوُّذُ مِنَ الشَّيطَانِ وَبِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ وَاٰمِينَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَولُ اَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چار چیزیں ہیں کہ امام اونکو پوشیدہ پڑہے سبحانک اللہم اور اعوذ اور بسم اللہ اور آمین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب القِرَاءَةِ خَلفَ الاِمَامِ وَتَلقِينِهٖ

امام کے پیچھے قرآن پڑھنے اور اسکی تلقین کرنیکا بیان

محمد قَالَ اَخبَرَنَا اَبُوحَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَن اِبرَاهِيمَ قَالَ مَا قَرَاَ عَلقَمَةُ بنُ قَيسٍ قَطُّ فِيمَا يُجهَرُ فِيهِ وَلَا فِيمَا لَا يُجهَرُ فِيهِ وَلَا فِي الرَّكعَتَينِ الاُخرَيَينِ اُمَّ القُراٰنِ وَلَا غَيرَهَا خَلفَ الاِمَامِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاخُذُ لَا نَرَى القِرَاءَةَ خَلفَ الاِمَامِ فِي شَيءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ يُجهَرُ فِيهِ اَو لَا يُجهَرُ فِيهِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ علقمہ بن قیس نے امام کے پیچھے اور پچھلی دو رکعتوں میں کبھی کچھ نہیں پڑھا نہ الحمد اور نہ غیر اوسکا اور نہ اس نماز میں جس میں قرآن پکار کر پڑھا جاتا ہے اور نہ جس میں پوشیدہ پڑھا جاتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ کسی نماز میں ہم امام کے پیچھے قرآن پڑھنا نہیں دیکھتے خواہ اس میں قرآن پکار کر پڑھا جاتا ہو یا پوشیدہ **ف** امام طحاوی نے کہا کہ حدیثیں اس باب میں مختلف آئی ہیں اور قیاس چاہتا ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھے اسواسطے کہ ضرورت کے وقت امام کے پیچھے قرأت پڑھنا ساقط ہو جاتا ہے جیسے کہ کوئی امام کو رکوع میں پاوے کہ اس حال میں اس سے امام کے پیچھے قرأت پڑھنا ساقط ہو جاتی ہے اور وہ رکعت صحیح ہو جاتی ہے اور جو چیز فرض ہو وہ کسیوقت ساقط نہیں ہوتی نہ ضرورت کے وقت نہ غیر ضرورت کی وقت پس اس سے ثابت ہوا کہ امام کے پیچھے قرأت پڑھنا فرض نہیں ورنہ ضرورت کیوقت ساقط نہوتا اور یہی قول ہے

امام ابوحنیفہ اور ابویوسف اور محمد کا انتہے مختصا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَا تَزِدْ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُخْرَیَیْنِ عَلٰی فَاتِحَةِ الْکِتَابِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ تو اخیر دو رکعتون مین الحمد سے کوئی چیز زیادہ نکر امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْحَسَنِ مُوْسَی بْنُ اَبِیْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ خَلْفَهٗ یَقْرَاُ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَنْهَاهُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَتَنْهَانِیْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَازَعَا حَتّٰی ذُکِرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ اِمَامٍ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے نماز پڑہی اور ایک مرد آپ کے پیچھے قرآن پڑہتا تھا سو حضرت کے اصحاب مین سے ایک مرد اوسکو نماز مین قرآن پڑہنے سے منع کرنے لگا اوس نے کہا کہ کیا تو مجہہ کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قرآن پڑہنے سے منع کرتا ہے سو وہ دونو جہگڑے یہانتک کہ یہ بات کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی سو حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی امام کے پیچھے نماز پڑہے تو بیشک امام کی قرارت اوسکو کافی ہے امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ اقْرَاْ خَلْفَ الْاِمَامِ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَلَا تَقْرَاْ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِکَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّقْرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ تو امام کے پیچھے ظہر اور عصر کی نماز مین قرآن پڑہ اور اون کے سوا اور نمازون مین نہ پڑہ امام **محمد** نے کہا کہ امام کے پیچھے کسی نماز مین قرآن پڑہنا لائق نہین

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْاِمَامِ یَغْلَطُ بِالْاٰیَةِ قَالَ یَقْرَاُ بِالْاٰیَةِ الَّتِیْ تَلِیْهَا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ قَرَاَ سُوْرَةً غَیْرَهَا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلْیَرْکَعْ اِذَا کَانَ قَدْ قَرَاَ ثَلٰثَ اٰیَاتٍ اَوْ نَحْوَهَا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَافْتَحْ عَلَیْهِ فَهُوَ مُسِیْءٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا

کہ اگر امام کسی آیت مین غلطی کرے تو اوسکی پچھلی آیت پڑہی اگر یہ نکرے تو اوسکو سولے کوئی اور سورۃ پڑہے اگر یہی نکرے تو چاہیے کہ رکوع کرے جبکہ تین آیتین یا مانند انکی پڑہ چکا ہو اگر یہی نکرے تو مقتدی اوسکو بتلاوے اور وہ گنہگار ہوتا ہے کہ اوس نے رکوع کیون نکیا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **بَابُ** اِقَامَةِ الصُّفُوْفِ وَفَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ صفین برابر کرنی اور پہلی صف کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَسَوُّوْا مَنَاكِبَكُمْ تَرَاصُّوْا اَوْ لَيَتَخَلَّلَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَاَوْلَادِ الْحَذَفِ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مُقِيْمِي الصُّفُوْفِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُتْرَكَ الصَّفُّ وَفِيْهِ الْخَلَلُ حَتّٰى يُسَوُّوْا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم کہتا تہا کہ برابر کیا کرو اپنی صفون کو اور برابر کیا کرو اپنے مونڈہون کو اور آپس مین ملکر کہڑے ہوا کرو کہ صفون کے درمیان کوئی جگہہ خالی نرہے نہین تو شیطان بکری کے بچے کیطرح تمہارے درمیان گہس جاویگا اسواسطے کہ مقرر خدا اور اسکی فرشتے رحمت بہیجتے ہین صفون کے برابر کرنے والونپر امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ صف مین کوئی جگہہ خالی چہوڑنی لائق نہین یہانتک کہ برابر کرین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ اَلَهٗ فَضْلٌ عَلَى الصَّفِّ الثَّانِيْ قَالَ اِنَّمَا كَانَ يُقَالُ لَا تَقُمْ فِي الصَّفِّ يَعْنِي الثَّانِيْ حَتّٰى يَتَكَامَلَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اِذَا تَكَامَلَ الْاَوَّلُ اَنْ يُزَاحَمَ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ يُؤْذِيْ وَالْقِيَامُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ خَيْرٌ مِّنَ الْاَوَّلِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہو کہ مین نے ابرہیم سے پوچہا کہ کیا پہلی صف کو دوسری صف پر فضیلت ہو اوس نے کہا کہ سوای اسکے نہین کہ کہا جاتا تہا کہ دوسری صف مین کہڑا نہو یہانتک کہ پہلی صف پوری ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ جب پہلی صف پوری ہو جاوے تو اوسپر ہجوم کرنا لائق نہین کہ وہ ایذا دیتا ہے اور دوسری صف مین کہڑی ہونا بہتر ہے پہلی سے **بَابُ** الرَّجُلِ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَوْ يَؤُمُّ الرَّجُلَيْنِ اوس مرد کا بیان کہ امامت کرے قوم کی یا دو مردونکی **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ

فَاِنْ کَانُوْا فِی الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَاِنَّمَا قِیْلَ اَقْرَؤُهُمْ لِکِتَابِ اللّٰهِ لِاَنَّ النَّاسَ کَانُوْا فِیْ ذٰلِکَ الزَّمَانِ اَقْرَؤُهُمْ لِلْقُرْاٰنِ اَفْقَهُهُمْ فِی الدِّیْنِ فَاِذَا کَانُوْا فِیْ هٰذَا الزَّمَانِ عَلٰی ذٰلِکَ فَلْیَؤُمَّهُمْ اَقْرَؤُهُمْ فَاِنْ کَانَ غَیْرُهٗ اَفْقَهَ مِنْهُ وَاَعْلَمَهُمْ بِسُنَّةِ الصَّلٰوةِ وَیَقْرَأُ نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَتِهٖ فَاَفْقَهُهُمَا وَاَعْلَمُهُمَا بِسُنَّةِ الصَّلٰوةِ اَوْلٰهُمَا بِالْاِمَامَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ امامت کرے قوم کی جو ان میں قرآن کا بڑا قاری ہو سو اگر وے لوگ قرارت میں سب برابر ہوں تو امامت کرے جس نے ان میں سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو ان میں بڑے عمر والا امامت کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ جو ان میں قرآن کا بڑا قاری ہو سو امامت کرے تو یہ حرف اس سے فرمایا کہ اوس زمانے میں جو قرآن کا بڑا قاری ہوتا تھا سو سب سے بڑا فقیہ ہوتا تھا اور دین کا ماہر ہوتا تھا سو اگر اس زمانے میں بھی لوگ اسی طرح پر ہوں تو چاہیے کہ امامت کرے انکی جو ان میں قرآن کا بڑا قاری ہو اور اگر اسکا غیر اوس سے زیادہ فقیہ ہو اور نماز کے طریق کا سب سے عالم ہو اور اسکی مانند قرآن پڑھتا ہے تو اون دونوں میں جو بڑا فقیہ اور نماز کا عالم ہو سو امامت کو زیادہ لائق ہے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَا بَاْسَ اَنْ یَّؤُمَّهُمُ الْاَعْرَابِیُّ وَالْعَبْدُ وَوَلَدُ الزِّنَا اِذَا قَرَأَ الْقُرْاٰنَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا کَانَ فَقِیْهًا عَالِمًا بِاَمْرِ الصَّلٰوةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے اسمیں کہ امامت کرے قوم کی گنوار اور غلام اور حرام کا جنا جبکہ قرآن کا قاری ہو **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ ہو فقیہ اور عالم ساتھ طریق نماز کے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلَیْنِ یَؤُمُّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ قَالَ یَقُوْمُ الْاِمَامُ فِیْ جَانِبِ الْاَیْسَرِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ یَکُوْنُ الْمَاْمُوْمُ عَنْ یَّمِیْنِ الْاِمَامِ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر دو مرد ہوں اور ایک دوسرے کی امامت کرے تو امام بائیں طرف کھڑا ہووے **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کہ مقتدی امام کی داہنی طرف کھڑا ہووے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا زَادَ عَلَی الْوَاحِدِ فِی الصَّلٰوةِ

فهم جماعة قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ جب نماز میں ایک سے زیادہ آدمی ہوں تو وہ جماعت ہے۔ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن علقمة بن قيس والاسود بن يزيد قالا كنا عند ابن مسعود اذ حضرت الصلوة فقام يصلي فقمنا خلفه فاقام احدنا عن يمينه والآخر عن يساره ثم قام بيننا فلما فرغ قال هكذا اصنعوا اذا كنتم ثلثة وكان اذا ركع طبق وصلى بغير اذان ولا اقامة وقال يجزئ اقامة الناس حولنا **قال محمد** ولسنا نأخذ بقول ابن مسعود في الثلاثة ولكنا نقول اذا كانوا ثلثة تقدمهم امامهم وصلى الباقيان خلفه ولسنا نأخذ ايضا بقوله في التطبيق كان يطبق بين يديه اذا ركع ثم يجعلهما بين ركبتيه ولكنا نرى ان يضع الرجل راحتيه على ركبتيه ويفرج بين اصابعه تحت الركبتين واما بغير اذان ولا اقامة فذلك يجزئ والاذان والاقامة افضل فان اقام الصلوة ولم يؤذن فذلك افضل من الترك الا في منزل لا يصلى فيه الجماعة وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ علقمہ بن قیس سے اور اسود سے روایت ہے کہ ہم ابن مسعود کے پاس تھے جب نماز کا وقت آیا تو وہ نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور ہم ان کے پیچھے کھڑے ہوئے پھر ایک کو اپنے داہنے طرف کیا اور دوسرے کو اپنے بائیں کر لیا پھر آپ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا کہ جب تم تین آدمی ہو تو اسی طرح کرو اور جب رکوع کرتے تھے تو تطبیق کیا کرتے تھے یعنی دونوں ہاتھ ملا کر دونوں زانو کے درمیان رکھتے تھے اور ابن مسعود نے نماز پڑھی بغیر اذان اور اقامت کے اور کہا کہ ہمارے گرد کے لوگوں کی تکبیر کافی ہے امام محمد نے کہا کہ ہم تین آدمیوں میں ابن مسعود کا قول نہیں لیتے لیکن ہم کہتے ہیں کہ جب تین آدمی ہوں تو امام ان کے آگے رہے اور باقی ان کے پیچھے نماز پڑھیں اور تطبیق کے حکم میں بھی ہم ابن مسعود کے قول کو نہیں لیتے کہ جب وہ رکوع کرتے تھے اپنے دونوں ہاتھ میں تطبیق کرتے تھے پھر ان کو اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھتے تھے ولیکن ہم دیکھتے ہیں کہ آدمی اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے اور اپنی انگلیاں کھول کر گھٹنوں کے نیچے اور اسی بغیر اذان

اور اقامت کی نماز پڑھنا پس یہ کافی ہے لیکن اذان اور تکبیر کہنا افضل ہے اور اگر نماز کی تکبیر کہے اور
اذان نہ دی تو یہ تکبیر کے ترک کرنے سے افضل ہے اسواسطے کہ قوم جماعت سے نماز پڑھتے ہے اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض جَعَلَهُمَا خَلْفَهُ وَصَلّٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا وَكَانَ يَجْعَلُ كَفَّيْهِ عَلٰى
رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ صَنِيْعُ عُمَرَ رض اَحَبُّ اِلَيَّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ اَحَبُّ
اِلَيْنَا مِنْ صَنِيْعِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر
نے انکو اپنے پیچھے کیا اور انکے آگے بڑھ کے نماز پڑھی اور اپنے دونو ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے تھے ابراہیم
نے کہا کہ عمر کا فعل محبوب تر ہے نزدیک ہمارے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور وہ بہت بہتر ہے
ہمارے نزدیک ابن مسعود کے فعل سے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** مَنْ صَلَّى الْفَرِيْضَةَ
جو فرض نماز پڑھ چکے تو پھر پڑھے یا نہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ
بْنُ اَبِي الْهَيْثَمِ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلَّيَا الظُّهْرَ فِيْ مَنَازِلِهِمَا وَهُمَا يَرَيَانِ اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ
فَجَاءَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَعَدَا وَلَمْ يَدْخُلَا فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُمَا فَاَقْبَلَا وَمَفَاصِلُهُمَا تَرْعَدُ مَخَافَةَ اَنْ يَكُوْنَ حَدَثَ فِيْهِمَا
شَيْءٌ فَقَالَ لَهُمَا مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ظَنَنَّا اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ
فَصَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا ثُمَّ جِئْنَا فَوَجَدْنَاكَ فِي الصَّلٰوةِ فَظَنَنَّا اَنَّهُ لَا يَصْلُحُ اَنْ نُصَلِّيَ اَيْضًا
فَقَالَ اِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَادْخُلُوْا فِي الصَّلٰوةِ وَاجْعَلُوا الْاُوْلٰى فَرِيْضَةً وَهٰذِهٖ نَافِلَةً **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَا يُعَادُ الْفَجْرُ وَالْعَصْرُ وَالْمَغْرِبُ **ترجمہ**
ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت کے صحابہ میں سے دو مرد دونے اپنی جگہ میں نماز پڑھی اور وہ خیال کرتے
تھے کہ نماز ہو چکی ہے سو وہ دونو آئے اور حضرت نماز میں تھے سو وہ دونوں بیٹھ گئے اور نماز میں
داخل نہ ہوئے سو جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو ان کو بلایا سو وہ آگئے اور انکے جوڑ
انکے جوڑ کانپتے تھے اس خوف سے کہ انکے حق میں کوئی چیز نئی پیدا ہوئی ہو یعنی کوئی نیا حکم اور ڈرا ہو حضرت نے ان سے کہا کس چیز نے تم کو منع کیا نماز پڑھنے سے
سو انہوں نے عرض کی کہ یا حضرت ہم نے گمان کیا تھا کہ نماز ہو چکی ہوگی سو ہم نے اپنی جگہ پر نماز پڑھی پھر آئے تو آپ کو نماز میں پایا اور ہم

کی کہ یا حضرت ہم نے گمان کیا کہ دوبارہ نماز پڑھنی لائق نہیں سو حضرت نے فرمایا کہ جب ایسا اتفاق ہو تو
نماز میں داخل ہو گا اور پہلے نماز کو فرض گردانو اور اسکو نفل امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے ابو حنیفہ کا اور فجر اور عصر اور مغرب کی نماز پھر پڑھنی نہ چاہیے **ف** اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ اگر کوئی فرض نماز پڑھ چکا ہو اور پھر دوسری جگہہ فرض کی جماعت پاوے تو اسکو ساتھ ملجاوے
کہ وہ نماز اوسکے لیے نفل ہو جاویگی **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا صَلَّيْتَ الْفَجْرَ وَالْمَغْرِبَ ثُمَّ اَدْرَكْتَهُمَا فَلَا تَعُدْ لَهُمَا غَيْرَ مَا صَلَّيْتَهُمَا
قَالَ مُحَمَّدٌ اَمَّا الْفَجْرُ وَالْعَصْرُ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلِّيَ بَعْدَهُمَا نَافِلَةً لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ
وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَمَّا الْمَغْرِبُ فَهِيَ وِتْرٌ فَيُكْرَهُ
اَنْ يُّصَلِّيَ التَّطَوُّعَ وِتْرًا فَاِذَا دَخَلَ مَعَهُمْ رَجُلٌ تَطَوُّعًا فَسَلَّمَ الْاِمَامُ فَلْيَقُمْ فَلْيُضِفْ
اِلَيْهَا رَكْعَةً رَابِعَةً وَّيَتَشَهَّدُ وَيُسَلِّمُ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ ابن عمرؓ نے کہا کہ جب تو فجر اور مغرب کی نماز پڑھ چکے پھر دوسری جگہہ اون کی
جماعت پاوے تو انکو پھر نہ پڑھ سوا اسکے کہ تو نے انکو پڑھا امام محمدؒ نے کہا کہ اپر فجر اور عصر سو انکے
بعد نفل پڑھنے لائق نہیں واسطے دلیل فرمان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ نہیں نماز بعد
نماز عصر کے یہانتک کہ سورج ڈوبے اور نہیں نماز بعد نماز فجر کے یہانتک کہ سورج نکلے اور اپر
مغرب کی نماز پس یہ وتر ہیں اور نفل طاق پڑھنے مکروہ ہیں سو جب کوئی مرد نفل کی نیت سے اونکے
ساتھہ داخل ہو اور امام سلام پھیرے تو چاہیے کہ کھڑا ہووے اور انکے ساتھہ چوتھی رکعت ملا دے
پھر التحیات پڑھے اور سلام پھیرے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہؒ کا ہے **ف** امام طحاوی نے
کہا کہ بعضے علما کہتے ہیں کہ سب نمازون کا امام کے ساتھ پڑھنا درست ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ
فجر اور عصر اور مغرب کا دوہرانا مکروہ ہے اور حدیث دوبارہ پڑھنے کی منسوخ ہے **باب**
الصَّلٰوةِ تَطَوُّعًا نفل نماز کا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
اَبُوْ سُفْيَانَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ
جُنُبٌ تَطَوُّعًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا فَاِذَا بَلَغَ السُّجُوْدَ جَعَلَ سُجُوْدَهٗ

وَعَلَيْهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت نفل نماز پڑھتے تھے اس حال میں کہ احتبا کئے بیٹھے ہوتے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے سو جب سجدہ کیا جاوے تو احتبا کو کھول دیا جاوے اور سجدہ کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** احتبا اوسکو کہتے ہیں کہ چوتڑوں پر بیٹھے اور دونوں گھٹنے کھڑے ہوں اور قدموں کا اندر زمین پر رکھا ہوا اور ہاتھ پنڈلیوں پر لپیٹے ہوں **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوجَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِلَى صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ تَطَوُّعًا وَثَلٰثَ رَكَعَاتِ الْوِتْرِ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ **ترجمہ** ابو جعفر نے کہا کہ حضرت عشا اور فجر کی نماز کے درمیان تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے آٹھ رکعت نفل پڑھتے تھے اور تین رکعت وتر اور دو رکعتیں فجر کی **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رض يُصَلِّي التَّطَوُّعَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ أَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ فَإِذَا كَانَتِ الْفَرِيضَةُ أَوِ الْوِتْرُ نَزَلَ فَصَلّٰى **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حصین سے روایت ہے کہ ابن عمر اپنی سواری پر نفل پڑھا کرتے تھے جس طرف کہ انکو ساتھ لیکر متوجہ ہوتے اور جب فرض یا وتر ہوتے تو اترتے اور پڑھتے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ فِي صَلٰوةِ الْقَوْمِ وَلَيْسَ يَنْوِيهَا قَالَ هِيَ تَطَوُّعٌ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَإِنَّمَا يَعْنِي بِذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ قَدْ صَلَّى الصَّلٰوةَ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أَتَى الْقَوْمَ فَدَخَلَ مَعَهُمْ فِي صَلٰوتِهِمْ فَإِنَّ صَلٰوتَهُ مَعَهُمْ تَطَوُّعٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد جماعت میں داخل ہوا اور جماعت کی نیت نہ ہو تو وہ نفل ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور سوائے اسکے نہیں کہ مراد اسکی یہ ہے کہ آدمی اپنے گھر میں پہلے نماز پڑھ چکا ہو پھر کسی قوم پاس آوے اور اون کے ساتھ نماز میں داخل ہووے تو اوسکی نماز اونکے ساتھ نفل ہوگی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الطَّاقِ محراب میں نماز پڑھنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّهُمْ فَيَقُومُ عَنْ يَسَارِ الطَّاقِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَا نَرٰى بَأْسًا أَنْ يَقُومَ بِحِيَالِ الطَّاقِ مَا لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ إِذَا كَانَ مَقَامُهُ خَارِجًا مِنْهُ وَسُجُودُهُ

فِيهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ رح **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم انکی امامت کیا کرتا تھا سو وہ محراب کے یا بائیں طرف کھڑا ہوتا تھا یا اوس کے داہنے **امام محمدؒ** نے کہا کہ ہم تو اوس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے کہ امام محراب کی برابر کھڑا ہو جب تک کہ اوسکے اندر داخل نہ ہو جبکہ اوسکے کھڑے ہونیکی جگہہ اوس سے باہر ہو اور اسکا سجدہ اوسکی اندر ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ تَسْلِيمِ الْاِمَامِ وَجُلُوسِهِ امام کا سلام پھیرنا اور بیٹھنا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ فَلَا يَتَحَوَّلُ الرَّجُلُ حَتّٰى يَنْفَتِلَ الْاِمَامُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْاِمَامُ لَا يَفْقَهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لِاَنَّهٗ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ عَلَيْهِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَاِذَا كَانَ مِمَّنْ لَا يَفْقَهُ اَمْرَ الصَّلٰوةِ فَلَا بَاْسَ بِالْاِنْفِتَالِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ جب امام سلام پھیرے تو نہ پھرے کوئی مرد یہانتک کہ پھرے امام مگر یہ کہ امام فقیہ نہ ہو **امام محمدؒ** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اسواسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ شاید سجدہ سہو کا اوسپر لازم ہو اور اگر نماز کے حکم کا ماہر نہ ہو تو اوس سے پہلے پھرنے میں کچھ گناہ نہیں

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ الْحِجَارَةِ الْمُحْمَاتِ حَتّٰى يَنْفَتِلَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر جب نماز سے سلام پھیرتے تھے تو جیسے گرم پتھر پر ہوتے یہانتک کہ پھرتے یعنے مقتدیوں کی طرف پھر بیٹھتے **امام محمدؒ** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ فِي الْمَكَانِ الضَّيِّقِ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى جَانِبِهِ الْاَيْسَرِ اَوْ يَكُوْنُ بِهٖ عِلَّةٌ قَالَ فَلْيَجْلِسْ عَلٰى جَانِبِهِ الْاَيْمَنِ فَاِنْ كَانَ يَسْتَطِيْعُ فَلْيَجْلِسْ عَلٰى جَانِبِهِ الْاَيْسَرِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی تنگ مکان میں نماز پڑھے کہ اوس کے بائیں پاؤں پر التحیات بیٹھنے کی طاقت نہ رکھے یا اوسکو کوئی بیماری ہو تو چاہیئے کہ اپنے داہنے پاؤں پر بیٹھے اور اگر طاقت رکھتا ہو تو اپنی بائیں پاؤں پر بیٹھے **امام محمدؒ** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِذَا كَانَ بِالرَّجُلِ عِلَّةٌ جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ شَاءَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَتِ الْعِلَّةُ تَمْنَعُهٗ مِنْ جُلُوْسِ الصَّلٰوةِ الَّذِيْ اُمِرَ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي

حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب آدمی کو کوئی بیماری ہو تو نماز میں جس طرح چاہے التحیات بیٹھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ اوسکو بیماری التحیات بیٹھنے سے مانع ہو جبکا اوسکو حکم ہوا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ السَّلَامُ يَقْطَعُ مَا بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ سلام قطع کرتی ہے اوس چیز کو کہ دو نمازوں کے درمیان ہی یعنے دو نمازوں کے درمیان جدائی کردیتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فضیلت جماعت اور فجر کی دو سنتوں کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٌ بَعْدَ الْجُمُعَةِ لَا يُفْصَلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چار رکعتیں ظہر سے پہلے ہیں اور چار جمعہ سے پیچھے اونکے درمیان سلام سے فاصلہ نکرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ صَلٰوةً ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ آدمی کی نماز جماعت میں تنہا آدمی کی نماز سے پچیس حصے زیادہ ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس درجہ فضل اور ثواب میں زیادہ ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ زِيَادٍ اَوْ مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ اَلشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ مَنْ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاِنَّهُنَّ يَعْدِلْنَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِّنْ لَّيْلَةِ الْقَدْرِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ کہا کہ جو عشا کی نماز کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعتیں پڑھے تو وہ شب قدر کی رات میں چار رکعتیں پڑھنے کے برابر ہیں ف یعنی اون کا ثواب شبقدر کی نماز کے برابر ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ حُمْرَانَ قَالَ مَا الْتَقٰى ابْنُ عُمَرَ رض مُجْلِسٌ اِلَّا وَحُمْرَانُ مِنْ اَقْرَبِ النَّاسِ مِنْهُ مَجْلِسًا قَالَ فَقَالَ لَهٗ ذَاتَ يَوْمٍ يَا حُمْرَانُ اِنِّيْ لَا اَرَاكَ مَا الْزَمْتَنَا اِلَّا لِتَقْتَبِسَكَ خَيْرًا قَالَ اَجَلْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

قَالَ اُنْظُرْ ثَلٰثًا اَمَّا اِثْنَتَانِ فَاَنْهَاكَ عَنْهُمَا وَاَمَّا وَاحِدَةٌ فَاٰمُرُكَ بِهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا اَبَا عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ قَالَ لَا تَمُوْتَنَّ وَعَلَيْكَ دَيْنٌ اِلَّا دَيْنًا تَدَعُ لَهٗ وَفَاءً وَلَا تَفْتَرِيَنَّ مِنْ تِلْقَاءِكَ اَبَدًا
فَاِنَّهٗ يُسْتَمَعُ بِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا سَمَّعْتَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا قِصَاصًا لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا وَاَمَّا الَّتِيْ
فائدہ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلَا تَدَعْهُمَا فَاِنَّهُمَا مِنَ الرَّغَائِبِ ترجمہ علی سے روایت ہے کہ حمران ابن عمر کو حدیث بیان کرتا
نہیں ملا مگر کہ حمران سب لوگوں میں ان سے زیادہ قریب بیٹھا تھا سوا ابن عمر نے ایک دن اسکو دیکھا کہ
مقر میں تجھکو دیکھتا ہوں کہ نہیں لازم پکڑا تو نے ہم کو مگر کہ ہم تجھ کو نیکی سکھاتے ہیں اوس نے کہا ہاں
اے عبدالرحمان ابن عمر نے کہا کہ تین چیزیں دیکھ اسمیں دو چیزیں ہے تو میں تجھکو منع کرتا ہوں اور ایک
چیز کا حکم کرتا ہوں حمران نے کہا کہ کیا ہیں وہ اے ابا عبدالرحمان فرمایا نہ مریو اس حال میں کہ تجھپر قرض
ہو مگر وہ قرض کہ تو اوسکے ادا کے لیے مال چھوڑ کر اور دوسرے یہ کہ اپنی کسی اپنے سے کبھی بکا نہ کر
وہ میرا نہیں اسواسطے کہ مقر مشہور کیا جاویگا تجھکو لوگوں میں دن قیامت کے جیسے مشہور کیا تو اسکو دنیا میں یعنے جیسے تونے
اسکو دنیا میں ذلیل کیا ویسے تجھکو قیامت میں ذلیل کیا جاویگا اوسکے بدلے میں خدا کسیپر ظلم نہیں کرتا اور
حفاظت کر فجر کی دو سنتوں کی پس نہ چھوڑ انکو کہ اون میں بڑا ثواب ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
۲۰۷ کہ فجر کی دو سنتوں کا بڑا ثواب ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عَبْدِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضہ قَالَ وَقِّرُوا
الصَّلٰوةَ يَعْنِي السُّكُوْنَ فِيْهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عبدالرحمٰن
سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ نماز کی تعظیم کرو یعنے اوس میں آرام کرو اور اطمینان سے ادا
کرو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** مَنْ صَلّٰى وَبَيْنَهٗ
وَبَيْنَ الْاِمَامِ حَائِطٌ اَوْ طَرِيْقٌ اگر کوئی نماز پڑھے اور اسکے اور امام کے درمیان دیوار یا راہ ہو تو
اوسکی نماز درست ہے یا نہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ
عَنِ الْمُؤَذِّنِيْنَ يُؤَذِّنُوْنَ فَوْقَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ فَوْقَ الْمَسْجِدِ قَالَ يُجْزِئُهُمْ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَبِهٖ نَاْخُذُ لَمَّا لَمْ يَكُوْنُوْا قُدَّامَ الْاِمَامِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ مینے
ابراہیم سے پوچھا کہ اگر موذن مسجد پر اذان . . . دیں پھر مسجد ہی پر نماز پڑھیں یعنے اور امام تلے
ہو تو کیا درست ہے یا نہیں اوس نے کہا کہ انکو کفایت کرتا ہے یعنے درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو

ہم لیتے ہیں کہ اگر مقتدی امام سے اونچی جگہ کھڑے ہوں تو درست ہے جبکہ امام سے آگے نہ کھڑے ہوں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یکون بینه وبین الامام حائط قال حسن مالم یکن بینه وبین الامام طریق او نساء **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں کہ اسکو اور امام کے درمیان دیوار ہو ابراہیم نے کہا کہ بہتر ہے جب تک کہ اوسکے اور امام کے درمیان راہ یا عورتیں نہوں امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب مسح التراب عن الوجه قبل الفراغ من الصلاة نماز سے فارغ ہونے سے پہلے منہ سے مٹی پونچھنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد قال رأیت ابراهیم یصلی فی المکان فیه الرمل والتراب الکثیر فیمسح عن وجهه قبل ان ینصرف **قال محمد** لا نری بأسا بمسحه ذلک قبل التشهد والتسلیم لان ترکه یؤذی المصلی وربما شغله عن صلاته وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم کو ایک جگہ نماز پڑھتے دیکھا کہ اوس میں بالو اور بہت مٹی تھی سو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے اپنا منہ پونچھتے تھے امام محمد نے کہا کہ نہیں دیکھتے ہم کچھ خوف ساتھ پونچھنے اوسکو کے پہلے التحیات اور سلام کے اسواسطے کہ اوسکا چھوڑنا نمازی کو ایذا دیتا ہے اور اکثر اوقات اوسکو نماز سے باز رکھتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب الصلاة قاعدا والتعمد علی شیء او یصلی الی سترة بیٹھ کر نماز پڑھنے اور نماز میں کسی چیز پر تکیہ کرنے یا سترے کی طرف نماز پڑھنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن سعید بن جبیر قال صلاة الرجل قاعدا علی مثل نصف صلاة الرجل قائما وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کا ثواب کھڑے کی نماز سے آدھا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم قال لا یجزئ الرجل ان یعرض بین یدیه سوطا ولا قصبة حتی ینصبه نصبا **قال محمد** النصب احب الینا فان لم یفعل اجزأته صلاته وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ نہیں کافی ہے مرد کو یہ کہ رکھے آگے اپنے کوڑا یا کھپانچ بیانتک کہ اوسکو سیدھا کھڑا کرے امام محمد نے کہا کہ کھڑا کرنا بہت بہتر ہے نزدیک ہمارے اور اگر کھڑا نکرے تو اوسکی نماز اوسکو کفایت کرے گی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان عبد الله بن عمر رض كان اذا سجد فاطال اعتمد بمرفقيه على فخذيه **قال محمد** ولسنا نرى بذلك باسا وهو قول ابي حنيفة **ترجمه** ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے عبد اللہ بن عمر جب سجدہ کرتے اور اسکو دراز کرتے تو اپنی کہنیوں سے رانوں پر تکیہ کرتے **امام محمد** نے کہا کہ ہم اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان يعتمد باحدى يديه على الاخرى في الصلوة يتواضع لله تعالى **قال محمد** ويضع بطن كفه الايمن على رسغه الايسر تحت السرة فيكون الرسغ في وسط الكف **ترجمه** ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے حضرت تکیہ کرتے ساتھ ایک ہاتھ اپنے کے دوسرے پر نماز میں اللہ تعالی کے تواضع کے لیئے **امام محمد** نے کہا کہ اپنی داہنی ہتھیلی کا اندر بائیں ہاتھ کی پہونچی پر رکھی ناف سے نیچے پس ہوگا بائیں پہونچا بیچ داہنی ہتھیلی کے **محمد** قال اخبرنا الربيع بن صبيح عن ابي معشر عن ابراهيم النخعي انه كان يضع يده اليمنى على يده اليسرى تحت السرة **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه **ترجمه** ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ وہ اپنا داہنا ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھتا تھا ناف سے نیچے **امام محمد** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اس قول سے معلوم ہوا کہ جب کوئی نماز میں داخل ہو تو اپنے ہاتھ باندھ لیوے اور اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے اور یہی مذہب ہے سب علما کا اور امام مالک سے ایک روایت میں ارسال آیا ہے لیکن وہ روایت صحیح نہیں اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز میں اپنے ہاتھ ناف سے نیچے باندھے اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور محمد کا

باب الوتر وما يقرء فيها وتر کا بیان اور اس چیز کا کہ اوس میں پڑھی جاوے

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا زبيد اليامي عن ذر الهمداني الوتر في الركعة الاولى سبح اسم ربك الاعلى وفي الثانية قل للذين كفروا يعني قل يايها الكفرون وهي هكذا في قراءة ابن مسعود وفي الثالثة قل هو الله احد **قال محمد** ان قرات بهذا فهو حسن وما قرات من القران في الوتر مع فاتحة الكتاب فهو ايضا حسن اذا قرات مع فاتحة الكتب بثلث ايات فصاعدا وهو قول ابي حنيفة **ترجمه** ذر ہمدانی سے روایت ہے کہ وتر تین رکعت ہیں پہلی رکعت میں سورہ سبح

اسم ربک الاعلی پڑھے اور دوسرے مین قل یایہا الکافرون اور تیسرے مین قل ہو اللہ احد امام محمد نے کہا کہ اگر
تو یہ سورتین پڑھے تو بہتر ہے اور اگر وتر مین الحمد کے ساتھ قرآن کی کوئی اور چیز پڑھے تو وہ بھی بہتر ہے جبکہ
تو الحمد کے ساتھ تین آیتین یا زیادہ پڑھے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو
حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم عن عمر بن الخطاب انہ قال احب ان ترکت الوتر ثلاث
وان لی حمر النعم **قال محمد** وبہ ناخذ الوتر ثلث لا یفصل بینہن بتسلیم وھو قول
ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ مین نہین پسند کرتا یہ کہ تین رکعت وتر
چھوڑون اور حالانکہ میرے لئے سرخ اونٹ ہون **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ وتر تین رکعت
ہین اونکے درمیان سلام سے فاصلہ نکیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے
کہا کہ علما کے اس مین تین قول ہین بعضے کہتے ہین کہ وتر ایک رکعت ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وتر
تین رکعت ہین ایک سلام سے اور بعضے کہتے ہین کہ تین رکعت ہین دو سلام سے پھر کہا کہ صحیح یہ قول ہے کہ وتر
تین رکعت ہین ایک سلام سے اور ایک رکعت وتر پڑھنے[1] درست نہین انتہے ملخصا **محمد** قال
اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم انہ قال اذا اصبح ولم یوتر فلا وتر **قال**
محمد ولسنا ناخذ بھذا یوتر علی کل حال الا فی ساعۃ تکرہ فیھا الصلوۃ حین
تطلع الشمس او ینتصف النہار حتی تزول او عند احمرار الشمس حتی تغیب وھو قول
ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی صبح کرے اور وتر نہ پڑھے تو پھر اوسکو
وتر درست نہین **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم نہین لیتے ہرحال مین وتر پڑھنے درست ہین مگر اوس
گھڑی مین کہ اوس مین نماز پڑھنی مکروہ ہے جبکہ سورج نکلے اور جب کہ دوپہر ہو یہانتک کہ ڈہلے اور وقت
سرخ ہونے سورج کے یہانتک کہ ڈوب جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** من سمع
الاقامۃ وھو فی المسجد جو نماز کے تکبیر سنے اور وہ مسجد مین ہو تو کیا کرے **محمد** قال
اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم فی الرجل یصلی الفریضۃ فی المسجد فیقیم
المؤذن وھو فی الرکعۃ قال یشفع الیہا رکعۃ اخری ثم یدخل فی صلوۃ القوم تکبیر
فاذا صلی الامام رکعتین وجلس فتشھد سلم الرجل عن یمینہ وعن شمالہ فی نفسہ
ثم یقوم فیکبر ویصلی مع الامام ما بقی من صلاتہ تطوعا لا یدخل فی صلوۃ القوم

[1] یہہ قول درست نہین اسواسطے کہ رسول اللہ سے صرف ایک رکعت وتر کا پڑہنا بہی بہت سے صحیح احادیث سے ثابت ہے جیسے کہ ابن عمرؓ کے اس حدیث سے ثابت ہے عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الوتر رکعۃ من آخر اللیل رواہ مسلم ۱۲ رعفا

الا فی شفع من صلاتہ وقال عامر الشعبی یضیف الیھا رکعۃ اخری وینصرف تحریدا لخل مع القوم قال محمدؒ قول الشعبی احب الینا وھو قول ابی حنیفۃؒ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ فرض نماز مسجد مین پڑہے یعنی پہرکرے سو وقت تکبیر کہے اور وہ پہلی رکعت ہو ابراہیم نے کہا کہ اوس کے ساتھہ ایک رکعت اور ملاوے پہر تکبیر کہے کہ جماعت مین داخل ہووے یعنی بغیر اسکے کہ پہلے نماز سے سلام پہیر سو جب امام دو رکعتین پڑہ چکے اور بیٹھکر التحیات پڑہ لی تو وہ اپنی جگہ مین اپنے دہنے بائین سلام پہیرے پہر کہڑے ہوکر امام کے ساتھ باقی نماز نفل پڑہے اور وہ جماعت مین داخل نہین ہوتا مگر اپنی نماز کی دو رکعتون مین اور عامر شعبی نے کہا کہ اوسکے ساتھہ اوسا ایک رکعت ملادے اور سلام پہیرے پہر جماعت مین داخل ہووے امام محمدؒ نے کہا کہ شعبی کا قول سب تر ہے نزدیک ہمارے اور یہی قول ہے ابو حنیفہؒ کا

باب من سبق بشئ من صلاتہ مسبوق کا بیان

ف یعنے اگر امام کچھ نماز پڑہ لے اور پہر کوئی شخص آکر اوسکے ساتھہ ملے تو کیا کرے محمدؒ قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا دخل فی المسجد والقوم رکوع فلیرکع من غیر ان یشتغل قال محمدؒ ولسنا ناخذ بھذا ولکن یمشی علی ھینتہ حتی یدرک الصف فیصلی ما ادرک ویقضی ما فاتہ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مسجد مین آوے اور لوگ رکوع مین ہون تو چاہیے کہ رکوع کرے سوائے اسکے کہ جلدی کرے یعنے اگرچہ صف مین نہ پہونچے سو کسی نے یہ قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا سو حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری حرص زیادہ کرے اور یہ کام پہر نکرنا امام محمدؒ نے کہا کہ اوسکو ہم نہین لیتے ولیکن وہ آرام سے چلا جاتا تک کہ صف مین پہونچے سو جو نماز امام کے ساتھہ پاوے وہ پڑہے اور جو چھوٹ رہے سو قضا کرے محمدؒ عن المبارک بن فضالۃ عن الحسن البصری عن ابی بکرۃ رض انہ رکع دون الصف ثم مشی حتی وصل الصف فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال زادک اللہ حرصا ولا تعد قال محمدؒ وبہ ناخذ نری ذلک مجزءا ولا یعجبنا ان یفعل وھو قول ابی حنیفۃؒ ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ ابوبکرہ نے صف سے پیچھے رکوع کیا پہر چلے یہانتک کہ صف مین پہونچے سو کسی نے یہ قصہ حضرت سے کہا سو حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری حرص زیادہ کرے اور یہ کام پہر نکرنا امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسکو جائز دیکہتے ہین لیکن ہمکو یہ بات پسند نہین اور یہی قول ہے

امام ابو حنیفہ کا ف امام محمد وغیرہ نے کہا بعض علماء کا مذہب ہے کہ صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنی درست نہیں
اگر پڑھے تو نماز نہیں ہوتی اور انکی دلیل یہ حدیث ہے کہ جو صف کے پیچھے نماز پڑھے اوسکی نماز نہیں ہوتی
لیکن اصحاب ابو حنیفہ کی دلیل یہ حدیث ہے کہ حضرت ﷺ نے ابوبکرہ کو نماز دوہرانے کا حکم نہ کیا سو اگر
اکیلے کی نماز صف کے پیچھے درست نہ ہوتی تو ابوبکرہ نماز میں داخل نہ ہوتا پس معلوم ہوا کہ صف کے پیچھے تنہا
نماز پڑھنی درست ہے اور یہی مذہب ہے اکثر اصحاب کا کہ اونھون نے صف میں پہونچنے سے پہلے رکوع کیا
اور ویسا ہی آہستہ چلکر نماز میں داخل ہوا اور عقلی دلیل یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہے اسپر کہ اگر کوئی آدمی امام کے
پیچھے صف میں نماز پڑھتا ہو اور اسکی آگے کی صف میں ایک آدمی کی جگہہ خالی ہو تو اوسکو جائز ہے کہ اپنی
صف سے ملکر اوس جگہ میں کھڑا ہووے اور اوسکا دو صفون کے درمیان میں غیر صف میں ہونا نماز کو باطل
نہیں کرتا تو اوس وقت معلوم ہوا کہ صف کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے انتہے ملخصا **محمد**

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَاْتِي الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَالْاِمَامُ قَدْ جَلَسَ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ قَالَ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً فَيَدْخُلُ مَعَهُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ ثُمَّ يُكَبِّرُ
تَكْبِيْرَةً فَيَجْلِسُ مَعَهُمْ فَيَتَشَهَّدُ فَاِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً اَضَافَ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَ
اِنْ اَدْرَكَهُمْ جُلُوْسًا صَلّٰى اَرْبَعًا وَبِذٰلِكَ جَاءَتِ الْاٰثَارُ مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر جمعہ کے دن کوئی مرد آوے اور امام اپنی اخیر نماز میں بیٹھا ہو تو تکبیر کہہ کے انکے
ساتھ نماز میں ملجاوے پھر تکبیر کہہ کے اونکے ساتھ بیٹھ جاوے اور التحیات پڑھے سو جب امام سلام پھیرے
تو کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھے **امام محمد** نے کہا کہ یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور ہم اسکو نہیں لیتے جو جمعہ
کی ایک رکعت پالیوے وہ اوسکے ساتھ دوسری رکعت ملا دے اور اگر انکو التحیات میں پاوے تو چار رکعتیں
پڑھے یعنے ظہر کے چار فرض پڑھے اور اسکے ساتھ آئی ہیں حدیثیں کئی اصحاب سے **محمد قال**

اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَالْحَسَنِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
وَخِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُمْ قَالُوْا مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً اَضَافَ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَمَنْ
اَدْرَكَهُمْ جُلُوْسًا صَلّٰى اَرْبَعًا وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا اَيْضًا عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ وَالْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ
وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَزُفَرَ بْنِ الْهُذَيْلِ وَبِهٖ نَاْخُذُ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے کہ انس اور

حسن اور سعید بن مسیب اور خلاس نے کہا کہ جو جمعہ کی نماز سے ایک رکعت پاوے وہ اوسکے ساتھہ دوسری رکعت ملاوے اور اگر انکو التحیات مین پاوے تو چار رکعتین پڑہے اور اسیطرح ابراہیم نخعی ہے اور روایت علقمہ بن قیس اور اسود سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور زفر کا اور اسیکو ہم لیتے ہین **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّ مَسْرُوْقًا وَّجُنْدَبًا دَخَلَا فِیْ صَلٰوۃِ الْاِمَامِ فِی الْمَغْرِبِ فَاَدْرَکَا مَعَہٗ رَکْعَۃً وَسَبَقَھُمَا بِرَکْعَتَیْنِ فَصَلَّیَا مَعَہٗ رَکْعَۃً ثُمَّ قَامَا یَقْضِیَانِ فَاَمَّا مَسْرُوْقٌ فَجَلَسَ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی الَّتِیْ قَضٰی وَاَمَّا جُنْدَبٌ فَقَامَ فِی الْاُوْلٰی وَجَلَسَ فِی الثَّانِیَۃِ فَلَمَّا انْصَرَفَا اَقْبَلَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا عَلٰی صَاحِبِہٖ ثُمَّ اِنَّھُمَا تَسَاوَقَا اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَصَّا عَلَیْہِ الْقِصَّۃَ فَقَالَ کِلَاکُمَا قَدْ اَحْسَنَ وَاَنْ اُصَلِّیَ کَمَا صَلّٰی مَسْرُوْقٌ اَحَبُّ اِلَیَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ نَاْخُذُ یَجْلِسُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ جَمِیْعًا اللَّتَیْنِ فَاتَتَاہُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ مسروق اور جندب مغرب کی نماز مین امام کے ساتھہ داخل ہوئے اور امام کے ساتھہ ایک رکعت پائی اور امام دو رکعتین اُنسے پہلے پڑہ چکا تھا سو اون دونوں نے امام کے ساتھہ ایک رکعت پڑہی پہر باقی نماز پڑہنے کو کہڑے ہوئے سو مسروق تو ایک رکعت قضا پڑہکر التحیات بیٹھ گئے اور لیکن جندب سو پہلی رکعت مین کہڑے ہوگئے اور دوسری مین التحیات بیٹھے سو جب نماز سے پہرے تو ہر ایک اون دونون سے اپنے ساتھی پر متوجہ ہوا پہر وہ دونو عبداللہ بن مسعود پاس گئے اور ان سے قصہ بیان کیا اوس نے کہا کہ تم دونون نے اچہا کیا اور مسروق کی طرح نماز پڑہنا میرے نزدیک بہت بہتر ہے امام محمد نے کہا کہ ابن مسعود کے قول کو ہم لیتے ہین کہ دونو فوت شدہ رکعتون مین التحیات بیٹھے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مغرب کی نماز کے پچہلی رکعت مین امام کے ساتھہ ملے اور پہلی دو رکعتین اوس سے فوت ہوجاوین تو امام کے سلام کے بعد اوٹھہ کہڑا ہووے اور ایک رکعت پڑہکر التحیات بیٹھے پہر اوٹھہ کہڑا ہووے اور دوسری رکعت پڑہکر پہر التحیات بیٹھے اور سلام پہیرے یعنے دونو رکعتون کے ساتھہ دو التحیات پڑہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِیْ رَجُلٍ سَبَقَہُ الْاِمَامُ بِشَیْءٍ مِّنْ صَلَاتِہٖ اَیَتَشَھَّدُ کُلَّمَا جَلَسَ الْاِمَامُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَیَرُدُّ السَّلَامَ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَالَ اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِہٖ رَدَّ السَّلَامَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر امام کسی شخص سے کچہ نماز پہلے

پڑھ جاوے تو جب امام التحیات پڑھ لے تو کیا وہ بھی التحیات پڑھے کہا ہاں حماد نے کہا کہ جب امام سلام پھیرے تو کیا وہ سلام کا جواب دے کہا کہ جب اپنی نماز سے فارغ ہو تو سلام کا جواب دے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** مَنْ صَلّٰی فِیْ بَیْتِهٖ بِغَیْرِ اَذَانٍ اگر کوئی اپنے گھر میں بغیر اذان کے نماز پڑھے تو اوس کا کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ اَمَّ اَصْحَابَهٗ فِیْ بَیْتِهٖ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ وَقَالَ اِقَامَةُ الْاِمَامِ تُجْزِئُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا صَلَّی الرَّجُلُ وَحْدَهٗ فَاِذَا صَلَّوْا فِیْ جَمَاعَةٍ فَاَحَبُّ اِلَیْنَا اَنْ یُّؤَذِّنَ وَیُقِیْمَ فَاِنْ اَقَامَ وَتَرَكَ الْاَذَانَ فَلَا بَاْسَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن مسعودؓ نے اپنے گھر میں اپنے یاروں کی امامت کی بغیر اذان اور تکبیر اور کہا کہ امام کی تکبیر ...... کافی ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ کوئی مرد تنہا نماز پڑھے اور اگر جماعت سے پڑھیں تو محبوب ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اذان دے اور تکبیر کہے اور اگر صرف تکبیر کہے اور اذان نہ دے تو اس میں بھی کچھ ڈر نہیں **باب** مَا یَقْطَعُ الصَّلٰوةَ کیا چیز نماز کو توڑ ڈالتی ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا فَسَدَتْ صَلٰوةُ الْاِمَامِ فَسَدَتْ صَلٰوةُ مَنْ خَلْفَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا صَلَّی الرَّجُلُ بِاَصْحَابِهٖ جُنُبًا اَوْ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ اَوْ فَسَدَتْ صَلٰوتُهٗ بِوَجْهٍ مِّنَ الْوُجُوْهِ فَسَدَتْ صَلٰوةُ مَنْ خَلْفَهٗ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب امام کی نماز ٹوٹ جاوے تو مقتدی کی نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی مرد اپنے یاروں کی امامت کرے اور اسکو نہانے کی حاجت ہو یا وہ بے وضو ہو یا اور کسی طرح سے اسکی نماز فاسد ہو جاوے تو مقتدی کی نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَزِیْدَ الْمَكِّیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّیْ بِالْقَوْمِ جُنُبًا قَالَ یُعِیْدُ وَیُعِیْدُوْنَ **ترجمہ** عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص جنابت سے امامت کرے تو وہ اپنی نماز پھر پڑھے اور مقتدی بھی پھر پڑھیں **محمد** عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ یَعْقُوْبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ فِیْ رَجُلٍ یُصَلِّیْ بِاَصْحَابِهٖ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ قَالَ یُعِیْدُ وَیُعِیْدُوْنَ **ترجمہ** عطا سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں کہ بے وضو امامت کرے کہا کہ وہ بھی نماز پھر پڑھے اور مقتدی بھی پھر پڑھیں **محمد**

قال اخبرنا عبد الله بن المبارك عن عبد الله بن عون عن محمد بن سيرين قال احبّ
اليّ ان يعيدها قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ عبد الله بن عون سے
روایت ہے کہ ابن سیرین نے کہا کہ محبوب تر ہے نزدیک میرے کہ وہ نماز پھیر دین امام محمد نے کہا کہ
اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد
عن ابراهيم قال اذا صلت المرأة الى جانب الرجل وكانا في صلوة واحدة فسدت
صلاته قال محمد به نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر عورت مرد کے
پہلو مین نماز پڑہے اور وہ دونو ایک نماز مین ہون تو مرد کی نماز فاسد ہو جاتی ہے امام محمد نے کہا
کہ یہی قول ہے ہمارا اور حضرت امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن
ابراهيم عن عائشة رض ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان يصلي وهي نائمة
الى جنبه عليه ثوب جانبه عليها قال محمد وبه نأخذ ولا نرى بذلك باسا وكذلك
ايضا لو صلت الى جانبه في صلاة غير صلوته انما تفسد عليه اذا صلت الى جانبه
وهما في صلوة واحدة تأتم به او يأتمان بغيرها وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نماز پڑہتے تہے اس حال مین کہ وہ آپکے پہلو مین سوتی
ہوتین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کپڑا ہوتا کہ اُس کی ایک طرف حضرت عائشہ پر ہوتی امام محمد
نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور اس مین کچھ ڈر نہین دیکھتے کہ عورت کو پہلو مین ہونے سے مرد کی نماز
باطل نہین ہوتی اور اسی طرح اگر عورت مرد کے پہلو مین نماز پڑہے غیر نماز مرد کے یعنے اوس کے
ساتھ اقتدا نہ کیا ہو اور مرد کی نماز تو صرف اسوقت فاسد ہوتی ہے جبکہ عورت اوس کے پہلو مین
نماز پڑہے اور وہ دونون ایک نماز مین ہون کہ عورت نے مرد کے ساتھ اقتدا کیا ہو یا وہ دونون
اپنے غیر کے پیچھے نماز پڑہتے ہون اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد قال سألت ابراهيم عن الرجل يصلي في جانب المسجد الشرقي
والمرأة في الغربي فكره ذلك الا ان يكون بينه وبينها شيء قدر مؤخرة الرحل قال
محمد وبه نأخذ اذا كانا في صلوة واحدة يصليان مع امام واحد ترجمہ حماد سے
روایت ہے کہ مین نے ابراہیم نخعی سے پوچھا کہ اگر مرد مسجد کی شرقی طرف مین نماز پڑہتا ہو اور عورت

غرض دیوار میں نماز پڑھتی ہو تو یہ مکروہ ہے مگر یہ کہ دونوں کے درمیان کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز
ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ مرد کی نماز مکروہ ہے جبکہ وہ دونوں ایک نماز میں ہوں اور ایک
امام کے ساتھ نہ پڑھتے ہوں **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن
الاسود بن يزيد انه سأل عائشة رض ام المؤمنين عما يقطع الصلوة فقالت اما انكم يا
اهل العراق تزعمون ان الحمار والكلب والمرأة والسنور يقطعون الصلوة فقرنتمونا
بهم فادرأ ما استطعت فانه لا يقطع صلاتك شيء **قال محمد** وبقول عائشة
ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** اسود سے روایت ہے کہ اوس نے عائشہ سے پوچھا کہ کیا چیز
نماز کو توڑ ڈالتی ہے عائشہ نے کہا خبردار ہو کہ مقرر تم اے عراق والو گمان کرتے ہو کہ گدہا اور کتا اور
عورت اور بلی نماز کو توڑ ڈالتے ہیں سو تم نے ہم کو کتے اور گدہے کے برابر کر دیا سو تو دفع کر جہاں تک تجھ
سے ہو سکے کہ مقرر تیری نماز کو کوئی چیز قطع نہیں کرتی **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی
قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن
عمر بن الخطاب رض انه قال اجدب بالحديث بعد صلوة العشاء الا في صلوة
او قراءة قرآن **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ زیادہ تر قحط ڈالنے والا زمین پر عشا کی
نماز کے بعد بات کرنا ہے مگر نماز میں یا قراءة قرآن شریف میں **باب** الرعاف في الصلوة
والحدث نماز میں نکسیر پھوٹنے اور وضو ٹوٹنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة
قال حدثنا عبد الملك بن عمير عن معبد بن صبيح ان رجلا من اصحاب رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم صلى خلف عثمان بن عفان رض فاحدث الرجل
فانصرف ولم يتكلم حتى توضأ ثم اقبل وهو يقول ولم يصروا على ما فعلوا و
هم يعلمون فاحتسب بما مضى وصلى ما بقي **ترجمہ** معبد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک مرد نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے پیچھے نماز پڑہی سو اس مرد کا
وضو ٹوٹ گیا اور وہ نماز سے پھرا اور کلام نہ کیا یہاں تک کہ وضو کیا پھر نماز پر متوجہ ہوا اور وہ کہتا
تہا کہ نہ اڑے ہے اوس چیز پر کہ کی اونہوں نے اور وہ جانتے ہیں سو اوس نے اپنی پہلی نماز حساب میں
لی اور باقی نماز پڑہی **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن ابراهيم انه قال يجزئه

قال يجزيه والاستيناف احب الي قال محمد وبقول ابراهيم نأخذ ذلك يجزي
فان تكلم واستقبل فهو افضل وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ وہ نماز اوسکو
کفایت کرتی ہے اور ازسر نو سب نماز پڑھنی محبوب تر ہے نزدیک میرے امام محمد نے کہا کہ ابراہیم کے
قول کو ہم لیتے ہیں کہ یہ اسکو کافی ہے اور اگر کلام کرے اور سرے سے سب نماز پڑھے تو افضل ہے اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يرعف
في الصلوة او يحدث قال يخرج ولا يتكلم الا ان يذكر الله ثم يتوضأ ثم يرجع الى مكانه
فيقضي ما بقي عليه من صلوته ويعتد بما صلى فان كان تكلم استقبل قال محمد و
به نأخذ الكلام والاستقبال افضل وهو قول ابي حنيفة رحمه الله ترجمہ حماد سے روایت
کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کسی مرد کو نماز میں نکسیر پھوٹے یا وضو ٹوٹے تو باہر نکلے اور کلام نہ کرے مگر یہ کہ اللہ کا
ذکر کرے سو وضو کرے پھر اپنی جگہ میں پھر جاوے اور باقی نماز پڑھے اور جو پہلے پڑھ چکا ہو اوس کا
اعتبار کرے اور اگر کلام کی ہو تو ازسر نو سب نماز پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ
کلام کرنا اور ابتدا سے سب نماز پھر پڑھنا افضل ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب ما يعاد من الصلوة وما يكره منها

نماز کے پھر پڑھنے اور مکروہ ہونیکا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد قال سألت ابراهيم عن الصلوة قبل المغرب فنهاني
عنها وقال ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم وابا بكر وعمر رض لم يصلوها قال محمد
وبه نأخذ اذا غابت الشمس فلا صلوة على جنازة ولا غيرها قبل صلوة المغرب و
هو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے مغرب سے پہلے نماز پڑھنے کا
حکم پوچھا سو اوس نے مجھہ کو اس سے منع کیا اور کہا کہ حضرت ﷺ نے اور ابوبکر اور عمر نے وہ نماز نہیں پڑھی
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب سورج ڈوب جاوے تو مغرب کی نماز سے پہلے نہ جنازے
کی نماز درست ہے اور نہ کوئی اور نماز سوای اسکے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال
اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم اذا كان الدم قدر الدرهم والبول وغيره
فاعد صلاتك وان كان اقل من قدر الدرهم فامض على صلوتك وقال محمد
يجزئه صلاته حتى يكون ذلك اكثر من قدر الدرهم الكبير المثقال فاذا كان كذلك

لم تجزئه صلوته وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ جب خون اور پیشاب وغیرہ درہم کے برابر ہو تو اپنے نماز سپر پڑھ اور اگر درہم کے مقدار سے کم ہو تو اپنی نماز پر گذر جا امام محمد نے کہا کہ اوسکو اوسکی نماز کافی ہے یہانتک کہ خون وغیرہ بڑے درہم مثقال سے زیادہ ہو سو جب درہم سے زیادہ ہو تو اوسکی نماز درست نہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا علی بن الاقمر ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم مر برجل سادل ثوبه فی الصلوة فعطفه علیه قال محمد وبه ناخذ نکره السدل فی الصلوة علی القمیص وعلی غیره لانه یشبه فعل اهل الکتاب وهو قول ابی حنیفة ترجمہ علی بن اقمر سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرد پر گذرے کہ نماز مین اپنا کپڑا لٹکائے ہوئے تھا سو حضرت صلعم نے کپڑا اوسپر موڑ دیا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ نماز مین کرتے وغیرہ پر کپڑا لٹکانا مکروہ ہے اسواسطے کہ وہ اہل کتاب کے فعل کی مانند ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال حدثنا عبد الملک بن عمیر عن قزعة عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه قال لا صلوة بعد صلوة الغداة حتی تطلع الشمس ولا صلوة بعد صلوة العصر حتی تغرب الشمس ولا یصام هذان الیومان الفطر والاضحی ولا تشد الرحال الا الی ثلثة مساجد المسجد الحرام ومسجدی والمسجد الاقصی ولا تسافر المرأة الا مع ذی محرم منها قال محمد وبهذا کله ناخذ ولا ینبغی للمرأة ان تسافر الا مع زوجها او مع ذی محرم منها وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ نہین نماز بعد نماز فجر کے یہانتک کہ سورج نکلے اور نہین نماز بعد نماز عصر کے یہانتک کہ سورج ڈوب جاوے اور نہین درست ہی روزہ رکھنا ان دو دنون مین ایک تو رمضان کی عید فطر کے دن دوسرے عید قربانی کے دن اور کجاوے نہ باندھے جاوین یعنے تین مسجد کے سوا اور کسی مسجد کی طرف سفر کرنا درست نہین ایک تو ادب والی مسجد کعبے کی اور حضرت کی مسجد جو مدینہ منورہ مین ہے تیسرے شام مین مسجد اقصے یعنے بیت المقدس کی مسجد داؤد اور حضرت سلیمان کی بنائی ہوئی اور نہ سفر کرے عورت مگر ساتھ محرم کے یعنے جس مرد کے ساتھ اوس عورت کا کبھی نکاح درست نہ ہووی مانند باپ اور بیٹے اور بھائی وغیرہ کے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور نہین درست عورت کو یہ کہ سفر کرے مگر اپنے خاوند کے ساتھ یا محرم کے ساتھ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه كره ان يفرقع اصابعه في الصلوة او يلقي رداءه عن منكبيه او يضع يده على خاصرته او يدفن كبار الحصى او يقع على عقبيه او يعبث بلحيته **قال محمد** وبهذا ناخذ لانه عبث في الصلوة يشغل عنها وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے مکروہ رکھا نماز مین یہ کہ نمازی اپنی اونگلیون کے کڑاکے نکالے یا اپنی چادر اپنے مونڈھون سے لٹکاوے یا اپنا ہاتھ اپنے کوکھہ پر رکھے یا بڑے پتھر زمین مین دباوے یا اپنی ایڑیون پر بیٹھے یا اپنی داڑہی سے کھیلو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اسواسطے کہ وہ نماز مین بیفایدہ کام ہے نماز سے باز رکھتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه كره السدل في الصلوة لا تشبهوا باليهود **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ نماز مین کپڑا لٹکانا مکروہ ہے اور یہود سے مشابہت پیدا کرو

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان عمر بن الخطاب رض صلى باصحابه المغرب فلم يقرأ في شيء منها حتى انصرف فقال له اصحابه ما منعك ان تقرأ يا امير المؤمنين قال اوما فعلت اني جهزت عيس الخشبية الى الشام فلم ازل ارحلها منقلة منقلة حتى وردت الشام فاعاد واعاد باصحابه **قال محمد** وبهذا ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے یارون کو مغرب کی نماز پڑہائی اور کسی رکعت مین قرآن نہ پڑہا یہانتک کہ نماز سے پہرے سو انکے یارون نے اونکو کہا کہ کس چیز نے منع کیا تمکو قرآن پڑھنے سے اے امیر المومنین کہا کہ کیا مین نے قرآن نہین پڑہا مقرر مین نے شام کو شام کی طرف قافلہ طیار کیا سو ہمیشہ رہا مین اسکو کوچ کرتا نقل کرتے نقل کرتے یہانتک کہ مین شام مین داخل ہوا سو اپنے اصحاب سے پہر نماز پڑہی **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نماز مین قرآن نہ پڑہے تو نماز دوہراوے کہ اوسکی نماز نہین ہوتی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ اگر کوئی نماز مین فکر کرے تو اوس سے نماز باطل نہین ہوتی اور حضرت عمرؓ نے نماز اسواسطے دوہرائے تھے کہ اوس مین قرآن نہین پڑہا تہا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عبد الملك بن عمير عن ابي غادية ان عمر بن الخطاب رض كان يضرب الناس على الصلوة بعد العصر **قال محمد** وبه ناخذ لا نرى ان يصلي بعد العصر تطوعا على حال وهو قول

[illegible] تے لوگ کوئی نماز پڑھنے پر بعد عصر کے
[illegible] سو حال مین نہین دیکھتے اور یہی قول ہے
[illegible] بعد نفل پڑھنے کو وہ مین محمد قال اخبرنا
[illegible] قال اذا کنت فی صلوٰۃ القوم وانت لا تنوی
[illegible] من نوی الامام صلوٰۃ ونوی الذین خلفہ غیرہا اجزأت
للامام [illegible] قال محمد وبہ نأخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت
ہے [illegible] کہ جب تو جماعت مین داخل ہووے اور جماعت کی نیت نہ رکھتا ہو تو وہ نماز تجھہ کو کافی
نہین اور [illegible] ایک نماز کی نیت کی اور مقتدیون نے اوسکے سوا اور نماز کی نیت کی تو امام کو کافی
ہے اور مقتدیون کو کافی نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال ما یسرنی صلوٰۃ الرجل
حین تحمر الشمس بفلسین قال محمد تکرہ الصلوٰۃ تلک الساعۃ فاما غیرھا من
الصلوات المکتوبات والتطوع فلا ینبغی لہ ان یفعل وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد
سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین خوش لگتی مجھکو نماز مرد کی جبکہ سرخ ہووے سورج ساتھ دو پیسونکے
امام محمد نے کہا کہ اوس گھڑی مین نماز پڑھنی مکروہ ہے اور ایسا اسکے سوا اور فرض اور نفل نمازین
سو نہین لائق ہے یہ کہ پڑھے اوس وقت مین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا
ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا کان الدم فی جسدک او فی ثوبک قدر الدرھم
فاعد صلاتک وان کان اقل من ذلک فامض علی صلاتک قال محمد الدم فی الثوب
والجسد سواء اذا کان اکثر من قدر الدرھم الکبیر المثقال فاعد الصلوٰۃ وھو
قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب تیرے بدن یا کپڑے مین درہم کے برابر خون ہو تو اپنی
نماز پھر پڑھ اور اگر درہم سے کم ہو تو اپنی نماز پر گذر جا یعنے نماز درست ہوجاتی ہے پھر پڑھنے کی حاجت
نہین امام محمد نے کہا کہ خون کا کپڑے اور بدن مین ہونا برابر ہے جب بڑے درہم کے مقدار سے
زیادہ ہو تو اپنی نماز پھر پڑھ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ
قال حدثنا عاصم بن ابی النجود عن ابی رزین عن عبد اللہ بن مسعود رضی انہ اخذ نملۃ

۵۷ اور درہم بڑے سے مراد [illegible] تمام کتاب مین [illegible] ہے ۱۲ [illegible]

فِي الصَّلٰوةِ قَدْ فَعَلْنَا ثُمَّ قَالَ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَاءً وَّاَمْوَاتًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِقَتْلِ الْقُمَّلَةِ وَدَفْنِهَا فِي الصَّلٰوةِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابی رزین سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے نماز میں جون پکڑی اور زمین میں دبادی پھر کہا کہ کیا ہم نے نہیں بنائی زمین جمع کرنے والی جیتوں کو اور مردوں کو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نماز میں جون کا مارنا اور دبانا درست ہے اس میں کچھ ڈر نہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّجُلِ يَذْبَحُ الشَّاةَ وَهُوَ عَلٰى وُضُوْءٍ فَيُصِيْبُ يَدَهُ الدَّمُ قَالَ يَغْسِلُ مَا اَصَابَهٗ وَلَا يُعِيْدُ الْوُضُوْءَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رض **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے اوس مرد کا حکم پوچھا کہ باوضو بکری ذبح کرے اور اسکے ہاتھ کو خون لگے ابراہیم نے کہا کہ خون دہوڈالے اور وضو نہ دوہراوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ فِي الصَّلٰوةِ اگر کوئی مرد نماز میں تری پاوے تو کیا کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ فِيْ طَرَفِ ذَكَرِهٖ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ يَضَعُ كَفَّيْهِ عَلَى الْاَرْضِ وَالْحَصٰى فَيَمْسَحُ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ قَالَ حَمَّادٌ فَقُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَكَيْفَ تَفْعَلُ اَنْتَ قَالَ اِذَا وَجَدْتُ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ اُعِيْدُ الصَّلٰوةَ وَهُوَ اَوْثَقُ فِيْ نَفْسِيْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَاَمَّا نَحْنُ فَنَرٰى اَنْ يَّمْضِيَ عَلٰى صَلَاتِهٖ وَلَا يُعِيْدُ وَلَا يَضْرِبُ بِيَدَيْهِ عَلَى الْاَرْضِ وَلَا يَمْسَحُ بِوَجْهِهٖ وَلَا يَدَيْهِ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ اَنَّ ذٰلِكَ خَرَجَ مِنْهُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ فَاِذَا اسْتَيْقَنَ ذٰلِكَ اَعَادَ الْوُضُوْءَ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد اپنے ذکر کے سرے پر تری پاوے اور وہ نماز میں ہو تو اپنے دونو ہاتھ زمین اور پتھروں پر رکھے اور اپنا منہ اور دونو ہاتھ ملے پھر نماز پڑہے حماد نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے کہا کہ تو کس طرح کرتا ہے اوس نے کہا کہ جب میں تری پاتا ہوں نماز پھر پڑہتا ہوں اور یہی بات معتبر ہے نزدیک میرے امام محمدؒ نے کہا کہ ہماری رای تو یہ ہے کہ بدستور نماز پڑہے جاوے اور پھر نہ پڑہے اور اپنے ہاتھ زمین پر نہ مارے اور اپنا منہ اور ہاتھ نہ ملے یہانتک کہ یقین کرے کہ یہ تری اوس سے وضو کے بعد نکلی ہے سو جب اسکو اسکا یقین ہوجاوے تو اپنا وضو پھر کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

المبایز قال اذا وجدت شیئاً من البلة فانضحه وما یلیه من ثوبک بالماء ثم قل هو من
الماء قال حماد قال لی سعید بن جبیر انضحه بالماء ثم اذا وجدته فقل هو من الماء قال
محمد وبهذا ناخذ اذا کان کثر ذلک من الانسان وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** سعید بن
جبیر سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ جب تو تری پاوے تو اس جگہہ پر اور جو کپڑا کہ اوسکے نزدیک ہو اسپر
پانی کا چھینٹا مار پہر کہہ یعنے فرض کرلے کہ وہ تری پانی کی ہے حماد نے کہا کہ مجھکو سعید نے کہا کہ اوسپر پانی
کا چھینٹا دے پہر اگر تو اوسکو پاوے تو کہہ کہ وہ پانی سے ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں جبکہ آدمی
کو بہت مذی آتی ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** القهقهة فی الصلوة وما یکره فیها
نماز میں قہقہہ کرنے کا بیان اور وہ چیز کہ اوس میں مکروہ ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة
عن حماد عن ابراهیم قال لا باس بان یغطی الرجل راسه فی الصلوة ما لم یغط فاه و
یکره ان یغطی فاه **قال محمد** وبه ناخذ ونکره ایضاً ان یغطی انفه وهو قول ابی حنیفة
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے اس میں کہ آدمی نماز میں اپنا سر ڈہانکے جب تک
کہ اپنا منہ نہ ڈہانکے اور مکروہ ہے یہ کہ اپنا منہ ڈہانکے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نماز
میں اپنا منہ ڈہانکنا مکروہ ہے اور اسیطرح اپنا ناک ڈہانکنا بہی ہمارے نزدیک مکروہ ہے اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یصلی العصر
فیذکر وهو یصلی انه لم یصل الظهر قال صلاته هذه فاسدة یبدأ بالظهر ثم یصلی
العصر **قال محمد** وبه ناخذ الا فی خصلة واحدة ان خاف فوت صلوة العصر ان
بدأ بالظهر مضی علی العصر ثم صلی الظهر اذا غابت الشمس وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ عصر کی نماز پڑہے اور نماز کی حالت میں یاد کرے کہ اوس
نے ظہر کی نماز نہیں پڑہی کہا کہ یہ نماز اوسکی فاسد ہے پہلے ظہر کی نماز پڑہے پہر عصر کی نماز پڑہے
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں مگر ایک حکم میں اور وہ یہ ہے کہ اگر خوف کرے کہ اگر ظہر کی
نماز پہلے پڑہیگا تو عصر کی نماز فوت ہو جاویگی تو بدستور عصر کی نماز پڑہی جاوے پہر بعد اوسکے
ظہر کی نماز پڑہے جبکہ سورج ڈوبے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو
حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یصلی فی یوم غیم ثم تطلع الشمس وقد بقی علیه

بعض صلاته فاذا هو قد كان يصلي الى غير القبلة قال يتحول الى القبلة ويحتسب بما صلى
ويصلي ما بقي **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر
کوئی مرد ابر کے دن نماز پڑھتا ہو پھر سورج نکل آوے اور معلوم ہو کہ اسکی کچھ نماز باقی ہو سو اچانک دیکھے کہ قبلے
کے سوا اور طرف نماز پڑھتا تھا تو قبلے کی طرف پھر جاوے اور جو نماز پڑھ چکا ہوا وسکو حساب میں لاوے اور
جو باقی ہو اوسکو پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد**
قال اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا منصور بن زاذان عن الحسن البصري عن النبي صلى
الله عليه وآله وسلم انه قال بينما هو في الصلوة اذ اقبل رجل اعمى من قبل القبلة يريد
الصلوة والقوم في صلوة الفجر فوقع في زبية فاستضحك بعض القوم حتى قهقهوا فلما
فرغ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال من كان قهقه منكم فليعد الوضوء و
الصلوة **ترجمہ** حسن بصری سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ حضرت نماز میں تھے کہ ناگاہ ایک مرد اندھا
نماز کے لیے قبلے کیطرف سے آیا اور لوگ فجر کی نماز میں تھے سو وہ ایک گڑھے میں گرا سو بعض لوگ اس
سے ہنسی یہانتک کہ قہقہ کیا سو جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جس نے تم میں سے قہقہ کیا ہو
سو وہ وضو اور نماز دوسری کرے **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل
يقهقه في الصلوة قال يعيد الوضوء والصلوة ويستغفر ربه فانه اشد الحدث **قال**
محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں
کہ نماز میں قہقہ کرکے ہنسے ابراہیم نے کہا کہ نماز اور وضو دوہراوے اور اپنے خدا سے مغفرت مانگے کہ وہ
سخت تر ہے وضو کے توڑنے میں امام محمد نے کہا اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا

باب النوم قبل الصلوة وانتقاض الوضوء منه نماز سے پہلے سونے اور اس سے وضو ٹوٹنے
کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال توضأ رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم فخرج الى المسجد فوجد المؤذن قد اذن فوضع جنبه فنام حتى
عرف منه النوم وكانت له نومة تعرف كان ينفخ اذا نام ثم قام فصلى بغير وضوء
قال ابراهيم ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم ليس كغيره **قال محمد** وبقول ابراهيم
ناخذ بلغنا ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال ان عيني تنامان ولا ينام قلبي فالنبي

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم في ھذا ليس كغيره فاما من سواه فمن وضع جنبه فنام فقد وجب عليه الوضوء وھو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حضرت صلعم نے وضو کیا اور مسجد میں تشریف لائے اور پایا موذن کو اس حال میں کہ اذان دے چکا ہے سو اپنی پہلو زمین پر رکھے اور سو گئے یہاں تک کہ آپ سے خراٹے کی آواز آئی اور آپ کا سونا معلوم ہو جاتا تھا کہ جب سوتے تھے تو خراٹے لیتے تھے پھر جاگے اور بے وضو نماز پڑھی یعنی نیا وضو نہ کیا ابراہیم نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کی طرح نہیں ہیں کہ سونے سے آپ کا وضو ٹوٹتا تھا **امام محمد** نے کہا کہ ہم ابراہیم قول کو لیتے ہیں روایت پہونچی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری دونو آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس حکم میں اور لوگوں کی طرح نہیں ہیں پر حضرت کے سوا جو اور لوگ ہیں سو جو کوئی اپنے پہلو زمین پر رکھے اور سو جاوے تو اسپر وضو واجب ہو جاتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا نمت قاعدا او قائما او راكعا او ساجدا او راكبا فليس عليك وضوء **قال محمد** وبه ناخذ فاذا وضع جنبه فنام وجب عليه الوضوء وھو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو سو جاوے بیٹھے یا کھڑے یا رکوع میں یا سجدے میں یا سوار تو تجھپر وضو واجب نہیں **امام محمد** نے کہا کہ ہم اسکو لیتے ہیں کہ اس طرح سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور جب زمین پر پہلو رکھ کے سو جاوے تو اوسپر وضو واجب ہو جاتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا اسمعيل بن عبد الملك عن مجاهد قال سالته عن النوم قبل العشاء الاخرة فقال لان اصليها وحدي احب الي من ان انام قبلها ثم اصليها في جماعة **قال محمد** ونحن نكره النوم قبل صلوة العشاء وھو قول ابي حنيفة **ترجمہ** اسمعیل بن عبد الملک سے روایت ہے کہ میں نے مجاہد سے پوچھا کہ عشا کی نماز سے پہلے سونیکا کیا حکم ہے اوس نے کہا کہ تنہا نماز پڑھنا میرے نزدیک بہتر ہے اس سے کہ میں اوس سے پہلے سو جاؤں پھر اوسکو جماعت سے پڑھوں **امام محمد** نے کہا کہ ہم عشا کی نماز سے پہلے سونے کو مکروہ رکھتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال عرس رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ليلة فقال من يحرسنا الليلة فقال رجل من الانصار شاب انا يا رسول الله احرسكم فحرسهم حتى اذا كان مع

الصُّبحِ غَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَمَا اسْتَيْقَظُوا اِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ وَتَوَضَّأَ اَصْحَابُہٗ وَاَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَذَّنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْفَجْرَ بِاَصْحَابِہٖ وَجَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَيْہِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے رات کو اوترے سو فرمایا کہ کون ہے کہ آج رات ہماری چوکیداری کرے سو انصار کے ایک جوان نے کہا کہ یا حضرت مین آپکے چوکیداری کرونگا سو اوس نے تمام رات انکی چوکیداری کی یہانتک کہ جب صبح ہوئی تو اوسکی آنکہہ نے اوسپر غلبہ کیا یعنے اوسپر نیند غالب آئی سو وہ سو نہ جاگی مگر ساتہہ گرمی سورج کے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے اور وضو کیا اور آپکے اصحاب نے بہی وضو کیا اور موذن کو حکم کیا اوس نے اذان دی پہر آپنے دو رکعتین پڑہین پہر نماز کی تکبیر ہوئی سو حضرت نے اپنے اصحاب سے نماز پڑہی اور اوس مین قرارت پکار کر پڑہی جیسے کہ اوس کو اپنے وقت مین پڑہا کرتے تہے **امام محمد** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب صَلٰوةِ الْمُغْمٰى عَلَيْہِ بیہوش آدمی کی نماز کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّہٗ سَاَلَہٗ عَنِ الرَّجُلِ الْمَرِيْضِ يُغْمٰى عَلَيْہِ فَيَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ اِذَا كَانَ الْيَوْمُ الْوَاحِدُ فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَقْضِيَہٗ وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنَّہٗ فِيْ عُذْرٍ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰى **قَالَ مُحَمَّدٌ** اِذَا اُغْمِيَ عَلَيْہِ يَوْمًا وَلَيْلَةً قَضٰى وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْہِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ اوس نے ابراہیم سے بیمار آدمی کا حال پوچہا کہ بیہوش ہو جاوے اور نماز کو چہوڑ دیوے ابراہیم نے کہا کہ اگر ایک دن بیہوش رہے تو مین دوست رکہتا ہون کہ اوسکو قضا کرے اور اگر ایک دن رات بیہوش رہے تو نماز قضا کرے اور اگر اوس سے زیادہ بیہوش رہے تو اوسپر قضا نہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْمُغْمٰى عَلَيْہِ يَوْمًا وَلَيْلَةً قَالَ يَقْضِيْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ حَتّٰى يُغْمٰى عَلَيْہِ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ ایک دن رات بیہوش رہے ابن عمر نے کہا کہ نماز قضا کرے **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ نمازین قضا کرے یہانتک کہ اوسکو اوس سے زیادہ بیہوشی ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب السَّهْوِ فِي الصَّلٰوةِ نماز مین بہولنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَشُكُّ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى اَوِ التَّشَهُّدِ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ مِنْ صَلَاتِہٖ

مَا لَمْ تَكُنْ رَكْعَةً فَإِنَّهُ يَقْضِي مَا شَكَّ فِيهِ مِنْ ذٰلِكَ وَيَسْجُدُ لِذٰلِكَ أَيْضًا سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَإِنَّهُمَا يُصْلِحَانِ بِإِذْنِ اللّٰهِ مَا كَانَ قَبْلَهُمَا مِنْ نِسْيَانٍ وَكَانَ يُقَالُ إِنَّهُمَا الْمُرْغِمَتَانِ لِلشَّيْطَانِ وَإِنَّهُ قَالَ لَأَنْ أَسْجُدَ لِلّٰهِ إِلَّا أَنْ يَسْجُدَ تَيِ السَّهْوِ فِيمَا لَمْ يَجِبْ عَلَيَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدَعَهُمَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ فَإِنْ كَانَ يَبْتَلِي بِذٰلِكَ كَثِيرًا مَضَى عَلَى أَكْبَرِ رَأْيِهِ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی شک کرے پہلے سجدہ میں یا التحیات میں یا مانند اسکی میں اپنی نماز سے جبتک کہ رکعت نہ ہو تو وہ جس میں شک کرے اوسکو قضا کرے اور اسکے لیے بھی سہو کے دو سجدے کرے کہ وہ اللہ کے اذن سے پہلے بھول چوک کو درست کر دیتے ہیں اور کہا جاتا تھا کہ وہ دونوں شیطان کی ناک پر خاک ڈالنے والی ہیں اور ابن عمر نے کہا کہ اللہ کے لیے سجدہ سہو کا کرنا اوس چیز میں کہ مجھپر واجب نہیں ہے میرے نزدیک بہتر ہے اونکے چھوڑنے سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر وہ شک میں بہت مبتلا ہو تو اپنی رای غالب پر عمل کرے اور دو سجدے سہو کے کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِيمَنْ نَسِيَ الْفَرِيضَةَ فَلَا يَدْرِي أَرْبَعًا صَلَّى أَمْ ثَلَاثًا قَالَ إِنْ كَانَ أَوَّلَ نِسْيَانِهِ أَعَادَ الصَّلٰوةَ وَإِنْ كَانَ يُكْثِرُ النِّسْيَانَ يَتَحَرَّى الصَّوَابَ وَإِنْ كَانَ أَكْبَرُ رَأْيِهِ أَنَّهُ أَتَمَّ الصَّلٰوةَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَإِنْ كَانَ أَكْبَرُ رَأْيِهِ أَنَّهُ صَلَّى ثَلَاثًا أَضَافَ إِلَيْهَا وَاحِدَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی فرض نماز میں بھول جاوے سو نہ جانے کہ کتنی نماز پڑھی چار رکعت یا تین رکعت سو اگر پہلی بار بھولے تو نماز کو چھوڑ کر سر سے شروع کرے اور اگر بہت بھولتا ہو تو کوشش کرے ٹھیک بات کی یعنے فکر کرے جسمیں غالب ظن ہو اوسپر عمل کرے اور اگر اوسکا گمان غالب یہ ہو کہ وہ نماز تمام کر چکا ہے تو سہو کے دو سجدے کرے اور اگر اوسکا گمان غالب یہ ہو کہ اوسنے تین رکعتیں پڑھی ہیں تو اونکے ساتھ ایک رکعت اور ملاوے پھر سہو کے دو سجدے کرے امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ جب کسی کو نماز میں شک پڑے اور نہ جانے کہ کتنی پڑھی ہے تو بیٹھے دو سجدے سہو کے کرے پھر سلام پھیرے اوسکے سوا اور کوئی چیز اوسپر واجب نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ کمتر کو اعتبار کرے اکثر کو چھوڑ دے جیسے کہ مثلاً

اگر تین اور چار رکعت میں شک کرے تو تین رکعت کو اعتبار کرے چار کو چھوڑ کر یہانتک کہ اوسکو یقین
ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ گمان غالب پر عمل کرے پھر سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کرے اور اگر اوسکی
رائے نہ ہو تو کمتر کو اعتبار کرے اور یہی بات حدیثوں سے معلوم ہوتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
اور ابو یوسف اور محمد کا اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہو اسپر کہ نماز میں اوّل
پر چار رکعتیں فرض نہیں اور جب اسکو شک ہوا اس میں کہ اوسنے کچھ نماز پڑھی ہے تو اوس پر قیاس
واجب ہوا تاکہ معلوم ہووے کہ اوسکا حکم کیا ہے سو ہمنے دیکھا کہ اگر کسی شخص کو نماز کے پڑھنے اور نہ پڑھنے
میں شک ہے تو اوسپر نماز کا پڑھنا واجب ہے یہانتک کہ اوسکو یقین ہو کہ وہ نماز پڑھ چکا ہے یعنے جو وقت
اوسپر نماز پڑھنی واجب نہیں ہوگی اور اس میں گمان غالب پر عمل نکرے پس قیاس یہ چاہتا ہے کہ سب نماز
میں یہی حکم ہے کہ گمان غالب پر عمل کرے جب تک کہ اوسکو یقین معلوم نہ ہوا انتہی ملخصاً **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض كَانَ يَضْرِبُ الرَّجُلَ
اِذَا رَاٰهُ يُتَابِعُ بَيْنَ السُّجُوْدِ فِيْ غَيْرِ سَهْوٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّسْجُدَ الرَّجُلُ فِيْ رَكْعَةٍ
اَكْثَرَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّسْهُوَ فَلَا يَدْرِيْ اَسَجَدَ سَجْدَةً وَّاحِدَةً اَمْ اثْنَتَيْنِ فَيَمْضِيْ عَلٰى
اَكْبَرِ رَأْيِهٖ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے حضرت عمر مارتے مرد کو
جبکہ اوسکو پے در پے سجدہ کرتے دیکھتے غیر سہو میں **امام محمد** نے کہا نہیں لائق مرد کو یہ کہ ایک رکعت کے
لیے دو سجدوں سے زیادہ کرے مگر یہ کہ بھول جاوے سو نہ جانے کہ ایک سجدہ کیا یا دو سو اپنے گمان غالب پر
عمل کرے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے **ف** دستور ہے کہ نماز میں ہر رکعت کے لیے دو دو سجدے
کیے جاتے ہیں تو اس سے معلوم ہوا کہ کسی رکعت کے لیے دو سے زیادہ سجدہ کرنے درست نہیں مگر بھول جاوے
تو سہو کے دو سجدے زیادہ کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ
سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَا يَدْرِيْ ثَلٰثًا صَلّٰى
اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَتَحَرَّ فَلْيَنْظُرْ اَفْضَلَ ظَنِّهٖ فَاِنْ كَانَ اَكْبَرُ ظَنِّهٖ اَنَّهَا ثَلٰثٌ قَامَ فَاَضَافَ اِلَيْهَا
الرَّابِعَةَ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَسَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَاِنْ كَانَ اَفْضَلُ ظَنِّهٖ اَنَّهٗ صَلّٰى اَرْبَعًا
تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَّبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا اَنَّا نَسْتَحِبُّ لَهٗ
اِذَا كَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ مَا اَصَابَهٗ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جب کوئی نماز میں

شک کرے سو نمازی کہ تین پڑہی ہین رکعت یا چار رکعت تو چاہیے کہ اٹکل کرے ٹہیک بات کی اور اپنے غالب
گمان کے بیان دیکہے سو اگر اوسکا گمان غالب یہ ہو کہ وہ تین رکعتین ہین تو کہڑا ہووے اور چوتہی رکعت
ادا کرے ساتہ اوسکے پہر التحیات پڑہے پہر سلام پہیرے اور سہو کے دو سجدے کرے اور اگر اوسکا غالب گمان
یہ ہو کہ اوسنے چار رکعتین پڑہی ہین تو التحیات پڑہکے سلام پہیرے پہر دو سجدے سہو کے کرے امام
محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین لیکن اگر اسکو یہ شک پہلی بار ہوا ہو تو مستحب ہے کہ نماز پہر پڑہے امام
محمد نے کہا کہ خبر دی ہم کو مالک نے عطا بن ابی رباح سے اوسنے کہا کہ وہ نماز پہر پڑہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ اَنَّہٗ قَالَ یُعِیْدُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ**
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا تَخَالَجَكَ اَمْرَانِ فَظُنَّ
اَكْبَرَھُمَا اِلَى الْحَقِّ اَوْسَعُھُمَا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تجہکو دو امرون مین
شک پڑے تو تو مین گمان کرتا ہوا جو زیادہ تر حق کے نزدیک وہ ہے کہ اوس مین وسعت زیادہ ہو **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا سَھَی الْاِمَامُ فَسَجَدَ سَجْدَتَیِ
السَّھْوِ فَاسْجُدْ مَعَہٗ وَاِنْ لَّمْ یَسْجُدْھُمَا فَلَیْسَ عَلَیْكَ اَنْ تَسْجُدَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ
نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب امام بہول جاوے
اور سہو کے دو سجدے کرے تو تو بہی اوسکے ساتہہ سجدہ کر اور اگر امام سجدہ نکرے تو تجہپر سجدہ
کرنا واجب نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِیْ رَجُلٍ سَجَدَ ثَلٰثَ سَجَدَاتٍ نَاسِیًا قَالَ
عَلَیْہِ سَجْدَتَا السَّھْوِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم
نے کہا کہ اگر کوئی بہول کر تین سجدے کر جاوے تو اوسپر دو سجدے سہو کے ہین امام محمد نے کہا
اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاتِكَ فَعَرَضَ لَكَ شَكٌّ فِیْ وُضُوْءٍ
اَوْ صَلٰوۃٍ اَوْ قِرَاءَۃٍ فَلَا تَلْتَفِتْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو نماز سے پہرے اور تجہکو وضو یا نماز یا قرات مین

نک شک ہے تو اسکی طرف خیال مت کر امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ مَنْ يُّسَلِّمُ عَلٰى قَوْمٍ فِي الْخُطْبَةِ اَوْ فِي الصَّلٰوةِ اگر کوئی نماز یا خطبے مین لوگون کو سلام کرے تو اوسکا جواب دیا جاوے یا نہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُرَدُّ السَّلَامُ وَيُشَمَّتُ الْعَاطِسُ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَاْخُذُ بِقَوْلِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ سلام اور چھینک کا جواب دیا جاوے اسحال مین کہ امام جمعہ کے دن خطبے مین ہو **امام محمدؒ** نے کہا کہ ہم اس قول کو نہین لیتے ولیکن ہم سعید بن مسیب کے قول کو لیتے ہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اِنَّ فُلَانًا عَطَسَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَشَمَّتَهُ فُلَانٌ قَالَ مُرْهُ فَلَا يَعُوْدَنَّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اَلْخُطْبَةُ بِمَنْزِلَةِ الصَّلٰوةِ لَا يُشَمَّتُ فِيْهَا الْعَاطِسُ وَلَا يُرَدُّ فِيْهَا السَّلَامُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عبداللہ بن سعید سے روایت ہے کہ مینے سعید بن مسیب سے کہا کہ فلانے نے چھینک ماری اسحال مین کہ امام خطبہ پڑہتا تہا اور فلانے نے اوسکو چھینک کا جواب دیا سعید نے کہا کہ اوس کو حکم کر کہ پھر ایسا نکرے **امام محمدؒ** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ خطبہ بجای نماز کے ہے کہ نہ اوس مین چھینک کا جواب دیا جاوے اور نہ سلام کا جواب دیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ عَلٰى صَاحِبِهٖ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ قَالَ اَلَيْسَ يَقُوْلُ اِذَا تَشَهَّدَ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ فَقَدْ رَدَّ عَلَيْهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا يُعْجِبُنَا اَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلَا يُعْجِبُنَا اَنْ يُّسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد نے کہا کہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ اپنے ساتھی پاس آوے اور اوسکو سلام کرے اسحال مین کہ وہ نماز پڑہتا ہو تو ابراہیم نے کہا کہ جب التحیات پڑہتا ہے تو کیا نہین کہتا کہ سلام ہمکو اور خدا کے سب نیک بندون کو سو اوسنے سلام کا جواب دیا **امام محمدؒ** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور ہمکو پسند نہین کہ وہ اسکو سلام کا جواب دے اسحال مین کہ وہ نماز پڑہتا ہو اور ہمکو پسند نہین کہ آدمی اوسکو سلام کرے اور وہ نماز پڑہتا ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ خَلْفَ الْاِمَامِ قَدْرَ التَّشَهُّدِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ الْاِمَامُ قَالَ لَا يُجْزِئُهُ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ اِذَا جَلَسَ قَدْرَ التَّشَهُّدِ اَجْزَاَهُ قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ قَوْلِيْ قَوْلُ عَطَاءٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِقَوْلِ عَطَاءٍ نَاْخُذُ نَحْنُ اَيْضًا **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ التحیات کی مقدار امام کے پیچھے بیٹھے پھر پھرے پہلے امام کے سلام پھیرنے سے ابراہیم نے کہا کہ یہ اوس کو کافی نہین اور عطا ابن ابی رباح نے کہا کہ جب بقدر التحیات کے بیٹھے تو اوسکو کافی ہے امام ابوحنیفہ نے کہا کہ میرا قول عطا کے قول کے موافق ہے امام محمد نے کہا کہ ہم بھی عطا ہی کے قول کو لیتے ہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِي النَّضْرِ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لَا تَجُوْزُ الصَّلٰوةُ اِلَّا بِتَشَهُّدٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ فَاِذَا تَشَهَّدَ فَقَدْ قَضَى الصَّلٰوةَ فَاِنِ انْصَرَفَ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ اَجْزَاَتْهُ صَلَاتُهُ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَتَعَمَّدَ ذٰلِكَ **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ مین نے حضرت عمر سے سنا تھا کہتے تھے کہ بدون التحیات کے نماز درست نہین **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین سو جب التحیات پڑہا تو نماز ادا کی اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے پھرے تو اوسکو اسکی نماز کافی ہے اور نہین لائق اوسکو یہ کہ جان بوجھ کر یہ کام کرے

بَابُ تَخْفِيْفِ الصَّلٰوةِ

نماز کے تخفیف کرنیکا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَّ قَوْمًا فَاَطَالَ بِهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُنَفِّرُوْنَ عَنْ هٰذَا الدِّيْنِ مَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا بُدَّ اَنْ يُّتِمَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت کے اصحاب مین سے ایک قوم کی امامت کی سو انکی نماز دراز کی سو یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا کیا حال ہے اون لوگون کا کہ نفرت دلاتے ہین اس دین سے جو کسی قوم کی امامت کرے یعنی امام ہے تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑہے اسواسطے کہ آدمیون مین بیمار اور بڈہے اور حاجتمند بھی ہوتے ہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور ضرور ہے کہ رکوع اور سجود پورا کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَيْمُوْنُ بْنُ سِيَاهٍ عَنِ الْحَسَنِ

البصری قال سالہ سائل اقرأ خمس مائۃ اٰیۃ فی رکعۃ قال فتعجب وقال سبحان اللہ من یطیق ھذا قال الرجل انا اطیق ھذا قال ان احب الصلوٰۃ الی اللہ طول القنوت قال محمد طول القیام فی صلوٰۃ التطوع احب الینا من کثرۃ الرکوع والسجود وکل ذلک حسن وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ میمون سے روایت ہو کسی نے حسن بصری سے پوچھا کہ میں پانچسو آیت ایک رکعت میں پڑھتا ہون سو حسن نے تعجب کیا اور کہا اللہ پاک ہے اسکی کون طاقت رکھتا ہے اوس مرد نے کہا کہ میں طاقت رکھتا ہون حسن نے کہا کہ نہایت پیاری نماز خدا کے نزدیک وہ ہے جسکا قیام دراز ہوا امام محمد نے کہا کہ نفل نماز میں قیام دراز کرنا ہمارے نزدیک بہتر ہے کثرت رکوع اور سجود سے اور یہ سب بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال حدثنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم ان عمر بن الخطابؓ ام اصحابہ الصبح فقرأ بھم فی الرکعۃ الاولی بقل یایھا الکافرون وفی الثانیۃ لایلاف قریش قال محمد وبہ ناخذ ونراہ مجزئا ولکنا نستحب للامام اذا صلی الصبح وھو مقیم ان یطیل فیھما القراءۃ وان یقرأ فی کل رکعۃ بسورۃ تکون عشرین اٰیۃ فصاعدا سوی فاتحۃ الکتاب ویطیل الاولی علی الثانیۃ وھو قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو کہ حضرت عمر نے فجر کی نماز میں اپنے یاروں کی امامت کی سو انکی پہلی رکعت میں سورہ قل یایہا الکافرون پڑھے اور دوسری میں لایلاف قریش پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اسکو کافی دیکھتے ہیں لیکن جب امام صبح کی نماز پڑھے اور وہ مقیم ہو تو مستحب ہے کہ اوس میں قرارت لمبی پڑھے اور یہ کہ ہر رکعت میں ایسی سورہ پڑھے کہ بیس آیت ہو یا زیادہ سوا الحمد کے اور پہلی رکعت کو دوسری سے دراز کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب الصلوٰۃ فی السفر سفر کی نماز کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد قال حدثنا موسی بن مسلم عن مجاھد عن عبد اللہ بن عمر قال اذا کنت مسافرا فوطنت نفسک علی اقامۃ خمسۃ عشر یوما فاتمم الصلوٰۃ وان کنت لاتدری فاقصر قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ مجاہد سے روایت ہو کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ جب تو مسافر ہو اور کسی جگہہ پندرہ دن ٹھیرنے کی نیت کرے تو

نماز پوری پڑہو اور اگر تو چاہتا ہو تو قصر کر یعنے چار فرض کو دو کر کے پڑہ امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ مسافر کو اختیار ہے خواہ پوری نماز پڑہے یا قصر کرے ہر طرح درست ہو اور بعضے علماء کہتے ہین کہ سفر مین پوری نماز یعنے چار فرض پڑہنے درست نہین بلکہ واجب ہے کہ دوگانہ پڑہے پہر بہت حدیثین بیان کرنے کی بعد کہا کہ فرض مسافر کے لیے دو رکعتین ہین اور وہ اون دو رکعتون مین مقیم کیطرح ہے چار رکعتون مین پس جسطرح کہ مقیم کو چار رکعت سے زیادہ فرض پڑہنے درست نہین اسیطرح مسافر کو بہی دو رکعت سے زیادہ فرض پڑہنے درست نہین اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہو اسپر کہ فرض نماز مین کم وبیش کرنیکا اختیار نہین اور نفل مین اختیار ہو اور فرض مسافر کے لیے دو رکعتین ہین اور پچہلی دو رکعتین نفل ہین پس جسطرح کہ مقیم کو چار فرض سے زیادہ پڑہنے درست نہین اسیطرح مسافر کو بہی دو رکعت سے زیادہ فرض پڑہنے درست نہین پہر کہا کہ ہر سفر مین قصر کرنا درست ہے خواہ سفر طاعت کا ہو یا گناہ کا اس واسطے کہ جو شخص اپنے گہر مین مقیم ہوا اسکو لازم ہے کہ ہر حال مین چار فرض پڑہے خواہ بندگی مین ہو یا گناہ مین پس قیاس چاہتا ہے کہ مسافر کو بہی ہر حال مین قصر کرنا درست ہو خواہ سفر بندگی کا ہو یا گنہ کا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا اور ابویوسفؒ اور محمدؒ کا انتہی ملخصا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ صَلّٰى بِالنَّاسِ بِمَكَّةَ الظُّهْرَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا اَهْلَ مَكَّةَ اَنَا سَفْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ فَلْيُكْمِلْ فَاَكْمَلَ اَهْلُ الْبَلَدِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا دَخَلَ الْمُقِيْمُ فِيْ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ فَقَضَى الْمُسَافِرُ صَلَاتَهٗ قَامَ الْمُقِيْمُ فَاَتَمَّ صَلَاتَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہو کہ حضرت عمر بن خطاب نے مکے مین لوگون کو ظہر کی نماز پڑہائی پہر پہرے اور کہا اے مکے والو ہم مسافر ہین سو جو کوئی مکے کا رہنے والا ہو تو چاہیے کہ پوری نماز پڑہے سو مکے والون نے پوری نماز پڑہی امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ جب کوئی مقیم مسافر کی جماعت مین داخل ہو اور مسافر اپنی نماز ادا کر چکے تو مقیم اوٹھہ کھڑا ہووے اور اپنی نماز تمام کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمُسَافِرُ فِيْ صَلٰوةِ الْمُقِيْمِ اَكْمَلَ **قَالَ مُحَمَّدٌ**

وبہ نأخذ اذا دخل المسافر مع المقیم وجب علیہ صلوٰۃ المقیم اربعاً وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مسافر مقیم کی نماز میں داخل ہو تو پوری نماز پڑھے قصر نہ کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب مسافر مقیم کی جماعت میں داخل ہوگا تو واجب ہوگی اوسپر نماز مقیم کی چار رکعتیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن عبد اللہ بن مسعود رضی قال لایغرنکم مخترکم ھذا من صلوتکم یخیب الرجل منکم فی ضیعتہ فیقصر ویقول انا مسافر **قال محمد** وبہ نأخذ اذا کان علی مسیرۃ اقل من ثلثۃ ایام ولیالیھا اتم الصلوٰۃ فاذا کان علی مسیرۃ ثلثۃ ایام ولیالیھا فصاعداً ولم یکن لہ بھا اھل ولم یوطن نفسہ علی اقامۃ خمس عشرۃ فلیقصر الصلوٰۃ فاذا وطن نفسہ علی اقامۃ خمس عشرۃ اتم الصلوٰۃ مادام فی ضیعتہ فاذا خرج راجعاً الی اھلہ قصر الصلوٰۃ فی مسیرۃ ثلثۃ ایام ولیالیھا بالقصر بسیر الابل ومشی الاقدام ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ نہ فریب میں ڈالے تم کو یہ جمع ہونا نماز تمہاری سے کہ کوئی مرد تم میں سے اپنے زمین میں غائب ہووے پس قصر کرے اور کہے کہ میں مسافر ہوں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی تین دن رات کی مسافت سے کم پر ہو تو پوری نماز پڑھے اور جب کہ تین دن رات کی مسافت یا زیادہ پر ہو اور اسکے گھر والے وہاں نہ ہوں اور اپنے دل میں پندرہ دن رہنے کی نیت نہ کرے تو چار فرض کو دو رکعت پڑھے اور جب اپنے دل میں پندرہ دن رہنے کی نیت کرے تو پوری نماز پڑھے جبتک کہ اپنی زمین میں ہو پھر جب پلٹ کر اپنے گھر کو چلے تو قصر کرے اور مسافت قصر کی تین دن رات سا تھ سیر اونٹ کے اور چلنے پاؤں کے ہے **محمد** قال اخبرنا سعید بن عبید الطائی عن علی بن ربیعۃ الوالبی الوالبیۃ بطن من بنی اسد بن خزیمۃ قال سألت عبد اللہ بن عمر رضی الی کم تقصر الصلوٰۃ فقال اتعرف السویداء قال قلت لا ولکنی قد سمعت بھا قال ھی ثلث لیال قواصد فاذا خرجنا الیھا قصرنا الصلوٰۃ **قال محمد** وبھذا نأخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ علی بن ربیعہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر سے پوچھا کہ کہانتک نماز قصر کرے ابن عمر نے کہا کہ کیا تو سویدا کو پہچانتا ہے میں نے کہا کہ نہیں ولیکن میں نے اسکو سنا ہے کہا وہ تین دن درمیانی کی راہ ہے سو جب ہم اوسکی طرف نکلتے تو

ہیں تقصیر کرتو ہیں امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراہیم
قال اذا دخل المقیم فی صلوۃ المسافر فلیصل معہ رکعتین ثم لیقم فلیتم صلوتہ قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ
ترجمہ حماد روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مقیم مسافر کی نماز میں داخل ہو تو چاہیے کہ اسکے ساتھ دو رکعتیں پڑھے پھر اٹھ کر اپنی نماز تمام کرے امام
محمد نے کہا کہ ہم اسکو لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا باب صلوۃ الخوف نماز خوف کا بیان محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم
فی صلوۃ الخوف قال اذا صلی الامام باصحابہ فلتقم طائفۃ منہم مع الامام وطائفۃ بازاء العدو فیصلی الامام بالطائفۃ
التی معہ رکعۃ ثم تنصرف الطائفۃ الذین صلوا مع الامام من غیر ان یتکلموا حتی یقوموا فی مقام اصحابہم وتاتی الطائفۃ
الاخری فیصلون مع الامام الرکعۃ الاخری ثم ینصرفون من غیر ان یتکلموا حتی یقوموا فی مقام اصحابہم وتاتی الطائفۃ
الاولی حتی یصلوا رکعۃ وحدانا ثم ینصرفون فیقومون مقام اصحابہم وتاتی الطائفۃ الاخری حتی یقضوا الرکعۃ
التی بقیت علیہم وحدانا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے خوف کی نماز کے بارہ میں کہا کہ جب امام اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاوے تو چاہیے کہ ایک
گروہ امام کے ساتھ کھڑا ہووے اور ایک گروہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا ہو سو جو لوگ کہ امام کے ساتھ ہوں امام انکو ایک رکعت پڑھاوے پھر وہ لوگ امام کے ساتھ ایک
رکعت پڑھکر چلے جاویں اور بغیر کلام کئے یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہوں پھر دوسرا گروہ آوے جو کہ دشمن کے مقابلے میں کھڑے تھے اور امام کے ساتھ اخیر رکعت پڑھیں
پھر پھر جاویں اور کلام نکریں یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہوں اور پہلا گروہ آوے یہاں تک کہ اکیلے اکیلے ایک رکعت پڑھیں پھر جاویں اور اپنے ساتھیوں
کی جگہ کھڑے ہوں اور دوسرا گروہ آوے یہاں تک کہ اپنی باقی ایک رکعت تنہا ادا کریں محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا الحارث بن عبد الرحمن عن
عبد اللہ بن عباس مثل ذلک قال محمد وبہذا کلہ ناخذ الا ان الطائفۃ الاولی یقضون رکعتہم بغیر قراءۃ لانہم ادرکوا اول الصلوۃ
مع الامام وقراءۃ الامام لہم قراءۃ واما الطائفۃ الاخری فانہم یقضون رکعتہم بقراءۃ لانہا فاتتہم مع الامام وھذا کلہ قول
ابی حنیفۃ ترجمہ امام محمد نے کہا کہ ابن عباس سے بھی اسی طرح روایت ہے کہ امام محمد نے کہا کہ ہم سب کو لیتے ہیں لیکن پہلا گروہ سو اپنی رکعت ادا کریں بغیر قرات
کے کیونکہ انہوں نے ابتدا نماز کا امام کے ساتھ پایا ہے سو امام کی قرات انکے لیے کافی ہے اور پیچھے دوسرا گروہ سو وہ اپنی ایک رکعت قرات کے ساتھ ادا کریں اسلئے
کہ وہ رکعت انکی امام کے ساتھ سے فوت ہوئی ہے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے ف اس سے ثابت ہوا کہ خوف کی نماز دو رکعتیں ہیں امام طحاوی نے کہا کہ
بعضے لوگ کہتے ہیں کہ خوف کی نماز ایک رکعت ہے لیکن یہ قول صحیح نہیں ہے اسلئے کہ قرآن اور حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ خوف کی نماز دو رکعتیں ہیں محمد قال اخبرنا
ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراہیم فی الرجل یصلی فی الخوف وحدہ قال یصلی قائما مستقبل القبلۃ فان لم یستطع فراکبا
مستقبل القبلۃ فان لم یستطع فلیوم ایماء حیث کان لا یسجد علی شیء لیومی ایماء ویجعل سجودہ اخفض من رکوعہ ولا یدع
الوضوء والقراءۃ فی الرکعتین قال محمد وبہذا کلہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اکیلے خوف کی نماز پڑھے تو قبلے کی طرف کھڑے

کھڑے ہوکر نماز پڑھے اور اگر بیٹھ ہو سکے تو سواری قبلے کے سامنے نماز پڑھے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اشارہ کرے جس
طرف متوجہ ہو کسی چیز پر سجدہ نہ کرے اشارے سے نماز پڑھے اور اپنے سجدہ رکوع سے نیچا کرے اور دونوں رکعتوں
میں وضو اور قرأت نہ چھوڑے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب**
صلوٰۃ من خاف النفاق نفاق سے ڈرنیوالے کی نماز کا بیان **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال
حدثنا جواب التیمی عن ابی موسی الاشعری رض ان رجلا اتاہ فقال انی اخوف علی نفسی النفاق
فقال لہ ابو موسی اما صلیت قط حیث لا یراک احد الا اللہ قال بلی قال فان المنافق لا یصلی
حیث لا یراہ احد الا اللہ **ترجمہ** جواب سے روایت ہے کہ ایک مرد ابو موسی اشعری پاس آیا اور کہا کہ میں اپنی جان
پر نفاق کا خوف کرتا ہوں سو ابو موسی نے اوس سے کہا کہ کیا تو نے کبھی ایسے نماز نہیں پڑھی کہ تجھ کو سوای خدا کے
کوئی نہ دیکھے اوس نے کہا کیوں نہیں ابو موسے نے کہا کہ منافق ایسی نماز نہیں پڑھتا کہ اوسکو خدا کے سوا کوئی
نہ دیکھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ تنہا خلوت میں نماز پڑھنی کار ثواب ہے **باب** تشمیت العاطس
چھینکنے والے کو جواب دینا **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا عطس
الرجل فقال الحمد للہ فقولوا یرحمنا وایاک ولیقل الذی عطس یغفر اللہ لنا ولک **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تم کہو یرحمنا اللہ وایاک یعنی خدا ہم کو بھی رحم کرے
اور تجھکو بھی اور جو چھینکا ہو وہ کہے کہ خدا تم کو بھی مغفرت کرے اور ہمکو بھی **باب** صلوٰۃ یوم الجمعۃ
جمعہ کی نماز اور خطبہ کا بیان **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا غیلان وایوب بن
عائذ الطائی عن محمد بن کعب القرظی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اربعۃ لا جمعۃ
علیھم المرأۃ والمملوک والمسافر والمریض قال ابو حنیفۃ فان فعلوا اجزاھم **قال** محمد
وبہ نأخذ **ترجمہ** محمد بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چار آدمی ہیں کہ اون پر جمعہ فرض نہیں ایک
عورت دوسرا غلام تیسرا مسافر چوتھا بیمار امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اگر پڑھیں تو درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہیں **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن عبد اللہ بن مسعود
ان رجلا سالہ عن الخطبۃ یوم الجمعۃ فقال اما تقرأ سورۃ الجمعۃ قال بلی ولکنی لا ادری
کیف ھی قال واذا راوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا وترکوک قائما فالخطبۃ قائما یوم الجمعۃ
قال محمدؒ وبہ نأخذ الا انھا خطبتان بینھما جلسۃ خفیفۃ وھو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

ترجمہ حماد نے ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد نے عبداللہ بن مسعود سے جمعہ کے دن خطبہ پڑھنے کا حکم پوچھا کہ کھڑے پڑھے
یا بیٹھے ابن مسعود نے کہا کہ کیا تو سورہ جمعہ نہیں پڑھتا اوس نے کہا کیوں نہیں ولیکن میں نہیں جانتا کہ کس طرح
سے وہ یعنے یہ حکم اوس سے کسطرح ثابت ہوتا ہے ابن مسعود نے کہا جب یہ دیکھتے ہیں سودا بکتا یا کھیل تو کھنڈ
جاتے ہیں طرف اسکی اور چھوڑ جاتے ہیں تجھ کو کھڑا تو جمعہ کے دن خطبہ کھڑے ہوکر پڑھنا چاہیے امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں لیکن وہ دو خطبے ہیں اونکے درمیان ایک ہلکا جلسہ ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **باب** صَلوٰۃِ العِیدَینِ عیدوں کی نماز کا بیان **محمد** قَالَ اَخبَرنَا اَبُوحَنِیفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ قَالَ سَاَلتُ اِبرَاھِیمَ عَنِ الرَّجُلِ یَخرُجُ اِلَی المُصَلّٰی فَیَجِدُ الاِمَامَ قَدِ انصَرَفَ اَیُصَلِّی قَالَ لَیسَ
عَلَیہِ اَن یُّصَلِّیَ وَاِن شَاءَ صَلّٰی قُلتُ فَاِن لَّم یَخرُج اِلَی المُصَلّٰی اَیُصَلِّی فِی بَیتِہٖ کَمَا یُصَلِّی الاِمَامُ
قَالَ لَا **قَالَ محمد** وَبِہٖ نَاخُذُ اِنَّمَا صَلوٰۃُ العِیدِ مَعَ الاِمَامِ فَاِذَا فَاتَتکَ مَعَ الاِمَامِ فَلَا صَلوٰۃَ
وَھُوَ قَولُ اَبِی حَنِیفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ مینے ابراہیم سے ایک مرد کا حکم پوچھا کہ عیدگاہ کی طرف
جاوے اور پاوے امام کو اس حال میں کہ عید کی نماز پڑھ چکا ہو تو کیا نماز پڑھے اوس نے کہا کہ اوس پر نماز پڑھنی
ضروری نہیں اگر چاہے تو پڑھے مینے کہا کہ اگر عیدگاہ میں نہ جاوے تو کیا وہ اپنے گھر میں نماز پڑھے جیسے امام پڑھتا
ہے اوس نے کہا نہ پڑھے **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ عید کی نماز تو صرف امام کے ساتھ ہی اور جب
کہ تجھ کو امام کے ساتھ سے فوت ہوجاوے تو پھر نماز نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخبَرنَا
اَبُوحَنِیفَۃَ عَن حَمَّادٍ عَن اِبرَاھِیمَ عَن عَبدِ اللہِ بنِ مَسعُودٍ رضہ اَنَّہٗ کَانَ قَاعِدًا فِی مَسجِدِ الکُوفَۃِ
وَمَعَہٗ حُذَیفَۃُ بنُ الیَمَانِ وَاَبُومُوسَی الاَشعَرِیُّ فَخَرَجَ عَلَیھِمُ الوَلِیدُ بنُ عُقبَۃَ بنِ اَبِی مُعَیطٍ
وَھُوَ اَمِیرُ الکُوفَۃِ یَومَئِذٍ فَقَالَ اِنَّ غَدًا عِیدُکُم فَکَیفَ اَصنَعُ فَقَالَ اَخبِرہُ یَا اَبَا عَبدِ الرَّحمٰنِ
کَیفَ یَصنَعُ فَاَمَرَہٗ عَبدُ اللہِ بنُ مَسعُودٍ اَن یُّصَلِّیَ بِغَیرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَۃٍ وَّاَن یُّکَبِّرَ فِی الاُولٰی
خَمسًا وَّفِی الثَّانِیَۃِ اَربَعًا وَّاَن یُّوَالِیَ بَینَ القِرَاءَتَینِ وَاَن یَّخطُبَ بَعدَ الصَّلوٰۃِ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاخُذُ وَلَا بَاسَ اَن یَّخطُبَھَا قَائِمًا وَّاِن لَّم یَکُن عَلٰی رَاحِلَتِہٖ وَھُوَ قَولُ اَبِی
حَنِیفَۃَ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ وہ کوفہ کی مسجد میں بیٹھے تھے اور ان کے ساتھ حذیفہ اور
ابوموسی تھے سو ولید بن عقبہ اون کے پاس آیا اور وہ اوس دن کوفے کا حاکم تھا اوس نے کہا کہ مقرر کل عید تمہاری
ہے سو میں کسطرح کروں سو حذیفہ نے کہا کہ خبر دے اسکو اے ابا عبدالرحمن یہ عبداللہ بن مسعود کی کنیت ہے

اسطرح کرے سو حکم کیا اوسکو عبد اللہ بن مسعود نے یہ کہ نماز پڑہی بغیر اذان اور اقامت کے اور یہ کہ پہلی رکعت مین پانچ تکبیرین کہے اور دوسری مین چار کہے اور یہ کہ دونو قراتین پے در پے پڑہے یعنی دو تکبیرون کے درمیان پڑہے اور یہ کہ نماز کے بعد اپنی سواری پر خطبہ پڑہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو لیتے ہین اور نہین ڈر ہے یہ کہ خطبہ پڑہے کہڑے ہوکر اگرچہ سواری پر نہ ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔ قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال كانت الصلوٰة في العیدین قبل الخطبة ثم یقف الامام علی راحلته بعد الصلوٰة فیدعوا ویصلی بغیر اذان ولا اقامة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ دونو عیدون کی نماز خطبے سے پہلے تہی پہر نماز کے بعد امام اپنی سواری پر کہڑا ہوتا تہا پس دعا کرتا اور نماز پڑہتا بغیر اذان اور اقامت کے

باب خروج النساء في العیدین ورؤیة الهلال عورتون کا عیدون کی نماز مین باہر نکلنا اور چاند کا دیکہنا

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن عبد الكریم بن ابي المخارق عن ام عطیة قالت كان یرخص للنساء في الخروج في العیدین الفطر والاضحی **قال** محمد لا یعجبنا خروجهن في ذلك الا العجوز الكبیرة وهو قول ابي حنیفة **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے کہ اجازت دیجاتی تہی عورتون کو نکلنے کی دونو عیدون مین فطر مین اور اضحے مین امام محمد نے کہا کہ ان کا عیدون مین نکلنا ہمکو پسند نہین مگر بڈہی عورت ہو تو درست ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم في قوم شهدوا انهم راوا هلال شوال فقال حماد سالت ابراهیم عن ذلك فقال ان جاؤا صدر النهار فلیفطروا ولیخرجوا وان جاؤا اخر النهار فلا یخرجوا ولا یفطروا حتی الغد قال محمد وبه ناخذ في خصلة واحدة یفطرون اذا جاؤا من العشي وهو قول ابي حنیفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے انلوگون کے حق مین کہ گواہی دی کہ انہون نے شوال کا چاند دیکہا ہے حماد نے کہا کہ مین نے ابراہیم سے اوسکا حکم پوچہا اوس نے کہا کہ اگر دن کے ابتدا مین آوین تو چاہیے کہ روزہ کہولڈالین اور عید کی نماز کی طرف نکلین اور اگر دن کے اخیر مین آوین تو نہ نماز کی طرف نکلین اور نہ روزہ کہولین کل تک امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین مگر ایک حکم مین کہ روزہ کہولین اور آیندہ دن کو عید کی طرف نکلین جبکہ دن کے اخیر مین آکر گواہی دین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب من یطعم قبل ان یخرج الی المصلی عیدگاہ کی طرف نکلنے سے پہلے کہانے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن

حماد عن ابراهيم انه كان يعجبه ان يطعم شيئا قبل ان ياتي المصلى يعني يوم الفطر **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم کو پسند آتا تھا کہ کھاوے کوئی چیز عیدگاہ میں آنے سے پہلے یعنے عید فطر کے دن

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه كان يطعم يوم الفطر قبل ان يخرج ولا يطعم يوم الاضحى حتى يرجع قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم عید فطر کے دن کھانا کھاتے تھے پہلے نکلنے سے طرف عیدگاہ کے اور عید قربانی کے دن کچھ نہ کھاتے تھے یہاں تک کہ عیدگاہ سے پھرتے **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب التكبير في ايام التشريق تشریق کے دنوں میں تکبیر کہنے کا بیان

ف تشریق کے دن ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں تیرہویں ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن علي بن ابي طالب رض انه كان يكبر من صلوة الفجر من يوم عرفة الى صلوة العصر من اخر ايام التشريق **قال محمد** وبه نأخذ ولم يكن ابو حنيفة يأخذ بهذا ولكنه كان يأخذ بقول ابن مسعود يكبر من صلوة الفجر يوم عرفة الى صلوة العصر من يوم النحر يكبر في العصر ثم يقطع **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے کہ تھے وہ تکبیر کہتے عرفہ کے دن یعنے ناویں ذی الحجہ کی فجر سے تشریق کے اخیر دن کی عصر تک **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ اسکو نہ لیتے تھے لیکن وہ ابن مسعود کا قول لیتے تھے کہ عرفے کی فجر سے دسویں کی عصر تک تکبیر کہتے تھے پھر چھوڑ دیتے تھے

باب السجود في ص سورہ ص میں سجدہ کرنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه لم يكن يسجد في ص وعن عبد الله بن مسعود رض انه لم يكن يسجد فيها **قال محمد** ولكنا نرى السجود فيها ونأخذ بالحديث الذي روي عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم سورہ ص میں سجدہ نہ کیا کرتے تھے اور عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ وہ بھی اوس میں سجدہ نہ کیا کرتے تھے **امام محمد** نے کہا کہ ہم تو اس میں سجدہ دیکھتے ہیں اور حکم حدیث پر عمل کرتے ہیں جو حضرت سے مروی ہے

محمد قال اخبرنا عمر بن ذر الهمداني عن ابيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قال في سجدة ص سجدها داود توبة ونحن نسجدها شكرا وهو قول ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے سورہ ص کے سجدہ میں فرمایا کہ داود نے وہ سجدہ توبہ کے لیے کیا تھا اور ہم اوسکو شکر کے لیے کرتے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب الْقُنُوْتِ فِی الصَّلٰوةِ نماز میں قنوت پڑہنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ یَقْنُتُ السَّنَةَ كُلَّهَا فِی الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے عبد اللہ بن مسعود قنوت پڑہتے وتر میں تمام برس پہلے رکوع سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ الْقُنُوْتَ فِی الْوِتْرِ وَاجِبٌ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَیْرِهٖ قَبْلَ الرُّكُوْعِ فَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَقْنُتَ فَكَبِّرْ وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَرْكَعَ فَكَبِّرْ اَیْضًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَیَرْفَعُ یَدَیْهِ فِی التَّكْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی قَبْلَ الْقُنُوْتِ كَمَا یَرْفَعُ الْیَدَ فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ یَضَعُهُمَا وَیَدْعُوْا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وتر میں قنوت پڑہنی واجب ہے رمضان میں بھی اور غیر رمضان میں بھی پہلے رکوع سے سو جب تو قنوت پڑہنے کا ارادہ کرے تو تکبیر کہہ اور جب رکوع کا ارادہ کرے تو بہی تکبیر کہہ امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور قنوت سے پہلے تکبیر کہنے کے وقت اپنے دونوں ہاتھ اوٹھاوے جیسے کہ نماز شروع کرنے میں اوٹھاتا ہے پہر انکو باندہے اور دعا مانگے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رض لَمْ یَقْنُتْ هُوَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا یَعْنِیْ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ نہیں قنوت پڑہی ابن مسعود نے اور کسینے اونکے ساتھیوں سے یعنے فجر کی نماز میں یہانتک کہ دنیا چھوڑے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ بَهْرَامَ عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّهٗ قَالَ اَحَقُّ مَا بَلَغَنَا عَنْ اِمَامِكُمْ اَنَّهٗ یَقُوْمُ فِی الصَّلٰوةِ وَلَا یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَلَا یَرْكَعُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** یَعْنِیْ بِذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ رض الْقُنُوْتَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ترجمہ ابی شعثا سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ زیادہ ترحق وہ چیز کہ پہونچی ہم کو امام تمہارے سے یعنے حضرت سے یہ ہے کہ وہ نماز میں کہڑے ہوتے تہے اور نہ قرآن پڑہتے تہے اور نہ رکوع کرتے تہے امام محمد نے کہا کہ مراد ابن عمر کے اس سے فجر کی نماز میں قنوت پڑہنی ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یُرَ قَانِتًا فِی الْفَجْرِ حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا اِلَّا شَهْرًا وَاحِدًا قَنَتَ یَدْعُوْا

عَلٰی حَیٍّ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ لَمْ یُرَ قَانِتًا قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ وَاِنَّ اَبَابَکْرٍ لَمْ یُرَ قَانِتًا بَعْدَہٗ حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑہی یہانتک کہ دنیا چہوڑی مگر ایک مہینا قنوت پڑہی اسحال میں کہ مشرکین کے ایک گروہ پر بددعا کرتے تہے نہیں دیکہے گئے حضرت قنوت پڑہتے اوس سے پہلے اور نہ پیچہے اور اسیطرح حضرت ابوبکر بہی قنوت پڑہتے نہیں دیکہے گئے یہانتک کہ دنیا چہوڑی —

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ صَحِبَہٗ سَنَتَیْنِ فِی السَّفَرِ وَالْحَضَرِ فَلَمْ یَرَہٗ قَانِتًا فِی الْفَجْرِ حَتّٰی فَارَقَہٗ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ وَاِنَّ اَھْلَ الْکُوْفَۃِ اِنَّمَا اَخَذُوا الْقُنُوْتَ عَنْ عَلِیٍّ قَنَتَ یَدْعُوْا عَلٰی مُعٰوِیَۃَ حِیْنَ حَارَبَہٗ وَاَمَّا اَھْلُ الشَّامِ فَاِنَّمَا اَخَذُوا الْقُنُوْتَ عَنْ مُعٰوِیَۃَ قَنَتَ یَدْعُوْا عَلٰی عَلِیٍّ حِیْنَ حَارَبَہٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِقَوْلِ اِبْرَاھِیْمَ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ اسود بن یزید سے روایت ہے کہ وہ دو برس حضرت عمر کے ساتہ رہا سفر میں بہی اور حضر میں بہی اونکو فجر کی نماز میں قنوت پڑہتے نہیں دیکہا یہانتک کہ اون سے جدا ہوا ابراہیم نے کہا کہ اہل کوفہ نے تو علی سے قنوت لی ہے کہ اونہوں نے معاویہ پر بددعا کرنے کو قنوت پڑہی جبکہ معاویہ اون سے لڑا اور شام والوں نے تو معاویہ سے قنوت سیکہی ہے کہ اوس نے حضرت علی پر بددعا کرنے کو قنوت پڑہی جبکہ وہ اون سے لڑے امام **محمد** نے کہا کہ ہم ابراہیم کے قول کو لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ الْمَرْاَۃِ تَؤُمُّ النِّسَاءَ وَکَیْفَ تَجْلِسُ فِی الصَّلٰوۃِ

اگر کوئی عورت عورتون کی امامت کرے تو اسکا کیا حکم ہے اور نماز مین التحیات کسطرح بیٹہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّھَا کَانَتْ تَؤُمُّ النِّسَاءَ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ فَتَقُوْمُ وَسَطًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** لَا یُعْجِبُنَا اَنْ تَؤُمَّ الْمَرْاَۃُ فَاِنْ فَعَلَتْ قَامَتْ فِیْ وَسَطِ الصَّفِّ مَعَ النِّسَاءِ کَمَا فَعَلَتْ عَائِشَۃُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رمضان مین عورتون کی امامت کیا کرتے تہین سو اونکے درمیان کہڑی ہوتین امام **محمد** نے کہا کہ عورت کا امامت کرنا ہم کو پسند نہیں اور اگر کوئی کرے تو عورتون کی ساتہ صف کے درمیان کہڑی ہووے جیسے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے کیا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْمَرْاَۃِ تَجْلِسُ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ تَجْلِسُ کَیْفَ شَاءَتْ قَالَ مُحَمَّدٌ اَحَبُّ اِلَیْنَا

أن تجمع رجليها في جانب ولا تنتصب انتصاب الرجل **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نماز میں عورت جسطرح چاہے التحیات میں بیٹھے امام **محمد** نے کہا کہ ہمارے نزدیک بہت بہتر یہ ہے کہ اپنی دونوں پاؤں ایکطرف جمع کرے اور مرد کیطرح اپنا داہنا پاؤں کھڑا نکرے **باب** صلوٰۃ الأمۃ لونڈی کی نماز کے بیان میں **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الأمة قال تصلي بغير قناع ولا خمار وإن بلغت مائة سنة وإن ولدت من سيدها **ترجمہ** ابراہیم نے لونڈی کے حق میں کہا وہ نماز پڑھی بغیر سر پوش اوڑھنی کے اگرچہ سو برس کو پہونچے اور اگرچہ اپنے مالک سے بچہ جنے **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن عمر بن الخطابؓ كان يضرب الإماء أن يتقنعن يقول لا تتشبهن بالحرائر **قال محمد** وبه نأخذ لا نرى على الأمة قناعا في صلوتها ولا غيرها وهو قول أبي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ تھے مارتے لونڈیوں کو اسپر کہ پردہ کریں کہتے تھے کہ آزاد عورتوں سی مشابہت نکرو امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہم لونڈی پر پردہ واجب نہیں دیکھتے نہ نماز میں نہ اوسکے غیر میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في المرأة تكون في الصلوة فتريد الحاجة جوابها أن تصفق **قال محمد** وترك ذلك منها أحب إلينا **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی عورت نماز میں ہو اور اسکو کوئی حاجت ہو تو جواب اوسکا یہ ہے کہ تالی بجاوے امام **محمد** نے کہا کہ اسکا ترک کرنا ہمارے نزدیک بہت بہتر ہے **باب** الصلوٰۃ في الكسوف گہن میں نماز پڑھنے کا بیان **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوم مات إبراهيم بن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال الناس انكسفت الشمس لموت إبراهيم فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وآله وسلم فخطب الناس فقال إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا ينكسفان لموت أحد ثم صلى ركعتين ثم كان الدعاء حتى انجلت **قال محمد** وبه نأخذ ولا نرى إلا ركعة واحدة في كل ركعة وسجدتين على صلوة الناس في غير ذلك ونرى أن يصلوا جماعة في كسوف الشمس ولا يصلي جماعة إلا الإمام الذي يصلي بهم الجمعة فأما أن يصلي الناس في مساجدهم جماعة فلا وأما الجهر بالقراءة فلم يبلغنا أن النبي صلى الله عليه

وآلہ وسلم جہر بالقراءۃ فیھا وبلغنا ان علی بن ابی طالب جہر فیھا بالقراءۃ بالکوفۃ و
احب الینا ان لا یجھر فیھا بالقراءۃ اما کسوف القمر فانما یصلی الناس وحدانا ولا یصلون
جماعۃ لا الامام ولا غیرہ وکذلک الافزاع کلھا واذا انکسفت الشمس فی ساعۃ لا یصلی
فیھا عند طلوع الشمس ونصف النھار اوبعد العصر فلا صلوۃ فی تلک الساعۃ ولکن
الدعا حتی تنجلی او تحل الصلوۃ فیصلی وقد بقی من الکسوف شیٔ **ترجمہ** حماوسے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ حضرت کے وقت سورج مین گہن ٹپا جسدن کہ حضرت کے بیٹے ابراہیم کا انتقال ہوا سو لوگون
نے کہا کہ ابراہیم کی موت سے سورج مین گہن ٹپا سو یہ بات حضرت کو پہونچی حضرت نے لوگون مین خطبہ پڑہا سو
فرمایا کہ سورج اور چاند دونشانیان ہین خدا کی نشانیون سے کسی کے مرنے سے انہین گہن نہین ٹپتا پہر
حضرت نے دو رکعتین نماز پڑہی پہر دعا کرتے رہے یہانتک کہ سورج روشن ہوا **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو
ہم لیتے ہین اور نہین دیکہتے ہم ہر رکعت مین مگر ایک رکوع اور دو سجدے موافق نماز لوگون کے سورج گہن
کے غیر مین اور ہم دیکہتے ہین کہ سورج گہن مین جماعت سے نماز پڑہین اور نہ امامت کرے مگر وہ امام کہ انکو
جمعہ پڑہاتا ہو اور لوگ اپنی مسجدون مین جماعت سے نماز نہ پڑہین اور ایہر اوس مین پکارکر قرآن پڑہنا سو
ہم کو حضرت سے روایت نہین پہونچی کہ آپنے اوس مین پکارکر قرآن پڑہا ہو اور پہونچی ہمکو یہ روایت کہ
حضرت علی نے کوفے مین اوس مین پکارکر قرارت پڑہی اور بہتر ہمارے نزدیک ہے کہ اوس مین قرآن
پکارکر نہ پڑہی جاوے اور اگر چاند مین گہن پڑے تو لوگ اکیلے اکیلے نماز پڑہین جماعت سے نہ پڑہین نہ امام
اور نہ کوئی سوا اسکے اور یہی حکم ہے سب گہبراہٹونکا اور اگر سورج کو گہن لگے اوس گہڑی مین کہ
اوس مین نماز نہین پڑہی جاتی سورج نکلنے کے وقت اور دوپہر کے وقت اور عصر کے بعد تو اس
گہڑی مین نماز درست نہین ولیکن دعا کرے یہانتک کہ سورج روشن ہو جاوے یا نماز درست ہو پس نماز
پڑہے اسحال مین کہ گہن سے کچہ باقی ہو **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کہتے ہین کہ گہن
کی نماز دو رکعت ہے ساتہہ چار رکوع کے اور بعضے کہتے ہین کہ دو رکعت ہے ساتہہ آٹہہ رکوع کے اور
بعضے کہتے ہین کہ دو رکعتون مین چہہ رکوع کرے اور بعضے کہتے ہین کہ اس مین رکوع سجود کی کوئی
حد مقرر نہین بلکہ ہمیشہ رکوع سجود کیے جاوے یہانتک کہ سورج روشن ہووے اور بعضے کہتے ہین
کہ گہن کی نماز دو رکعت ہے مانند اور سب نفلون کی کہ ہر رکعت مین ایک رکوع کرے اور دو سجدے

اون کی دلیل یہ حدیث ہی جو ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ کے زمانے مین سورج گہن لگا سو آپ لوگون کے ساتھ نماز کو کھڑے ہوئے پہر رکوع کیا اور دو سجدے کیے اور نماز لنبی کی یہانتک کہ سورج روشن ہوا پہر فرمایا کہ صحیح قول یہی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور ابو یوسف اور محمد کا انتہی

باب الجنائز وغسل المیت

جنازون اور مردون کے نہلانے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم قال یغسل المیت وترًا ثنتین بماءٍ وواحدة بالسدر وهی الوسطی ویجمر وترًا ولا یکون اٰخر زاده الی القبر نارًا تتبع بها ویکون کفنه وترًا **قال محمد** وبه ناخذ الا فی خصلة واحدة ان شئت جعلت کفنه وترًا وان شئت شفعًا بلغنا عن ابی بکر الصدیق انه قال اغسلوا ثوبیّ هذین وکفنونی فیهما فهذا اشفع وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیمؒ نے کہا کہ مردے کو طاق نہلایا جاوے دو بار نرے پانی سے اور ایک بار بیری کے پتون کے پانی سے اور وہ درمیانی بار ہے اور خوشبو[1] جلائی جاوے نزدیک اسکے کے ساتھ تین بار کے اور اخیر توشہ اوسکا قبر کی طرف آگ نہ ہو کہ اوسکے ساتھ بہیجی جاوے اور اسکا کفن طاق ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین مگر ایک حکم مین کہ اگر تو چاہے تو اوسکو طاق کپڑون مین دفنا اور چاہے تو جفت مین دفنا حضرت ابوبکرؓ سے ہم کو روایت پہونچی کہ اونہون نے کہا کہ میرے دونو کپڑے دہو ڈالو اور انہین مین مجہکو دفناؤ پس یہ جفت کپڑے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد قال حدثنا عاصم بن سلیمان عن ابن سیرین عن ابن عمر رضہ قال ساله عن المسك یجعل فی حنوط المیت قال اولیس من اطیب طیبکم **قال محمد** وبه ناخذ **ترجمہ** ابن سیرین سے روایت ہے کہ اونسے ابن عمرؓ سے مشک کا حکم پوچہا کہ میت کی خوشبو مین ڈالی جاوے اونہون نے کہا کہ کیا یہ تمہاری سب خوشبو سے عمدہ نہین امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم قال کان یکره ان یجعل فی حنوط المیت زعفران او ورس قال واجعل فیه من الطیب ما احببت **قال محمد** وبه ناخذ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم مکروہ رکہتے تہے یہ کہ میت کی پاس خوشبو مین زعفران اور ورس ڈالی جاوے کہا کہ جو خوشبو تجہکو پسند ہو اوس مین ڈال امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن

[1] یا یہ معنے ہین کہ استنجا کرایا جاوے طاق ڈہیلیون سے ۱۲

إبراهيم أن عائشة أم المؤمنين رضـ رأت ميتا يسرح رأسه فقالت علام تنصون ميتكم قال محمد وبه نأخذ لا نرى أن يسرح رأس الميت ولا يؤخذ من شعره ولا يقلم أظفاره وهو قول أبي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عائشہؓ نے ایک میت دیکھی کہ اسکے سر مین کنگھی کیجاتی تھی سو فرمایا کہ تم کس واسطے اپنے مردے کو آراستہ کرتے ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ مردے کے سر مین کنگھی نہ کیجاوے اور نہ اسکے بال کترے جاوین اور نہ اوسکے ناخن کاٹے جاوین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم كفن في حلة يمانية وقميص **قال محمد** وبه نأخذ نرى كفن الرجل ثلاثة أثواب والثوبان يجزيان وهو قول أبي حنيفة رضي الله عنه **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرتؐ کفنائے گئے حلے یمنی مین اور کرتی مین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ کفن مرد کا تین کپڑے ہین اور دو کپڑے بھی کفایت کرتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا — مراد حلے سے چادر اور تہبند ہے یعنے کفنی کے اوپر پہنائے گئے

باب غسل المرأة وكفنها

عورت کو نہلانے اور کفنانے کا بیان **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في المرأة تموت مع الرجال قال يغسلها زوجها وكذلك إذا مات الرجل مع النساء غسلته امرأته قال أبو حنيفة لا يجوز أن يغسل الرجل امرأته قال [illegible] بقول أبي حنيفة نأخذ أن الرجل لا عدة عليه فكيف يغسل امرأته وهي [illegible] ألا ترى أنه يتزوج أختها ويتزوج ابنتها إن لم يكن دخل بأمها بلغنا عن عمر بن [illegible] قال كنا أحق بها إذا كانت حية فأما إذا ماتت فأنتم أحق بها [illegible] نأخذ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی عورت مردون کے ساتھ مر جاوے [illegible] عورت وہان نہ ہو تو اسکا خاوند اوسکو نہلاوے اور اگر کوئی مرد عورتون کے ساتھ [illegible] اسکی عورت اوسکو غسل دیوے امام ابوحنیفہ نے کہا کہ نہین جائز ہے یہ کہ مرد [illegible] امام محمد نے کہا کہ ہم ابوحنیفہ کے قول کو لیتے ہین کہ مرد پر عدت نہین اور [illegible] اپنی عورت کو اور حالانکہ اوسکو جائز ہے یہ کہ نکاح کرے اوسکی بہن سے اور یہ کہ نکاح کرے اوسکی بیٹی سے اگر صحبت کی ہو اوسکی مان سے ہمکو عمر سے روایت پہونچی کہ اونہون نے کہا کہ ہم اوسکے ساتھ زیادہ حقدار تھے

جبکہ وہ زندہ تھے اور جبکہ وہ مرگئے تو تم زیادہ حقدار ہو ساتھ اسکے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ تُکَفَّنُ الْمَرْاَۃُ اِنْ شِئْتَ ثَلٰثَۃَ
اَثْوَابٍ وَاِنْ شِئْتَ اَرْبَعًا وَاِنْ شِئْتَ خَمْسًا وَاِنْ شِئْتَ وِتْرًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَ
ھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے عورت کو کفن میں کہا کہ اگر تو چاہے تو اسکو
تین کپڑوں میں کفنا اور اگر چاہے تو چار میں اور اگر چاہے تو پانچ کپڑوں میں کفنا اور اگر چاہے تو طاق
میں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** الْغُسْلِ مِنْ
غُسْلِ الْمَیِّتِ میت کے نہلانے سے نہانیکا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْاِغْتِسَالِ مِنْ غُسْلِ الْمَیِّتِ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رض یَقُوْلُ اِنْ
کَانَ صَاحِبُکُمْ نَجِسًا فَاغْتَسِلُوْا مِنْہُ وَالْوُضُوْءُ یُجْزِیْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** اِنْ شَاءَ اَیْضًا اَنْ
یَتَوَضَّأَ فَاِنْ کَانَ اَصَابَہٗ شَیْءٌ مِّنَ الْمَاءِ الَّذِیْ غُسِّلَ بِہِ الْمَیِّتُ غَسَلَہٗ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے نہانے میں مردے کے نہلانے سے کہا کہ عبداللہ بن مسعود کہتے تھے کہ
اگر ساتھی تمہارا ناپاک ہے تو تم اوسکے نہلانے سے نہاؤ اور وضو ہی کفایت کرتا ہے امام محمد نے
کہا کہ اگر چاہے تو وضو بھی نہ کرے اور اگر پہونچے اسکو کوئی چیز اوس پانی سے کہ اس سے میت کو نہلایا ہو
تو اوسکو دھو ڈالے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ کَانَ یَاْمُرُ بِالْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَیِّتِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَا نَرَاہُ
اَمَرَ بِذٰلِکَ اَنَّہٗ رَاٰہُ وَاجِبًا **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہتے حضرت علی حکم کرتے ساتھ غسل میت کے
نہلانے سے امام محمد نے کہا کہ حضرت علی کے حکم کرنے سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اوسکو واجب جانتے
تھے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِیْ رَجُلٍ تَحْضُرُہُ الْجَنَازَۃُ
وَھُوَ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ یَتَیَمَّمُ بِالصَّعِیْدِ ثُمَّ یُصَلِّیْ وَلَا تَفْعَلُ ذٰلِکَ الْمَرْاَۃُ اِذَا کَانَتْ حَائِضًا **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس
مرد کے حق میں کہ اوس پاس جنازہ حاضر ہووے اور وہ بے وضو ہو کہ مٹی سے تیمم کرے پھر نماز پڑھے اور عورت
کو تیمم کرنا درست نہیں جبکہ حائض ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **بَابُ** حَمْلِ الْجَنَائِزِ جنازے کے اٹھانیکا بیان **مُحَمَّدٌ** عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا

منصور بن المعتمر عن سالم بن ابی الجعد عن عبید بن نسطاس عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال
ان من السنۃ حمل الجنازۃ بجوانب السریر الاربعۃ فما زدت علی ذلک فھو نافلۃ قال
محمد وبہ ناخذ یبدأ الرجل فیضع یمین المیت المقدم علی یمینہ ثم یمین المیت
المؤخر علی یمینہ ثم یعود الی المقدم الایسر فیضعہ علی یسارہ ثم یاتی المؤخر الایسر
فیضعہ علی یسارہ وھذا قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ **ترجمہ** عبید بن نسطاس سے روایت
ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ سنت ہے اوٹھانا جنازہ کا چارپائی کے چاروں طرف سے اور اگر تو اس
سے زیادہ اٹھاوے تو یہ موجب زیادتی ثواب کا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں پہلے آدمی میت کے
اگلے داہنی طرف اپنے داہنے مونڈھے پر رکھے اور پھر اوسکی پچھلی داہنی طرف اپنے داہنے مونڈھے پر
پھر میت کی اگلی بائیں طرف پھرے اور اسکو اپنے بائیں مونڈھے پر رکھے پھر اوسکی پچھلی بائیں طرف
اوسکو اپنے بائیں مونڈھے پر رکھے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** الصلوۃ علی
الجنازۃ نماز جنازہ پڑھنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن
ابراھیم قال لیس فی الصلوۃ علی الجنازۃ قراءۃ ولا رکوع ولا سجود ولکن یسلم عن یمینہ وشمالہ اذا
فرغ من التکبیر **قال** محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ
نہیں ہے قرأت جنازے کی نماز میں اور نہ رکوع اور نہ سجود ولیکن سلام پھیرے داہنے اور بائیں سلام پھیرے جبکہ
تکبیروں سے فارغ ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا [illegible] قال
اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال لیس فی الصلوۃ علی المیت شیء موقت ولکن
تحمد اللہ وتصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتدعو اللہ لنفسک وللمیت
بما شئت **قال** محمد واخبرنا سفیان الثوری عن ابی ھاشم عن ابراھیم النخعی قال
الاولی الثناء علی اللہ والثانیۃ صلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والثالثۃ دعاء
للمیت والرابعۃ سلام تسلیم **قال** محمد وبھذا ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد کو
روایت ہے ابراہیم سے کہا کہ جنازے کی نماز میں کوئی چیز مقرر نہیں ولیکن تو شروع کر ساتھ اللہ کے تعریف کے
اور درود بھیج حضرت پر اور دعا مانگ اللہ سے اپنے لیے اور میت کے لیے جو چاہے امام محمد نے کہا کہ خبر
دی ہمکو سفیان ثوری نے ابی ہاشم سے اور انہوں نے روایت کی ابراہیم نخعی سے کہ کہا کہ پہلی تکبیر میں خدا کی

تعریف کہی اور دوسری مین حضرت پر درود پڑہے اور تیسرے مین میت کے لیے دعا کرے اور چوتہی مین سلام کہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الْجَنَائِزِ قَالَ یُصَلِّیْ عَلَیْهَا اَئِمَّةُ الْمَسَاجِدِ وَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ تَرْضَوْنَ بِهِمْ فِیْ صَلَاتِکُمُ الْمَکْتُوْبَاتِ وَلَا تَرْضَوْنَ بِهِمْ عَلَی الْمَوْتٰی **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ یَنْبَغِیْ لِلْوَلِیِّ اَنْ یُّقَدِّمَ اِمَامَ الْمَسْجِدِ وَلَا یُجْبَرُ عَلٰی ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے جنازے کی نماز مین کہا کہ مسجدون کے امام اوسپر نماز پڑہین ابراہیم نے کہا کہ تم فرض نماز مین انکے ساتہہ راضی ہوتے ہو اور جنازے کی نماز مین انسے راضی نہین ہوتے یعنے جنازے کی نماز مین بہی انہین کو امام بنانا چاہیے امام محمد نے کہا کہ یہی کو ہم لیتے ہین کہ لائق ہے ولی میت کو یہ کہ امام مسجد کو آگے کرے اور ولی میت کو اسپر جبر نکیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یُصَلُّوْنَ عَلَی الْجَنَائِزِ خَمْسًا وَّسِتًّا وَّاَرْبَعًا حَتّٰی قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ کَبَّرُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ فِیْ وِلَایَةِ اَبِیْ بَکْرٍ حَتّٰی قُبِضَ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ وَلِیَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ فِیْ [illegible] فَلَمَّا [illegible] الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّکُمْ مَعْشَرَ اَصْحَابِ [illegible] صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ [illegible] مِنْ بَعْدِکُمْ وَالنَّاسُ حَدِیْثٌ [illegible] بِالْجَاهِلِیَّةِ فَاَجْمِعُوْا عَلٰی شَیْءٍ یَّجْتَمِعُ [illegible] بَعْدَکُمْ فَاَجْمَعَ رَاْیُ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ [illegible] صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ [illegible] اَنْ یَّنْظُرُوْا [illegible] جَنَازَةٍ کَبَّرَ عَلَیْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِیْنَ قُبِضَ فَیَاْخُذُوْنَ بِهٖ فَیَرْفُضُوْنَ بِهٖ مَا سِوٰی ذٰلِكَ فَنَظَرُوْا فَوَجَدُوْا اٰخِرَ جَنَازَةٍ کَبَّرَ عَلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ تہے لوگ نماز پڑہتے جنازونپر پانچ تکبیرین اور چہہ تکبیرین اور چار تکبیرین یہانتک کہ حضرتؐ کا انتقال ہوا پہر حضرت ابوبکر کی خلافت مین بہی اسیطرح تکبیرین کہتے رہے یہانتک کہ ابوبکر کا انتقال ہوا پہر حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو انکی خلافت مین بہی لوگون نے اسی طرح کیا سو حضرت عمر نے یہ بات دیکہی تو کہا کہ اے گروہ اصحاب محمد کا مقرر جب تم اختلاف کروگے تو تم سے پیچہلے لوگ بہی اختلاف کرینگے اور لوگون کے کفر کا زمانہ قریب ہے کہ تہوڑے دنون سے مسلمان ہوے ہین سو اجماع کرو ایک چیز پر کہ تم سے پیچہلے لوگ اوسپر جمع ہوجاوین

سو سب اصحابؓ کی رای اسپر ٹھیری کہ اخیر جنازہ کی تکبیرین جسکو حضرتؐ نے اپنی اخیر عمر مین پڑہا ہو کہ اسپر آپنے کتنی تکبیرین کہین سو اوسپر عمل کرین اور جو اوسکے سوای ہو اوسکو چھوڑ دیوین سو اونہون نے دیکہا اور معلوم کیا کہ اخیر جنازے پر آپنے چار تکبیرین کہی ہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ صَلّٰى عَلٰى يَزِيْدَ بْنِ الْمُكَفَّفِ فَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَهُوَ اٰخِرُ شَيْءٍ كَبَّرَهٗ عَلَى الْجَنَائِزِ **ترجمہ** عمیر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت علی نے یزید بن مکفف کا جنازہ پڑہا سو چار تکبیرین کہین اور وہ اخیر چیز ہے کہ حضرت علی نے جنازے پر تکبیر کہی **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَنَّهٗ كَبَّرَ عَلَى ابْنَةٍ لَّهٗ اَرْبَعًا **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ اونہون نے اپنی بیٹی کے [illegible] چار تکبیرین کہین

بَابُ اِدْخَالِ الْمَيِّتِ الْقَبْرَ مردے کے قبر مین داخل کرنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ اَيْنَ يُدْخَلُ الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ قَالَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ مِنْ حَيْثُ يُصَلّٰى [illegible] قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَحَدَّثَنِيْ مَنْ رَاٰى اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ يُدْخِلُوْنَ مَوْتَاهُمْ فِي الْ[illegible] مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَاَنَّ السَّلَّ شَيْءٌ اَحْدَثَهٗ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ ذٰلِكَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** يُدْخَلُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَلَا يُسَلُّ سَلًّا [illegible] وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ مین نے ابراہیم سے پوچہا کہ مردہ [illegible] قبر مین داخل کیا جاوے اونہون نے کہا کہ قبلے کی طرف جس جگہ سے کہ اوسپر نماز پڑہی جاوے [illegible] ابراہیم نے کہا کہ حدیث بیان کی مجہسے جس نے کہ اہل مدینہ کو دیکہا کہ [illegible] اپنے میت لیتے ہوئے قبلے کی طرف سے قبر مین داخل کرتے تہے اور سل ایک چیز ہے کہ اہل مدینہ نے اوسکو بعد اسکے کیا امام محمد نے کہا کہ مردہ قبلے کی طرف سے قبر مین داخل کیا جاوے اور نہ کہینچ اوسکو پاؤن کی طرف سے **ف** سل کے معنے ہین میت کو سر کیطرف سے [illegible] قبر مین داخل کرنا اور صورت اوسکی یہ ہے کہ جنازہ قبر کے پاؤن کی طرف رکہا جاوے پہر سر کی طرف سے میت کو نکالکر قبر مین رکہا جاوے پس یہ حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ [illegible] لَبِنَاتٍ [illegible] شَاءَ شَفْعًا وَاِنْ شَاءَ وِتْرًا كُلُّ ذٰلِكَ حَسَنٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** [illegible] وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ داخل ہوئے شہر میں اگر چاہے حیض اور چاہے تو طلاق یعنے طہر
میں جس میں صحبت نہ کی ہو اس کے لیے خواہ صحبت آدمی داخل ہوں یا طلاق دو طرح درست اور یہی مذہب ہے امام
محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **باب الصلوٰۃ علی الجنائز الرجال**
والنساء مردوں اور عورتوں کے جنازے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن
ابراھیم فی الجنائز اذا اجتمعت قال تصفہ صفا بعضها امام بعض وتصفها جمیعا
یقوم الامام وسطها فاذا کانوا رجالا ونساء جعل الرجال مما یلون الامام والنساء امام
ذلک یلین القبلۃ کما ان الرجال یلون الامام اذا کانوا فی الصلوٰۃ والنساء من وراءهم
قال **محمد** وبه ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب کئی جنازے
جمع ہو جاویں تو ان سب کے صف باندھے کہ بعض بعض کے آگے ہو اور امام ان کے
درمیان کھڑا ہووے پس اگر مرد اور عورتیں ملے ہوں تو مردوں کے جنازے امام کے نزدیک رکھے جاویں
اور عورتوں کے جنازے ان سے آگے قبلے کی طرف رکھے جاویں جیسے کہ مرد امام کے نزدیک ہوتے ہیں
جبکہ نماز میں ہوں اور عورتیں ان کے پیچھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن سلیمان الشیبانی عن عامر
الشعبی قال صلی ابن عمر علی ام کلثوم بنت علی وزید بن عمر ابنها فجعل ام
کلثوم تلقاء القبلۃ وجعل زیدا مما یلی الامام قال محمد وبه ناخذ وھو قول
ابی حنیفۃ ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے کہ ابن عمر نے ام کلثوم حضرت علی کی بیٹی اور ام کلثوم کے
بیٹے دونوں کا اکٹھا جنازہ پڑھا سو ام کلثوم کا جنازہ قبلے کی طرف رکھا اور زید کا جنازہ امام کے
نزدیک رکھا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال
اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا عیسی بن عبد اللہ بن موھب قال رأیت ابا ھریرۃ یصلی
علی جنائز الرجال والنساء فجعل الرجال یلونه والنساء یلین القبلۃ ترجمہ عبداللہ بن موہب
سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے ابوہریرہ کو مردوں اور عورتوں کا جنازہ پڑھتے دیکھا سو مردوں کے جنازے اپنے
نزدیک کیے اور عورتوں کے جنازے قبلے کی طرف کیے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال
حدثنا الھیثم عن سعید بن جبیر عن ابن عمر رض انه صلی علی امرأة ولدت من الزنا

ماتت هي وابنها فصلى عليهما ابن عمر رضي الله عنه قال محمد وبه نأخذ لا نرى احدا من اهل
القبلة لا يصلى عليه وهو قول ابي حنيفة رحمه الله ۔ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ نے ایک
عورت کا جنازہ پڑھا جس نے زنا کا بچہ جنا تھا وہ مر گئی اور اسکا بچہ بھی مر گیا سو ابن عمرؓ نے ان کا جنازہ پڑھا
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اہل قبلہ سے کوئی آدمی بے جنازہ چھوڑا نہ جاوے اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہؒ کا **باب المشي مع الجنازة** باب ساتھ جنازہ کے چلنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد قال رأيت ابراهيم يتقدم الجنازة ويتباعد عنها في غير ان يتوارى
عنها **قال محمد** لا نرى بتقدم الجنازة بأسا اذا كان قريبا منها والمشي خلفها افضل
وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا کہ جنازے کے آگے چلتے تھے اور اس
سے دور ہو جاتے تھے سوا اس کے کہ اس سے چھپیں امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جنازے کے آگے
چلنے میں کچھ نہیں ڈر جبکہ اس سے نزدیک ہو اور اس کے پیچھے چلنا افضل ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال كره ان يتقدم الراكب امام الجنازة
قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مکروہ
ہے کہ چلے سوار آگے جنازہ کے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد قال سألت ابراهيم عن المشي امام الجنازة قال امش حيث
شئت انما يكره ان ينطلق القوم فيجلسون في المقبرة وتكون الجنازة **قال محمد** وبه
نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے جنازہ کے آگے چلنے کا حکم
پوچھا انہوں نے کہا کہ تو چل جس جگہ کہ چاہے سوا اس کے نہیں کہ مکروہ ہے یہ کہ لوگ چلے جاویں اور جنازہ چھوڑ کر
قبرستان میں جا بیٹھیں امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **محمد** قال
اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال كنت اجالس اصحاب عبد الله منهم
علقمة والاسود وغيرهما فتمر بهم الجنازة وهم محتبون فما يحل احد منهم حبوته **قال**
محمد وبه نأخذ لا نرى ان يقام للجنازة وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا کہ میں ابن مسعود کے یاروں علقمہ اور اسود وغیرہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا اور انکے پاس سے جنازے
گذرتے تھے اور وہ احتباء کی شکل سے بیٹھے ہوتے تھے تو ان میں سے کوئی اپنا احتباء نہ کھولتا تھا

یعنے بدستور بیٹھے رہتے تھے کھڑے نہ ہوتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جنازے کے واسطے
کھڑا نہ ہووے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد قال سألت
ابراهيم متى يجلس القوم قال اذا وضعت الجنازة عن مناكب الرجال وقال ارأيت لو
انتهوا الى القبر ولم يضرب فيه بفأس اكنت قائما حتى يحفر القبر قال محمد اذا وضعت
الجنازة على الارض فلا بأس بالقعود ويكره قبل ذلك وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے
روایت ہے کہ پوچھا ابراہیم سے کہ لوگ کس وقت بیٹھیں اونہوں نے کہا جبکہ جنازہ لوگوں کے مونڈھوں سے
تلے رکھا جاوے اور کہا کہ بھلا بتلا تو کہ اگر قبر کے پاس پہنچیں اور اوس میں کدال نہ ماری گئی ہو تو کیا
کھڑا رہے یہاں تک کہ قبر کھودی جاوے یعنے جب میت زمین پر رکھی جاوے تو پھر بیٹھنا جائز ہے امام محمد
نے کہا کہ جب جنازہ زمین پر رکھا جاوے تو پھر بیٹھنے میں کچھ ڈر نہیں اور اس سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے اور
یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن ابراهيم ان الحارث ابن
ابي ربيعة ماتت امه النصرانية فتبع جنازتها في رهط من اصحاب النبي صلى الله عليه وآله
وسلم قال محمد لا نرى باتباعها بأسا الا انه يتنحى ناحية عن الجنازة وهو قول ابي
حنيفة رحمه الله تعالى ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حارث بن ربیعہ کی ماں مر گئی جو کہ نصرانیہ تھی
سو وہ حضرت کے کچھ صحابہ ساتھ اوس کے جنازے کے ساتھ گیا امام محمد نے کہا ہم اوس جنازے کے ساتھ جانے میں کچھ ڈر نہیں مگر یہ کہ جنازے سے ایک طرف
کنارے رہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا باب تسنيم القبور وتجصيصها قبروں کا اونٹ کی
کوہان کی طرح کرنا اور اوس کا پختہ کرنا قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم
قال اخبرني من رأى قبر النبي صلى الله عليه وآله وسلم وقبر ابي بكر وقبر عمر رضه مسنمة
ناشزة من الارض عليها فلق مدر ابيض قال محمد وبه نأخذ يسنم القبر تسنيما
ولا يربع وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے کہا خبر دی مجھکو جس نے حضرت کی قبر اور ابوبکر اور
عمر کی قبر اونٹ کی کوہان کی طرح دیکھی تھیں اوٹھی ہوئی اور ان پر ٹکڑے تھے مٹی سفید کے امام محمد
نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قبر اونٹ کی کوہان کی طرح کیجاوے اور چوکھونٹی نہ کیجاوے محمد
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال كان يقال ارفعوا القبر حتى يعرف انه
قبر فلا يوطأ قال محمد وبه نأخذ ولا نرى ان يزاد على ما خرج منه ونكره ان يجصص

أو يُطَيَّن أو يُجعل عنده مسجد أو علمًا أو يُكتب عليه ويكره الآجر أن يبنى به أو يدخل القبر
ولا نرى برشّ الماء عليه بأسًا وهو قول أبي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ کہا جاتا تھا کہ
قبر اونچی کرو یہانتک کہ پہچان جاوے کہ یہ قبر ہے پیش روندی جاوے **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم
لیتے ہیں اور مکروہ رکھتے ہم یہ کہ زیادہ کیا جاوے اوس چیز پر کہ اوس سے نکلے یعنے جو مٹی قبر سے نکلکر
اوسکے سوای ..... اور مٹی نہ اوسمیں ڈالیجاوے اور مکروہ رکھتے ہیں ہم یہ کہ گچ کیجاوے یا مٹی سے
لیپی جاوے یا اوسکے پاس مسجد بنائی جاوے یا نشان بنایا جاوے یا اوسپر لکھا جاوے اور مکروہ ہے پکی
اینٹ کہ بنا کیجاوے ساتھ اوسکے یا داخل کیجاوے قبر میں اور ہمارے نزدیک قبر پر پانی چھڑکنے
میں کچھ گناہ نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا
شيخ لنا يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن تربيع القبور وتجصيصها **قال**
محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة **ترجمہ** حضرت سے روایت ہے کہ آپ نے منع فرمایا چوکھنٹی کرنے
قبر کے سے اور گچ کرنے اوسکے سے **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال كان عبد الله بن مسعود
يقول لأن أطأ على جمرة أحب إلي من أن أطأ على قبر متعمدًا **قال محمد** وبه نأخذ
يكره الوطء على القبور متعمدًا وهو قول أبي حنيفة رضي الله عنه **ترجمہ** ابراہیم سے روایت
ہے کہ ابن مسعودؓ کہتے تھے کہ البتہ چنگاری پر کھڑے ہونا نزدیک میرے بہتر ہے اس سے کہ میں جان بوجھکر
قبر کو روندوں **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جان بوجھکر قبروں کو روندنا مکروہ ہے اور یہی قول
ہے ابوحنیفہ کا **باب** من أولى بالصلوة على الجنازة جنازہ کی نماز کے زیادہ تر لائق کون شخص ہے
محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم وعن عون بن عبد الله عن
الشعبي أنهما قالا الزوج أحق بالصلوة على الميت من الأب قال أبو حنيفة أخبرني رجل
عن الحسن عن عمر بن الخطاب رض أنه قال الأب أحق بالصلوة على الميت من الزوج قال
محمد وبه نأخذ وبه كان يأخذ أبو حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ اس نے
اور شعبی نے کہا کہ خاوند جنازے کی نماز کا زیادہ حقدار ہے باپ سے اور حضرت عمر سے روایت ہے کہ باپ
زیادہ تر حقدار ہے ساتھ نماز کے میت پر خاوند سے **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اسیکو

ابوحنیفہ لیتے تھے **باب** استهلال الصبي والصلوة عليه بچہ کے آواز کرنے اور اسپر نماز پڑھنے
کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال في السقط اذا
استهل صلي عليه وورث واذا لم يستهل لم يصل عليه ولم يورث **قال** محمد وبه
ناخذ والاستهلال ان يقع حيا وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کچے
بچے کے حق مین کہا کہ جب کچا بچہ آواز کرے تو اوسکا جنازہ پڑہا جاوے اور وارث کیا جاوے اور جب آواز
نہ کرے تو نہ اوسکا جنازہ پڑہا جاوے اور نہ وارث کیا جاوے **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور استہلال
کے معنے یہ ہین کہ زندہ پیدا ہووے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة
عن حماد عن ابراهيم في الصبي يقع ميتا وقد كمل خلقه قال لا يحجب ولا يرث ولا يصلى
عليه **قال** محمد وبه ناخذ ولكنه يغسل ويكفن ويدفن وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہے اس بچے کے حق مین کہ مرا ہوا پیدا ہووے اور اسکا بدن پورا ہو چکا ہو ابراہیم نے
کہا کہ نہ محروم کرتا ہے اور نہ وارث ہوتا ہے اور نہ اسکا جنازہ پڑہا جاوے **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم
لیتے ہین لیکن وہ غسل دیا جاوے اور کفنایا جاوے اور دفنایا جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **باب** غسل الشهيد شہید کے نہلانیکا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن
حماد عن ابراهيم في الرجل يستشهد فيموت مكانه الذي قتل فيه قال ينزع عنه خفاه
وقلنسوته ويكفن في ثيابه التي كانت عليه **قال** محمد وبه ناخذ وينزع عنه ايضا
كل جلد وسلاح ويزيدون ما احبوا من الاكفان ولا يغسل ولكن يصلى عليه وهو قول
ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد شہید ہووے اور جس جگہہ قتل ہوا اوسی جگہہ مرجاوے
تو اوسکے موزے اور ٹوپی اوتاری جاوے اور جو کپڑے پہنے ہوں اونہین مین دفن کیا جاوے
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ اوس سے سب چمڑا اور ہتیار اوتارا جاوے اور جو کپڑا چاہین
اسکے کفن مین زیادہ کرین اور غسل نہ دیا جاوے ولکن اوسپر نماز پڑہی جاوے اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يقتل في
المعركة قال لا يغسل والذي يضرب فيتحامل الى اهله قال يغسل **قال** محمد وبه ناخذ
واذا حمل ايضا على ايدي الرجال حيا فمات غسل وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت

اگر کوئی مرد کافرون کی لڑائی مین قتل کیا جاوے تو اوسکو غسل نہ دیا جاوے اور جو کوئی مارا جاوے
اور گھر کی طرف اٹھایا جاوے تو اوسکو غسل دیا جاوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور اسیطرح
جب آدمیون کے ہاتھ پر زندہ اوٹھایا جاوے تو اوسکو غسل بھی دیا جاوے **محمدؒ** قال اخبرنا
ابو حنيفة قال حدثنا سالم الافطس قال ما من نبي الا هرب من قومه الى الكعبة يعبد
ربها وان حولها لقبر ثلاثمائة نبي **ترجمہ** سالم سے روایت ہے کہ کوئی ایسا نبی نہین مگر کہ اپنی قوم
سے کعبہ کیطرف بھاگا اور اپنے رب کی عبادت کرنیکو اور کعبے کے گرد تین سو نبی کی قبر ہے **محمدؒ** قال
اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عطاء بن السائب قال قبر هود وصالح وشعيب في المسجد
الحرام **ترجمہ** عطا بن سائب سے روایت ہے کہ حضرت ہود اور صالح اور شعیب کی قبر مسجد حرام یعنے کعبہ
کی مسجد مین ہے **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا زياد بن علاقة عن عبد الله
بن الحارث عن ابي موسى الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فناء
امتي بالطعن والطاعون قيل يا رسول الله الطعن قد عرفناه فما الطاعون قال وخز
اعدائكم من الجن وفي كل شهداء **ترجمہ** ابو موسی اشعری سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
میری امت کا فنا یعنی اکثر قتل اور طاعون کے سبب سے ہوگا کسی نے عرض کی کہ یا حضرت طعن کو تو ہم پہچانتے
ہین اور طاعون کیا چیز ہے فرمایا چبھیڑ دشمنون تمہارے کی ہے جنون سے اور ہر مین شہید ہین **باب**
زيارة القبور **قبرون کی زیارت کرنے کا بیان** **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا
علقمة بن مرثد عن ابن بريدة الاسلمي عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال نهيناكم عن زيارة القبور فزوروها ولا تقولوا هجرا فقد اذن لمحمد في
زيارة قبر امه وعن لحوم الاضاحي ان تمسكوه فوق ثلثة ايام فامسكوه ما بدا لكم و
تزودوا فانما نهيتكم ليتسع موسعكم على فقيركم وعن النبيذ في الدباء والحنتم
والمزفت فانتبذوا في كل ظرف فان ظرفا لا يحل شيئا ولا يحرم ولا تشربوا المسكر
قال محمد وبهذا كله نأخذ لا بأس بزيارة القبور للدعاء للميت ولذكر الآخرة
وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمنے تم کو منع کیا تھا قبرون کی
زیارت سے سو اب زیارت کیا کرو اور نہ کہو بیہودہ یعنے انکو بالکل چھوڑ دو سواسطے کہ محمد کو اپنی مان

قبروں کی زیارت کی اجازت دی گئی اور ہم نے تمکو منع کیا تہا نہیں سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو سو بند رکھو اسکو جب تک کہ چاہو تم اور رجوع کر رکھو اس واسطے کہ ہم نے تمکو اسواسطے منع کیا تہا تاکہ فراخی کرے مالدار تمہارا محتاج پر اور منع کیا تہا تمہنے تم کو چہوہارے بہگونے سے کدو کے تونبے مین اور سبز باسن مین اور رال دالے باسن مین سو اب باسن مین چہوہارے بہگوؤ اس واسطے کہ باسن کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ حرام کرتا ہے اور نہ پہونچنے والی چیز کو امام محمدؒ نے کہا کہ اس سب کو ہم لیتے ہین کہ نہین ڈر ہے قبرون کی زیارت کرنے مین واسطے دعا کرنے مردے کے اور واسطے یاد کرنے آخرت کے **ف** ابتدا اسلام مین لوگ بت پرستی چہوڑ کے مسلمان ہوتے تہے اسلیے حضرتؐ نے زیارت قبور سے منع کیا تہا کہ مبادا شرک مین پہر گرفتار ہو جاوین جب لوگون کے دل مین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنون کا استعمال کرنا بہی منع ہوا تاکہ شراب یاد نہ پڑے اور جب اوسکی عادت چہوٹ گئی تو ان برتنون کے استعمال کی اجازت دی **باب** قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ قرآن پڑہنے کا بیان ؛

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنِ اقْتَرَأَ مِنْكُمْ بِالثَّلٰثِ الْاٰيَاتِ اللَّاتِيْ فِيْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ فَقَدْ اَكْثَرَ وَاَطَابَ **ترجمہ** عمرو بن سلمہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ جو ہر رات کو سورۂ بقرہ کے اخیر کی تین آیتین پڑہے گا یعنے اٰمن الرسول آخر تک تو اوس نے اکثر قرآن پڑہا یا بہت ثواب لیا اور اچہا کیا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَا تَرُدُّوْا الْقُرْاٰنَ كَهَذِّ الشِّعْرِ وَلَا تَنْثُرُوْهُ كَنَثْرِ الدَّقَلِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ يَنْبَغِيْ لِلْقَارِيْ اَنْ يُفْهِمَ مَا يَقْرَأُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ قرآن کو جلدی نہ پڑہو مانند جلدی پڑہنے شعر کی اور نہ بکہیرو اوسکو مانند بکہیرنے ردی کہجور کی امام محمدؒ نے کہا اسی کو ہم لیتے ہین کہ لائق ہے قاری کو یہ کہ سمجہا وے جو پڑہے یعنے اسطرح پڑہے کہ سننے والا سمجہ لیوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّهٗ قَالَ اَمَا اَنَّ بِكُلِّ حَرْفٍ يَتْلُوْهُ قَالَ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اَمَا اِنِّيْ

لا اقول الٓمٓ حرف ولكن الف ولام وميم ثلثون حسنة ترجمہ ابی احوص سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ خبردار ہو کہ جو کوئی قرآن پڑھے اوسکو ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں خبردار ہو میں نہیں کہتا کہ الٓمٓ حرف ہے ولیکن الف اور لام اور میم تیس نیکیاں ہیں محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لا يتحول الرجل من قراءة الى قراءة قال ابو حنيفة يعني حرف عبد الله وحرف زيد وغيره ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہ پھرے مرد ایک قرات سے طرف دوسری قرارت کی امام ابوحنیفہ نے کہا کہ مراد اس سے قرارت عبداللہ اور زید وغیرہ کی ہے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان ابن مسعود كان يقرئ رجلا اعجميا ان شجرة الزقوم طعام الاثيم فلما ان عياه قال له عبد الله اما تحسن ان تقول طعام الفاجر وقال عبد الله بن مسعود رض ان الخطأ في كتاب الله ليس ان تقرأ بعضه في بعض يقول الغفور الرحيم والعفو الحكيم الخبير الحكيم والعزيز الرحيم كذلك الله تبارك وتعالى ولكن الخطأ ان تقرأ اية العذاب اية الرحمة واية الرحمة اية العذاب وان تزيد في كتاب الله ما ليس فيه قال محمد وبهذا كله نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ابن مسعود ایک مرد عجمی کو پڑھاتے تھے ان شجرة الزقوم طعام الاثيم سو جب وہ اس سے تھک گیا تو عبداللہ نے اوسکو کہا کہ کیا تو نہیں طاقت رکھتا یہ کہنے طعام الفاجر عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ خطا قرآن میں نہیں ہے کہ تو بعض کو بعض میں پڑھے یعنی کہے الغفور الرحیم العفور الحکیم الخبیر الحکیم والعزیز الرحیم اسطرح سے خدا تبارک وتعالی ولیکن خطا یہ ہے کہ تو عذاب کی آیت کے بدلے آیت رحمت کی پڑھے اور رحمت کی آیت کے بدلے عذاب کی آیت پڑھے اور یہ کہ زیادہ کرے تو قرآن میں وہ چیز کہ قرآن میں نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم عن عمر بن الخطاب انه كان يقول حسنوا اصواتكم بالقران قال محمد وبه نأخذ والقراءة عندنا كما روى طاؤس قال ان من احسن الناس قراءة الذي اذا سمعته يقرأ حسبته يخشى الله ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر فرماتے تھے کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور قرارت ہمارے نزدیک ویسے ہے جیسے کہ روایت کی

طاؤس نے کہا کہ سب لوگوں میں بہت خوش آواز قرارت میں وہ شخص ہے کہ جبکہ سے تو اوسکو پڑہتا کما از
کرے تو کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ
قَالَ كَانَ يُقَالُ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَمْ يَاْذَنْ لِشَيْءٍ اِذْنَهُ لِلصَّوْتِ الْحَسَنِ بِالْقُرْاٰنِ **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ کہا جاتا تھا کہ نہیں اجازت دی خدا نے واسطے کسی چیز کے جیسے
کہ خوش آوازی سے قرآن پڑہنے کی اجازت دی **بَابُ** الْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ وَالْجُنُبِ حمام میں
اور جنابت کیحالت میں قرآن پڑہنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ اَحَدُهُمْ
جُزْءًا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت کے اصحاب میں سے کوئی قرآن کی ایک جزو پڑہتا
تھا اور اسحال میں کہ وہ بیوضو ہوتا امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ ڈر نہیں
دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ
الْجَمَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ اَحْسِبُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ
اَبِيْ طَالِبٍ فَاَرَادَ اَنْ يَبْعَثَنَا فِيْ حَاجَةٍ لَهٗ فَقَالَ لَنَا اِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِيْنِكُمَا قَالَ ثُمَّ
دَخَلَ الْخَلَاءَ وَخَرَجَ فَاَخَذَ مِنَ الْمَاءِ شَيْئًا فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ ثُمَّ رَجَعَ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَكَاَنَّا
اَنْكَرْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَلَا يَحْجُبُهٗ عَنْ
ذٰلِكَ وَرُبَّمَا قَالَ لَا يَحْجُبُهٗ عَنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بَاْسًا
بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ جُنُبًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عبداللہ بن سلمہ
سے روایت ہے کہ میں اور ایک مرد بنی اسد سے حضرت علی پاس گئے سو حضرت علی نے چاہا کہ ہم کو بہیجے کسی
کام میں بہیجین سو فرمایا کہ تم دونو پہلوان ہو سو مارست کرو ساتھ اسلام کے یعنی تمکو اوسکے لیے بلایا ہے عملیا
کرو ساتھ اسکے پہر پاخانے میں داخل ہوئے اور نکلے اور کچھ پانی لیا سو اپنا موںہہ اور دونوں ہاتھ
ملے پہر پہرے قرآن پڑہتے تو گویا کہ ہمنے اس سے انکار کیا سو کہا کہ تہے حضرت قرآن پڑہتے تو گویا
کہ ہمنے اس سے انکار کیا سو کہا کہ تہے حضرت قرآن پڑہتے اور نہ روکتی تہے آپ کو اس سے کوئی چیز
سوائے جنابت کی امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہر حال میں قرآن پڑہنا درست ہے سوائے

اسکے اوسکو نہانے کی حاجت ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفة عن
حماد قال سألت ابراهيم عن القراءة في الحمام قال ليس لذلك بني قال محمد وان شئت
ان افعل قال بلغنا عن الضحاك بن مزاحم انه قرأ في الحمام ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ مین نے ابراہیم
سے حمام مین قرآن پڑھنے کا حکم پوچھا اوس نے کہا کہ حمام اسواسطے نہین بنایا گیا امام محمد نے کہا کہ اگر تو چاہے
تو پڑھ کہ ضحاک سے روایت ہو پہنچی کہ اوس نے حمام مین قرآن پڑھا محمدؒ قال اخبرنا ابوحنيفة
عن حماد عن ابراهيم قال اربعة لا يقرؤن القرآن الا الاية ونحوها الجنب والحائض
والذي يجامع اهله وفي الحمام ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چار آدمی قرآن نہ پڑھین
مگر ایک آیت یا مانند اوسکی جنبی اور حیض والی اور جو اپنی بیوی سے صحبت کرے اور جو حمام مین ہو محمدؒ
قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال ذكر الله على كل حال في الحمام وغيره
اذا عطست قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم
نے کہا کہ جب تو حمام وغیرہ مین چھینکے تو ہر حال مین اللہ کا ذکر کر یعنے کہہ الحمد للہ امام محمد نے کہا کہ اسی کو
ہم لیتے مین اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا محمدؒ قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن
ابراهيم قال احمد الله على حال كنت في خلاء او غيره قال محمد وبه ناخذ وهو
قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مین ہر حال مین خدا کی حمد کہتا ہون خواہ
پاخانے مین ہون یا اوسکے غیر مین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **باب** الصوم في السفر والافطار سفر مین روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا بیان محمدؒ
قال اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا ابراهيم بن مسلم عن رجل من بني سوادة بن عامر
قال خرجت اريد مكة فلقيت رفقتين في احدهما حذيفة رض وفي الاخرى ابو موسى
الاشعري رض قال فكنت في اصحاب حذيفة رض قال فصام حذيفة رض واصحابه وابو
موسى رض واصحابه فكان حذيفة يعجل الافطار ويؤخر السحور وكان ابو موسى يؤخر
الافطار ويعجل السحور قال محمد وبقول حذيفة رض ناخذ وهو قول ابي حنيفة
ترجمہ بنی سوادہ بن عامر کے ایک مرد سے روایت ہے کہ مین مکے کے ارادے سے نکلا سو مین دو گروہ سے ملا ایک
گروہ مین حذیفہ تھے اور دوسرے مین ابوموسی اشعری سو مین حذیفہ کے ساتھیون مین ملا سو حذیفہ اور ابوموسی

اور انکے ساتھیوں نے روزہ رکھا سو حذیفہ روزہ کھولنے میں جلدی کرتے تھے اور سحری میں تاخیر کرتے تھے اور ابو موسیٰ روزہ کھولنے میں دیر کرتے تھے اور سحری میں جلدی کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ ہم حذیفہ کے قول کو لیتے ہیں اور یہ قول ہی ابو حنیفہ کا ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال افطر عمر بن الخطاب واصحابه في يوم غيم ظنوا ان الشمس قد غابت قال فطلعت الشمس فقال عمر ما تعرضنا لجنف نتم هذا اليوم ثم نقضي يوما مكانه **قال محمد** وبه ناخذ انما رجل افطر في غيم في شهر رمضان او حائضة افطرت ثم طهرت في بعض النهار او قدم المسافر في بعض النهار الى مصره اتم ما بقي من يومه فلم ياكل ولم يشرب وقضى يوما مكانه وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر اور انکے یاروں نے ابر کے دن روزہ کھولا گمان کیا انہوں نے کہ سورج ڈوب گیا پھر سورج نکلا سو حضرت عمر نے کہا کہ نہیں قصد کیا ہے ہم نے یعنے جان بوجھکر روزہ نہیں توڑا ہم یہ دن پورا کرتے ہیں پھر اوس کی جگہ ایک دن قضا کریں گے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اگر کوئی مرد ماہ رمضان مبارک میں ابر کے دن روزہ کھول بیٹھے اور کچھ دن باقی ہو یا حیض والی روزہ کھولے پھر دن کے کچھ حصہ میں حیض سے پاک ہو جاوے یا مسافر بعض دن میں اپنے شہر میں آجاوے تو باقی روزہ پورا کرے نہ کھاوے اور نہ پیوے اور اسکی جگہ ایکدن قضا روزہ رکھے اور یہ قول ہی امام ابو حنیفہ کا ہے

باب قبلة الصائم ومباشرته روزے دار کو بوسہ لینے اور مباشرت کرنے کا حکم ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبل وهو صائم **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے حضرت بوسہ لیتے اس حال میں کہ روزہ دار ہوتے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا زياد بن علاقة عن عمرو بن ميمون عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبل وهو صائم **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے اس حال میں کہ روزے سے ہوتے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا رجل عن عامر الشعبي عن مسروق عن عائشة قالت كان رسول الله صلعم يصيب من وجهها وهو صائم **قال محمد** لا نرى بذلك باسا اذا ملك الرجل نفسه عن غير ذلك اي الانزال وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ تھے حضرت پہونچتے منہ انکے سے اس حال میں کہ روزہ دار ہوتے امام محمد نے کہا کہ ہم اس میں کچھ خوف نہیں دیکھتے جبکہ مرد اپنے سوا اپنی حاجت کے روکنے پر قادر ہو یعنی اگر انزال کا خوف ہو تو روزے کی حالت میں عورت کا بوسہ لینا درست ہے اور یہ قول ہے ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يباشر وهو صائم **قال محمد** لا نرى بذلك باسا ما لم يخف على نفسه غير المباشرة

بن علاثة عن عمرو بن ميمون عن عائشة ان النبي صلعم كان يباشر وهو صائم قال محمد لا بأس بذلك اذا كان لا يخاف على نفسه غير المباشرة وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ نبی صلعم روزہ رکھتے تھے اور اپنی بیوی سے بدن لگاتے یعنے اپنی بیوی کے بدن سے اس حال میں کہ روزہ دار ہوتے امام محمد نے کہا ہم اوس میں کچھ خوف نہیں دیکھتے جبکہ مباشرت کرنیوالا اپنی جان پر کسی چیز کا خوف نہ کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب ما ينقض الصوم روزے کو کیا چیز توڑتی ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال في الرجل يمضمض او يستنشق وهو صائم فيسبقه الماء فيدخل حلقه قال يتم صومه ثم يقضي يوما مكانه قال **محمد** وبه ناخذ اذا كان ذاكرا للصوم فاذا كان ناسيا للصوم فلا قضاء عليه وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا اوس مرد کے حق میں کہ کلی کرے اور ناک میں پانی دے اس حال میں کہ روزے دار ہو سو پانی اوس پر غالب آوے اور اسکے حلق میں داخل ہووے ابراہیم نے کہا کہ وہ اپنا روزہ تمام کرے پھر اوسکی جگہہ ایک دن قضا روزہ رکھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ اوسکو اپنا روزہ یاد ہو اور جبکہ اوسکو روزہ یاد نہ ہو تو اوس پر قضا نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال في القيء لا قضاء عليه الا ان يكون تعمد فيتم صومه ثم يقضيه بعد قال **محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قے کرنے میں روزے کی قضا نہیں مگر یہ کہ جان بوجھکر قے کی سو اپنا روزہ تمام کرے پھر بعد اوسکے اسکو قضا کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يصيب اهله وهو صائم في شهر رمضان قال يتم صومه ويقضي ما افطر ويتقرب الى الله تعالى بما استطاع من خير ولو علم به الامام لعزره قال **محمد** وبه ناخذ ونرى مع ذلك ان عليه الكفارة عتق رقبة فان لم يجد فصيام شهرين متتابعين فان لم يستطع فاطعام ستين مسكينا لكل مسكين نصف صاع من حنطة او صاع من تمر او شعير وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کرے اس حال میں کہ روزہ دار ہو ابراہیم نے کہا کہ اپنا وہ روزہ پورا کرے اور جو توڑا ہو وہ قضا کرے اور قربت چاہے طرف اللہ کے ساتھہ اوس چیز کے کہ طاقت رکھے نیکی سے

یعنے جہانتک ممکن ہو اوسکا کفارہ ادا کرے تاکہ وہ گناہ اسکا معاف ہووے اور اگر حاکم کو یہ حال معلوم ہو تو
اُسکو تعزیر دیوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ قضا کرے اور ساتھ اسکے اوسپر کفارہ بھی ہے کہ
ایک غلام آزاد کرے اور یہ نہ پاوے تو روزے رکھے دو مہینے کے پے درپے اگر اُس سے یہ بھی نہ ہو سکے
تو ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلاوے ہر مسکین کو آدھا صاع یعنے دو سیر گیہون دیوے اور اگر جو یا کھجور
ہو تو ہر مسکین کو چار چار سیر دیوے یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** فَضْلِ الصَّوْمِ روزے کی
فضیلت کا بیان **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ
قَالَ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ يَعْدِلُ بِصَوْمِ سَنَةٍ وَصَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ بِصَوْمِ سَنَتَيْنِ سَنَةً
قَبْلَهَا وَسَنَةً بَعْدَهَا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ عاشورے کے دن روزہ
رکھنے کا ثواب ایک برس کے روزے کے برابر ہے اور عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا ثواب دو برس کے روزے
کے برابر ہے ایک برس اس سے پہلے کے اور ایک پیچھے کے **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْأَقْمَرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَظَلُّ صَائِمًا
وَيَبِيْتُ طَاوِيًا قَائِمًا ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلَى شُرْبَةٍ مِنْ لَبَنٍ قَدْ وُضِعَتْ لَهُ فَيَشْرَبُهَا فَتَكُوْنُ
فِطْرَهُ وَسُحُوْرَهُ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْقَابِلَةِ قَالَ فَانْصَرَفَ إِلَى شُرْبَتِهٖ فَوَجَدَ بَعْضَ أَصْحَابِهٖ
قَدْ بَلَغَ مَجْهُوْدَهُ فَشَرِبَهَا فَطُلِبَ لَهُ فِيْ بُيُوْتِ أَزْوَاجِهٖ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَلَمْ يُوْجَدْ
فَطَلَبُوْا عِنْدَ أَصْحَابِهٖ فَلَمْ يَجِدُوْا عِنْدَهُمْ شَيْئًا فَقَالَ مَنْ يُطْعِمُنِيْ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ
مَرَّتَيْنِ فَلَمْ يَجِدُوْا شَيْئًا يُطْعِمُوْنَهُ إِيَّاهُ قَالَ فَأَقْبَلُوْا عَلَى الْغَنَمِ فَوَجَدُوْهَا حُفَّلًا
مَا كَانَتْ تُحْلَبُ مِنْهَا مِثْلَ شُرْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ **ترجمہ** علی بن
اقمر سے روایت ہے کہ تھے حضرت ہوتے دن کو روزہ دار اور رات کاٹتے خالی پیٹ کھڑے ہو کر پھر
ایک بار دودہ کی طرف پھرتے کہ آپ کے لیے رکھا جاتا سو اسکو پیتے سو وہی آپ کا افطار ہوتا اور
وہی سحری اسیوقت تک آیندہ رات سے سو ایکبار حضرت اپنی دودہ کی طرف پھرے سو آپنے
اپنے بعض اصحاب کو نہایت بھوکھ کو پہونچے ہوئے پایا سو اس نے وہ دودہ پیا سو حضرت کے لیے
آپ کی بیبیون کے گھرون مین کھانا یا پینا تلاش کیا گیا سو نہ پایا گیا پھر آپکے اصحاب کے پاس تلاش
کیا گیا سو انکے پاس بھی کوئی چیز نہ پائی سو حضرت نے فرمایا کہ جو مجھ کو کھانا کھلاوے اوسکو خدا کھلاویگا

سوا اصحاب نے کوئی چیز نہ پائی کہ آپ کو کھلاویں سو بکری کی طرف متوجہ ہوئے سو پایا بکری کو کہ زیادہ بھری ہوئی تھی تھن اسکے دودھ سے بنسبت سابق کے سو اصحاب نے حضرت کے پینے کے موافق اوس سے دودھ دوہا

بَابُ زَكٰوةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَالِ الْيَتِيمِ سونے اور چاندی کی زکوٰۃ اور یتیم کے مال کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ عِشْرِينَ مِثْقَالًا مِنَ الذَّهَبِ زَكٰوةٌ فَإِذَا كَانَ الذَّهَبُ عِشْرِينَ مِثْقَالًا فَفِيهَا نِصْفُ مِثْقَالٍ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ صَدَقَةٌ فَإِذَا بَلَغَتِ الْوَرِقُ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَأْخُذُ بِذٰلِكَ كُلِّهِ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ فَمَا زَادَ عَلَى مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِي الزِّيَادَةِ شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَيَكُونُ فِيهَا دِرْهَمٌ فَمَا زَادَ عَلَى الْعِشْرِينَ مِثْقَالًا مِنَ الذَّهَبِ فَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ حَتَّى يَبْلُغَ أَرْبَعَ مَثَاقِيلَ فَيَكُونُ فِيهَا بِحِسَابِ ذٰلِكَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں بیس مثقال سے کم سونے میں زکوٰۃ سو جب سونا بیس مثقال ہو تو اوس میں آدھا مثقال دینا آتا ہے اور جب زیادہ ہو تو اسی حساب سے اور نہیں دو سو درہم سے کم چاندی میں زکوٰۃ سو جب چاندی دو سو درہم کو پہونچے تو اوس میں پانچ درہم دینے آتے ہیں اور جو زیادہ ہو تو اسی حساب سے امام محمد نے کہا کہ اسی سب کو ہم لیتے ہیں اور ابو حنیفہ بھی ان سب حکموں کو لیتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ جب چاندی دو سو درہم سے زیادہ ہو تو زیادتی میں کچھ زکوٰۃ نہیں یہانتک کہ چالیس درہم کو پہونچے سو اوس میں ایک درہم دینا آویگا اور اسیطرح اگر سونا بیس مثقال سے زیادہ ہو تو اوس میں بھی کچھ زکوٰۃ نہیں یہانتک کہ چار مثقال کو پہونچے سو اوس میں اسی حساب سے زکوٰۃ دے **ف** دو سو درہم ساڑھے باون تولے چاندی ہوتی ہے اور بیس مثقال ساڑھے سات تولے ہوتے ہیں

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكٰوةٌ وَلَا تَجِبُ عَلَيْهِ الزَّكٰوةُ حَتَّى تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں یتیم کے مال میں زکوٰۃ اور نہیں واجب ہوتی اوس پر زکوٰۃ یہانتک کہ واجب ہو اوس پر نماز امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رض أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكٰوةٌ **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ ابن مسعود رض

نے کہا کہ نہیں ہے یتیم کے مال میں زکوۃ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا ابو بکر عن عثمان
بن عفان رض انہ کان یقول اذا حضر شھور رمضان ایھا الناس ان ھذا شھر زکوتکم فقد حضر
فمن کان علیہ دین فلیقضہ ثم لیزک ما بقی **قال محمد** وبہ ناخذ علیہ الزکوۃ بعد
قضاء دینہ **ترجمہ** حضرت عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ تھے وہ کہتے جب کہ حاضر ہوتا مہینا رمضان
کا کہ اے لوگو تمہارا یہ مہینا زکوۃ کا ہے سو جب مہینا رمضان کا آوے اور کسی پر قرض ہو تو چاہیے کہ ادا کرے
پھر باقی مال کی زکوۃ دے امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ادای قرض کے بعد اوسپر زکوۃ فرض ہوتی
ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا الھیثم عن ابن سیرین عن علی بن ابی
طالب رض قال اذا کان ذلک دین علی الناس فقبضتہ فزکاہ لما مضی **قال محمد** وبہ ناخذ
وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب لوگون پر قرض ہو تو اوسکو
ادا کرے پھر باقی مال کی زکوۃ دیوے امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا
محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی رجل اقرض رجلا الف
درھم قال زکوتھا علی الذی یستعملھا وینتفع بھا **قال محمد** ولسنا ناخذ بھذا
زکوتھا علی صاحبھا اذا قبضھا زکاھا لما مضی **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ
کسی مرد کو ہزار درہم قرض دیوے کہا کہ زکوۃ اوسکی اوسپر ہے کہ اوسکو اپنے کام مین لاوے اور اس سے
فائدہ اٹھاوے امام **محمد** نے کہا کہ ہم اسکو نہین لیتے کہ زکوۃ اوسکی اوسکے مالک پر ہے جب اسکو لیوے
تو گذرے سالون کی زکوۃ دیوے **باب** زکوۃ الحلی زیور کی زکوۃ کا بیان **محمد** قال
اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم عن عبد اللہ بن مسعود رض ان امراۃ
قالت لہ ان لی حلیا فھل علی فیہ زکوۃ فقال لھا نعم قالت ان لی ابنی اخ یتیمین فی حجری
افیجزی عنی ان اجعل ذلک فیھما قال نعم **قال محمد** وبہ ناخذ لا باس بان
یعطی من الزکوۃ ذی رحم الا ولدا او والدا او ولد ولد او جدا او جدۃ وان کانوا فی
عیالہ والزوجۃ لا تعطی من الزکوۃ وقال ابو حنیفۃ لا یعطی الزوج من الزکوۃ واما نحن
فلا نری باسا ان یعطی الزوج من الزکوۃ ولا نری فی شیء من الحلی زکوۃ الا فی الذھب و
الفضۃ واما فی الجوھر واللؤلؤ فلا زکوۃ فیہ الا ان یکون للتجارۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے

کہ ایک عورت نے ابن مسعود سے کہا کہ میرے پاس کچھ زیور ہے تو کیا مجھپر اوسکی زکوٰۃ واجب ہے ابن مسعود نے اوسکو کہا کہ ہان اوس نے کہا کہ میرے دو بھتیجے یتیم ہیں کہ میری گود میں ہیں تو کیا مجھے کفایت کرتا ہے یہ کہ میں یہ زکوٰۃ ان میں خرچ کرون ابن مسعود نے کہا ہان کافی ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہر ناتے دار کو زکوٰۃ دینی درست ہے مگر بیٹے یا باپ یا پوتے اور دادی یا دادی کو درست نہیں ہے اگرچہ اوسکے عیال میں ہوں اور اپنی عورت کو بھی زکوٰۃ نہ دی جاوے اور امام ابوحنیفہؒ نے کہا کہ خاوند کو بھی زکوٰۃ دینی درست نہیں لیکن ہمارے نزدیک تو خاوند کو زکوٰۃ دینی درست ہے اور ہمارے نزدیک کسی گہنے میں زکوٰۃ نہیں مگر چاندی اور سونے کے گہنے میں اور رہے جواہر اور سوا ان کے سواان میں زکوٰۃ نہیں مگر یہ کہ سوداگری کے لیے ہوں تو ان میں بھی زکوٰۃ واجب ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ لَیْسَ فِی الْجَوْھَرِ وَاللُّؤْلُؤِ زَکٰوۃٌ اِذَا لَمْ یَکُنْ لِلتِّجَارَۃِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ نہیں جواہر اور موتیوں میں زکوٰۃ جبکہ نہ ہوں واسطے تجارت کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب زَکٰوۃِ الْفِطْرِ لِلْمَمْلُوْکِیْنَ فطر کی اور غلاموں کی زکوٰۃ کا بیان

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِیْ صَدَقَۃِ الْفِطْرِ عَلٰی کُلِّ مَمْلُوْکٍ اَوْ حُرٍّ اَوْ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ فَاِنْ اَدّٰی صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَجْزَاَہُ اَیْضًا وَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ زَبِیْبٍ یُجْزِئُہٗ وَاَمَّا فِیْ قَوْلِنَا فَلَا یُجْزِئُہٗ اِلَّا صَاعٌ مِّنْ زَبِیْبٍ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ صدقہ فطر کا واجب ہے ہر شخص پر غلام ہو یا آزاد چھوٹا ہو یا بڑا آدھا صاع گیہوں سے یا ایک صاع کھجور سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر جو سے ایک صاع دیوے تو یہ بھی اوسکو کافی ہے اور امام ابوحنیفہ نے کہا کہ انگور خشک کا آدھا صاع بھی اسکو کافی ہے اور لیکن ہمارے قول میں تو اسکو کافی نہیں مگر پورا صاع انگور خشک کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ الْمَکِّیِّ عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ مَا سِوَی الْبُرِّ صَاعًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِھٰذَا نَاْخُذُ **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ گیہوں کے سوا جو چیز ہے سو صاع صاع دیوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ لَیْسَ فِی الْمَمْلُوْکِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤَدُّوْنَ الضَّرِیْبَۃَ زَکٰوۃٌ وَلٰکِنْ اِذَا کَانُوْا لِلتِّجَارَۃِ کَانَتِ الزَّکٰوۃُ فِی الْقِیْمَۃِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ

أبي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں غلاموں میں اور اون میں کہ اپنا خراج ادا
کرتے ہیں زکوٰۃ ولیکن اگر تجارت کے لیے ہوں تو ان کی قیمت میں زکوٰۃ واجب ہوگی امام محمد نے کہا کہ
اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ف مضربہ اوس چیز کو کہتے ہیں جو کہ مالک اپنے غلام
پر خراج مقرر کر دیتا ہے کہ مثلاً ماہواری تم مجھ کو اتنا روپیہ دیا کرو گے اگر تو اوس سے زیادہ کما دے
تو وہ تیرا ہے اور کم کما دے تو وہ بھی تجھ پر ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن
ابراهيم قال اذا كان المملوكون للتجارة فالصدقة من القيمة في كل مائتي درهم خمسة
دراهم **قال محمد** وبهذا نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ اگر غلام تجارت کے لیے ہوں تو زکوٰۃ اون کی قیمت سے دینی آئی ہے ہر دو سو درہم میں پانچ درہم میں امام
محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **باب** زكوة الدواب العوامل کام
کرنیوالے چارپایوں میں زکوٰۃ دینے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن
ابراهيم انه قال في الخيل السائمة يطلب نسلها ان شئت في كل فرس دينارا وان شئت
عشرة دراهم وان شئت فالقيمة ثم كان في كل مائتي درهم خمسة دراهم في
كل فرس ذكر او انثى **قال محمد** وبهذا كله يأخذ ابو حنيفة واما في قولنا فليس
في الخيل صدقة بلغنا عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قال عفوت لامتي عن صدقة
الخيل والرقيق ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چرنے والی گھوڑوں میں کہ اون کی نسل مطلوب ہوا
زکوٰۃ ہے اگر تو چاہے تو ہر گھوڑے میں ایک دینار ہے اور اگر چاہے تو دس درہم ہیں اور اگر چاہے تو قیمت
کر کے ہر دو سو درہم میں پانچ درہم زکوٰۃ دے ہر گھوڑے میں نر ہو یا مادہ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ابوحنیفہ
لیتے تھے کہ جب گھوڑے اور گھوڑیاں ملے ہوئے ہوں تو اون میں زکوٰۃ واجب ہے اور ایسے ہمارے
قول میں نہیں گھوڑوں میں زکوٰۃ ہم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت پہونچی کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے
معاف کی زکوٰۃ اپنی امت کو گھوڑوں میں سے اور غلاموں میں سے یعنی اگر تجارت کے لیے نہوں ۔
محمد قال اخبرنا خيثم بن عراك بن مالك قال سمعت ابي يقول سمعت ابا هريرة
يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول ليس على المرء المسلم في فرسه
ولا في عبده صدقة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ نہیں مرد

سلمان پر اوسکے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن
ابراھیم قال لیس فی الحمر السائمۃ زکوٰۃ **قال محمدؒ** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں چرنے والوں گدہوں میں زکوٰۃ امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم
لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا حماد
عن ابراھیم قال لیس فیما عمل علیہ من الثیران صدقۃ ولا علی ما یکون من الابل الطحانات
والعمالات صدقۃ **قال محمدؒ** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ علیہ **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ہے اسکے کہ عمل کیا گیا اوس میں ثیران سے زکوٰۃ اور نہیں اونٹوں
پیسنے والوں اور کام کرنے والوں میں زکوٰۃ امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ

کا **باب** زکوٰۃ الزرع والعشر کھیتی کی زکوٰۃ اور عشر کا بیان **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ
عن حماد عن ابراھیم قال فی کل شیء اخرجت الارض مما سقت السماء او سقی سیحا
العشر وما سقی بغرب او دالیۃ ففیہ نصف العشر **قال محمدؒ** وبھذا کان یاخذ ابوحنیفۃ
واما فی قولنا فلیس فی الخضر صدقۃ والخضر البقول والرطاب وما لم یکن لہ ثمرۃ باقیۃ
نحو البطیخ والقثاء والخیار وما کان من الحنطۃ والشعیر والتمر والزبیب واشباہ ذلک فلیس
فیہ صدقۃ حتی یبلغ خمسۃ اوسق والوسق ستون صاعا والصاع قفیز الحجاجی وربع
الھاشمی وھو ثمانیۃ ارطال **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا ہر چیز میں کہ زمین نکالے
اوسکو اوس قسم سے کہ پانی پلایا ہو اوسکو آسمان نے یا پلائے گئے چشمے اور نہر سے دسواں حصہ ہے اور
جو چیز کہ پلائی جاوے ساتھ چرسہ یا جانور پانی نکالنے والے کے کوئیں سے تو اوس میں بیسواں
حصہ ہے امام محمدؒ نے کہا کہ امام ابوحنیفہ اسی کو لیتے تھے اور اسیپر ہمارے قول میں سو نہیں سبز ترکاریوں
میں زکوٰۃ اور خضر ترکاریاں اور تر چیزاں ہیں اور وہ چیز کہ اسکا میوہ ذخیرہ سے نہ رہ سکے مانند تربوز
اور ککڑی کھیرے کی اور جو چیز کہ ہو گیہوں سے اور جو سے اور کھجور اور انگور خشک سے اور مانند اسکی
پس اوس میں زکوٰۃ نہیں یہانتک کہ پانچ وسق کو پہونچے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع
قفیز حجاجی اور ربع ہاشمی ہے اور وہ آٹھ رطل ہے **ف** پانچ وسق انگریزی وزن کے حساب سے
پچیس من ہوتے ہیں اس سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا کہ کھجور کے سوا

ثیران بروزن نیران جمع ثور بمعنی گاو نر ۱۲ غلام حیدر عفی عنہ

کسی ترکاری اور میوی مین زکوۃ نہین لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہر چیز مین زکوۃ واجب ہے کم ہو یا بہت
مگر گھاس اور لکڑی اور بانس مین نہین ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ
فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَاٰتُوْا حَقَّہٗ یَوْمَ حَصَادِہٖ قَالَ نَسَخَتْھَا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے اس آیت کو حق مین کہ
دو حق اوسکا دن کاٹنے اوسکے کے ابراہیم نے کہا کہ یہ آیت منسوخ ہے یعنے کھیتی وغیرہ میوون اور ترکاریون
مین زکوۃ واجب نہین **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ اَبِیْ عِکْرِمَۃَ الْمُحَارِبِیِّ عَنْ زِیَادِ بْنِ
حُدَیْرٍ قَالَ بَعَثَہٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض مُصَدِّقًا اِلٰی عَیْنِ التَّمْرِ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ مِنْ
اَمْوَالِھِمْ رُبُعَ الْعُشْرِ وَمِنْ اَمْوَالِ اَھْلِ الذِّمَّۃِ اِذَا اخْتَلَفُوْا بِھَا لِلتِّجَارَۃِ نِصْفَ الْعُشْرِ وَمِنْ اَمْوَالِ
اَھْلِ الْحَرْبِ الْعُشْرَ **ترجمہ** زیاد بن حدیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے اوسکو عین تمر (ایک جگہہ کا نام ہے)
مین زکوۃ تحصیل کرنے کو بہیجا سو حکم کیا اوسکو یہ کہ لیوے مسلمانون کے مال سے چالیسوان حصہ اور اہل ذمہ
کافرون کے مال سے جبکہ اوس سے تجارت کرتے ہون بیسوان حصہ اور اہل حرب کے مال مین سے دسوان
حصہ **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا الْھَیْثَمُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ
اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رض قَالَ کَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَبْعَثُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ مُصَدِّقًا اِلٰی اَھْلِ
الْبَصْرَۃِ قَالَ فَاَرَادَنِیْ اَنْ اَعْمَلَ لَہٗ فَقُلْتُ لَا حَتّٰی تَکْتُبَ لِیْ عَھْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الَّذِیْ
کَتَبَ لَکَ فَکَتَبَ لِیْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِیْنَ رُبُعَ الْعُشْرِ وَمِنْ اَمْوَالِ اَھْلِ الذِّمَّۃِ اِذَا
اخْتَلَفُوْا بِھَا لِلتِّجَارَۃِ نِصْفَ الْعُشْرِ وَمِنْ اَمْوَالِ اَھْلِ الْحَرْبِ الْعُشْرَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَ
بِھٰذَا کُلِّہٖ نَاْخُذُ فَاَمَّا مَا اُخِذَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَھُوَ زَکٰوۃٌ فَیُوْضَعُ فِیْ مَوَاضِعِ الزَّکٰوۃِ
الْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاکِیْنِ وَمَنْ سَمَّی اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَمَا اُخِذَ مِنْ اَھْلِ الذِّمَّۃِ وَمِنْ اَھْلِ الْحَرْبِ
وُضِعَ مَوْضِعَ الْخَرَاجِ فِی الْبَیْتِ الْمَالِ لِلْمُقَاتِلَۃِ **ترجمہ** انس بن سیرین سے روایت ہے کہ انس نے کہا
کہ عمر انکو اہل بصرہ کی طرف زکوۃ تحصیل کرنے کو بہیجتے تہے سو ارادہ کیا حضرت انس نے کہ مین انکے
لیے زکوۃ تحصیل کرون سو مینے کہا کہ مین نہین کرونگا یہانتک کہ تو مجہہ کو عہد اپنا دیوے جو کہ عمر
نے تیرے لیے لکہا تہا سو اوس نے میرے لیے عہد لکہا یہ کہ مین مسلمانون کے مال مین سے چالیسوان
حصہ لون اور اہل ذمہ کے مال مین سے جبکہ اوس سے تجارت کرتے ہون بیسوان حصہ لون اور اہل
حرب کے مال مین سے دسوان حصہ امام محمد نے کہا کہ انہین سب حکم کو ہم لیتے ہین لیکن جو مسلمانون

سے لیوے وہ زکوۃ ہے سو رکھا جاوے سب سے بیچ جگہ زکوۃ کے واسطے فقیرون اور مسکینون کے جنکا نام اللہ
نے قرآن میں لیا اور جو مال کہ اہل ذمہ اور اہل حرب سے لیا جاوے تو وہ خراج کی جگہہ بیت المال میں
رکھا جاوے واسطے نمازیون کے اور مجاہدون کے ۔ **باب** کیف تعطی الزکوۃ زکوۃ کسطرح
دیجاوے **محمدٌ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا عمر بن جبیر عن ابراھیم
النخعی ان رجلا اراد ان یعطی زکوۃ اربع مائۃ درھم فذھب الی ابراھیم یدلہ
فکان یعطی اھل البیت عشرۃ دراھم فقال ابراھیم لو کنت انا کان ان اغنی
بھا اھل بیت من المسلمین احب الی **قال محمدٌ** وبہ ناخذ اعطی من الزکوۃ ما بینہ
وبین المائتین ولا یبلغ بھا مائتین الا ان یکون مغرما فیعطی قدر دینہ وفضل مائتی
درھم الا قلیل وھذا قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد نے چارسو
درہم کی زکوۃ دینے کا ارادہ کیا سو ابراہیم پاس گیا کہ اوسکو بتلاوے سو وہ ہر گھر والون کو دس
درہم دیتا تہا سو ابراہیم نے کہا کہ اگر میں ہوتا تو ہر گھر والون کو بہوکہ سے بے پرواہ کرتا میرے
نزدیک بہتر تہا یعنے اتنا دیتا کہ وہ بے پرواہ ہوجاتے امام محمدؒ نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں کر دیا
جاوے زکوۃ سے وہ چیز کہ اوسکے اور دو سو درم کے درمیان ہے اور دو سو درہم کو نہ پہونچے مگر یہ
کہ قرضدار ہو تو اپنے قرض کے موافق دیا جاوے اور اس سے زیادہ دو سو درہم مگر کچہ کم اور یہی قول
ہے ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا **باب** زکوۃ الابل اونٹون کی زکوۃ کا بیان **محمدٌ**
قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن عبد اللہ بن مسعود انہ قال فی
خمس من الابل شاۃ الی تسع فاذا زادت واحدۃ ففیھا شاتان الی اربع عشرۃ فاذا زادت
واحدۃ ففیھا ثلث شیاہ الی تسع عشرۃ فاذا زادت واحدۃ ففیھا اربع شیاہ الی
اربع وعشرین فاذا زادت واحدۃ ففیھا ابنۃ مخاض الی خمس وثلثین فاذا زادت
واحدۃ ففیھا ابنۃ لبون الی خمس واربعین فاذا زادت واحدۃ ففیھا حقۃ الی
ستین فاذا زادت واحدۃ ففیھا جذعۃ الی خمس وسبعین فاذا زادت واحدۃ ففیھا
بنتا لبون الی تسعین فاذا زادت واحدۃ ففیھا حقتان الی عشرین ومائۃ ثم تستقبل
الفریضۃ فاذا کثرت الابل ففی کل خمسین حقۃ **قال محمدٌ** وبھذا ناخذ وھو قول

اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ پانچ اونٹون مین ایک بکری دینی
آتی ہے نو تک اور جب نو سے ایک اونٹ زیادہ ہووے تو ان مین دو بکریان ہین چودہ تک اور جب پندرہ
ہون تو انمین تین بکریان ہین اونیس تک اور جب بیس ہون تو اون مین چار بکریان ہین چوبیس
تک اور جب پچیس اونٹ ہون تو انمین برس روز کی بوتی دینی آتی ہے پینتیس تک اور جب ایک
زیادہ ہو تو اون مین دو برس کی بوتی ہے پینتالیس تک اور جب ایک زیادہ ہو تو ان مین تین
برس کی اونٹنی دینی آتی ہے ساٹھہ تک اور جب ایک زیادہ ہو تو ان مین چار برس کی اونٹنی دینی
آتی ہے کہ پانچوین برس مین لگی ہو پچھتر تک اور جب ایک زیادہ ہو تو اون مین دو بوتیان دو دو
برس کی دینی آتی ہین اور جب ایک زیادہ ہو تو اون مین دو اونٹنیان تین تین برس کی دینی آتی
ہین ایک سو بیس تک پھر ازسر نو زکوۃ شروع کیجاوے یعنے ہر پانچ اونٹنیون مین بکری پھر بنت
مخاض وغیرہ موافق ترتیب مذکور کے اور جب اونٹ بہت ہون یعنے ایکسو بیس سے زیادہ تو پھر
پچاس اونٹون مین پورے تین برس کی اونٹنی دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّہٗ قَالَ فِیْ مِائَۃٍ وَّخَمْسَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ مِنَ الْاِبِلِ حِقَّتَانِ وَ
شَاۃٌ وَفِی الثَّلٰثِیْنَ وَالْمِائَۃِ حِقَّتَانِ وَشَاتَانِ وَفِیْ خَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ وَمِائَۃٍ حِقَّتَانِ وَثَلٰثُ
شِیَاہٍ وَفِیْ اَرْبَعِیْنَ وَمِائَۃٍ حِقَّتَانِ وَاَرْبَعُ شِیَاہٍ وَفِیْ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ وَمِائَۃٍ حِقَّتَانِ وَابْنَۃُ
مَخَاضٍ وَفِیْ خَمْسِیْنَ وَمِائَۃٍ ثَلٰثُ حِقَاقٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا کُلِّہٖ نَاْخُذُ ثُمَّ
تُسْتَقْبَلُ الْفَرِیْضَۃُ اَیْضًا فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسِیْنَ اُخْرٰی کَانَتْ فِیْهَا حِقَّۃٌ ثُمَّ تُسْتَقْبَلُ الْفَرِیْضَۃُ
وَهٰذَا کُلُّہٗ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ ایکسو
پچیس اونٹون مین تین تین برس کی دو اونٹنیان دینی آتی ہین اور ایک بکری اور ایک سو تیس مین
تین برس کی دو اونٹنیان اور دو بکریان دینی آتی ہین اور ایک سو پینتیس مین دو حقے اور تین بکریان
دینی آتی ہین اور ایکسو چالیس مین دو حقے اور چار بکریان دینی آتی ہین اور ایک سو پینتالیس
مین دو حقے اور برس روز کی ایک بوتی دینی آتی ہے اور ایک سو پچاس مین تین اونٹنیان
تین برس کی دینی آتی ہین امام محمد نے کہا کہ انہین سب حکمون کو ہم لیتے ہین پھر ازسر نو زکوۃ

شروع کیجاوے سو جب اوپر پچاس کو پہونچیں تو اون میں ایک اونٹنی تین برس کی دینی آتی ہے پھر از سر
نو زکوٰۃ شروع کی جاوے اور یہی سب قول ہے ابو حنیفہ کا **ف** جب اونٹ ایک سو بیس سے زیادہ
ہوں تو از سر نو زکوٰۃ نہ شروع کیجاوے بلکہ ہر چالیس میں دو برس کی بوتی اور ہر پچاس میں تین برس
کی بوتی دینی آتی ہے اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا اور امام ابو حنیفہ رح وغیرہ کہتے ہیں کہ از سر نو زکوٰۃ
شروع کی جاوے یعنی جب ایک سو بیس سے پانچ زیادہ ہوں تو لازم ہونگے دو حقے اور ایک بکری
پھر ہر پانچ میں ایک بکری چوبیس تک پھر بنت مخاض وغیرہ سو افق ترتیب مذکور کے

باب زَكٰوةِ الْغَنَمِ بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ فِيْ اَقَلَّ مِنَ الْاَرْبَعِيْنَ مِنَ الْغَنَمِ
زَكٰوةٌ فَاِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا شَاةٌ اِلٰى مِائَةٍ وَّعِشْرِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا
شَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ عَلٰى مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلٰثِ مِائَةٍ
فَاِذَا كَثُرَتِ الْغَنَمُ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رض نے کہا کہ نہیں چالیس بکریوں سے
کم میں زکوٰۃ سو جب چالیس ہوں تو ان میں ایک بکری دینی آتی ہے ایک سو بیس بکریوں تک اور
جب ایک زیادہ ہو تو ان میں دو بکریاں دینی آتی ہیں دو سو تک اور جب دو سو سے ایک زیادہ
ہو تو ان میں تین بکریاں ہیں تین سو تک اور جب بکریاں بہت ہوں تو ہر سو میں ایک بکری
دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ اوسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض
اَنَّهٗ بَعَثَ سَعْدَ اَوْ سَعِيْدَ بْنَ مَالِكٍ مُصَدِّقًا فَاَتٰى عُمَرَ يَسْتَاْذِنُهٗ فِيْ جِهَادٍ فَقَالَ اَوَلَسْتَ
فِيْ جِهَادٍ قَالَ وَمِنْ اَيْنَ وَالنَّاسُ يَزْعُمُوْنَ اَنِّيْ اَظْلِمُهُمْ قَالَ وَمِمَّ ذٰلِكَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ تَحْسِبُ
عَلَيْنَا السَّخْلَةَ فِي الْعَدَدِ قَالَ احْسِبْهَا وَاِنْ جَاءَ بِهَا الرَّاعِيْ عَلٰى كَفِّهٖ اَوَلَسْتَ تَدَعُ
لَهُمُ الْمَاخِضَ وَالرُّبّٰى وَالْاَكِيْلَةَ وَتَيْسَ الْغَنَمِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَالْمَاخِضُ الَّتِيْ
فِيْ بَطْنِهَا وَلَدُهَا وَالرُّبّٰى الَّتِيْ تُرَبِّيْ وَلَدَهَا وَالْاَكِيْلَةُ الَّتِيْ تُسَمَّنُ لِلْاَكْلِ اِنَّمَا يَنْبَغِيْ
لِلْمُصَدِّقِ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ اَوْسَطِ الْغَنَمِ يَدَعُ الْمُرْتَفِعَ وَالرُّذَالَ وَيَاْخُذُ مِنَ الْاَوْسَاطِ

الْمُهَاجِرِيْنَ فَصَاعِدًا **ترجمہ** حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے سعد کو زکوۃ تحصیل کرنیکو بھیجا سو وہ حضرت عمرؓ کے پاس جہاد کی اجازت لینے کو آیا عمرؓ نے کہا کہ کیا تو جہاد مین نہین ہے یعنے زکوۃ تحصیل کرنے مین بھی جہاد کا ثواب ہے اوس نے کہا کہ یہ کیسا ہی ہوگا اور حالانکہ لوگ خیال کرتے ہین کہ مین انپر زیادہ ظالم ہون عمرؓ نے کہا کہ تجھکو ظالم کیون کہتے ہین سعد نے کہا کہتے ہین کہ تو بھیر بکری کا بچہ گن لیتا ہے سعد نے کہا کہ مین اسکو گن لونگا اگرچہ چرواہا اوسکو اپنی ہتیلی پر لاوے عمرؓ نے کہا کہ کیا تو انکے لیئے ماخض اور ربی اور اکیلہ اور بکریون کا نر نہین چھوڑتا یعنے جب عمدہ قسم کے مال انکو چھوڑ دیے جاتے ہین تو پھر بچہ بھی بکریون مین حساب کیا جاوے گا اگرچہ نہایت ہی چھوٹا ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور ماخض وہ بکری ہے جسکے پیٹ مین بچہ ہو یعنے حاملہ ہو اور ربی وہ بکری ہے جو اپنا بچہ پالتی ہو اور اکیلہ وہ بکری ہے جو کہانے کے لیئے موٹی کیجاوے اور زکوۃ لینے والے کو تو یہ لائق ہے کہ زکوۃ مین درمیانی بکریان لیوے اعلی اور ادنی درجے کی چھوڑ دیوے **بَابُ**

زَكٰوةِ الْبَقَرِ گائے کی زکوۃ کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ شَيْءٌ فَاِذَا كَانَتْ ثَلٰثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ فَفِيْهَا تَبِيْعٌ اَوْ تَبِيْعَةٌ اِلَى اَرْبَعِيْنَ فَاِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا مُسِنَّةٌ ثُمَّ مَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ كَانَ يَاْخُذُ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَلَيْسَ فِي الزِّيَادَةِ عَلَى الْاَرْبَعِيْنَ شَيْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ الْبَقَرُ سِتِّيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتِّيْنَ كَانَ فِيْهَا تَبِيْعَانِ اَوْ تَبِيْعَتَانِ وَالتَّبِيْعُ الْجَذَعُ الْحَوْلِيُّ وَالْمُسِنَّةُ الثَّنِيَّةُ فَصَاعِدًا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین تیس گائیون سے کم مین زکوۃ سو جب تیس گائین ہون تو انمین ایک گای یا بیل برس روز کی چالیس گائین تک اور جب گائین چالیس ہون تو ان مین ایک گائے ہے دو برس کی پھر جو زیادہ ہو تو اسی حساب سے ان مین زکوۃ واجب ہوگی امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو امام ابوحنیفہؒ لیتے ہین اور ہمارے قول مین سو نہین چالیس سے زیادہ مین کچھ یہانتک کہ گائے ساٹھ تک نہین سو جب ساٹھ کو پہونچین تو ان مین دو گائین ہین ایک ایک برس کی یا دو بیل ایک ایک برس کے اور تبیع ایک سال کا بچہ ہے اور مسنہ دو سال یا زیادہ کا ہے **بَابُ** الرَّجُلِ يَجْعَلُ مَالَهٗ لِلْمَسَاكِيْنِ اَلرَّجُلُ مرد اپنا مال مسکینون کے لیے وقف کر جاوے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ

عن ابراهيم قال اذا جعل الرجل ماله في المساكين صدقة فلينظر الى ما يسعه ويسع
عياله فليمسكه وليتصدق بالفضل فاذا ايسر تصدق بمثل ما امسك **قال محمد**
وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة وانما عليه ان يتصدق من ماله بأموال الزكوة
الذهب والفضة والمتاع للتجارة والابل والبقر والغنم السائمة فاما متاع
الرقيق والدور وغير ذلك مما ليس للتجارة فليس عليه ان يتصدق به الا ان
يكون عناه في يمينه **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنا مال
مسکینوں میں وقف کر جاوے تو چاہیے کہ دیکھا جاوے اُس چیز کو کہ اوسمیں سما سکے اور اسکے
عیال کا ارادہ ہو تو چاہیے کہ روک رکھے اوسکو اور جو زیادہ ہو اسکو خیرات کرے سو جب مالدار ہو
تو جسقدر روکا تھا اوسقدر خیرات کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام
ابو حنیفہ کا اور سوا اسکے نہیں لازم اسپر یہ ہے کہ خیرات کرے اپنے مال سے ساتھ مال زکوۃ
کے یعنے سونا اور چاندی اور جو اسباب کہ تجارت کے لیے ہو اور اونٹ اور گائے اور بکری
چرانیوالیں اور اسپر اسباب اور غلام اور گھر وغیرہ جو تجارت کے لیے نہ ہو تو انکا خیرات کرنا اسپر
نہیں مگر یہ کہ اپنی قسم میں مراد رکھی ہو

كتاب المناسك حج کے احکام کا بیان

باب الاحرام والتلبية احرام اور لبیک کہنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن سعيد بن جبير قال لما انبعث به بعيره قال لبيك اللهم لبيك لبيك
لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك لبيك اله الحق
لبيك غفار الذنوب لبيك **قال محمد** ان شاء الرجل احرم حين ينبعث
به بعيره وان شاء في دبر صلاته والتلبية المعروفة الى قوله والملك لا شريك لك
فما زدت فحسن وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا جبکہ
اوسکا اونٹ اسکو لیکر کھڑا ہوا لبیک اللہم لبیک آخر تک یعنے بار بار حاضر ہوں تیری خدمت میں
یا الہی حاضر ہوں خدمت میں تیرا کوئی شریک نہیں میں خدمت میں حاضر ہوں مقرر حمد اور
نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہے نہیں کوئی شریک تیرا حاضر ہوں خدمت میں اے
سچے خدا حاضر ہوں خدمت میں اے گناہ بخشنے والے حاضر ہوں تیری خدمت میں امام محمد

نے کہا کہ اگر چاہے مرد تو احرام باندہے جبکہ اوسکا اونٹ اوسکو لیکر کہڑا ہووے اور اگر چاہے تو
اپنی نماز کے پیچہے احرام باندہے اور مشہور تلبیہ لبیک الملک الخ ایک ایک بار ہے اور جو زیادہ کرے
تو بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **ف** امام شافعیؒ کہتے ہین کہ جب اونٹ کہڑا ہو یہ بیٹہے
تو اسوقت احرام باندہے یعنے احرام کی نیت کرے اور زبان سے لبیک کہے اور امام ابو حنیفہؒ کہتے
ہین کہ احرام کی دو رکعتون کے بعد احرام باندہے اسحال مین کہ بیٹہا ہو اور اگر اونٹنی پر سوار ہوکے
احرام باندہے تو بہی درست ہے اور یہی قول قوی ہے کہ جس جگہہ چاہے احرام باندہے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعَ خِصَالٍ قَالَ مَا هُنَّ قَالَ رَأَيْتُكَ
حِيْنَ اَرَدْتَ اَنْ تُحْرِمَ رَكِبْتَ رَاحِلَتَكَ ثُمَّ اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ اَحْرَمْتَ حِيْنَ
انْبَعَثَتْ بِكَ بَعِيْرُكَ وَرَأَيْتُكَ اِذَا طُفْتَ بِالْبَيْتِ لَمْ تَعْدُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ حَتّٰى
تَسْتَلِمَهٗ وَرَأَيْتُكَ تُلَوِّنُ لِحْيَتَكَ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ تَتَوَضَّأُ فِي النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ قَالَ
اِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ فَصَنَعْتُهٗ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ ایک مرد
نے ابن عمر سے کہا کہ اے ابا عبد الرحمان مین تجہکو دیکہتا ہون کہ تو چار کام کرتا ہے اوس نے
کہا وہ چار کام کیا ہین اوس نے کہا مین تجہکو دیکہتا ہون کہ جب تو احرام کا ارادہ کرتا ہے تو اپنی
سواری پر سوار ہوتا ہے پہر قبلے کیطرف مونہہ کرتا ہے پہر جب تیرا اونٹ تیرے ساتہہ کہڑا ہوتا
ہے تو اسوقت تو احرام باندہتا ہے اور مین تجہکو دیکہتا ہون کہ جب تو کعبے کا طواف کرتا ہے
تو رکن یمانی سے آگے نہین بڑہتا یہانتک کہ اوسکو چومے یعنے اوسکو چومکر آگے بڑہتا ہے اور
مین تجہکو دیکہتا ہون کہ تو اپنی داڑہی زردی سے رنگتا ہے اور مین تجہکو دیکہتا ہون کہ اپنی
جوتی مین وضو کرتا ہے ابن عمر نے کہا کہ مینے حضرت کو دیکہا ہے یہ سب کام کرتے تہے سو مین بہی
انکو کرتا ہون **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **بَابُ
الْقِرَانِ وَفَضْلِ الْاِحْرَامِ** قران اور احرام کی فضیلت کا بیان **ف** حج کرنیوالے تین قسم
ہین ایک تو مفرد ہے اور مفرد وہ ہے کہ نرے حج کا احرام باندہے اور دوسرا قارن اور قارن

وہ ہے کہ حج اور عمرے دونون کا احرام باندہے اور تیسرا متمتع اور متمتع وہ ہے کہ حج کے مہینون مین میقات سے اول عمرے کا احرام باندہے اور افعال عمرے کے بجالاوے پہر اگر ہدی ساتہہ لایا ہے تو احرام باندہے رہے اور اگر قربانی ساتہہ نہین لایا تو احرام سے نکل آوے اور مکہ مین بیٹھا رہے جب حج کے ایام آوین تو حج کا احرام حرم سے باندہکر حج ادا کرے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا منصور بن المعتمر عن ابراھیم النخعی عن ابی نصر السلمی عن علی بن ابی طالب قال اذا اھللت بالحج والعمرۃ فطف لھما طوافین واسع لھما سعیین بالصفا والمروۃ قال منصور فلقیت مجاھدا وھو یفتی بطواف واحد لمن قرن فحدثتہ بھذا الحدیث فقال لوکنت سمعت لم افت الا بطوافین واما بعد الیوم فلا افتی الا بھما **قال** محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ +

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب تو حج اور عمرے دونون کا احرام باندہے تو دونون کے لیے دو بار کعبے کا طواف کر اور دو بار صفا اور مروہ کی سعی کر منصور نے کہا کہ مین مجاہد سے ملا اور وہ قارن کو ایک طواف کا فتوے دیتے تھے سو مین نے اس سے یہ حدیث بیان کی اوس نے کہا کہ اگر مینے یہ حدیث سنی ہوتی تو نہ فتوے دیتا مگر ساتہہ دو طوافون کے اور ایسا اس دن کے بعد سو نہ فتوی دونگا مین مگر ساتہہ دو طواف کے **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **فائدہ** امام شافعی کے نزدیک قارن کو صرف ایک طواف کرنا آتا ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن طاؤس قال لو حججت الف حجۃ لم ادع القران حتی لقد کنا ندعوہ الحج الاکبر والحج الاصغر ونری ان حج من لم یقرن لم یکمل **قال** محمد وبہ ناخذ القران عندنا افضل من غیرہ وکل جمیل حسن وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ طاؤس نے کہا کہ اگر مین ہزار حج کرون تو بہی قران کو نہ چہوڑون یہانتک کہ ہم اوسکو حج اکبر کہا کرتے تہے اور نرے حج کو چہوٹا حج کہتے تہے اور ہم دیکہتے تہے کہ جو قران نہ کرے اوسکا حج کامل نہین **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ قران ہمارے نزدیک افضل ہے غیر سے اور سب عمدہ اور بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم

عن عمر بن الخطاب انه انما نهى عن الافراد بما اتى ان فلا يعني بقوله نهى عن الافراد افراد العمرة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے افراد سے منع کیا تھا یعنے تنہا عمرہ کرنے کا جو حج کے مہینوں میں ہے کہ منع کیا تھا اور قران و تمتع سے منع نہیں کیا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علي بن ابي طالب قال تمام الحج والعمرة ان تحرم بهما من دويرة اهلك قال **محمد** وبه ناخذ ما عجلت من الاحرام فهو افضل اذا ملكت نفسك وهو قول ابي حنيفة ترجمہ عبداللہ بن سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ کمال حج اور عمرے کا یہ ہے کہ تو اپنے گہر کے اندر سے دونوں کا احرام باندہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ احرام مین جلدی کرنی افضل ہے اگر تو اپنی جان پر قادر ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا شيخ من ربيعة عن معوية بن اسحاق القرشي قال ان الحاج مغفور له ولمن استغفر له الى انسلاخ المحرم ترجمہ معاویہ بن اسحاق سے روایت ہے کہ مقرر مغفرت کی جاتی ہے واسطے حاجی کے اور واسطے اوسکے کہ مغفرت مانگے وہ اوسکے لیے محرم کے گذرنے تک **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا ايوب بن عائذ الطائي عن مجاهد قال حاج بيت الله والمعتمر والمجاهد في سبيل الله وفد الله دعاهم فاجابوه ويعطيهم ما سالوه ترجمہ مجاہد نے کہا کہ کعبے کا حاجی اور عمرہ کرنے والا اور خدا کی راہ مین جہاد کرنے والا تینوں اللہ پاک کے مہمان ہین خدا نے انکو بلایا سو اونہوں نے اوسکی اجابت کی اور جو مانگین سو خدا اون کو دیتا ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا محمد بن مالك الهمداني عن ابيه قال خرجنا في رهط يريد مكة حتى اذا كنا بالربذة رفع لنا خباء فاذا فيه ابو ذر الغفاري فاتيناه فسلمنا عليه فرفع جانب الخباء فرد السلام فقال من اين اقبل القوم فقلنا من الفج العميق قال فاين تؤمون قال البيت العتيق ٦٠
قال الله الذي لا اله الا هو ما اشخصكم غير الحج فلو ذلك علينا فرار احلفنا له فقال انطلقوا ثم استقبلوا العمل ترجمہ مالک ہمدانی سے روایت ہے کہ ہم ایک جماعت مین مکے کے ارادے سے نکلی یہانتک کہ جب ربذہ (ایک جگہہ کا نام ہے) مین پہونچے تو ہمکو

ایک خیمہ نظر آیا سو ناگاہ اوسمین ابو ذر غفاری تھے سو ہم اون کے پاس آئے اور ہمنے انکو سلام کہی سو اس نے خیمہ کا ایک کنارہ اوٹھایا اور سلام کا جواب دیا اور کہا کہ تم لوگ کہان سے آئے ہو ہمنے کہا اوس دور سے کہا کہا نکا ارادہ رکھتے ہو اونہون نے کہا کعبے کا کہا قسم ہے اوس امر کی کہ اوسکو سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں کہ صرف تم حج ہی کی نیت سے آئے ہو اور کوئی مطلب نہین سو یہ بات کئی بار ہم سے کہی سو ہم نے اونکے لیے قسم کی کہ ہم فقط حج ہی کی نیت سے آئے ہین کہا ابو ذر نے کہ اپنے حج کو جاؤ پھر ابتدا سے حج کا عمل شروع کرو یعنے احرام باندہو **بَابُ** الطَّوَافِ وَالْقِرَآءَةِ فِى الْكَعْبَةِ طواف اور کعبہ مین قرآن پڑہنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ مقرر حضرت جلدی چلے حجر اسود سے حجر اسود تک امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ الرَّمَلُ فِى الْاَشْوَاطِ الثَّلٰثَةِ الْاُوَلِ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ حِيْنَ يَبْتَدِئُ الطَّوَافَ حَتّٰى يَنْتَهِىَ اِلَيْهِ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ كَامِلَةٍ وَيَمْشِى الْاَرْبَعَةَ الْاَوَاخِرَ مَشْيًا عَلٰى هَيْئَتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عطا بن ابی رباح سے روایت ہے کہ جلدی چلے حجر اسود سے حجر اسود تک امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ رمل پہلے تین شوط مین ہے حجر اسود سے جبکہ طواف شروع کرے یہانتک کہ حجر اسود کے پاس پہونچے تین طواف کامل اور پھر اخیر چار بار مین اپنی اصلی چال چلے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** کعبے کے گرد جو ایک بار پھر حجر اسود سے حجر اسود تک تو اوسکو شوط کہتے ہین اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے سو جب حضرت ایک طواف کرتے تھے تو پہلے تین بار مین جلدی چلتے تھے کندہے ہلا کر جیسے پہلوان چلتے ہین اور دوڑتے نہ تھے اور پھر چار بار اپنی معمولی چال چلتے یہ رمل کرنا سنت ہے اگرچہ اوسکی علت اب موجود نہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ اَنَّهٗ سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَعَ عِكْرِمَةَ فَجَعَلَ حَمَّادٌ يَصْعَدُ الصَّفَا وَلَا يَصْعَدُهٗ عِكْرِمَةُ وَيَصْعَدُ حَمَّادٌ الْمَرْوَةَ وَلَا يَصْعَدُ عِكْرِمَةُ قَالَ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا تَصْعَدُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَقَالَ هٰكَذَا طَوَافُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ حَمَّادٌ فَلَقِيْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا
طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ يَسْتَلِمُ الْاَرْكَانَ بِمِحْجَنِهٖ فَطَافَ
بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ لَمْ يَصْعَدْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ سَعِيْدِ
بْنِ جُبَيْرٍ نَاْخُذُ يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ اَنْ يَصْعَدَ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَيَسْتَقْبِلُ الْكَعْبَةَ حَيْثُ يَرَاهَا
ثُمَّ يَدْعُوْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ترجمہ ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ حماد نے صفا اور مروہ کے درمیان
سعی کی ساتھ عکرمہ کے سو حماد صفا پر چڑھتے تھے اور عکرمہ نہیں چڑھتے تھے اور حماد مروہ پر چڑھتے
تھے اور عکرمہ نہیں چڑھتے تھے سو میں نے عکرمہ کو کہا کہ کیا تو صفا اور مروہ پر نہیں چڑھتا اوس نے
کہا کہ حضرت کا طواف اسی طرح تھا حماد نے کہا کہ میں سعید بن جبیر سے ملا اور یہ بات اونسے کہی
کہا کہ حضرت نے تو اپنی سواری پر طواف کیا تھا اس حال میں کہ آپ بیمار تھے ہاتھ لگاتے تھے رکنوں
کو اپنے ساتھ لکڑی خمدار کے سو آپ نے صفا اور مروہ کا طواف اپنی سواری پر کیا اسی سبب سے اوپر نہ چڑھے
محمد نے کہا کہ صفا اور مروہ پر چڑھے اور کعبے کی طرف منہ کرے جس جگہ سے اوسکو دیکھے پھر دعا مانگے اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ
اَنَّهٗ قَرَءَ فِي الْكَعْبَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِالْقُرْاٰنِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَرٰى بِهٰذَا بَاْسًا اِذَا قَرَءَ مَا يَجُوْزُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کعبے میں پہلی رکعت میں قرآن پڑھا اور دوسری میں قل ہو اللہ احد
امام محمد نے کہا کہ ہم اسمیں کچھ ڈر نہیں دیکھتے جب کہ پڑھے جو جائز ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب مَتٰى يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ وَالتَّمَرُّطِ فِي الْحَجِّ یعنی لبیک کہنی کب موقوف کرے اور حج میں خرچ کرنا

بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
قَالَ يَقْطَعُ الْمُحْرِمُ التَّلْبِيَةَ بِالْعُمْرَةِ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَيَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ بِالْحَجِّ
فِيْ اَوَّلِ حَصَاةٍ يَرْمِيْ بِهَا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَبِهٖ نَاْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر عمرے
کا احرام باندھا ہو تو جب حجر اسود کو ہاتھ لگاوے اسوقت لبیک کہنی قطع کرے اور اگر حج کا احرام
باندھا ہو تو جب جمرہ عقبہ کو پہلے کنکری مارے تو اسوقت لبیک کہنی موقوف

کرے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَشْتَرِطُ فِی الْحَجِّ قَالَ لَیْسَ شَرْطُهٗ بِشَیْءٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اُس مرد کے حق میں کو حج میں شرط کرے کہا اوسکی شرط کچہہ چیز نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ** الْعُمْرَةِ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَغَیْرِهَا حج کے مہینوں میں اور غیر میں عمرہ کرنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ اِذَا اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ فِیْ غَیْرِ اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ اَقَامَ حَتّٰی یَحُجَّ اَوْرَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ ثُمَّ حَجَّ فَلَیْسَ بِمُتَمَتِّعٍ وَاِذَا اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ ثُمَّ حَجَّ فَلَیْسَ بِمُتَمَتِّعٍ وَاِذَا اعْتَمَرَ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ اَقَامَ حَتّٰی یَحُجَّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا کُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ جب کوئی مرد حج کے غیر مہینوں میں عمرے کا احرام باندہے پہر ٹہیرا رہے یہانتک کہ حج کرے یا اپنے گھر کیطرف پہر جاوے پہر حج کرے تو وہ متمتع نہیں اور جب حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندہے پہر اپنے گہر والوں کے طرف پہر جاوے پہر جاکر حج کرے تو وہ بہی .... متمتع نہیں اور جب حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندہے پہر مکے میں ٹہیرا رہے یہانتک کہ حج کرے تو وہ متمتع ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ رح عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مَکَّةَ اِعْتَمَرَ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ حَجَّ مِنْ عَامِهٖ ذٰلِكَ قَالَ لَیْسَ عَلَیْهِ هَدْیٌ بِمُتْعَتِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَذٰلِكَ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ یَکُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی آدمی مکے کا رہنے والا حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندہے پہر اسی سال میں حج کرے تو اوسپر متمتع کے بدلے قربانی واجب نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور یہ واسطے اس آیت کے ہے کہ یہ قربانی اوسکے لیے ہے جسکے گہر والے مسجد حرام میں حاضر نہ ہوں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا **ف** یعنے اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مکے کے رہنے والا تمتع کرے تو اسپر قربانی واجب نہیں اور اگر آفاقی یعنے غیر مکی تمتع کرے تو اسپر قربانی واجب

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة رحمة الله علیه عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یقدم متمتعا فی شهر رمضان فلا یطوف حتی یدخل شوال قال هو متمتع لانه طاف فی اشهر الحج **قال محمد** وبه ناخذ عمرته فی الشهر الذی یطوف فیه ولیس فی الشهر الذی یحرم فیه وهو قول ابی حنیفة رحمة الله علیه

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی رمضان مبارک کے مہینے مین تمتع کی نیت سے مکے مین آوے اور نہ طواف کرے یہانتک کہ داخل ہو مہینا شوال کا تو وہ متمتع ہے اسواسطے کہ اس نے حج کے مہینون مین طواف کیا امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ عمرہ اوسکا اس مہینے مین واقع ہوا ہے جسمین اوس نے طواف کیا اس مہینے مین نہین جسمین اوس نے احرام باندھا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة رحمه الله تعالی عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یفوته صوم ثلثة ایام فی الحج قال علیه الهدی لا بد منه ولو ان یبیع ثوبه **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق مین کہ حج کے دنون مین اس سے تین روزے فوت ہون کہا اوسپر قربانی لازم ہے اگرچہ اپنا کپڑا بیچے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا یزید بن عبد الرحمن عن عجوز من العتیك عن عائشة ام المؤمنین رض انها قالت لا باس بالعمرة فی ای السنة شئت ما خلا خمسة ایام یوم عرفة ویوم النحر وایام التشریق **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة الا انا نقول عشیة عرفة فاما غداة عرفة فلا باس بالعمرة فیها **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہے کہ انھون نے کہا کہ نہین ہے عمرہ کا سال کے جس دن مین چاہے (یعنے عمرہ کرنا ہمیشہ درست ہے) سوای پانچ دنون کے عرفہ کے دن اور قربانی کے دن اور تشریق کے دنون مین امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا لیکن ہم کہتے ہین کہ عرفہ کے دن دوپہر سے پیچھے عمرہ کرنا درست نہین اور دوپہر سے پہلے عمرہ کرنا درست ہے

باب الصلوۃ بعرفة وجمع ترجمہ عرفات اور مزدلفہ مین نماز پڑھنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اذا صلیت یوم عرفة فی رحلك

فَصَلِّ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الصَّلوٰتَيْنِ لِوَقْتِهِمَا وَلَا تَرْتَحِلْ مِنْ مَنْزِلِكَ حَتّٰى تَفْرُغَ مِنَ الصَّلوٰةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كَانَ يَاخُذُ اَبُوْحَنِيْفَةَ فَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَاِنَّهٗ يُصَلِّيْهِمَا فِيْ رَحْلِهٖ كَمَا يُصَلِّيْهِمَا مَعَ الْاِمَامِ يَجْمَعُهُمَا جَمِيْعًا بِاَذَانٍ وَاِقَامَتَيْنِ لِاَنَّ الْعَصْرَ اِنَّمَا قُدِّمَتْ لِلْوُقُوْفِ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ وَعَنْ مُجَاهِدٍ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو کہ جب تو عرفہ کے دن اپنی جگہہ مین نماز پڑہے تو دونو نمازون سے ہر نماز اپنے وقت پر پڑہہ اور نہ کوچ کر اپنی جگہہ سے یہانتک کہ فارغ ہووے تو نماز سے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ابوحنیفہ لیتے تہے اور اسپر ہمارے قول مین سو وہ اسکو اپنی جگہہ مین پڑہے جیسے کہ پڑہتا ہے اوسکو ساتہہ امام کے سو دونو نمازون کو اکٹہے پڑہے ایک اذان سے اور دو اقامتون سے ہو اسلئے کہ عصر کی نماز تو وقوف عرفات کے لئے مقدم کی گئی ہے یعنے اور یہ علت تنہا آدمی کے حق مین بہی موجود ہے لیں اوسکو بہی دو نمازون کا جمع کرنا درست ہوگا اور اسیطرح روایت پہونچی ہمکو عائشہؓ سے اور عبداللہ بن عمرؓ اور عطاء ابن ابی رباح اور مجاہد سے محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الصَّلوٰةِ يَجْمَعُ قَالَ اِذَا صَلَّيْتَهُمَا بِجَمْعٍ صَلَّيْتَهُمَا بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ وَاِنْ تَطَوَّعْتَ بَيْنَهُمَا فَاجْعَلْ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ اِقَامَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَا يُعْجِبُنَا اَنْ يَّتَطَوَّعَ بَيْنَهُمَا ترجمہ حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر تو دو نمازونکو اکٹہے پڑہے تو دونو کو ایک تکبیر سے پڑہہ اور اگر تو انکے درمیان نفل پڑہے تو ہر ایک کے لیے علیحدہ تکبیر کہہ امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور دو نمازون کے درمیان نفل پڑہنے ہمکو پسند نہین محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَخْرُجُ يَوْمَ عَرَفَةَ مِنْ مَنْزِلِهٖ وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ اَلتَّعْرِيْفُ الَّذِيْ يَصْنَعُهُ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ مُحْدَثٌ اِنَّمَا التَّعْرِيْفُ بِعَرَفَاتٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم عرفہ کے دن اپنے جگہہ سے نہ نکلتے تہے اور امام ابوحنیفہ نے کہا کہ جو تعریف کہ لوگ عرفہ کے دن کرتے ہین سو بدعت ہے تعریف تو صرف عرفات مین ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین

بَابُ مَنْ وَاقَعَ اَهْلَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ

اگر کوئی شخص احرام کی حالت مین اپنی بی بی سے صحبت کرے تو اسکا کیا حکم ہے محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اَنَّ رَجُلًا اَتَاہُ فَقَالَ اِنِّیْ قَبَّلْتُ امْرَأَتِیْ وَاَنَا مُحْرِمٌ فَاَمْذَیْتُ بِشَهْوَتِیْ فَقَالَ اِنَّكَ شَبِقٌ اَهْرِقْ دَمًا وَتَمَّ حَجُّكَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا یُفْسِدُ الْحَجَّ حَتّٰی یَلْتَقِیَ الْخِتَانَانِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن عباسؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی عورت کا بوسہ لیا اور میں احرام میں تھا سو میں نے اپنی شہوت روکی ابن عباسؓ نے کہا کہ تو جماع کی بہت خواہش رکھتا ہے ایک جانور ذبح کر اور تیرا حج تمام ہوا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ حج فاسد نہیں ہوتا یہاں تک کہ دونوں ختنے آپس میں ملیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسی طرح روایت پہونچی ہم کو عطا بن ابی رباح سے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اِذَا جَامَعَ بَعْدَ مَا یُفِیْضُ مِنْ عَرَفَاتٍ فَعَلَیْهِ بَدَنَةٌ وَیَقْضِیْ مَا بَقِیَ مِنْ حَجِّهٖ وَتَمَّ حَجُّهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** عطا سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ جب کوئی عرفات سے پھرنے کے بعد اپنی بی بی سے صحبت کرے تو اوسپر اونٹ دینا آتا ہے اور جو حج کے احکام باقی ہوں ادا کرے اور اسکا حج تمام ہوا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا جَامَعَ بَعْدَ مَا یُفِیْضُ مِنْ عَرَفَاتٍ فَعَلَیْهِ دَمٌ وَیَقْضِیْ مَا بَقِیَ مِنْ حَجِّهٖ وَعَلَیْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا الْقَوْلِ وَالْقَوْلُ مَا قَالَ فِیْهِ ابْنُ عَبَّاسٍؓ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ جب کوئی مرد عرفات سے پھرنے کے بعد جماع کرے تو اوسپر لازم آتا ہے یعنی ایک جانور ذبح کرے اور جو باقی حج ہو سو ادا کرے اور واجب ہے اوسپر حج آیندہ سال کو امام محمد نے کہا کہ ہم اس قول کو نہیں لیتے اور قول صحیح وہ ہے جو کہ اسمیں ابن عباسؓ نے کہا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ مَنْ قَبَّلَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَعَلَیْهِ دَمٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا قَبَّلَ بِشَهْوَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو احرام کی حالت میں عورت کا بوسہ لیوے تو اوسپر جانور ذبح کرنا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں جب کہ شہوت سے بوسہ لیوے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ مَنْ نَحَرَ فَقَدْ حَلَّ جس نے قربانی ذبح کی سو احرام سے نکلا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ فِی الْمُتَمَتِّعِ اِذَا نَحَرَ الْهَدْیَ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَدْ حَلَّ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ اِذَا حَلَقَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ لَهُ النِّسَآءُ خَاصَّةً حَتّٰى يَزُوْرَ الْبَيْتَ فَيَطُوْفَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ وَاَمَّا غَيْرُ النِّسَآءِ وَالطِّيْبِ فَقَدْ حَلَّ ذٰلِكَ لَهٗ اِذَا حَلَقَ رَاْسَهٗ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ الْبَيْتَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** حمادؒ سے روایت ہے متمتع کے حق میں کہ جب دسویں کے دن قربانی ذبح کرے تو احرام سے حلال ہوا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قربانی ذبح کرنے سے آدمی حلال ہوجاتا ہے اور اوس کے لیے سب چیز حلال ہوجاتی ہے جبکہ سر منڈایا ہو لیکن اوسکے لیے خاص عورتیں حلال نہیں ہوتیں یہانتک کہ طواف زیارت کرے لیکن عورتوں کے سوائے اور سب چیز اور خوشبو سوا اوسکو حلال ہوجاتی ہے جبکہ اپنا سر منڈایا ہو پہلے طواف زیارت سے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا

بَابُ مَنِ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَالْحَلْقِ احرام کی حالت میں سنگی لگوانے اور سر منڈانے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ اَبُوالسَّوَّارِ عَنْ اَبِیْ حَاضِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاخُذُ وَلٰكِنْ لَا يَنْبَغِیْ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَحْلِقَ شَعْرًا اِذَا احْتَجَمَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابی حاضر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے سنگی لگوائی اسحال میں کہ آپ احرام سے تھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں ولیکن نہیں لائق محرم کو یہ کہ بال منڈا دے جبکہ سنگی لگوا دے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ الرَّاْسَ مِنَ النِّسَآءِ فَهُوَ اَفْضَلُ وَالْحَلْقُ لِلرِّجَالِ اَفْضَلُ يَعْنِیْ فِی الْاِحْرَامِ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَمَا اُحِبُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَاخُذَ اَقَلَّ مِنَ الْاَنْمُلَةِ مِنْ جَوَانِبِ رَاْسِهَا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو سر کے بال لیوے یعنی کترا دے عورتوں ہو سو افضل ہے اور سر منڈانا مردوں کے لیے افضل ہے یعنے احرام میں اور اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور نہیں پسند رکھتا میں واسطے عورت کے یہ کہ لیوے بال کم انگلیوں کے سروں سے اپنے سر کی سب طرف سے

بَابُ مَنِ احْتَاجَ مِنْ عِلَّةٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ **ترجمہ** جو بیماری سے تیل لگاوے اسحال میں کہ محرم ہو **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِی الشِّقَاقِ اِذَا اَحْرَمْتَ قَالَ ادْهِنْهُ بِالسَّمْنِ وَالْوَدَكِ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِكُلِّ شَیْءٍ تَاكُلُهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِقَوْلِ سَعِيْدٍ نَاخُذُ مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ طِيْبٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے پھٹی جگہ میں جب کہ احرام باندھے تو کہا

انملۃ ساتھ ضمہ میم کے ۱۲ غلام حیدر عفی عنہ

بالش کر اوسکو گھی اور چربی سے اور سعید بن جبیر نے کہا کہ ساتھ ہر چیز کے کہ کھا دے تو اوسکو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جب تک اوس میں خوشبو نہو اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ يَغْتَسِلُ الْمُحْرِمُ قَالَ مَا يَصْنَعُ اللّٰهُ بِدَرَنِهِ شَيْئًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ پوچھنے ابراہیم سے کہا کہ محرم کو غسل کرنا درست ہے اوس نے کہا کہ خدا اوسکے میل کو کچھ نکرے گا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ ظُفُرِ الْمُحْرِمِ يَنْكَسِرُ قَالَ يَكْسِرُهٗ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقْلَعُهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَكُلُّ ذٰلِكَ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے محرم کے ناخن میں کہ ٹوٹ جاوے کہا کہ توڑ دیوے اوسکو سعید بن جبیر نے کہا کہ کاٹ ڈالے اوسکو امام محمد نے کہا کہ یہ سب بہتر ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَسْتَاكُ الْمُحْرِمُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ محرم مسواک کرے عورت ہو یا مرد امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا

بَابُ الصَّيْدِ فِي الْاِحْرَامِ احرام کی حالت میں شکار کرنیکا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اَهْلَلْتَ بِهِمَا جَمِيْعًا اَلْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ فَاَصَبْتَ صَيْدًا فَاِنَّ عَلَيْكَ جَزَاءَيْنِ فَاِنْ اَهْلَلْتَ بِعُمْرَةٍ كَانَ عَلَيْكَ جَزَاءٌ فَاِنْ اَهْلَلْتَ بِالْحَجِّ كَانَ عَلَيْكَ جَزَاءٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو نے حج اور عمرے دونو کا احرام باندھا ہو اور پیوچے تو شکار کو تو واجب ہیں تجھپر دو بدلے اور اگر تو نے فقط عمرے کا احرام باندھا ہو تو واجب ہے تجھپر ایک بدلا اور اگر تو نے صرف حج کا احرام باندھا ہو تو تجھپر بدلا دینا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْتُ فِيْ رَهْطٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي الْقَوْمِ الْاَمُحْرِمٌ غَيْرِيْ فَبَصُرْتُ بِعَانَةٍ فَقُمْتُ اِلٰى فَرَسِيْ فَرَكِبْتُهَا وَعَجِلْتُ عَنْ سَوْطِيْ فَقُلْتُ لَهُمْ

ناولوني فأبوا فنزلت عنها فأخذت سوطي ثم ركبتها فطلبت العانة فأصبت منها
حمارا فأكلت وأكلوا معي ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے کہ میں حضرت کے صحابہ کی ایک جماعت میں
نکلا کہ میرے سوا سے قوم میں سب لوگ محرم تھے سو میں نے گورخر وحشی کا ایک گلہ دیکھا سو میں اپنے گھوڑے
کی طرف اوٹھا اور میں سوار ہوا اور جلدی کی میں نے اپنے کوڑے سے یعنی میں کوڑا اوٹھانا بھول
گیا سو میں لوگوں سے کہا کہ مجھ کو کوڑا اپکڑا دو سو انہوں نے انکار کیا سو میں اوترکر کوڑا لیا پھر اوس پر سوار
ہوا سو میں نے جگہہ تلاش کیا سو میں اونمیں سے ایک گورخر کو پہونچا سو میں نے اسکا گوشت کہایا اور
اور لوگوں نے بھی میرے ساتھ کہایا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا ابو
سلمة عن رجل عن ابي هريرة رض قال مررت في البحرين فسألوني عن لحم الصيد
يصيده الحلال هل يصلح للمحرم ان يأكله فأفتيتهم بأكله وفي نفسي منه
شيء ثم قدمت على عمر بن الخطاب فذكرت ذلك له فقال لو قلت غير
ذلك لم تقل بين اثنين ما بقيت ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں بحرین (ایک ملک کا نام
ہے عرب میں) میں گیا سو لوگوں نے مجھ سے شکار کے گوشت کا حکم پوچھا کہ شکار کرے اسکو
حلال آدمی کہ کیا جائز ہے محرم کو کہانا اوسکا سو میں نے انکو کہانیکا فتویٰ دیا اور میرے دل میں
اسکا شبہہ رہا پھر میں عمر کے پاس آیا سو جب میں نے اون کو کہا تہا سو اون سے ذکر کیا عمر نے کہا کہ اگر تو
اسکے سوا اور کچھ کہتا دو آدمی کے درمیان کبھی نکہتا جبتک کہ زندہ رہتا **محمد** قال
اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا هشام بن عروة عن ابيه عن الزبير بن العوام
قال كنا نحمل لحم الصيد صفيفا ونتزوده ونحن محرمون مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ زبیر بن عوام سے روایت ہے کہ کہا کہ تھے ہم اوٹھاتے گوشت
شکار کا سیخ میں کھینچا ہوا اوسکے بھونے ہوئے اور توشہ ساتھ لیتے اور اوسکو کہاتے اور
حالانکہ ہم احرام میں ہوتے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة
عن محمد بن المنكدر عن عثمان بن محمد عن طلحة بن عبيد الله قال تذاكرنا
لحم الصيد يأكله المحرم والنبي صلى الله عليه وسلم نائم فارتفعت اصواتنا
فاستيقظ النبي صلى الله عليه وسلم فقال فيم تنازعون فقلنا في لحم الصيد

يَأْكُلُهُ الْمُحْرِمُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمٌ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيمَ تَتَنَازَعُونَ فَقُلْنَا فِي لَحْمِ الصَّيْدِ يَأْكُلُهُ الْمُحْرِمُ فَأَمَرَنَا بِأَكْلِهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَأْخُذُ إِذَا ذَبَحَ الْحَلَالُ الصَّيْدَ فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَأْكُلَهُ الْمُحْرِمُ وَإِنْ كَانَ ذَبَحَهُ مِنْ أَجْلِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَأَرَاهُمْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَدْ تَنَازَعُوا فِي الْفِقْهِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمْ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ فَلَمْ يَعِبْهُ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** طلحہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ذکر کیا ہم نے آپس میں گوشت شکار کا کہ کھاوے اوسکو محرم اور حضرت سوتے تھے سو ہماری آوازیں بلند ہوئیں سو حضرت جاگے سو فرمایا کہ تم کس چیز میں جھگڑتے ہو ہم نے کہا کہ شکار کے گوشت میں کہ کھاوے اوسکو محرم سو حکم کیا ہمکو حضرت نے ساتھ کھانے اوسکے کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب حلال آدمی شکار کو ذبح کرے تو محرم کو اوسکے کھانیکا کچھ ڈر نہیں اگرچہ اسنے اوسکے لیے ذبح کیا ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا امام محمد نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں انکو اس حدیث میں کہ وہ اسکی فقہ میں جھگڑے تھے کہ کسی نے کچھ اختیار کیا اور کسی نے کچھ سو انکی آوازیں بلند ہوئیں سو حضرت جاگے اور انپر عیب نہ کیا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا اشْتَرَكَ الْقَوْمُ الْمُحْرِمُونَ فِي صَيْدٍ فَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ جَزَاؤُهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ أَلَا تَرَى أَنَّ الْقَوْمَ يَقْتُلُونَ الرَّجُلَ جَمِيعًا خَطَأً فَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ كَفَّارَةٌ عِتْقُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب محرم لوگ شکار میں شریک ہوں تو ہر ایک پر اوسکا بدلا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اگر کئی لوگ ملکر ایک مرد کو قتل کریں تو ہر ایک پر کفارہ ہے آزاد کرنا ایک غلام مسلمان کا پس اگر غلام نہ پاوے تو روزے رکھے دو مہینے کے پے در پے

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أُهْدِيَ لَهُ ظَبْيَانِ وَبَيْضُ نَعَامٍ فِي الْحَرَمِ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ وَقَالَ هَلَّا ذَبَحْتُمُوهُمَا قَبْلَ أَنْ تَجِيئُوا بِهِمَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا أُدْخِلَ شَيْءٌ مِنَ الصَّيْدِ الْحَرَمَ حَيًّا لَمْ يَحِلَّ ذَبْحُهُ وَلَا بَيْعُهُ وَخُلِّيَ

سَبِيْلَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ صلت بن جنین سے روایت ہے کہ ہدیہ بھیجا گیا واسطے ابن عمرؓ کے ہرن اور
انڈے شترمرغ کے حرم مین سواوس نے قبول کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ تم نے انکو لانے سے پہلے ذبح
کیون نہین کیا امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ جب کوئی شکار زندہ حرم مین داخل کیا جاوے
تو نہین جائز ہے ذبح کرنا اوسکا اور بیچنا اوسکا اور خالی کیجاوے راہ اوسکی یعنے اوسکو چھوڑ دیا جاوے
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا بَابُ مَنْ عَطِبَ هَدْيُهٗ فِي الطَّرِيْقِ جسکی قربانی راہ مین مرنے کے
قریب پہنچ وہ کیا کرے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ خَالَتِهٖ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ سَاَلْتُهَا عَنِ الْهَدْيِ اِذَا
عَطِبَ فِي الطَّرِيْقِ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهٖ قَالَتْ اَكْلُهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ تَرْكِهٖ لِلسِّبَاعِ وَقَالَ اَبُوْ
حَنِيْفَةَ فَاِنْ كَانَ وَاجِبًا فَاصْنَعْ بِهٖ مَا اَحْبَبْتَ وَعَلَيْكَ مَكَانَهٗ وَاِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَتَصَدَّقْ
بِهٖ عَلَى الْفُقَرَاءِ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ فِيْ مَكَانٍ لَا يُوْجَدُ فِيْهِ الْفُقَرَاءُ فَانْحَرْهُ وَاغْمِسْ نَعْلَهٗ فِيْ
دَمِهٖ ثُمَّ اضْرِبْ بِهٖ صَفْحَتَهٗ ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّاسِ يَاْكُلُوْنَ فَاِنْ اَكَلْتَ مِنْهُ شَيْئًا
فَعَلَيْكَ مَكَانَ مَا اَكَلْتَ وَاِنْ شِئْتَ صَنَعْتَ بِهٖ مَا اَحْبَبْتَ وَعَلَيْكَ مَكَانَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهٰذَا نَاْخُذُ ترجمہ ابراہیم کی خالہ سے روایت ہے کہ پوچھا مینے عائشہؓ سے قربانی کا حکم جبکہ راہ مین
مرنیکے قریب پہونچ کہ اوسکو کیا کرے عائشہؓ نے کہا کہ اسکا کھانا میرے نزدیک بہتر ہے چھوڑنے
اسکے سے واسطے درندون کے امام ابوحنیفہؒ نے کہا کہ اگر قربانی واجب ہو تو کر تو ساتھہ اوسکے
جو چاہے اور واجب ہی تجھپر بدلا اوسکا اور اگر قربانی نفل ہو تو اوسکو فقیرون پر خیرات کر اور اگر قربانی
ایسی جگہہ ہلاک ہونے لگے کہ وہان فقیر موجود نہون تو اوسکو ذبح کر اور رنگ جوتا اسکا اوس کے
خون مین یعنے جوتا کہ اوسکے ہار ہین اوسکو رنگ کر اوسکی گردن پر چھاپا لگا پہر چھوڑ دے در
میان ہدی کے اور درمیان لوگون کے اوسکو کھا دین یعنے فقیرونکو اوسکے کھانے سے منع
نکر اور اگر تو اوس سے کچھہ کھاوے تو واجب ہے تجھپر بدلا اسکا کہ تو نے کھایا اور اگر تو چاہے تو کر ساتھہ
اوسکے جو تجھہ کو خوش لگے اور واجب ہے تجھپر بدلا اوسکا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین ف
فقہ مین لکھا ہے کہ ہدی دو قسم ہے واجب اور نفل ہدی واجب ہدی قران کی ہے اور ہدی تمتع
کی اور ہدی جنایات کی اور ہدی نذر اور احصار کی اور ہدی نفل او ر متعہ اور قران اور قربانی سے

کہنا درست [illegible] نہ لگاوے [illegible] اور [illegible] میں [illegible] اور [illegible]
اس حالت میں کہ [illegible] تو [illegible] لگا [illegible]
[illegible] باوجود [illegible] باب [illegible]
اور خوشبو [illegible] محمد [illegible] سعید
بن المسیب [illegible] بیان [illegible] المحرم [illegible] وھو
قول ابی حنیفۃ [illegible]
اوسکے کہا کہ [illegible]
محمد قال اخبرنا [illegible] قال حدثنا [illegible]
قال بینما عبد اللہ [illegible] رجل
فقال اتلبس ھذا [illegible] وانت محرم [illegible] قال محمد و
بہ ناخذ لا [illegible] وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ بشر بن
سے روایت [illegible] اسکو ایک
مرد سامنے آیا سوا [illegible] تو محرم کے
عبد اللہ بن عمر [illegible] نے کہا کہ اس کو [illegible] اور اسکو
ساتھ کچھ خوف [illegible] یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال [illegible] ابراھیم بن محمد بن المنتشر عن
ابیہ قال سألت عبد اللہ بن عمر عن طیب الرجل وھو محرم قال لان اصبح انضح
قطرانا احب الی من ان اصبح انضح طیبا قال محمد وبہ ناخذ لا ینبغی للمحرم ان
یتطیب لشیء من الطیب بعد الاحرام ترجمہ محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ مینے عبد اللہ بن عمر کو
احرام کی حالت میں خوشبو لگانیکا حکم پوچھا اوس نے کہا کہ صبح کو گندھک کا اثر باقی رہنا میرے نزدیک
بہتر ہے اس سے کہ خوشبو کا اثر باقی رہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ نہیں لائق محرم
کو ملنا کسی چیز کا خوشبو سے [illegible] احرام کے [illegible] اثر احرام کے بعد بدن مین باقی رہے باب
ما یقتل المحرم من الدواب بیان اس چیز کے قتل کرے اوسکو محرم جانورون سے محمد

قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْفَارَةَ وَالْحَيَّةَ
وَالْكَلْبَ الْعَقُوْرَ وَالْحِدَأَةَ وَالْعَقْرَبَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَ
مَا عَدَا عَلَيْكَ مِنَ السِّبَاعِ فَقَتَلْتَهُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْكَ۔ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ نے کہا
کہ قتل کرے محرم حالت احرام میں چوہے کو اور سانپ کو اور کتے کاٹنے والے کو اور چیل کو اور
بچھو کو امام محمدؒ نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا کہ احرام میں ان جانوروں
کا مارنا درست ہے اور جو جانور تم پر حملہ کرے چیر پھاڑ کرنے والے جانوروں سے اور تو اسکو مار ڈالے تو تجھ پر
کچھ نہیں۔ محمد قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْأَفْطَسُ عَنْ سَعِيْدِ
بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فَبَصُرَ بِحِدَأَةٍ عَلَى دُبُرِ بَعِيْرٍ فَأَخَذَ الْقَوْسَ فَرَمَاهَا
وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَمَا عَدَا عَلَيْكَ مِنَ السِّبَاعِ فَقَتَلْتَهُ
فَلَا شَيْءَ عَلَيْكَ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے صحبت کی سو انہوں نے اپنے
اونٹ کی پیٹھ پر چیل دیکھی سو تیر لیکر اسکو مارا اور حالانکہ وہ محرم تھے امام محمدؒ نے کہا کہ انہیں
سب احکام کو ہم لیتے ہیں **باب** تَزْوِيْجِ الْمُحْرِمِ احرام کی حالت میں نکاح کرنیکا بیان۔
محمد قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ بِعُسْفَانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ لَا نَرَى بِذٰلِكَ
بَأْسًا وَلٰكِنَّهُ لَا يُقَبِّلُ وَلَا يَلْمِسُ وَلَا يُبَاشِرُ حَتّٰى يَحِلَّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ ہیثم سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے نکاح کیا میمونہؓ سے عسفان میں اور حالانکہ آپ محرم تھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو
ہم لیتے ہیں ہم اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے ولیکن نہ بوسہ لیوے نہ ہاتھ لگاوے اور نہ بدن سے بدن
لگاوے یہانتک کہ احرام نکلے یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **باب** بَيْعِ بُيُوْتِ
مَكَّةَ وَأَجْرِهَا مکے کے گھروں بیچنے اور انکے اجر کا بیان **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ
عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ أُجُوْرِ مَكَّةَ شَيْئًا فَإِنَّمَا يَأْكُلُ نَارًا وَكَانَ
أَبُو حَنِيْفَةَ يَكْرَهُ أُجُوْرَ بُيُوْتِهَا فِي الْمَوْسِمِ مِنَ الرَّجُلِ يَعْتَمِرُ ثُمَّ يَرْجِعُ فَأَمَّا الْمُقِيْمُ وَالْمُجَاوِرُ
فَلَا نَرَى بِأَخْذِ ذٰلِكَ مِنْهُمْ بَأْسًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ ترجمہ عبداللہ بن عمروؓ سے روایت

ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی مکے کے گھروں کی اجرت کھاتا ہے سو آگ کھاتا ہے اور امام ابوحنیفہ کہتے
تھے کہ مجھے خوش نہیں لگتا مکے کے گھروں کی اجرت لینی مکروہ ہے اور اسی طرح جو کوئی عمرہ کرکے پھر جاوے
اس سے بھی اجرت لینی مکروہ ہے اور جو کوئی وہاں رہتا ہو یا مجاور ہو تو اس سے اجرت لینی درست
ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا وَاَكْلُ ثَمَنِهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ
نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ تُبَاعَ الْاَرْضُ فَاَمَّا الْبِنَاءُ فَلَا بَاْسَ بِهٖ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مکہ حرام کیا سو حرام ہے اوسکے گھروں کا بیچنا اور ان کا مول کھانا
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں لائق ہے بیچنا زمین مکے کا لیکن اسمین گھر بنانا
درست ہے **بَابُ الْاِيْمَانِ** ایمان کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ رضـ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ
مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْتُ لَهٗ وَاِنْ
زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ
وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اِصْبَعِ اَبِي الدَّرْدَاءِ السَّبَّابَةِ يُوْمِيْ
بِهَا اِلٰى اَرْنَبَتِهٖ **ترجمہ** ابودرداء سے روایت ہے کہا کہ جس حالت میں کہ میں حضرت کے پیچھے سوار تھا
تو حضرت نے فرمایا کہ اے ابوالدرداء کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ خدا کے سوائے کوئی لائق بندگی
کے نہیں اور میں خدا کا رسول ہوں تو واجب ہو جاتی ہے اوسکے لیے بہشت یعنی وہ بہشت میں
ضرور داخل ہوگا میں نے آپ سے کہا کہ اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے سو آپ مجھ سے چپ رہے پھر ایک
گھڑی چلے پھر فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ نہیں لائق بندگی کے کوئی سوائے خدا کے
اور میں اوسکا رسول ہوں تو اوسکے لیے بہشت واجب ہو جاتی ہے میں نے کہا کہ اگرچہ زنا کرے اور
چوری کرے حضرت نے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے اگرچہ خاک میں ملے ناک ابوالدرداء کا۔

راوی نے کہا سو گویا کہ مین دیکھتا ہون ابودرداء کی شہادت کی انگلی کو کہ اوس سے اپنے ناک کی
طرف اشارہ کرتے تھے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا عبد الکریم بن
ابی المخارق عن طاؤس قال جاء رجل الی ابن عمر رض فقال یا ابا عبد الرحمن أرأیت اقواما
الذین یسرقون اغلاقنا ویفتحون ابوابنا اکفار ہم قال لا قال أرأیت ہؤلاء
الذین یتاولون من القرآن ویشہدون علینا بالکفر ویستحلون دماءنا اکفار ہم
قال لا قلت فکیف اذا قال لا حتی یجعلوا مع اللہ شریکا قال طاؤس کانی
انظر الی اصبع ابن عمر وهو یحرکہا ترجمہ طاؤس سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن عمر پاس آیا
سو اوسنے کہا کہ اے ابا عبدالرحمن (یہ کنیت ہے ابن عمر کی) بھلا بتلا تو کہ یہ لوگ جو ہمارے قفل چوراتے
ہین اور ہمارے دروازے کہولتے ہین کیا یہ وہ کافر ہین ابن عمر نے کہا نہین. اسنے کہا بھلا بتلا تو کہ
یہ لوگ کہ قرآن ہین تاویل کرتے ہین اور ہمارے کفر کی گواہی دیتے ہین اور ہمارے خون حلال
جانتے ہین کیا یہ کافر ہین ابن عمر نے کہا نہین یہانتک کہ خدا کے ساتھ دوسرا شریک ٹھیرادین
پس کسطرح ہے جبکہ ابن عمر نے کہا نہین طاؤس نے کہا جیسے کہ مین ابن عمر کی انگلی کو دیکھتا ہون
اور وہ اسکو ہلاتے تھے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا علقمۃ بن مرثد
عن ابن بریدۃ الاسلمی عن ابیہ قال کنا جلوسا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال اذہبوا بنا نعود جارنا ہذا الیہودی قال فاتیناہ فقال کیف انت وکیف
فسالہ ثم قال یا فلان اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فنظر الرجل الی
ابیہ وکان عند راسہ فلم یردہ علیہ شیئا فسکت فقال یا فلان اشہد ان لا الہ
الا اللہ وانی رسول اللہ فنظر الرجل الی ابیہ فلم یکلمہ فسکت ثم قال یا فلان اشہد
ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فقال لہ ابوہ اشہد لہ فقال اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ
فقال رسول اللہ صلعم الحمد للہ الذی اعتق بی نسمۃ من النار قال محمد وبہ ناخذ لا نری بعیادۃ الیہود والنصاری باسا
ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ چلو کہ ہم اپنے ہمسایہ یہودی کی بیمار پرسی کرین پس ہم اسکے پاس
آئے سو حضرت نے فرمایا کیا حال ہے تیرا اور کیسا ہے سو آپ نے اس سے پوچھا پھر فرمایا اے فلانے
یعنی اوس یہودی کو کہا کہ گواہی دے اسکی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین اور مین خدا

کا رسول ہون اُس نے اپنے باپ کیطرف دیکھا اور وہ اسکے سر پاس بیٹھا تھا سو اوسکے باپ نے اوسکو کچھ جواب نہ دیا سو وہ
چپ رہا پھر حضرت صلعم نے فرمایا اے فلانے گواہی دے اسکی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین
اور مین خدا کا رسول ہون سو اوس نے اپنے باپ کیطرف دیکھا سو اوس نے اوس سے کچھ کلام نہ کی سو وہ
چپ رہا پھر فرمایا اے فلانے گواہی دے اسکی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین اور مین
خدا کا رسول ہون سو اوسکے باپ نے اوسکو کہا کہ اوسکے لیے گواہی کر سو اس نے کہا کہ گواہی دیتا
ہون مین اسکی کہ سوا خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین اور آپ خدا کے رسول ہین سو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شکر ہے اوس خدا کا کہ میرے سبب سے ایک جان آگ سے آزاد کی امام محمدؒ نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ یہودی اور نصرانی اور مجوسی کی بیمار پرسی مین کچھ ڈر نہین **محمدؒ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمِ الْجَدَلِيُّ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ الْاَحْمَسِيِّ
قَالَ جَاءَ يَهُوْدِيٌّ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض فَقَالَ اَرَاَيْتَ قَوْلَهٗ سَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ
وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ فَاَيْنَ النَّارُ فَقَالَ عُمَرُ لِاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ اَجِيْبُوْهُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ فِيْهَا شَيْءٌ فَقَالَ عُمَرُ اَرَاَيْتَ النَّهَارَ اِذَا جَاءَ اَلَيْسَ يَمْلَأُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاَيْنَ اللَّيْلُ قَالَ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ
وَالَّذِيْ نَفْسُكَ بِيَدِهٖ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ عُمَرُ وَالنَّارُ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ اِنَّهَا لَفِيْ كِتَابِ
اللّٰهِ الْمُنَزَّلِ كَمَا قُلْتَ ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ ایک یہودی حضرت عمرؓ پاس
آیا اور کہا کہ بھلا بتلا تو کہ خدا نے فرمایا کہ جلدی کرو طرف مغفرت کی اپنے رب سے اور جنت کی کہ چوڑاؤ
اوسکا برابر آسمانون اور زمین کے ہے پس دوزخ کہان ہے عمرؓ نے اصحابؓ سے کہا کہ اوسکو جواب دو سو
انکو اس باب مین کوئی چیز یاد نہ تھی عمرؓ نے کہا کہ بھلا بتلا تو کہ جب دن چڑھتا ہے تو کیا آسمانون اور
زمین کو روشنی سے پر نہین کرتا اوس نے کہا کیون نہین عمرؓ نے کہا سو بات کہان ہے رات اوس نے
کہا جس جگہ اللہ چاہے یہودی نے کہا قسم ہے اس ذات کی کہ اوسکے ہاتھ مین تیری جان ہے امیر
المؤمنین عمرؓ نے کہا دوزخ بھی اس جگہ ہے جہان اللہ چاہے کہ وہ بیشک اللہ کی کتاب اتاری
مین ہے جیسے تو نے کہا ہے محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ

ابي رباح قال له علقمة بن مرثد الحضرمي قال ان بمصرنا قوماً صالحين يقولون
اشهدنا انا مؤمنون شهدنا انا من اهل الجنة قال فقولوا انكم مؤمنون ولا
تقولوا انا من اهل الجنة فوالله ما في السماء ملك مقرب ولا من نبي مرسل ولا
عبد صالح الا لله عليه السبيل والحجة اما ملك اطاع الله طاعة حسنة فالله
من عليه بتلك الطاعة فهو مقصر على شكرها واما نبي مرسل او عبد صالح اذنب
فلله عليه السبيل والحجة ترجمہ امام ابوحنیفہ رح سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ میں عطا بن ابی
رباح کے پاس بیٹھا ہوا تھا سو اسکو علقمہ بن مرثد نے پوچھا کہ مصر میں کچھ نیک لوگ ہیں کہتے ہیں کہ گواہی
دیتے ہیں ہم کہ ہم ایماندار ہیں گواہی دیتے ہیں ہم کہ ہم بہشتی ہیں سو عطا نے کہا کہ تم کہو کہ ہم
ایماندار ہیں اور یہ نہ کہو کہ ہم بہشتی ہیں سو قسم ہے خدا کی کہ نہیں آسمانوں میں کوئی فرشتہ مقرب
اور نہ کوئی نبی مرسل اور نہ کوئی بندہ نیک مگر کہ خدا تعالے کو اوسپر راہ اور حجت ہے اسپر فرشتہ
سو اوس نے خدا پاک کی اچھی فرمانبرداری کی سو خدا تعالے نے اوسپر یہ احسان کیا کہ اوسکو اس
بندگی کی توفیق دی سو وہ قصور وار ہے اوسکے شکر میں اور اسپر نبی مرسل اور نیک بندہ سو اوسنے
گناہ کیا سو خدا کو اوسپر راہ اور حجت ہے محمد رح قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عطاء
بن ابي رباح عن عبد الله بن رواحة رض انه سمى شاة من غنمه لرسول الله صلى الله عليه واله
وسلم واوصى بها جارية له كانت في الغنم لكان تتعاهدها وتنظر اليها كلما
اتى الغنم حتى سمنت وصلحت فجاء يوما ففقدها من الغنم فسالها عنها فقالت
ضاعت ولطم وجهها فلما سري ذلك عنه اتى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره
بالقصة فقال لم املك نفسي ان لطمتها قال فاعظم ذلك النبي صلى الله عليه وسلم
وقال لعلها مؤمنة قال يا رسول الله انها سوداء قال فقال ايت بها فلما جاء بها
قال لها النبي صلى الله عليه واله وسلم امؤمنة انت قالت نعم قال فاين الله
قالت في السماء قال من انا قالت انت رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه
واله وسلم هي مؤمنة قال فقال عبد الله بن عبد الله بن رواحة وهي حرة يا رسول
الله ترجمہ عبد اللہ بن رواحہ سے روایت ہے کہ اونہوں نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری حضرت کے نام

اثبات ان الله في السماء

کی کی اور اپنی لونڈی کو کہ بکریون مین تہی اوسکی وصیت کی کہ اوسکی نگہبانی کرے سو وہ اسکی نگہبانی
کرتے تہے اور اسکی طرف دیکہتے تہے جبکہ بکریون مین آتے یہانتک کہ وہ بکری خوب موٹی اور فربہ ہوگئی
سو ایک دن وہ آیا اور اسکو بکریون سے گم پایا سو اوسنے اس لونڈی سے اوسکا حال پوچہا اوسنے
کہا کہ وہ بکری ضائع ہوگئی سو اسنے اوسکے منہ پر ایک طمانچہ مارا سو جب اوسکا غصہ دور ہوا
تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ کو اس قصے سے خبر دی اوسنے کہا کہ نہ قادر ہوا مین اپنی
جان پر اوسکے طمانچہ مارنے سے یعنے مین بے اختیار ہوگیا تہا سو یہ معاملہ حضرت پر دشوار گذرا اور فرمایا
شاید کہ وہ ایماندار ہے اوسنے کہا یا رسول اللہ وہ سیاہی حضرت صلعم نے فرمایا اوسکو لے آ سو جب وہ اسکو
لایا تو حضرت صلعم نے اوس سے فرمایا کہ کیا تو ایماندار ہے اوسنے کہا ہان فرمایا خدا کہان ہے اوسنے کہا
آسمان مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین کون ہون اوسنے کہا آپ خدا کے رسول مین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایماندار ہے عبد اللہ بن رواحہ نے کہا کہ وہ آزاد ہے یا حضرت **باب**
الشفاعۃ شفاعت کا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ
قَالَ سَاَلْتُہٗ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ قَالَ یُعَذِّبُ اللّٰہُ
قَوْمًا مِّمَّنْ کَانَ یَعْبُدُہٗ وَلَا یَعْبُدُ غَیْرَہٗ وَقَوْمًا مِّمَّنْ کَانَ یَعْبُدُ غَیْرَہٗ ثُمَّ یَجْمَعُهُمْ
فِی النَّارِ فَیُعَیِّرُ الَّذِیْنَ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ غَیْرَ اللّٰہِ الَّذِیْنَ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَہٗ فَیَقُوْلُوْنَ عَلَیْهَا
لَانَا عَبَدْنَا غَیْرَہٗ فَمَا اَغْنَتْ عَنْکُمْ عِبَادَتُکُمْ اِیَّاہُ وَقَدْ عُذِّبْتُمْ مَعَنَا فَیَاْذَنُ الرَّبُّ
تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لِلْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّبِیِّیْنَ فَیَشْفَعُوْنَ فَلَا یَبْقٰی فِی النَّارِ اَحَدٌ مِّمَّنْ کَانَ
یَعْبُدُہٗ اِلَّا اَخْرَجَہٗ حَتّٰی یَتَطَاوَلَ لِلشَّفَاعَۃِ اِبْلِیْسُ لِعِبَادَتِہٖ الْاُوْلٰی قَالَ فَیَقُوْلُ رُبَمَا
یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ مینے ابراہیم سے آیت ربما یود
الذین الخ کی تفسیر پوچہی یعنے اکثر اوقات آرزو کرینگے جو لوگ کہ کافر ہوئے کہ کاش ہوتے مسلمان
ابراہیم نے کہا کہ خدا عذاب کریگا ایک قوم کو اون لوگون مین سے کہ فقط اوسی کی عبادت
کرتے تہے اسکے سوا کسی کی عبادت نکرتے تہے اور عذاب کریگا ایک قوم کو اون لوگون مین سے
کہ خدا تعالے کے سوائے غیر کی عبادت کرتے تہے پہر جمع کریگا انکو آگ مین پس عار دلاوینگے
وہ لوگ کہ غیر اللہ کی عبادت کرتے تہے اون لوگون کو کہ خدا کی عبادت کرتے تہے سو کہینگے کہ ہمکو

تو اسو اسطے عذاب ہوا کہ ہم نے خدا کے سوا ہی اوسکی عبادت کی سو نہ دفع کیا تم سے تمہاری عبادت کرنے
نے خدا کو کچہ اور سقر عذاب کیے گئے تم ساتہہ ہمارے سو اجازت دیگا اللہ تعالی واسطے فرشتون کے
اور پیغمبرون کے سو شفاعت کرینگے سو نہ باقی رہیگا آگ مین کوی جو اوسکے عبادت کرتا تہا
مگر کہ اوسکو نکالیگا یہانتک کہ گردن ور از کریگا شیطان واسطے پہلی عبادت اپنی کے
کہا ایس کہیگا **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ الْعَبْسِيِّ
عَنْ حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ رَضِ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَوْمٌ مُنْتَنِيْنَ قَدْ اِمْتَحَشَتْهُمُ النَّارُ **ترجمہ**
حذیفہ سے روایت ہے کہ داخل ہونگے بہشت مین کچہ لوگ بہون ڈالا انکو آگ نے یعنے آگ سے نکلکر
بہشت مین داخل کیے جاوینگے **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ
اَبِي الزَّعْرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ يُعَذِّبُ اللهُ قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ
ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَا يَبْقٰى فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ
ذَكَرَ اللهُ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ وَكُنَّا
نَخُوْضُ مَعَ الْخَائِضِيْنَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ حَتّٰى اَتَانَا الْيَقِيْنُ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ
الشَّافِعِيْنَ **ترجمہ** ابی زعراء سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ عذاب کریگا اللہ ایک قوم کو
اہل ایمان میں سے بدلے گناہون انکے کے پہر نکالیگا انکو ساتہہ شفاعت محمد کے یہانتک کہ نہ رہیگا
دوزخ مین مگر جسکو اللہ نے ذکر کیا کہ کس چیز نے تمکو دوزخ مین ڈالا وہ بولے ہم نہ تہے نماز پڑہتے اور
نہ تہے کہلاتے محتاج کو اور ہم تہے بات مین دہنستے ساتہہ دہنسنے والون کے اور ہم تہے جہٹلاتے قیامت
کے دن کو یہانتک کہ آپہونچی ہمپر موت یعنی بات مین دہنستے پہر کام مین نہ آویگی انکو سفارش سفارش
کرنے والون کی **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ
الْخُدْرِيِّ رَضِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا
فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ قَالَ وَسَاَلْتُهٗ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ
نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الشَّفَاعَةُ قَالَ
يُعَذِّبُ اللهُ قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَيُؤْتٰى بِهِمْ نَهْرًا يُقَالُ لَهُ الْحَيَوَانُ فَيَغْتَسِلُوْنَ فِيْهِ غُسْلَ الثَّعَارِيْرِ

ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ ثُمَّ يَطْلُبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ فَيَذْهَبُ ذٰلِكَ الْاِسْمُ عَنْهُمْ
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ

ترجمہ ابی سعید خدری رض سے روایت ہے کہ جو جہوٹ بولے مجہپر جان بوجہکر تو چاہیے کہ بنا وے ٹہکانا اپنا دوزخ میں اور میں نے اسکو اس آیت سے پوچہا اور کچہہ رات جاگتا رہو ساتہہ نماز کے کہ وہ زیادتی ہو واسطے تیرے عنقریب ہے کہ اٹہاوے تجہکو خدا تیرا رب ایسے مقام مین اوس نے کہا کہ مقام محمود سے مراد شفاعت ہے عذاب کریگا خدا ایک قوم کو اہل ایمان میں سے بدلے گناہوں انکے کے پہر نکالیگا اون کو ساتہہ شفاعت حضرت محمد کے سو انکو ایک نہر میں لایا جاوے گا کہ اوسکو آب حیات کہتے ہیں سو اوس میں نہاوینگے مانند اوگنے ثغاریر کی پہر داخل کیے جاوینگے بہشت میں لوگ اون کا نام جہنمی کہینگے پہر التجا کرینگے طرف اپنے سو خدا اون کا یہ نام دور کردے گا امام محمد نے کہا کہ شداد بن عبد الرحمن سے بہی اسیطرح روایت آئی ہے ❊ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ صُهَيْبِ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ الْفَقِيْرُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رض قَالَ سَاَلْتُهُ عَنِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يُعَذِّبُ اللّٰهُ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ فَاَيْنَ قَوْلُ اللّٰهِ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ فَقَالَ لِيْ هٰذِهٖ فِى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِقْرَأْ مَا قَبْلَهَا **ترجمہ** یزید فقیر سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبد اللہ سے شفاعت کا مسئلہ پوچہا اوس نے کہا کہ خدا عذاب کریگا ایک قوم کو اہل ایمان میں سے پہر نکالیگا انکو ساتہہ شفاعت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے میں نے کہا پس کہاں ہے یہ آیت کہ ارادہ کرینگے نکلنے کا دوزخ سے اور نہیں وہ نکلنے والی اوس میں سے اور واسطے انکے عذاب ہے ہمیشہ رہنے والا سو اوس نے مجہہ کو کہا کہ یہ اون لوگوں کی حق میں ہے جو کافر ہوئے اوس سے پہلے کی آیت پڑہ ❊

بَابُ التَّصْدِيْقِ بِالْقَدْرِ تقدیر کے سچا جاننے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ سَاَلَهٗ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمِ الْمُدْلِجِيُّ رض فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا عَنْ عُمْرَتِنَا هٰذِهٖ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِلْاَبَدِ فَقَالَ لِلْاَبَدِ قَالَ اَخْبِرْنَا عَنْ دِيْنِنَا هٰذَا كَاَنَّمَا خُلِقْنَا لَهٗ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ الْعَمَلُ فِيْ شَيْءٍ قَدْ جَرَتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَثَبَتَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ اَمْ فِيْ شَيْءٍ

[illegible]

نستانف فیہ العمل قال فی شیء قد جرت بہ الاقلام وثبتت بہ المقادیر قال ففیم العمل یا رسول اللہ فقال اعملوا فکل عامل میسر من کان من اھل الجنۃ لیسر لعمل اھل الجنۃ ومن کان من اھل النار لیسر لعمل اھل النار ثم تلا ھذہ الایۃ فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے سراقہ بن مالک نے حضرت سے پوچھا سو عرض کی کہ یا حضرت خبر دیجیے ہمکو ہمارے اس عمر سے کہ فقط اسی سال کے لیے ہین یا واسطے ہمیشہ کے حضرت نے فرمایا نہین بلکہ ہمیشہ کے لیے یعنی جو کچھ ہم دنیا مین عمر کرنا ہمیشہ کو درست ہو اوس نے کہا خبر دیجیے ہمکو ہمارے اس دین کو گویا کہ ہم اوسکے لیے پیدا کیے گئے ہین کس چیز مین ہے عمل اوس چیز مین کہ جاری ہوئین ساتھہ اوسکے قلمین اور ثابت ہوئین تقدیرین کیا اوس چیز مین کہ ہم اوس مین ابتدا سے عمل کرتے ہین حضرت نے فرمایا عمل اس چیز مین ہے کہ جاری ہوئین ساتھہ اوسکے قلمین اور ثابت ہوئین ساتھہ اوسکے تقدیرین اوس نے کہا پس کس چیز مین ہے عمل یا حضرت اور کس حساب مین ہے یعنے جب ہر چیز مقدر ہو تو عبادت اور عمل کی کیا ضرورت سو حضرت نے فرمایا کہ عمل کیے جاو کہ ہر ایک شخص کو وہی آسان معلوم ہو گا جسکے واسطے وہ پیدا ہوا سو جو بہشتیون مین سے ہو گا اوسکو بہشتیون کا عمل آسان معلوم ہو گا اور جو دوزخی ہو گا تو اوسکو دوزخیون کا عمل آسان معلوم ہو گا پھر حضرت نے یہ آیت پڑھی سو جس نے دیا اور ڈر رکھا اور سچ جانا بھلی بات کو تو اوسکو ہم سہج سہج پہونچاوینگے آسانی مین اور جس نے نہ دیا اور بے پرواہ رہا اور جھوٹ جانا بھلی بات کو تو اوسکو ہم سہج سہج پہونچاوینگے سختی مین محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن عبد العزیز بن رفیع عن مصعب بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ما من نفس الا قد کتب اللہ مدخلھا ومخرجھا وما ھی لاقیۃ فقال رجل من الانصار ففیم العمل یا رسول اللہ قال کل من کان من اھل الجنۃ یسر لعمل اھل الجنۃ ومن کان من اھل النار یسر لعمل اھل النار فقال الانصاری الآن حق العمل ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہین مگر کہ خدا نے لکھی ہے جگہ داخل ہونے اوسکی کی اور جگہہ نکلنے اوسکے کی اور جس چیز کو وہ ملنے والی ہے سو ایک مرد انصاری نے کہا کہ عمل کس چیز مین ہے

یا حضرت فرمایا جو بہشتی ہوگا اوسکو بہشتیوں کا عمل آسان ہوگا اور جو دوزخی ہوگا اوسکو دوزخیوں کا
عمل آسان معلوم ہوگا یعنے یہ نیک عمل ہی تقدیر ہی کا اثر ہے اسکو تقدیر کے مخالف نہ سمجھو سوال صحابی
نے کیا کہ اب ثابت ہوا عمل **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدِ
الْحَضْرَمِیُّ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
اِذْ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ رض قَاعِدًا فِیْ جَانِبِهٖ فَقُلْتُ لِصَاحِبِیْ هَلْ لَكَ اَنْ تَاْتِیَ ابْنَ عُمَرَ فَتَسْاَلَهُ
عَنِ الْقَدَرِ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ دَعْنِیْ حَتّٰی اَكُوْنَ اَنَا الَّذِیْ اَسْاَلُهُ فَاِنِّیْ اَعْرَفُ بِهٖ مِنْكَ
فَاَتَیْنَاهُ فَقَعَدْنَا اِلَیْهِ فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا قَوْمٌ نَتَقَلَّبُ فِیْ هٰذِهِ الْاَرَضِیْنَ
فَرُبَّمَا قَدِمْنَا الْبَلَدَ بِهٖ قَوْمٌ یَقُوْلُوْنَ لَا قَدَرَ قَالَ اَبْلِغْهُمْ اِنِّیْ مِنْهُمْ بَرِیْءٌ وَاِنِّیْ
لَوْ اَجِدُ اَعْوَانًا لَجَاهَدْتُهُمْ قَالَ ثُمَّ اَنْشَاَ یُحَدِّثُنَا قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِذْ اَقْبَلَ شَابٌّ جَمِیْلٌ حَسَنُ اللِّمَّةِ طَیِّبُ الرِّیْحِ
عَلَیْهِ ثِیَابٌ بَیَاضٌ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ فَرَدَّ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَدَدْنَا ثُمَّ قَالَ اَدْنُوْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اُدْنُهْ فَدَنَا دَنْوَةً اَوْ
دَنْوَتَیْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّرًا لَهٗ ثُمَّ قَالَ اَدْنُوْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اُدْنُهْ فَدَنَا دَنْوَةً اَوْ
دَنْوَتَیْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّرًا لَهٗ ثُمَّ قَالَ اَدْنُوْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اُدْنُهْ فَدَنَا دَنْوَةً اَوْ
دَنْوَتَیْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّرًا لَهٗ ثُمَّ قَالَ اَدْنُوْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اُدْنُهْ حَتّٰی جَلَسَ فَاَلْصَقَ
رُكْبَتَیْهِ بِرُكْبَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ
مَا هُوَ قَالَ الْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدَرِ خَیْرِهٖ
وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ قَالَ صَدَقْتَ فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ كَاَنَّهٗ یَعْلَمُ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ
عَنْ شَرَائِعِ الْاِسْلَامِ مَا هِیَ قَالَ اِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَیْتِ وَصَوْمُ
شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْاِغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ صَدَقْتَ فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ كَاَنَّهٗ
یَعْلَمُ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ مَا هُوَ قَالَ تَعْمَلُ لِلّٰهِ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ
تَرَاهُ فَاِنَّهٗ یَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ كَاَنَّهٗ یَعْلَمُ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ
عَنِ السَّاعَةِ مَتٰی هِیَ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ صَدَقْتَ

فتعجبنا لقوله صدقت فانصرف ونحن نراه اذ قال النبي صلى الله عليه وآله
وسلم علي بالرجل فسرنا في اثره فما ندري اين توجه ولا رأينا منه شيئا فذكرنا
ذلك للنبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال هذا جبرئيل اتاكم يعلمكم معالم
دينكم ما اتاني صورة قط الا وانا اعرفه فيها قبل هذه الصورة ترجمہ یحیی بن یعمر سے
روایت ہے کہ جس حالت مین کہ ہم حضرت کی مسجد مین بیٹھے تھے کہ ناگاہ مین نے ابن عمر کو مسجد کی ایک
طرف مین بیٹھے دیکھا سو مین نے اپنے ساتھی سے کہا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ ابن عمر کے پاس آویں اور اس سے
تقدیر کا مسئلہ پوچھے اوس نے کہا ہان سو میرے ساتھی نے کہا کہ مجھ کو چھوڑ یہانتک کہ پہلے مین ہی اس سے پوچھون
کہ مین زیادہ رفیق ہون اوسکا تجھ سے سو ہم اوس کے پاس آئے اور اس کے پاس بیٹھے سو مین نے
اس سے کہا کہ اے ابا عبد الرحمن ہم ایک قوم ہین کہ ان زمینون مین پھرتے ہین سو اکثر اوقات
ہم ایک شہر مین جاتے ہین کہ اسمین کچھ لوگ ہوتے ہین جو کہتے ہین کہ تقدیر نہین ابن عمر نے کہا کہ
پہونچاوے انکو یہ بات کہ مین انسے بیزار ہون اور اگر مین مددگار پاؤن تو ان سے جہاد کرون پھر
ہم سے حدیث بیان کرنے لگے کہا کہ جس حالت مین کہ ہم کچھ اصحاب مین حضرت کے پاس بیٹھے تھے
کہ ناگاہ ایک خوبصورت جوان آیا عمدہ بال پاک بو اور سپید سفید کپڑے تھے سو اوس نے کہا کہ سلام
ہو آپ کو یا حضرت صلعم سلام تمکو سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور ہم نے بھی دیا
پھر اوس نے کہا کہ یا حضرت کیا مین آپ سے قریب ہوؤن آپ نے فرمایا قریب ہو سو نزدیک ہوا ایک بار
نزدیک ہوا یا دو بار نزدیک ہوا پھر آپ کی تعظیم کو کھڑا ہوا پھر کہا کہ یا حضرت کیا مین آپ سے نزدیک
ہوؤن حضرت نے فرمایا نزدیک ہو سو نزدیک ہوا ایک بار نزدیک ہوا یا دو بار نزدیک ہوا پھر
کی تعظیم کو کھڑا ہوا پھر کہا کہ یا حضرت کیا مین آپ سے نزدیک ہوؤن آپ نے فرمایا قریب ہو
اور اپنے دونو زانو حضرت کے زانو سے ملائے پھر کہا کہ مجھ کو ایمان کی حقیقت بتلایئے کہ کیا
ہے حضرت صلعم نے فرمایا ایمان دل سے ماننا ہے اللہ کو اور اسکے فرشتون کو اور اسکی کتابون کو اور
اسکے پیغمبرون کو اور پچھلے دن کو یعنے قیامت کو اور تقدیر کو بھلی ہو یا بری اللہ کی طرف سے
ہے اوس نے کہا تم نے سچ کہا اوسنے کہا کہ آپ مجھکو اسلام کے اصول بتلایئے وہ کیا ہین حضرت
نے فرمایا نماز کا اچھی طرح پڑھنا اور زکوۃ کا دینا اور مہینے رمضان کا روزہ رکھنا اور خانے

کعبے کا حج کرنا اور جنابت سے نہانا اور شخص نے کہا تم نے سچ کہا سو ہم نے تعجب کیا اوسکو اس قول سے کہ آپ سے پوچھ
کہا ہے کہ وہ جانتا ہے پھر اوس نے کہا کہ آپ مجھکو احسان اور اخلاص کی حقیقت بتلایئے وہ کیا ہے
حضرت نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اسکی ایسی عبادت کرے گویا کہ تو اوسکو دیکھتا ہے سو اگر اس طرح کا گویا
تجھ سے نہ ہو سکے تو یون جان کہ وہی تجھکو دیکھتا ہے اور شخص نے کہا آپ نے سچ کہا سو ہم نے اوسکو اس قول
سے تعجب کیا کہ آپ نے سچ کہا گویا کہ وہ جانتا ہے پھر اوس نے کہا کہ آپ مجھکو قیامت کا حال بتلایئے
کہ کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ جس سے پوچھتے ہو وہ اس امر کو پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا بیشک قیامت
کے نشانات بہت ہیں اور تم دونو برابر ہیں اوس نے کہا آپ نے سچ فرمایا سو ہم نے اوس کے اس قول سے
تعجب کیا کہ آپ نے سچ کہا سو وہ پھرا اور ہم اوسکو دیکھتے تھے پھر حضرت نے فرمایا کہ اس مرد کو میرے پاس
پھیر لاؤ سو ہم اوس کے پیچھے گئے سو ہم نہیں جانتے کہ کہاں گیا اور نہ ہم نے اوسکو کچھ دیکھا پھر
سو ہم نے یہ بات حضرت سے ذکر کی حضرت نے فرمایا یہ جبرئیل تھا تمہارے پاس آیا تھا تمکو دین سکھانے
کو وہ کبھی کسی صورت میں میرے پاس نہیں آیا مگر کہ میں اسکو پہچانتا ہون پہلے اس صورت کے **ف**
اس حدیث کو ام الاحادیث کہتے ہیں یعنے سب حدیثون کی جڑ ہے سو اسلئے کہ جو مطالب اور حدیثون
میں ہیں وے سب اس حدیث میں مجمل موجود ہیں اور ایمان تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنے
خدا کو یون اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہے اور سب خوبیون سے موصوف ہے اسکے
سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اور فرشتون کو یون اعتقاد کرے کہ وے نوری خدا کے بندے
ہیں رنگ برنگ صورت بدلنے پر قادر ہیں گناہون سے پاک ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت خدا کے حکم سے
سارے عالم کا انتظام کرتے ہیں اور کتابون کا یون اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیم کلام ہے جو اون میں لکھے
سو سچ ہے اور پیغمبرون کا یون اعتقاد کرے کہ وے سب خلق سے افضل اور پاک لوگ ہیں خدا نے انکو
اپنی کمال رحمت سے آدمیون کیطرف بھیجا کہ نیک راہ بتلادیں انکا دین اور دنیا سنواریں اور ان کو
قسم قسم کے معجزات دیے کہ انکی راستی میں کوئی عاقل آدمی شک نہ لاوے وہ سب گناہون سے پاک
ہیں صغیرے ہون یا کبیرے نبوت سے پہلے بھی اور پیچھے بھی اور یہی مذہب ٹھیک ہے اور قیامت
کا یون اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک بہشت اور دوزخ کی داخل ہونے تک جو حضرت
نے فرمایا سو سچ ہے یعنی قبر کا عذاب اور صور کا پھونکنا اور مردون کا جینا اور حساب کتاب اور عمل

کا بدلا ملنا اور ترازو میں عمل کا تلنا اور پلصراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت یہ سب خبریں حق
ہیں ان میں کچھ شک نہیں اور تقدیر کا یہ اعتقاد ہے کہ جو عالم میں ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا
بھلا یا برا سو سب تقدیر سے ہے بدون اوسکی خواہش کے نہ کوئی پتا ہلے نہ بوند ٹپکے لیکن باوجود اسکے
آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا ہے کہ اوسکی سبب سے آدمی تعریف یا مذمت ثواب یا عذاب کے لائق ہو تقدیر
کا اعتقاد اسیطرح مجمل چاہیے زیادہ گفتگو کرنی اسمین بدعت اور گمراہی ہے اسواسطے کہ عقل ہماری مین
اتنی سمائی طاقت نہ — ہے کہ کارخانہ خدا کے بھید سمجھے اسیواسطے حضرت نے تقدیر کی بحث سے منع
فرمایا یہ بیان فصل ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن عبد الاعلی التیمی عن
ابیه عن عمر بن الخطاب قال بینا هو یخطب الناس بالجابیة اذ قال فی خطبته ان
الله یضل من یشاء و یهدی من یشاء فقال قس من تلك القسوس ما یقول امیر
المؤمنین قالوا یقول ان الله یضل من یشاء و یهدی من یشاء فقال برگشت الله
اعدل من ان یضل احدا فبلغت عمر بن الخطاب فقال کذبت بل الله اضلک و
الله لولا عهدک لضربت عنقک **ترجمہ** عبد الاعلی سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ حضرت
عمر خطبہ پڑھتے تھے جابیہ (ایک جگہہ کا نام ہے) میں کہ اچانک اونہوں نے اپنے خطبہ میں کہا کہ مقرر
خدا گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے جسکو چاہتا ہے سو یہودیوں کے اون عالموں میں سے
ایک عالم نے کہا کہ امیر المومنین کیا کہتا ہے لوگوں نے کہا کہتا ہے کہ خدا گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا
ہے اور راہ دکھاتا ہے جسکو چاہتا ہے اوس یہودی نے کہا کہ ہرگز نہیں اللہ زیادہ عادل ہے اس
سے کہ کسی کو گمراہ کرے یعنی خدا کسی کو گمراہ نہیں کرتا لوگ خود بخود گمراہ ہوتے ہیں سو یہ بات اُنکی
حضرت عمر کو پہونچی عمرؓ نے کہا کہ تو نے جھوٹ کہا بلکہ خدا ہی نے تجھکو گمراہ کیا ہے اور اگر تیرا عہد
نہ ہوتا تو میں تیری گردن مارتا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا یزید بن
عبد الرحمن عن ابی وائلة او ابی ایلة شك محمد عن عبد الله بن مسعود قال تکون النطفة
فی الرحم اربعین یوما ثم تکون علقة اربعین یوما ثم تکون مضغة اربعین
یوما ثم ینشأ خلقه فیقول رب اذکر او انثی شقی او سعید وما رزقه **قال**
محمد و به ناخذ الشقی من شقی فی بطن امه والسعید من وعظ بغیره **ترجمہ** عبد الله بن مسعود

سے روایت ہے کہ آدمی کا نطفہ اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پہر چالیس دن لہو کی پٹکی ہو جاتا ہے پہر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پہر اوسکا وجود پیدا ہوتا ہے سو فرشتہ کہتا ہو کہ اے رب کیا یہ مرد ہوگا یا عورت بدبخت ہوگا یا نیک بخت اور اوسکی روزی کتنی ہے یعنے محتاج ہوگا یا مالدار امام محمدؒ نے کہا ہی کو ہم لیتے ہیں کہ بدبخت دوزخی وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت ہوا اور نیک بخت بہشتی وہ ہے جس نے غیر سے نصیحت پکڑی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تقدیر حق ہے اور نیک بخت ہونا اور بدبخت ہونا مقدر ہو چکا ہے **باب** ما یحل للرجل الحر من التزویج آزاد مرد کو کتنی عورتیں نکاح کرنی درست ہیں **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا قیس بن مسلم الجدلی عن الحسن بن محمد بن علی بن ابی طالب فی قول اللہ والمحصنت من النساء الا ما ملکت ایمانکم قال کان یقول فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث وربع قال احل لکم اربع وحرمت علیکم امھاتکم الی اخر الایۃ قال حرمت علیکم المحصنات الا ما ملکت ایمانکم بعد الاربع **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ حرام ہوئین تمپر نکاح بندہین عورتین مگر جنکے مالک ہو جاوین تمہارے ہاتہ کہا تہے کہتے کہ نکاح کرو جو تمکو خوش آوین عورتون سے دو دو تین تین چار چار حضرت علی نے کہا کہ حلال ہوئین تمکو چار عورتین اور حرام ہوئین تمپر تمہاری مائین آخر آیت تک کہا حرام ہوئین تمپر نکاح بندہین عورتین مگر جنکے مالک ہو جاوین تمہارے ہاتہ پیچھے چار عورتون کے یعنے آزاد عورتین چار سے زیادہ درست نہین لیکن اگر چار کے بعد لونڈی کا مالک ہو تو درست ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا نکح الرجل الامۃ علی الحرۃ فنکاح الامۃ فاسد واذا نکح الحرۃ علی الامۃ امسکھما جمیعا ویقسم للحرۃ لیلتین وللامۃ لیلۃ **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد آزاد عورت پر لونڈی سے نکاح کرے تو لونڈی کا نکاح فاسد ہے اور جب لونڈی پر آزاد عورت سے نکاح کرے تو دونو کو رکھے اور تقسیم کرے واسطے آزاد عورت کے دو راتین اور واسطے لونڈی کے ایک رات **امام محمدؒ** نے کہا اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال

لِلْحُرِّ اَنْ يَتَزَوَّجَ اَرْبَعَ مَمْلُوْكَاتٍ وَّثَلٰثًا وَّاثْنَتَيْنِ وَوَاحِدَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَهٗ اَنْ يَتَزَوَّجَ مِنَ الْاِمَاءِ مَا يَتَزَوَّجُ مِنَ الْحَرَائِرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جائز ہے آزاد مرد کو نکاح کرنا چار لونڈیوں سے اور تین سے اور دو سے اور ایک سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جائز ہے اوسکو نکاح کرنا لونڈیوں سے وہ چیز کہ جائز ہے اوسکو آزاد عورتوں سے یعنے جتنی آزاد عورتوں سے اوسکو نکاح کرنا درست ہے اوتنی لونڈیوں سے بھی نکاح کرنا درست ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا

باب مَا يَحِلُّ لِلْعَبْدِ مِنَ التَّزَوُّجِ غلام کو کتنی عورتوں سے نکاح کرنا درست ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ لِلْعَبْدِ اَنْ يَتَزَوَّجَ اِلَّا حُرَّتَيْنِ اَوْ مَمْلُوْكَتَيْنِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز ہے غلام کو نکاح کرنا مگر دو آزاد عورتوں سے یا دو لونڈیوں سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْعَبْدِ اَنْ يَتَسَرّٰى وَلَا يَحِلُّ لَهٗ فَرْجٌ اِلَّا بِنِكَاحٍ يُزَوِّجُهٗ مَوْلَاهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز ہے غلام کو یہ کہ لونڈی رکھے اور نہیں حلال ہے اوسکو کوئی فرج مگر ساتھ نکاح کے کہ اوسکا مالک اوس سے نکاح کردے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ الْمَكِّيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا يَحِلُّ فَرْجٌ مِنَ الْمَمْلُوْكَاتِ اِلَّا مَنِ ابْتَاعَ اَوْ وُهِبَ اَوْ تَصَدَّقَ اَوْ اَعْتَقَ جَازَ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْمَمْلُوْكَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ يَعْنِيْ اَنَّ الْمَمْلُوْكَ لَا يَحِلُّ لَهٗ فَرْجٌ اِلَّا بِنِكَاحٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** سعید بن ابی سعید سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ نہیں حلال کوئی فرج لونڈیوں میں سے مگر جو خریدے یا ہبہ کرے یا خیرات کرے یا آزاد کرے تو جائز ہے یعنے غلام کو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں یعنے نہیں حلال ہے غلام کو کوئی فرج مگر ساتھ نکاح کے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** یعنے جسکو خریدنے اور آزاد کرنے وغیرہ کا اختیار ہو تو اوسی کو لونڈی حلال ہے یعنی آزاد مرد کو اور چونکہ غلام کو خریدنے اور آزاد کرنے وغیرہ کا اختیار نہیں تو اوسکو لونڈی حلال نہیں مگر ساتھ نکاح کے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا

اَبُوحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِلْعَبْدِ اَنْ یَّتَسَرّٰی ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِهِمْ اَوْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ فَلَیْسَتْ لَهٗ بِزَوْجَةٍ وَلَا مِلْکِ یَمِیْنٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز ہے غلام کو یہ کہ لونڈی سے کرے پھر یہ آیت پڑھی مگر اپنی بیوی پر یا او پر کہ اونکے ہاتھ مالک ہے سو نہ اوسکی بیوی ہے اور نہ ہاتھکی ملک ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَبْدِ اِذَا زَوَّجَهٗ مَوْلَاهُ فَالطَّلَاقُ بِیَدِ الْعَبْدِ وَاِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِغَیْرِ اِذْنِ مَوْلَاهُ فَالطَّلَاقُ بِیَدِ مَوْلَاهُ وَیَاْخُذُ مِنَ الْمَرْاَةِ مَا اَخَذَتْ مِنْ عَبْدِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس غلام کے حق میں جبکہ نکاح کردے اوسکو مالک اوسکا کہا کہ طلاق غلام کے ہاتھ میں ہے اور جب کہ بدون اجازت اپنے مالک کے نکاح کرے تو طلاق اسکی مالک کے ہاتھ میں ہے اور لیوے عورت سے جو لیا اوس نے غلام اسکے سے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِغَیْرِ اِذْنِ مَوْلَاهُ فَنِکَاحُهٗ فَاسِدٌ وَاِنْ اَذِنَ لَهٗ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ فَنِکَاحُهٗ ثَابِتٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَاِنَّمَا یَعْنِیْ بِقَوْلِهٖ اِنْ اَذِنَ لَهٗ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ یَقُوْلُ اِنْ اَجَازَ مَا صَنَعَ فَهُوَ جَائِزٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی غلام بدون اجازت اپنے مالک کے نکاح کرے تو اسکا نکاح فاسد ہے اور اگر نکاح ہونے کے بعد مالک اجازت دی تو اوسکا نکاح ثابت ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اگر نکاح ہونے کے بعد اوسکا مالک نکاح جائز رکھے تو جائز ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ الرَّجُلِ یُزَوِّجُ اُمَّ وَلَدِهٖ

اگر کوئی اپنی ام ولد لونڈی کو کسی سے نکاح کردے تو اسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ وَلَدُ اُمِّ الْوَلَدِ مِنْ غَیْرِ سَیِّدِهَا اِذَا وَلَدَتْهُ وَهِیَ اُمُّ وَلَدٍ بِمَنْزِلَتِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر ام ولد اپنے مالک کے سوا سے کسی اور سے بچہ جنے اس حال میں کہ وہ ام ولد ہو تو وہ بچہ بجائے ام ولد کے

ہے یعنے اوسکا بیچنا درست نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ اُمَّ وَلَدِهٖ
عَبْدًا فَتَلِدُ اَوْلَادًا ثُمَّ يَمُوْتُ قَالَ هِيَ حُرَّةٌ وَاَوْلَادُهَا اَحْرَارٌ وَهِيَ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَتْ
كَانَتْ مَعَ الْعَبْدِ وَاِنْ شَاءَتْ لَمْ تَكُنْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
وَلَهَا الْخِيَارُ اَيْضًا وَاِنْ كَانَتْ تَحْتَ حُرٍّ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو اس مرد کے حق مین کہ اپنے
ام ولد کو غلام سے نکاح کردے پس اولاد جنے پھر مالک مرجاوے ابراہیم نے کہا کہ وہ آزاد ہے
اور اسکی اولاد بھی آزاد ہے اور ام ولد کو اختیار ہے کہ چاہے تو غلام کے ساتھ رہے اور چاہے
تو نہ رہے بلکہ کسی اور سے نکاح کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا اور اگر وہ آزاد کے نکاح مین ہو تو بھی اوسکو اختیار ہے **باب** الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ
وَبِهِ الْعَيْبُ وَلِلْمَرْاَةِ اگر کوئی مرد نکاح کرے اور وہ عیب دار ہو یا عورت عیب دار ہو تو اوسکا
کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ
فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ وَهُوَ صَحِيْحٌ اَوْ يَتَزَوَّجُ وَبِهٖ بَلَاءٌ لَا تُخَيَّرُ امْرَاَتُهٗ وَلَا اَهْلُهَا اِنَّهَا
امْرَاَتُهٗ اَبَدًا لَا يُجْبَرُ عَلٰى طَلَاقِهَا قَالَ وَاِنْ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ هٰكَذَا فَهِيَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ
ترجمہ ابراہیم نے کہا اس مرد کے حق مین کہ نکاح کرے اور وہ تندرست ہو یا نکاح کرے اور اسمین
کوئی عیب ہو تو نہ اوسکی عورت کو اختیار ہے اور نہ اوسکے گھر والون کو وہ ہمیشہ کو اوسکی عورت
ہے نہ جبر کیا جاوے اوسکو اوسکے طلاق دینے پر اور اگر وہ عورت سے نکاح کرے اور وہ عورت
عیب دار ہو تو اسکا بھی یہی حکم ہے امام محمد نے کہا کہ یہ قول ابوحنیفہ کا ہے اور ہمارے قول مین
سو اگر عورت مین کوئی عیب ہو تو اسکا حکم وہی ہے جو ابوحنیفہ نے کہا اور اگر مرد مین کوئی عیب ہو
اور عیب اوٹھایا جاتا ہو تو اسکا حکم بھی نزدیک ہمارے وہ ہے جو ابوحنیفہ نے کہا اور اگر عیب اٹھایا
نہ جاتا ہو تو وہ بجائے ذکر کٹے ہوئے اور نامرد کے ہے اوسکی عورت کو اختیار ہوگا اگر چاہے تو
اوسکے ساتھ رہے اور اگر چاہے تو اوس سے جدا ہو جاوے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ وَبِهَا عَيْبٌ اِذَا دَخَلَ بِهَا اَنَّهَا امْرَاَتُهٗ طَلَّقَ
اَوْ اَمْسَكَ وَلَا تَكُوْنُ فِيْ هٰذَا بِمَنْزِلَةِ الْاِمَاءِ اَنْ يَرُدَّهَا مِنْ عَيْبٍ وَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ

بالرَّجُلِ عَیبٌ لَکَانَ لَهَا اَنْ تَرُدَّهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاخُذُ لِاَنَّ الطَّلَاقَ بِیَدِ الزَّوْجِ اِنْ
شَاءَ طَلَّقَ وَاِنْ شَاءَ اَمْسَکَ اَلَا تَرٰی اَنَّهٗ لَوْ وَجَدَهَا رَتْقَاءَ لَمْ یَکُنْ لَهٗ خِیَارٌ لِاَنَّ الطَّلَاقَ
بِیَدِهٖ وَلَوْ وَجَدَتْهُ مَجْبُوْبًا کَانَ لَهَا الْخِیَارُ لِاَنَّ الطَّلَاقَ لَیْسَ بِیَدِهَا وَکَذٰلِکَ اِذَا وَجَدَتْهُ
مَجْنُوْنًا مُوَسْوَسًا یُخَافُ عَلَیْهَا قَتْلُهٗ اَوْ وَجَدَتْهُ مَجْذُوْمًا مُنْقَطِعًا لَا یَقْدِرُ عَلَی الدُّنُوِّ مِنْهُ
وَاَشْبَاهُ هٰذَا مِنَ الْعُیُوْبِ الَّتِیْ لَا تُحْتَمَلُ فَهٰذَا اَشَدُّ مِنَ الْعِنِّیْنِ وَالْمَجْبُوْبِ وَقَدْ جَاءَ
فِی الْعِنِّیْنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضہ قَالَ اِنَّهَا تُؤَجَّلُ سَنَةً ثُمَّ تُخَیَّرُ وَجَاءَ اَیْضًا فِی الْمُوَسْوَسِ
اَثَرٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضہ اَنَّهٗ اَجَّلَهَا ثُمَّ خَیَّرَهَا وَکَذٰلِکَ الْعُیُوْبُ الَّتِیْ لَا تُحْتَمَلُ هِیَ اَشَدُّ
مِنَ الْمَجْبُوْبِ وَالْعِنِّیْنِ **ترجمہ** ابراہیم روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ کسی عورت سے نکاح کرے اور
اوس عورت مین عیب ہو یا بیماری ہو کہ وہ اسکی عورت ہے اگر چاہے تو طلاق دیوے اور چاہے تو رکہے
اور وہ عورت اس مین بجای لونڈیون کے نہ ہوگی کہ اوسکو عیب سے رد کرے اور ابراہیم نے کہا کہ پہلا
قبل تو اگر مرد مین کوئی عیب ہو تو کیا عورت کو درست ہے کہ اوسکو رد کرے یعنے جیسے درست نہین
ویسے وہ بہی درست نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اسلیے کہ طلاق خاوند کے ہاتہ
مین ہے اگر چاہے تو طلاق دیوے اور اگر چاہے تو رکہے کیا نہین دیکہتا تو کہ اگر اوسکو رتقا پاوے
کہ اوس سے جماع نکر سکے واسطے بند ہونے فرج اوسکے کے تو مرد کو اختیار نہ ہوگا اس واسطے کہ
طلاق اوسکے ہاتہ مین ہے اور اگر عورت اوس کو مجبوب پاوے تو اوسکو اختیار نہ ہوگا اسواسطے کہ طلاق اوس
کے ہاتہ مین ہے اور اسیطرح جسکو پاوے اسکو مجنون ہوسوس خوف کیا جاوے اوسپر قتل اوسکے کا
یعنے خوف کرتی ہو کہ مجکو قتل کرڈالیگا یا پاوے اوسکو کوڑہی منقطع کہ اسکے نزدیک جانے پر
قادر نہ ہو اور مانند انکے عیبون سے کہ محتمل نہون پس یہ سخت تر ہے نامرد سے اسکا ذکر کیا ہوا
ہو اور تحقیق آیا ہے عنین کے حق مین کہ حضرت عمر رضہ نے کہا کہ وہ عورت ایک برس تک مہلت دی
جاوے پہر اختیار دیجاوے جس سے چاہے نکاح کرے اور موسوس کے حق مین بہی حضرت عمر سے
روایت آئی ہے کہ اونہون نے اوس عورت کو مہلت دی پہر اوسکو اختیار دیا اور اسیطرح وہ عیب
کہ محتمل نہون زیادہ تر سخت ہین مجبوب سے اور عنین سے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ

عن حماد عن ابراهيم في الرجل يتزوج المراة فيجدها مجذومة او برصاء قال هي امراته ان شاء طلق وان شاء امسك قال محمد وبه ناخذ لان الطلاق بيده ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ کسی عورت سے نکاح کرے اور اسکو کوڑہی پاوے یا برص والی پاوے ابراہیم نے کہا کہ وہ اوسکی عورت ہے اگر چاہے تو طلاق دیوے اور چاہے تو رکھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اسواسطے کہ طلاق اوسکی ہاتھ مین ہے

باب ما نهى عنه من التزويج واستيمار البكر

ممنوع نکاح اور کواری عورت سے اجازت لینے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عبد الملك بن عمير عن رجل من اهل الشام عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اتاه رجل فقال يا رسول الله اتزوج فلانة فنهاه عنها ثم اتاه ثلث مرات فنهاه ثم قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سوداء ولود احب الي من حسناء عاقر اني مكاثر بكم الامم حتى ان السقط ليظل محبنطئا يقال له ادخل الجنة فيقول لا حتى يدخل ابواي ترجمہ ایک مرد شامی سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا حضرت کیا مین فلانی عورت سے نکاح کرون سو منع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو اس سے پھر وہ تین بار حضرت کے پاس آیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو منع کیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سیاہ عورت بہت اولاد جننے والی میرے نزدیک بہتر ہے خوبصورت عورت سے کہ بانجھ ہو مین زیادتی چاہنے والا ہون ساتھ تمہارے اور امتون سے یہانتک کہ کچا بچہ جھگڑنے والا ہوگا خدا سے اوسکو کہا جاویگا کہ بہشت مین داخل ہو سو وہ کہیگا مین داخل نہین ہونگا یہانتک کہ میرے ماباپ داخل ہون

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لا تنكح البكر حتى تستامر ورضاها سكوتها وقال وهي اعلم بنفسها لعل بها عيبا لا يستطيع لها الرجال معه قال محمد وبه ناخذ الا ترى ان لا تزوج البكر البالغة الا باذنها زوجها والد وغيره ورضاها سكوتها وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه...... ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہ نکاح کیجاوے کنواری عورت یہانتک کہ اس سے اجازت لیجاوے اور رضامندی اسکی چپ رہنا ہے اور کہا کہ وہ اپنی جان کو خوب جانتی ہے کہ شاید

اور پوری ہو سب مہر اور سکے سبب سے مرد اوس سے صحبت کرنے کے طاقت نہ رکھے امام محمد نے
کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں نہ یہ دیکھنا کہ نکاح کیجاوے کواری بالغہ کا ساتھ اجازت اسکی
کے اور اسکا باپ اوسکا کفیل ہے اسے یا کوئی غیر اور رضامندی اوسکی سکوت اوسکا ہے اور یہی
قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** مَنْ تَزَوَّجَ وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا حَتَّى مَاتَ اگر کوئی
مرد نکاح کرے اور عورت کے لیے مہر مقرر نہ کرے یہانتک کہ وہ مرجاوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا
أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَسَأَلَهُ
عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى مَاتَ قَالَ مَا بَلَغَنِي
فِي هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ قَالَ فَقُلْ فِيهَا بِرَأْيِكَ قَالَ
أَرَى لَهَا الصَّدَاقَ كَامِلًا وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ
قَضَيْتَ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي بَرْوَعَ بِنْتِ
وَاشِقٍ الْأَشْجَعِيَّةِ قَالَ فَفَرِحَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَرْحَةً مَا فَرِحَ قَبْلَهَا مِثْلَهَا بِمُوَافَقَةِ
رَأْيِهِ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ لَهَا الْمِيرَاثُ
وَالْعِدَّةُ حَتَّى يَكُونَ قَبْلَ ذٰلِكَ صَدَاقٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَالرَّجُلُ
الَّذِي قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَا قَالَ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ الْأَشْجَعِيُّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن مسعود کے پاس آیا اور
اس سے ایک مرد کا حکم پوچھا کہ اوس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کے لیے مہر مقرر نہ کیا
اور نہ اس سے صحبت کی یہانتک کہ مرگیا ابن مسعود نے کہا کہ مجھکو اس باب میں حضرت سے کوئی
چیز نہیں پہونچی اوس نے کہا کہ تو اپنے قیاس سے اسکا حکم کہہ ابن مسعود نے کہا کہ میری راے
میں اس عورت کے لیے پورا مہر ہے اور اسکے لیے میراث ہے اور اسپر عدت ہے سو ایک مرد نے
انکے ہمنشینوں سے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ اسکے ساتھ قسم کیجاتی ہے حکم کیا تونے ساتھ
حکم رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپنے بروع بنت واشق کے حق میں کیا سو خوش ہوا
عبد اللہ بن مسعود خوش ہونا کہ اس سے پہلے کبھی ایسے خوش نہ ہوا تہا اور اسکے موافق ہونے
راے اسکی کے حضرت کی حدیث کو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں واجب ہے میراث

اور عدت بیٹھنا تک کہ ہو وے پہلے اس سے مہر ہے اور اگر پہلے مہر ہو تو تو میراث اور عدت اسپر ثابت
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا امام محمد نے کہا کہ جس مرد نے کہ عبداللہ بن مسعود سے کہ نقل ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اسیطرح حکم کیا وہ معقل بن یسار ہین اور وہ حضرت کے اصحاب ہین سے ہین **باب**
من تزوج امراۃ فی عدتھا ثم طلقھا اگر کوئی عدت مین کسی عورت سے نکاح کرے پھر اسکو
طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن
ابراھیم فی الرجل یتزوج المراۃ فی عدتھا ثم یطلقھا قال لا یقع علیھا طلاقہ و
ان قذفھا لم یجلد ولم یلاعن **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ
ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق مین کہ عدت مین کسی عورت سے نکاح کرے پھر اسکو طلاق دیوے
ابراہیم نے کہا کہ اوسکی طلاق اوسپر واقع نہین ہوتی اور اگر اوسکو حرام کاری کی تہمت
لگادے تو نہ کوڑا مارا جاوے اور نہ لعان کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم
فی امراۃ تزوجت فی عدتھا فولدت ان ادعاہ الاول فھو ولدہ وان نفاہ الاول
فادعاہ الاخر فھو ولدہ وان شکا فیہ فھو ولدھما یرثھما ویرثانہ **قال محمد**
ولسنا ناخذ بھذا ولکنا نری اذا طلقھا فتزوجھا غیرہ فی عدتھا فدخل بھا
وان جاءت بولد ما بینھما وبین سنتین منذ دخل بھا الاخر فھو ابن الاول
وان کان لاکثر من سنتین فھو ابن الاخر وکان ابوحنیفۃ یقول نحوا من
ذلک فی الطلاق البائن ایضا **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک عورت کے حق مین کہ اپنی عدت
مین نکاح کی جاوے اور بچہ جنے اگر پہلا خاوند اوسکا دعوی کرے تو وہ اسیکا لڑکا ہے اور
اگر پہلا خاوند اس سے انکار کرے اور دوسرا اسکا دعوی کرے تو وہ اسکا لڑکا ہے اور اگر اس
مین دونو شک کرین تو وہ دونون کا بیٹا ہے وہ دونون کا وارث ہوگا اور وہ دونون اسکے
وارث ہونگے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہین لیتے ولیکن ہمارے رای ہے کہ جب اوس کو
طلاق دیوے اور کوئی غیر عدت مین اس سے نکاح کرے اور اس سے صحبت کرے سو اگر وہ بچہ
لاوے کم مین دو برس سے اسوقت سے کہ صحبت کی ساتھ اوسکے پچھلے خاوند نے تو پہلے خاوند کا

بیٹا ہے اور اگر دو برس پیچھے ...

باب من محمد قال ...

انہ قال فی المرأۃ تتزوج ... الاستبراء

منہ بما استحل من فرجہا ... عدۃ الاخر

علیہ مستقلۃ ثم یتزوجہا الآخر ... قال ابو حنیفۃ ... لا

انا نقول تستکمل عدتہا من الاول ... من عدۃ الآخر

استکمالہا عدۃ الاول ...

نے کہا اوس عورت کے حق میں کہ عدت میں اوسکا نکاح کیا جاوے ... درمیان میں

اور درمیان تک پہلے خاوند کے ... اور

کی شرمگاہ سے نفع اٹھایا اوسکے بدلے ...

علیحدہ عدت پیچھے ...

مگر ہم کہتے ہیں کہ پہلے خاوند کی عدت ... یہاں تک

تک جتنے دن گذرے انکو ... ان دنوں کو دونوں کی عدت

میں شمار کرے پہلی کی عدت میں ... کی عدت کا تتمہ

اور دوسرے کی عدت کا ابتدا ... عدت لگا وے محمد

قال اخبرنا سعید بن ابی عروبۃ ... عن ابراہیم النخعی قال اذا دخلت

عدۃ فی عدۃ کانت عدۃ واحدۃ ... قال محمد وبہذا

ناخذ وہذا تفسیر قول ... وہو قول ابی حنیفۃ

کہا جب ایک عدت دوسری عدت میں داخل ہو ... تو وہ ایک ہی عدت

ہوگی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں

اور یہ تفسیر ہے قول ہمارے کہ پہلی عدت میں **باب** اذا ادخلت المرأتان کل

واحدۃ منہما علی زوج صاحبتہا ... دونوں میں سے

اپنے صاحب کے خاوند پر تو انکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن

عن حماد عن ابراهيم [illegible] اذا اخذت المرأتان كل واحدة منهما على اخي زوجها
فوطئت [illegible] المرأة [illegible] ثم ارتجعها زوجها ولها الصداق بما
استحل من فرجها [illegible] على عدتها قال محمد وبهذا كله
ناخذ وهو قول ابي حنيفة [illegible] ترجمه [illegible] سے کہا کہ جب داخل کیجاوین دو
عورتین ہر ایک [illegible] ہے اور صحبت کیجاوے ہر
ایک اون دونون میں سے [illegible] بھیجی جاوے ہر ایک اون دونون میں سے
طرف خاوند [illegible] کی اور [illegible] ہے اوس سبب سے کہ اوسکی شرمگاہ حلال کی
گئی اور نہ صحبت کرے [illegible] خاوند اوسکا [illegible] عدت اوسکی امام محمد نے کہا
کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول [illegible] **باب** من تزوج مختلعة او مطلقة اگر
کوئی خلع یا طلاق والی عورت سے نکاح کرے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم ان المولى منها والمختلعة ان زوجها لا يقدر على ان يراجعها
الا بنكاح جديد وان ماتا لم يتوارثا لان الطلاق بائن ولكنه ما دامت في العدة ١٠
قال محمد وبهذا كله ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمه حماد سے روایت ہے کہ ایلا
اور خلع والی عورت کا خاوند نہین قادر ہے اسپر کہ رجوع کرے اس سے مگر ساتھ نکاح جدید کے اور
اگر دونو مر جاوین تو وہ انکی وارث نہین ہونگے اسواسطے کہ طلاق بائن ہے ولیکن وہ طلاق دیجاوے
بالعقد دیجاوے جبتک کہ عدت مین ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **ف** طلاق دو قسم ہے رجعی اور بائن طلاق رجعی مین عدت کی اندر جورو کا خرچ
خاوند پر واجب ہے سب علما کے نزدیک اور طلاق بائن مین عدت کے اندر خاوند کو خرچ دینا امام
شافعی کے نزدیک واجب نہین اور امام اعظم کے نزدیک واجب ہے **محمد** قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا تزوج الرجل المختلعة والمولى منها فا
التي اعتقت في عدتها ثم طلق قبل ان يدخل بها فلها الصداق **قال محمد**
وهذا قول ابي حنيفة وكذلك في قوله كل امرأة كانت في رجل في عدة من
نكاح جائز او فاسد او غير ذلك مثل عدة ام الولد فيتزوجها في عدتها منه

[illegible] يدخل بها تطليقة فعليه الصداق كاملا والتطليقة تملك
[illegible] ثم تستقبل من يوم طلقها قال محمد ولسنا نأخذ
[illegible] الطلاق قبل ان يدخل بها فلها عليه نصف الصداق ولا رجعة
[illegible] تستكمل ما بقي من عدتها وهو قول الحسن البصري وعطاء بن ابي رباح
[illegible] وروى بعضه عن الشعبي **ترجمہ** [illegible] ابراہیم نے کہا کہ جب
[illegible] کوئی مہر خلع [illegible] یا ایلاء والی عورت سے [illegible] کہ آزاد ہو جاوے اپنی عدت میں
[illegible] پہلے اس سے کہ دخول کرے ساتھ اسکے تو اوسکے لیے مہر ہے امام محمد نے
[illegible] ہم [illegible] ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور [illegible] اوسکے قول میں کہ جو عورت
[illegible] کی عدت میں ہو نکاح جائز سے یا فاسد سے یا غیر اس کے مثل عدت ام ولد کی پھر
نکاح کرے اوس سے اپنی عدت میں پھر طلاق دیوے اسکو پہلے اس سے کہ صحبت کرے ساتھ اسکے
ایک طلاق تو اوس پر پورا مہر واجب ہے اور اسکو اس طلاق میں رجعت کرنا درست ہو اور عدت اس
[illegible] ہوگی [illegible] سے طلاق دی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے ولیکن
جب اوسکو طلاق دیوے پہلے صحبت کرنے سے تو اوسکے لیے اوس پر آدھا مہر ہے اور نہیں جائز ہے
اسکو رجعت کرنا اور [illegible] سکے اور جو عدت اوسکی باقی ہو سو پوری کرے اور یہی قول ہے حسن بصری اور
عطا ابن ابی رباح اور اہل حجاز کا اور یہی مروی ہے شعبی سے

باب من تزوج اليهودية والنصرانية

[illegible] لا تحصن الزوج [illegible] جو کسی یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح کرے تو وہ اوسکو محصن نہیں کرتی
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لا بأس بنكاح اليهودية
والنصرانية على الحرة **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے ساتھ نکاح کرنے کے یہودیہ اور نصرانیہ عورت پر آزاد عورت کے
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن حذيفة بن اليمان انه تزوج يهودية بالمدائن
فكتب اليه عمر بن الخطاب ان خل سبيلها فكتب اليه احرام هي يا امير
المؤمنين فكتب اليه اعزم عليك ان لا تضع كتابي حتى تخلي سبيلها فاني اخاف

أن يتخذن بك المسلمون فيختاروا نساء أهل الذمة لجمالهن وكفى بذلك فتنة لنساء
المسلمين قال محمد وبه نأخذ لا نراه حراما ولكنا نرى أن يختار عليهن نساء المسلمين
وهو قول أبي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حذیفہ بن الیمان نے مدائن میں یہودی عورت
سے نکاح کیا سو حضرت عمرؓ نے اسکی طرف لکھا کہ اسکی راہ چھوڑ دے سو حذیفہؓ نے اسکی طرف لکھا کہ
کیا وہ حرام ہے اے امیر المومنین سو عمرؓ نے اوسکی طرف لکھا کہ میں قسم دیتا ہوں تجھ کو یہ کہ نہ رکھے تو خط میرا
یہانتک کہ چھوڑ دے تو راہ اوسکی پس تحقیق میں خوف کرتا ہوں کہ پیروی کریں تیری مسلمان اور
اختیار کریں عورتیں ذمیہ کو واسطے خوبصورتی انکی کے اور کافی ہے یہ ساتھ اسکے فتنہ واسطے
عورتوں مسلمانوں کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ اون سے نکاح کرنا حرام نہیں لیکن
ہماری رائے ہے کہ مسلمانوں کی عورتیں اونپر اختیار کی جاویں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال لا يحصن
المسلم باليهودية ولا بالنصرانية ولا يحصن الا بالحرة المسلمة **قال محمد** وبه
نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں
محصن ہوتا مسلمان ساتھ یہودی عورت کے اور نہ ساتھ نصرانیہ کے اور نہیں محصن ہوتا مگر ساتھ
آزاد عورت کے کہ مسلمان ہو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

باب من تزوج في الشرك ثم أسلم اگر کوئی کفر کی حالت میں نکاح کرے پھر مسلمان ہو
جاوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم
في الذي يتزوج في الشرك ويدخل بامرأته ثم أسلم بعد ذلك ثم زنى أنه لا يرجم
حتى يحصن بامرأة مسلمة **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم
سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ نکاح کرے کفر کی حالت میں اور صحبت کرے اپنی عورت سے
پھر بعد اوسکے مسلمان ہووے پھر زنا کرے کہ اوسکو سنگسار نہ کیا جاوے یہانتک کہ محصن ہو
ساتھ عورت مسلمان کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا كانا يهوديين
أو نصرانيين فأسلم الزوج فهما على نكاحهما أسلمت المرأة أو لم تسلم فإذا أسلمت

الْمَرْأَةُ عُرِضَ عَلَى الزَّوْجِ الْإِسْلَامُ فَإِنْ أَسْلَمَ أَمْسَكَهَا بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ وَإِنْ أَبَى أَنْ يُسْلِمَ
فُرِّقَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ كَانَا مَجُوسِيَّيْنِ فَأَسْلَمَ أَحَدُهُمَا عُرِضَ عَلَى الْآخَرِ الْإِسْلَامُ فَإِنْ أَسْلَمَ
كَانَا عَلَى نِكَاحِهِمَا الْأَوَّلِ فَإِنْ أَبَى أَنْ يُسْلِمَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا
كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مرد اور عورت
دونوں یہودی ہوں یا نصرانی سو خاوند مسلمان ہوجاوے تو وہ دونوں اپنے سابق نکاح پر ہیں عورت
مسلمان ہووے یا نہ ہووے اور جب پہلی عورت مسلمان ہووے تو خاوند پر اسلام پیش کیا جاوے
سو اگر مسلمان ہوجاوے تو اسکو پہلے نکاح سے اپنے پاس رکھے اور اگر اسلام لانے سے انکار
کرے تو دونوں کے درمیان جدائی کی جاوے اور اگر میاں بی بی دونوں مجوسی ہوں اور
دونوں میں سے ایک مسلمان ہوجاوے تو دوسرے پر اسلام پیش کیا جاوے سو اگر اسلام
لاوے تو وہ دونوں اپنے پہلے نکاح پر ثابت رکھی جاویں اور اگر دوسرا اسلام لانے سے انکار
کرے تو دونوں میں تفریق کیجاوے امام محمد نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے ابوحنیفہ کا محمد قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْيَهُودِيِّ وَالْيَهُودِيَّةِ يُسْلِمَانِ أَوِ النَّصْرَانِيِّ وَالنَّصْرَانِيَّةِ قَالَ هُمَا عَلَى
نِكَاحِهِمَا لَا يَزِيدُهُمَا الْإِسْلَامُ إِلَّا خَيْرًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ کسی نے ابراہیم سے سوال کیا یہودی مرد اور عورت کہ اسلام لاویں یا
نصرانی مرد اور عورت سو ابراہیم نے کہا کہ وہ اپنے پہلے نکاح پر قائم رہیں گے نہیں زیادہ کرتا انکو
اسلام مگر بہتری امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ
بِامْرَأَتِهِ وَهِيَ مَجُوسِيَّةٌ عُرِضَ عَلَيْهَا الْإِسْلَامُ فَإِنْ أَسْلَمَتْ فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنْ
أَبَتْ أَنْ تُسْلِمَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مَهْرٌ لِأَنَّ الْفُرْقَةَ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِهَا
وَإِذَا أَسْلَمَتْ قَبْلَ زَوْجِهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا عُرِضَ عَلَى الزَّوْجِ الْإِسْلَامُ فَإِنْ أَسْلَمَ
فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنْ أَبَى فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَكَانَتْ تَطْلِيقَةً بَائِنًا وَكَانَ لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ إِذَا جَاءَتِ الْفُرْقَةُ مِنْ

قَبْلِ الزَّوْجِ كَانَ ذٰلِكَ طَلَاقًا وَكَانَ لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ لِاَنَّهُ هُوَ الَّذِيْ اَبٰى الْاِسْلَامَ وَ اِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ هِيَ الَّتِيْ اَبَتِ الْاِسْلَامَ فَالْفُرْقَةُ مِنْ قِبَلِهَا فَلَا شَيْءَ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ وَ لَيْسَتْ فُرْقَتُهَا بِطَلَاقٍ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابرہیم نے کہا کہ جب مسلمان ہووے مرد پہلے اس سے کہ صحبت کرے بیوی اپنی سے اور وہ عورت مجوسی ہو تو اوسپر اسلام پیش کیا جاوے سو اگر وہ مسلمان ہووے تو وہ اسکی عورت رہیگی اور اگر اسلام لانے سے انکار کرے تو انکے درمیان تفریق کیجاوے اور اسکو مہر نہین ملیگا اسواسطے کہ جدائی اوسکی طرف سے واقع ہوئی ہے کہ اوس نے اسلام سے انکار کیا اور اگر اپنے خاوند سے پہلے اسلام لاوے اور نہ دخول کیا ہو اوس نے ساتھہ اوسکے تو پیش کیا جاوے خاوند پر اسلام پس اگر اسلام لاوے تو وہ اسی کی عورت ہے اور اگر اسلام سے انکار کرے تو انکے درمیان تفریق کیجاوے اور وہ تفریق طلاق بائن ہوگی اور اسکو آدہا مہر ملیگا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کہ اگر جدائی خاوند کی طرف سے اوے تو وہ طلاق ہوگی اور اسکو آدہا مہر ملیگا اسواسطے کہ اسی نے اسلام سے انکار کیا اور اگر عورت اسلام سے انکار کرے تو جدائی اسکیطرف سے ہے تو اسکو کچہ مہر نہین ملیگا اور اسکی جدائی طلاق نہین محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا جَاءَتِ الْفُرْقَةُ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ فَهِيَ طَلَاقٌ وَاِذَا جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْمَرْأَةِ فَلَيْسَتْ بِطَلَاقٍ فَاِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ كَامِلًا وَاِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلَا صَدَاقَ لَهَا اِنْ كَانَتِ الْفُرْقَةُ مِنْ قِبَلِهَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابرہیم نے کہا کہ اگر جدائی مرد کیطرف سے ہووے تو وہ طلاق ہو اور اگر عورت کیطرف سے ہووے تو وہ طلاق نہین اور اگر مرد نے اس سے صحبت کی ہو تو اوسکو پورا مہر دینا آوے گا اور اگر اس سے صحبت نکی ہو تو اوسکو مہر نہین ملیگا اگر اسکی طرف سے جدائی ہو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مگر ایک حکم میں اسواسطے کہ امام ابوحنیفہ کہتے ہین کہ جب خاوند اسلام سے مرتد ہوجاوے تو اسکی عورت اوس سے بائن ہوجاویگی اور وہ طلاق نہین لیکن ہمارے قول مین تو وہ طلاق ہے اور یہی قول ہے ابرہیم کا

باب

اَلرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْاَمَةَ ثُمَّ يَشْتَرِيْهَا اَوْ تُعْتَقُ اگر کوئی مرد کسی لونڈی سے نکاح کرے پہر اوسکو خرید لیوے یا آزاد کیجاوے تو اسکا کیا حکم ہے محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ فَاِنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ قَالَ اِذَا ارْتَدَّ الزَّوْجُ عَنِ الْاِسْلَامِ بَانَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَهُوَ طَلَاقٌ وَهُوَ قَوْلُ اِبْرَاهِيْمَ

ابراهیم فی الرجل یتزوج الامة ثمّ یطلقها واحدة ثمّ یشتریها قال یطاها او یعتقها فله ان یتزوجها وان طلقها اثنتین ثمّ اشتراها فانّها لا تحلّ له حتّی تنکح زوجا غیره قال محمّد وبهذا کلّه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق مین کہ لونڈی سے نکاح کرے پہر اوسکو ایک طلاق دیوے پہر اوسکو خرید لیوے ابراہیم نے کہا کہ اس سے صحبت کرے اور اگر چاہے تو اسکو آزاد کر دے تو جائز ہے اوسکو نکاح کرنا اوس سے اور اگر اوس کو دو طلاقین دیوے پہر اوسکو خرید لیوے تو نہین حلال ہے اوسکو یہانتک کہ نکاح کرے اور خاوند سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمّد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حمّاد عن ابراهیم اذا طلق الحرّ الامة تحته فانّها تبین بتطلیقتین وعدّتها حیضتان ان کانت تحیض فان لم تکن تحیض فشهر ونصف ولا تحلّ له حتّی تنکح زوجا غیره و ان طلق العبد امرأته وهی حرّة بانت منه بثلث منه وعدّتها ثلث حیض ان کانت تحیض فان لم تکن تحیض فعدّتها ثلثة اشهر قال محمّد وبهذا کلّه ناخذ الطلاق بالنساء والعدّة بالنساء وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب لونڈی کسی آزاد مرد کے نکاح مین ہو اور وہ اسکو طلاق دیوے تو وہ جدا ہوتی ہے اس سے ساتھہ دو طلاقون کے اور عدت اوسکی دو حیض ہین اگر اسکو حیض آتا ہو اور اگر اوسکو حیض نہ آتا ہو تو اوسکی عدت ڈیڑھ مہینا ہے اور نہین حلال ہوتی اوسکو یہانتک کہ نکاح کرے اور خاوند سے اور اگر آزاد عورت کسی غلام کے نکاح مین ہو تو وہ تین طلاق کے ساتھہ بائن ہوتی ہے اور عدت اوسکی تین حیض ہوتی ہے اگر اوسکو حیض آتا ہو اور اگر حیض اوسکو نہ آتا ہو تو عدت اوسکی تین مہینے ہین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ طلاق بہی عورتون کی ساتھہ ہے اور عدت بہی عورتون کے ساتھہ ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمّد قال اخبرنا ابراهیم بن یزید المکّی قال سمعت عطاء بن ابی رباح یقول قال علیّ بن ابی طالب الطلاق بالنساء والعدّة فبهذا کان نقول اذا کانت المرأة حرّة فطلاقها ثلث تطلیقات وعدّتها ثلث حیض ان کان زوجها حرًّا او عبدا وان کانت امة فطلاقها اثنتان وعدّتها حیضتان ان کان زوجها حرًّا او عبدا ترجمہ عطا بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے کہا کہ طلاق اور عدت عورتون کی

ساقط ہو جاتی ہیں جب کہ وہ آزاد ہو اور اوسکی طلاق تین طلاقیں ہیں اور اوسکی عدت تین حیض ہیں خواہ
اوسکا خاوند آزاد ہو یا غلام اور جب لونڈی ہو تو اوسکی طلاق دو طلاقیں ہیں اور اسکی عدت دو حیض
ہیں خواہ اوسکا خاوند آزاد ہو یا غلام **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم
فی الرجل یتزوج الامة فتعتق قال تخیر فان اختارت زوجها فهی امرأته وان اختارت
نفسها فلیس له علیها سبیل وان مات وقد اختارته فعدتها اربعة اشهر وعشرا
وله المیراث وان مات وقد اختارت نفسها فعدتها ثلث حیض ولا میراث لها
قال محمد وبهذا كله ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد
کے حق میں کہ نکاح کرے کسی لونڈی سے پھر وہ لونڈی آزاد کیجاوے تو ابراہیم نے کہا کہ وہ اختیار
دیجاوے سو اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ اوسی کی عورت ہے اور اگر وہ اپنی جان کو اختیار
کرے تو اسکے خاوند کو اوسپر کوئی راہ نہیں اور اگر اسکا خاوند مرجاوے اس حال میں کہ اوس نے اپنے
خاوند کو اختیار کر لیا ہو تو عدت اوسکی چار مہینے اور دس دن ہیں اور اسکو میراث ملیگی اور اگر مر
جاوے اس حال میں کہ اوس نے اپنی جان اختیار کی ہو تو اوسکی عدت تین حیض ہیں اور اسکو
میراث نہیں ملے گی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ رض کا۔
محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اذا اعتقت المملوكة
ولها زوج خیرت فان اختارت زوجها فهما علی نكاحهما فان كان دخل بها
فلها الصداق لمولاها وان اختارت نفسها ولم یدخل بها فرق بینهما ولم یكن
لها صداق ولا لمولاها لان الفرقة جاءت من قبلها ولم تكن فرقتها طلاقا ولها
ان تتزوج من یومها ان شاءت **قال محمد** وبهذا كله ناخذ وهو قول ابی حنیفة
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لونڈی آزاد کی جاوے اور اسکا خاوند ہو تو اس
لونڈی کو اختیار دیا جاوے سو اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ دونوں اپنے اوسی نکاح
پر ثابت رہینگے اور اگر اوس نے اس سے صحبت کی ہو تو اسکے مالک کو اسکا مہر ملیگا اور اگر وہ
اپنی جان کو اختیار کرے اور خاوند نے اس سے صحبت نہ کی ہو تو انکے درمیان جدائی کیجاوے
اور نہ اسکو مہر ملیگا اور نہ اوسکے مالک کو اسواسطے کہ جدائی اسکی طرف سے واقع ہوئی ہے اور اسکی

جدا ہوگئی [illegible] عدت [illegible] لونڈی [illegible] امام محمد نے کہا کہ
اسکو ہم لیتے ہیں [illegible] اور یہی قول ہے [illegible] محمد [illegible] اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد
عن ابراهيم [illegible] الامة [illegible] عتقت [illegible] فعدتها عدة الامة
[illegible] قال [illegible] المطلقة [illegible]
وبهذا كله [illegible] هو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم [illegible] لونڈی [illegible]
[illegible] عدت میں آزاد کی جاوے [illegible] لونڈی کی عدت ہے اور خاوند
[illegible] اگر خاوند نے اسکو دو طلاقیں دی ہوں پھر آزاد کی [illegible] تو وہ لونڈی
کی عدت بیٹھے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **محمد**
و الائمة قال اخبرنا ابو حنيفة عن سلمة بن كهيل عن المستورد بن الاحنف عن
عبد الله بن مسعود ان رجلا اتاه فقال اني تزوجت وليدة لعمي فولدت لي جارية
[illegible] فقال كذبت ليس ذلك لك **قال محمد** وبه ناخذ ليس له ان
يبيع من مالك ذا رحم محرم منه ترجمہ مستورد سے روایت ہے کہ ایک مرد عبد اللہ بن مسعود کے
پاس آیا [illegible] کہا کہ میں نے اپنے چچا کی لونڈی سے نکاح کیا تھا سو اس نے میرے لیے ایک لڑکی
جنی [illegible] بیچنے کا ارادہ کرتا ہے ابن مسعود نے کہا کہ اوس نے جھوٹ کہا کہ اوسکو اسکا
بیچنا [illegible] امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ نہیں جائز ہے اسکو بیچنا اسکا جو
[illegible] کا مالک ہو تو وہ آزاد ہو جاتا ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن
حماد عن ابراهيم قال اذا طلق الامة زوجها طلاقا يملك الرجعة فاعتقت
فعدتها عدة الحرة وان كان الزوج لا يملك الرجعة فعتقت فعدتها عدة الامة
قال محمد وبهذا كله ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لونڈی کو اسکا خاوند طلاق دیوے ایسی طلاق کہ اس میں رجوع کا مالک
ہو پھر آزاد کی جاوے یعنی عدت میں تو عدت اسکی عدت آزاد عورت کی ہے اور اگر اسکا
خاوند رجوع کا مالک نہ ہو اور آزاد کی جاوے تو اوسکی عدت لونڈی کی عدت ہے امام محمد نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** من تزوج ثم تحرم لحلها

اگر کوئی نکاح کرے جو وہ عورت ہے جس سے زنا کرے تو اسکا کیا حکم ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم عن علی بن ابی طالب قال اذا تزوج الرجل المرأة ثم لم یکن دخل بها ثم زنی جلد الحد و امسک امرأته وان زنت هی ولم یدخل بها جلدت الحد و فرق بینهما قال محمد واما فی قول ابی حنیفة والعامة فهی امرأته علی کل حال ان شاء طلق وان شاء امسک وهو قولنا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے کہا کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے اور اس سے صحبت نہ کرے پھر زنا کرے تو اسکو کوڑے مارے جاویں اور اپنی عورت کو روکے رکھے اور اگر عورت زنا کرے اور اسکے خاوند نے اس سے صحبت نہ کی ہو یہانتک کہ قائم کی جاوے اوسپر حد زنا تو ان دونوں میں تفریق کیجاوے امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ اور عام علما کے قول میں تو ہر حال میں وہ اوسکی عورت ہے اگر چاہے تو طلاق دیوے اور چاہے تو روک رکھے اور یہی قول ہے ہمارا محمد قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهیم قال جاء رجل الی علقمة بن قیس فقال رجل فجر بامرأة اله ان یتزوجها قال نعم ثم تلا هذه الایة وهو الذی یقبل التوبة عن عباده ویعفو عن السیئات ویعلم ما تفعلون قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ایک مرد علقمہ کے پاس آیا اور کہا کہ ایک مرد نے ایک عورت سے زنا کیا تو کیا جائز ہے اوسکو نکاح کرنا اوس سے اوس نے کہا ہاں پھر یہ آیت پڑھی کہ اللہ وہ ہے کہ قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں سے اور معاف کرتا ہے گناہوں کو اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب من تزوج المتعة اگر کوئی نکاح متعہ کرے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم عن ابن مسعود فی متعة النساء قال انما رخصت لاصحاب محمد صلی الله علیه وآله وسلم فی غزاة لهم شکوا الیه فیها العزوبة ثم نسختها آیة النکاح والمیراث والصداق ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے نکاح متعہ کے حق میں فرمایا کہ سوائے اسکے نہیں کہ اجازت دی گئی نکاح متعہ کی واسطے اصحاب محمد کے ایک جہاد میں کہ اوس میں اونہوں نے مجرد رہنے اور شہوت غالب آنیکی شکایت کی

پھر اوسکو نکاح اور میراث اور عدت کی آیت نے منسوخ کر دیا منسوخ ہو گیا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال
حدثنا نافع عن ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر
عن لحوم الحمر الاھلیۃ وعن متعۃ النساء وما کنا مسافحین **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے
کہ منع فرمایا حضرت نے دن جنگ خیبر کے گوشت کھانے سے پالتو گدھون کے اور متعہ اور عورتون کے
سے اور نہ تھے ہم زنا کرنے والے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن محمد بن شہاب
الزہری عن محمد بن عبید اللہ عن سبرۃ الجھنی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم انہ نھی عن متعۃ النساء یوم فتح مکۃ **ترجمہ** سبرہ سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت نے
متعہ عورتون کے سے دن فتح مکہ کے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا الربیع
ربیع بن سبرۃ الجھنی عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثلہ فی متعۃ
النساء **قال محمد** وبھذا کلہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی **ترجمہ**
سبرہ سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت نے متعہ عورتون کے سے امام محمد نے کہا کہ ان سب کو لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** نکاح متعہ اوسکو کہتے ہین کہ کسی عورت سے کہے کہ مین اتنی مدت کے
واسطے تجھ سے متعہ کرتا ہون بدلے پانچ یا دس روپیہ کے دو روز یا چار روز یا سال بھر کے لیے سو اہل
سنت وجماعت کے چارون مذہب مین نکاح متعہ حرام ہے اور علماء محدثین کی یہ تحقیق ہے کہ نکاح
متعہ دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا پہلے چند روز مباح رہا تھا پھر جنگ خیبر مین حرام ہو گیا
چنانچہ حضرت علی سے بخاری اور مسلم اور موطا وغیرہ مین روایت ہے دوسری بار جنگ اوطاس مین تین
دن متعہ مباح رہا پھر فتح مکہ کے حضرت نے اوسکو قیامت تک حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم مین سلمہ بن اکوع
سے یہ حدیث کی روایت موجود ہے اور حضرت کے سب اصحاب کا متعہ کے حرام ہونے پر اجماع ہے حضرت
عبداللہ بن عباس پہلے اسکو جائز کہتے تھے آخر جب انکو حدیثین پہونچین تو وہ بھی حرمت کے قائل ہوگئے
چنانچہ ترمذی مین ثابت ہے **باب** ما یحرم علی الرجل من النکاح اوس چیز کا بیان جو حرام
ہے مرد پر نکاح سے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا الحکم بن عتیبۃ
عن عراک بن مالک ان افلح بن ابی قعیس یستاذن علی عائشۃ فاحتجبت منہ فقال
اتحتجبین منی وانا عمک قالت من این قال ارضعتک امرأۃ اخی فلما دخل علیھما

النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکرت ذلک لہ فقال یحرم من الرضاع ما یحرم من
النسب قال محمد وبھذا کلہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** عراق بن مالک سے روایت
ہے کہ افلح بن ابی قعیس نے عائشہ کے گھر میں آنے کی اجازت مانگی سو عائشہ نے اوس سے پردہ کیا سو
اوس نے کہا کہ کیا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو اور میں تمہارا چچا ہوں عائشہ نے کہا کہ کسو جہ سے اوس نے
کہا کہ تو نے میری بھتیجی کا دودھ پیا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے گھر میں تشریف لائے
تو اوس نے یہ حال حضرت سے عرض کیا سو حضرت نے فرمایا کہ جو نسب کے سبب سے حرام ہے وہ دودھ
پینے کے سبب سے بھی حرام ہو جاتا ہے نکاح دودھ پینے سے جو نکاح کہ رشتہ داری سے حرام ہے
ف لیے جیسے کہ ماں اور بہن اور خالہ سے نکاح درست نہیں ویسے ہی دودھ کے رشتے
سے بھی نکاح درست نہیں (باقی تفصیل فقہ میں ہے) امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا ابراھیم
بن محمد بن المنتشر عن ابیہ عن مسروق قال بیعوا جاریتی ھذہ اما انی لم
اصب منھا الا ما یحرمھا علی ابنی من لمس او نظر **قال محمد** وبہ ناخذ الا
انا لا نری النظر شیئا الا ان ینظر الی الفرج بشھوۃ فان نظر الیہ بشھوۃ حرمت
علی ابیہ وابنہ وحرمت علیہ امھا وابنتھا وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** محمد بن منتشر سے
روایت ہے کہ مسروق نے کہا کہ میری یہ لونڈی بیچ ڈالو خبردار ہو سو تحقیق میں نہیں پہنچا اوس سے مگر
اوس چیز کو کہ وہ حرام کرے اسکو میرے بیٹے پر ہاتھ لگانے سے یا نظر کرنے سے امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر یہ کہ ہمارے نزدیک نظر کوئی چیز نہیں مگر کہ شہوت سے اوسکی شرم
گاہ کی طرف دیکھے سو اگر شہوت سے اوسکی شرمگاہ کو دیکھے تو حرام ہو جاویگی وہ اوسکے باپ پر
اور بیٹے پر اور حرام ہو جاویگی اوس پر ماں اوسکی اور بیٹی اوسکی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا قبل الرجل
ام امرأتہ او لمسھا من شھوۃ حرمت علیہ امرأتہ **قال محمد** وبہ ناخذ و
ھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت
کی ماں یعنے ساس کو چومے یا اسکو شہوت سے ہاتھ لگاوے تو حرام ہو جاتی ہے اوس پر عورت

اوسکی امام محمد نے کہا امام [illegible] ابو حنیفہ کا ۔ باب تزویج الکتابی [illegible]
والے کے نکاح [illegible] محمد قال [illegible] ابو حنیفۃ [illegible] حماد عن ابراہیم انہ
قال فی النکران یتزوج قال یجوز علیہ حکمہ [illegible] الا
فی خصلۃ واحدۃ اذا ذہب عقلہ [illegible] مکر
ان ذلک کان [illegible] قول ابی حنیفۃ رحمہ
اللہ تعالیٰ ترجمہ حماد [illegible] اور [illegible]
کرنی درست [illegible] امام محمد [illegible]
ہوجاوے اور اسلام [illegible] ہوجاوے [illegible] قبول کے ہوا تو
قبول کیا جاوے [illegible] امام ابو حنیفہ کا ۔
باب من تزوج امرأۃ فلم یجدہا [illegible] کسی عورت سے نکاح کرے اور اسکو [illegible]
نہ پاوے تو اوسکا کیا حکم ہے محمد قال [illegible] ابی القاسم عن
عائشۃ انہا زوجت [illegible] فلم یجدہا عذراء فخرج [illegible] لذلک حزینا
شدید الحزن [illegible] الی عائشۃ فقالت وما یحزنہ ان
العذرۃ لیذہبہا [illegible] والوثبۃ ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت
عائشہ نے اپنی لونڈی ایک مرد سے نکاح کر دی سو اوس نے اوسکو کنواری نہ پایا سو نکلا وہ مرد اس
سبب اس حال میں کہ غمناک تھا سخت غمناک یہاں تک کہ اوسکے چہرے میں یہ غم پہچانا گیا سو یہ
بات عائشہ کو پہنچی اوس نے کہا کہ کیا چیز غمناک کرتی ہے اوسکو البتہ دور ہوجاتی ہے بکارت سے
حیض سے اور انگلی سے اور وضو سے اور کودنے سے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ
عن حماد عن ابراہیم انہ قال اذا قال الرجل لامرأۃ قد تزوجہا لم اجدہا عذراء
فلا حد علیہ **قال محمد** وبہذا ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد کہ روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اس عورت کو کہے کہ اس سے نکاح کیا ہو کہ میں نے اوسکو کنواری نہیں
پایا تو اوسپر حد نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب**
تزویج الاکفاء وحق الزوج علی الزوجۃ ہم قوم سے نکاح کرنے کا بیان اور خاوند کا حق بیوی پر

کتاب محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن رجل عن عمر بن الخطاب انه قال لامنعن
فروج ذوات الاحساب الا من الاکفاء قال محمد وبهذا نأخذ اذا تزوجت
المرأة غیر کفوء فرفعها ولیها الی الامام فرق بینهما وهو قول ابی حنیفة ترجمہ
حضرت عمر رضی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ البتہ میں منع کرونگا شرمگاہوں حسب والی عورتوں کا مگر ہم قوم سے
یعنے جو عورت اشرف قوم اور اعلی خاندان کی ہو اسکا نکاح ہم قوم میں سے کیا جاوے امام محمد نے
کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جب نکاح کرے عورت غیر قوم سے اور اسکا ولی اوسکو حاکم کی طرف لیجاوے
تو جدائی کیجاوے درمیان انکے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة
قال حدثنا الحکم بن زیاد یرفعه الی النبی صلی الله علیه وسلم ان امرأة خطبت الی
ابیها فقالت ما انا بمتزوجة حتی القی النبی صلی الله علیه وسلم فاسأله ما حق الزوج
علی زوجته قال ان خرجت من بیتها بغیر اذن منه لم یزل الله یلعنها والملئکة و
الروح الامین وخزنة الرحمة وخزنة العذاب حتی ترجع قالت یا رسول الله ما حق
الزوج علی زوجته قال ان سالها نفسها وهی علی ظهر قتب لم تکن لها ان تمنعه
قالت یا رسول الله ما حق الزوج علی زوجته قال ان غضب فلترضه فقال رجل من
القوم وان کان ظالما قالت ما انا بمتزوجة بعد ما اسمع ترجمہ حکم بن زیاد سے روایت ہے
کہ بیشک ایک عورت کے باپ کیطرف نکاح کا پیغام کیا سو اس عورت نے کہا کہ میں نکاح نہیں کرونگی
یہانتک کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوں اور آپ سے پوچھوں کہ خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے
حضرت نے فرمایا کہ اگر بدون اجازت خاوند کے اپنے گہر سے نکلے تو ہمیشہ لعنت کرتا ہے اوسکو اللہ اور
فرشتے اور جبرئیل اور فرشتے رحمت کے اور عذاب کے یہانتک کہ پہرے اوس نے کہا کہ یا حضرت خاوند کا حق
بیوی پر کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خاوند اس سے صحبت کرنی چاہے اور وہ اونٹ
کی پیٹھ پر سوار ہو تو نہیں جائز ہے اوسکو منع کرنا خاوند کا یعنے سوائے عذر شرعی کے خاوند کو جماع سے منع
کرنا درست نہیں پھر اوس نے کہا کہ یا حضرت خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے حضرت نے فرمایا اگر خاوند غصے
ہووے تو چاہیے کہ راضی کرے اوسکو سو ایک مرد نے قوم میں سے کہا کہ اگرچہ ظالم ہو حضرت نے فرمایا کہ
اگرچہ ظالم ہو تو بھی اوسکو راضی کرے اس عورت نے کہا کہ میں نکاح نہیں کرونگی بعد اسکے کہ میں نے سنا

محمد قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا ایوب بن عائذ الطائی عن مجاهد قال اتت امراة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معها ابن رضیع وابن هی لاخذته بیده وهی حبلی فلم تسأله شیئا الا اعطاها ایاه رحمة لها فلما ادبرت قال حاملات والدات مرضعات رحیمات باولادهن لولا ما یاتین الی ازواجهن دخلن مصلیاتهن الجنة **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت کے پاس آئی کہ اوسکے پاس ایک لڑکا شیرخوار تھا اور ایک لڑکی کا اوس نے ہاتھ پکڑا ہوا تھا اس حال مین کہ وہ حاملہ تھی سو اوس نے حضرت سے کوئی چیز نہ مانگی مگر کہ آپ نے اوسکو دی واسطے رحم کرنیکے اوسکے لیے سو جب وہ چلی گئی تو حضرت نے فرمایا کہ حمل والی جننے والی دودھ پلانیوالی عورتین رحم کرنے والیں ساتھ اولاد اپنی کے اگر نہ ہوتی وہ چیز کہ آتی ہین طرف خاوندون اپنی کے تو ان مین سے نماز پڑہنے والیں بہشت مین داخل ہوتین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کا حق بیوی پر بڑا ہے

باب من تزوج امراة نعی الیها زوجها نکاح کرے کسی عورت سے کہ اوسکے پہلے خاوند کے مرنیکی خبر اوسکو پہونچی ہو

محمد قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهیم عن عمر بن الخطاب فی الرجل ینعی الی امراته فتتزوج ثم یقدم الاول قال یخیر الاول ان شاء امسک امراته وان شاء الصداق قال ابوحنیفة هی امراة الاول علی کل حال **وقال محمد** وبلغنا نحو ذلک عن علی بن ابی طالب فیه وبه نأخذ **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ اوسکے مرنیکی خبر اوسکی بیوی کو پہونچی سو وہ عورت عدت کے بعد کسی اور مرد سے نکاح کرے پھر پہلا خاوند آوے حضرت عمر نے کہا کہ پہلے خاوند کو اختیار دیا جاوے کہ اگر چاہے تو اپنی عورت کو رکھے اور چاہے تو مہر دیوے امام ابوحنیفہ نے کہا کہ وہ ہر حال مین پہلے کی عورت ہے اور امام محمد نے کہا کہ پہونچی ہمکو روایت مانند اسکی حضرت علی سے بیچ اسکے اور اسکو ہم لیتے ہین ۔

محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم فی المراة تفقد زوجها قال بلغنا الذی ذکر الناس اربع سنین والتربص احب الی **قال محمد** وبهذا نأخذ وهو قول ابی حنیفة وکذلک بلغنا عن علی بن ابی طالب انه قال فی المفقود زوجها انها امراة ابتلیت فلتصبر حتی یأتیها وفاته او طلاقه **ترجمہ** ابراہیم سے روایت

روایت ہے اوس عورت کے حق مین کہ اپنا خاوند گم کرے ابراہیم نے کہا کہ پہونچی ہکو وہ چیز کہ ذکر کیا لوگون نے چار برس یعنے لوگ کہتے ہین کہ چار برس انتظار کرے پھر اوسکے بعد اوسکو اور خاوند سے نکاح کرنا درست ہے اور انتظار کرنا میرے نزدیک بہت بہتر ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسی طرح روایت پہونچی ہمکو حضرت علی سے کہ اونھون نے فرمایا اس عورت کے حق مین کہ اسکا خاوند غائب ہوجاوے کہ وہ ایک عورت ہے مبتلا کی گئی سو چاہیے کہ صبر کرے یہانتک کہ اوسکو اسکی موت یا طلاق کی خبر آوے **بَابُ الْعَزْلِ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ مِنْ اِتْيَانِ النِّسَاءِ** عزل کا بیان اور عورتون سے کس چیز مین جماع کرنا منع ہے **ف** عزل اوسکو کہتے ہین کہ مرد عورت سے جماع کرے جب منی نکلنے لگے تو اپنے ذکر کو عورت کی شرمگاہ سے باہر نکالکر انزال کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَا تَعْزِلْ عَنِ الْحُرَّةِ اِلَّا بِاِذْنِهَا وَاَمَّا الْاَمَةُ فَاعْزِلْ عَنْهَا وَلَا تَسْتَاْمِرْهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ فَاِنْ كَانَتِ الْاَمَةُ زَوْجَةً لَكَ فَلَا تَعْزِلْ عَنْهَا اِلَّا بِاِذْنِ مَوْلَاهَا وَلَا تُسْتَاْمَرُ الْاَمَةُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ آزاد عورت سے صحبت کرکے باہر انزال نہ کر مگر اوسکی اجازت سے و لیکن تجھکو لونڈی سے صحبت کرکے باہر انزال کرنا درست ہے اور اسکی اجازت مانگنے کی کچھ حاجت نہین **امام محمد** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور اگر تیری بیوی لونڈی ہو تو باہر انزال نہ کر اوس سے مگر اوسکے مالک کی اجازت سے اور لونڈی سے کسی چیز کی اجازت نہ مانگی جاوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ لَوْ اَخَذَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِيْثَاقَ نَسَمَةٍ فِيْ صُلْبِ رَجُلٍ فَنَسَّهَا عَلٰى صَفَاةٍ اَخْرَجَ اللّٰهُ مِنْهَا النَّسَمَةَ الَّتِيْ اَخَذَ مِيْثَاقَهَا فَاِنْ شِئْتَ فَاعْزِلْ وَاِنْ شِئْتَ فَدَعْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ کسی نے عبد اللہ . . . . بن مسعود سے عزل کرنیکا حکم پوچھا اونھون نے کہا کہ اگر خدا نے کسی روح کا عہد کسی مرد کی پیٹھ مین لیا ہے اور وہ اسکو پتھر پر بہاوے تو خدا اوس سے وہ روح پیدا کرے گا جس سے اوس نے عہد لیا سو اگر تو چاہے تو عزل کر اور اگر چاہے تو چھوڑ دے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین . . . . اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** یعنے جتنی روحون کا پیدا

ہونا تقدیر میں مقرر ہو چکا ہے وہ اس عالم میں ضرور پیدا ہونگے ایسا ممکن نہیں کہ کوئی روح اون میں
سے بچ جائے پس عزل کرنا بے فائدہ ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا ابو الہیثم
المکی عن یوسف بن ماھک عن حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان امرأۃ
اتت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقالت ان لها زوجا یاتیها وهی مدبرۃ فقال لا
باس به اذا کان ذلک فی صمام واحد **قال محمد** وبه ناخذ وانما یعنی بقوله
فی صمام واحد یقول اذا کان ذلک فی الفرج وهو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حضرت حفصہ سے
روایت ہے کہ ایک عورت حضرت کے پاس آئی سو اوس نے عرض کی کہ میرا خاوند مجھ سے پیچھے کی طرف سے صحبت
کرتا ہے یعنے اگلی شرمگاہ میں سو حضرت نے فرمایا کہ اسکا کچھ ڈر نہیں جبکہ ایک سوراخ میں ہو یعنے اگلے
سوراخ میں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور ایک سوراخ سے مراد شرمگاہ ہے اور یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن کثیر الاصم الرماح عن ابی
زراع عن ابن عمر قال سالته عن هذه الآیة نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم
قال کیف شئت ان شئت عزلا وان شئت غیر عزل **قال محمد** وبه ناخذ وهو
قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابی زراع سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر سے اس آیت کا حکم پوچھا کہ عورتیں
تمہاری کھیتی ہیں سو جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو ابن عمر نے کہا کہ جس طرح تو چاہے کر اگر تو
چاہے تو عزل کر اور چاہے تو عزل نہ کر امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ عزل کرنا اور نہ کرنا
دونوں برابر ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا
حمید الاعرج عن رجل عن ابی ذر قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن
اتیان النساء فی اعجازهن **ترجمہ** ابی ذر سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت نے عورتوں کے
دبروں میں جماع کرنے سے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراهیم
ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یباشر بعض ازواجه وهی حائض وعلیها
ازار **قال محمد** وبه ناخذ لا نری به باسا وهو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے
روایت ہے کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدن لگاتے اپنی بعض بیبیوں کے بدن سے ایسے حال میں کہ
وہ حائض ہوتیں اور انپر تہبند ہوتا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ ہمارے نزدیک اسمیں

کچھ خوف نہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَلْعَبُ عَلٰى بَطْنِ الْمَرْاَةِ حَتّٰى اَقْضِيَ شَهْوَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مین عورت کے پیٹ پر کھیلتا ہون یہانتک کہ اپنی خواہش پوری کرون اسحال مین کہ وہ حائض ہے

باب مَا يُكْرَهُ مِنْ وَطْيِ الْاُخْتَيْنِ الْاَمَتَيْنِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

اس چیز کا بیان کہ مکروہ ہے صحبت کرنی دو لونڈیون سے کہ دونو سگی بہنین ہون اور انکے غیر سے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ اُخْتَانِ مَمْلُوْكَتَانِ فَوَطِيَ اِحْدٰىهُمَا فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَطَاَ الْاُخْرٰى حَتّٰى يُمَلِّكَ فَرْجَ الَّتِيْ وَطِيَ غَيْرَهٗ بِنِكَاحٍ اَوْ غَيْرِهٖ وَاِنْ كَانَتَا اُخْتَيْنِ اِحْدٰىهُمَا اِمْرَاَتُهٗ فَوَطِيَ الْاَمَةَ مِنْهُمَا فَلْيَعْتَزِلْ اِمْرَاَتَهٗ حَتّٰى تَعْتَدَّ الْاَمَةُ مِنْ مَائِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَطَاَ اِمْرَاَتَهٗ اِذَا وَطِيَ اُخْتَهَا حَتّٰى يُمَلِّكَ فَرْجَ اُخْتِهَا غَيْرَهٗ بِنِكَاحٍ اَوْ مِلْكٍ بَعْدَ مَا تَسْتَبْرِئُ بِحَيْضَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کسی مرد کے پاس دو لونڈیان ہون کہ دونو سگی بہنین ہون اور وہ دونو مین سے ایک کے ساتھہ صحبت کرے تو نہین جائز ہے اوسکو صحبت کرنی دوسری سے یہانتک کہ پہلی لونڈی کو جس سے صحبت کی ہو کسی غیر کے ملک کردے نکاح سے ہو یا اور وجہ سے اور اگر وہ دونون بہنین ہون کہ دونون مین سے ایک اوسکی بیوی ہو اور دونون مین سے لونڈی کے ساتھہ صحبت کرے تو چاہیے کہ اپنی عورت سے علیحدہ رہے یہانتک کہ لونڈی اوسکی پانی سے عدت گذارے امام **محمد** نے کہا کہ انہین سب احکام کو ہم لیتے ہین لیکن ایک حکم مین کہ نہین لائق ہے اسکو صحبت کرنی اپنی بیوی سے جبکہ صحبت کی ہو اوسکی بہن سے یہانتک کہ اوسکی بہن کی شرمگاہ کسی غیر کے ملک کردے نکاح کے ساتھہ ہو یا ملک کے بعد اوسکی کہ ایک حیض عدت گذارے یعنے دوسری صورت مین محض عدت گذارنا کافی نہین بلکہ اوسکی ساتھہ یہی شرط ہے کہ اوسکو غیر کے ملک کردے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْاَمَتَيْنِ الْاُخْتَيْنِ تَكُوْنَانِ عِنْدَ الرَّجُلِ يَطَاُ اِحْدٰىهُمَا اَنَّهٗ يَطَاُ الْاُخْرٰى حَتّٰى يُمَلِّكَ فَرْجَ الَّتِيْ وَطِيَ غَيْرَهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ہیثم سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا دو لونڈیون کے حق مین

کہ آپس میں سگے بہنیں ہوں اور ایک مرد کے پاس ہوں اور وہ ایک سے صحبت کرے ابن عمر نے کہا کہ
نہ صحبت کرے دوسری سے یہانتک کہ صحبت کردہ شدہ کو غیر کے ملک کر دے امام محمد نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهُ کَانَ یَکْرَهُ اَنْ یَطَاَ الرَّجُلُ اَمَتَهُ وَابْنَتَهَا وَاُمَّهَا وَاُخْتَهَا اَوْ عَمَّتَهَا اَوْ خَالَتَهَا
وَکَانَ یَکْرَهُ مِنَ الْاِمَاءِ مَا یَکْرَهُ مِنَ الْحَرَائِرِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ کُلُّ شَیْءٍ کُرِهَ مِنَ
النِّکَاحِ فَاِنَّهُ یُکْرَهُ مِنْ مِلْكِ الْیَمِیْنِ اِلَّا فِیْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ یَجْمَعُ مِنَ الْاِمَاءِ مَا اَحَبَّ وَلَا
یَتَزَوَّجُ فَوْقَ اَرْبَعِ حَرَائِرَ وَاَرْبَعٍ مِنَ الْاِمَاءِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت
ہے کہ تھے وہ مکروہ رکھتے یہ کہ صحبت کرے مرد اپنی لونڈی سے اور اسکی بیٹی سے اور لونڈی کی ماں سے اور اسکی
کی بہن سے یا اوسکی پھوپھی سے یا اوسکی خالہ سے اور تھے مکروہ رکھتے وہ چیز کہ مکروہ ہے آزاد عورتوں سے
امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ جو چیز کہ نکاح سے مکروہ ہو سو ہاتھ کے مالک ہونے سے بھی مکروہ
ہے یعنے جیسے کہ اس اثر میں اسکا بیان موجود ہے کہ لونڈی اور اسکی بہن وغیرہ کو صحبت میں جمع کرنا
درست نہیں مگر ایک حکم میں کہ لونڈیاں جسقدر جمع کرے درست ہیں اور چار سے زیادہ عورتوں
سے نکاح کرنا درست نہیں خواہ آزاد ہوں یا لونڈیاں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب**
اَلْاَمَةُ تُبَاعُ اَوْ تُوْهَبُ وَلَهَا زَوْجٌ اگر کوئی لونڈی بیچی جاوے یا بخشی جاوے اور اسکا
خاوند ہو تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ ابْنِ
مَسْعُوْدٍ فِی الْمَمْلُوْکَةِ تُبَاعُ وَلَهَا زَوْجٌ قَالَ بَیْعُهَا طَلَاقُهَا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ
بِهٰذَا وَلٰکِنَّا نَاْخُذُ بِحَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِیْنَ اشْتَرَتْ عَائِشَةُ
بَرِیْرَةَ فَاَعْتَقَتْهَا فَخَیَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَنْ تُقِیْمَ زَوْجَهَا اَوْ
تَخْتَارَ نَفْسَهَا فَلَوْ کَانَ بَیْعُهَا طَلَاقًا مَا خَیَّرَهَا وَبَلَغَنَا عَنْ عُمَرَ وَعَلِیٍّ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَحُذَیْفَةَ اَنَّهُمْ لَمْ یَجْعَلُوْا بَیْعَهَا طَلَاقَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ
حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے لونڈی کے حق میں کہ بیچی جاوے اور وہ خاوند والی ہو ابراہیم
نے کہا بیچنا اوسکا طلاق اوسکی ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے و لیکن ہم حضرت کی حدیث
کو لیتے ہیں جبکہ عائشہ نے بریرہ لونڈی خریدی اور اسکو آزاد کیا سو اسکو حضرت نے اختیار دیا کہ خواہ اپنے

خاوند پاس ہے یا اپنی جان کو اختیار کرے سو اگر اوسکی بیع طلاق ہوتی تو اوسکو اختیار نہ دیتے اور پہونچی ہمکو روایت حضرت عمر سے اور علی اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور حذیفہ سے کہ انہوں نے اوسکی بیع کو طلاق نہیں گردانا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ قَالَ اُهْدِيَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ جَارِيَةٌ لَهَا زَوْجٌ عَامِلٌ لَهٗ فَكَتَبَ اِلٰى صَاحِبِهَا بَعَثْتَ اِلَيَّ جَارِيَةً مَشْغُوْلَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَكُوْنُ بَيْعُهَا وَلَا هَدِيَّتُهَا طَلَاقًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ ہدیہ بھیجے گئے حضرت علی کو ایک لونڈی خاوند والی کہ اوسکا خاوند اونکا عامل تھا سو حضرت علی نے اوسکے مالک کیطرف لکھا کہ تو نے مجھکو ایسی لونڈی بھیجی کہ وہ مشغول ہے ساتھ غیر کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اسکا بیچنا اور ہدیہ کرنا طلاق نہیں ہوتا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُطُوْفِ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اشْتَرٰى جَارِيَةً مِنِ امْرَاَتِهٖ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ اَنَّهٗ اِنِ اسْتَغْنٰى عَنْهَا فَهِيَ اَحَقُّ بِهَا بِثَمَنِهَا فَلَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مَا يُعْجِبُنِيْ اَنْ تَقْرَبَهَا وَلَهَا شَرْطٌ فَرَجَعَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرَدَّهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ كُلُّ شَرْطٍ كَانَ فِيْ بَيْعٍ لَيْسَ مِنَ الْبَيْعِ فِيْهِ مَنْفَعَةٌ لِلْبَائِعِ اَوِ الْمُشْتَرِيْ اَوِ الْجَارِيَةِ فَهُوَ يُفْسِدُ الْبَيْعَ مِثْلَ هٰذَا وَنَحْوِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ ابن مسعود نے اپنی عورت زینب سے ایک لونڈی خریدی اور زینب نے اوس پر شرط کی کہ اگر تو اس سے بے پرواہ ہو جاوے تو میں زیادہ ترحقدار ہوں ساتھ اسکے ساتھ مول اوسکے کے یعنے اگر تجکو اوسکی حاجت نہ رہے اور اسکو بیچے تو اسکو مول دیکر خریدنے کی میں زیادہ ترحقدار ہوں سو ابن مسعود عمرؓ سے ملے اور اس سے یہ قصہ ذکر کیا اونے کہا کہ مجھکو خوش نہیں لگتا یہ کہ صحبت کرے تو اس سے اور اسکے لیے ہے اوسکی شرط یعنے اسواسطے کہ وہ بیع صحیح نہیں اور وہ لونڈی تیرے ملک میں نہیں آئی سو عبداللہ بن مسعود پھرے اور وہ لونڈی پھیر دی **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جو شرط بیع میں کی جاوے اور وہ بیع میں سے نہ ہو اور اس میں بائع یا خریدار یا لونڈی کا نفع ہو تو وہ بیع کو فاسد کر دیتی ہے مثل اوسکی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ الطَّلَاقِ الْعِدَّةِ

طلاق اور عدت کا بیان **ف** طلاق کے معنے لغت میں

کھولنے اور چھوڑنے کی ہین اور شرع مین چھوڑنا مرد کا عورت کو قید نکاح سے اور طلاق تین قسم ہے احسن اور حسن اسکو سنی بھی کہتے ہین اور بدعی احسن یہ ہے کہ ایک طلاق دے اوس عورت کو اوس طہر مین کہ جماع نہ کیا ہو اوس مین اور چھوڑ دے اسکو یہانتک کہ گذر جاوے عدت اوسکی نہ پھر طلاق دے اور نہ صحبت کرے اس سے اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقین دے تین طہرون مین کہ نہ جماع کیا ہو انمین اگر ہو عورت مدخول بہا اور غیر مدخول بہا کے لیئے ایک طلاق حسن ہے اگرچہ حیض مین ہو اور آئسہ اور صغیرہ اور حاملہ کی طلاق سنی یہ ہے کہ ہر مہینے مین ایک طلاق دیجاوے اور طلاق بدعی یہ ہے کہ تین طلاقین دے یا دو ایک دفعہ یا ایک طہر مین کہ نہ رجعت ہو اوس مین اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دی اس طہر مین کہ جماع کیا ہو اس مین یا طلاق دے اسکو حیض مین اور واجب ہے رجوع کرنا ساتھ اسکے اور عدت کے معنے لغت مین گننے کے ہین اور شرع مین عدت کہتے ہین عورت کے ٹہیرنے کو بعد مرنے خاوند کے یا بعد دور ہونے نکاح کے کہ اسمین صحبت یا خلوت واقع ہوئی ہو ایام مقررہ تک آزاد عورت کی عدت تین حیض ہین اور ام ولد جب آزاد کیجاوے یا اوسکا مالک مرجاوے تو اسکی عدت تین حیض ہے اور اگر حیض نہ آتا ہو تو عدت اوسکی تین مہینے ہین اور لونڈی کی عدت دو حیض ہین ورنہ ڈیڑہ مہینا اور خاوند مرجاوے تو دو مہینے اور پانچ دن ہین **محمد** قال

اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يُّطَلِّقَ اِمْرَاَتَهٗ لِلسُّنَّةِ تَرَكَهَا حَتّٰى تَحِيْضَ وَتَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا تَطْلِيْقَةً مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيْقَةً حَتّٰى يُطَلِّقَهَا ثَلٰثًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی اپنی عورت کو سنت کے طور پر طلاق دینے کا ارادہ کرے تو اوسکو چھوڑ دے یہانتک کہ اوسکو حیض آوے اور وہ اپنے حیض سے پاک ہو پہر اوسکو ایک طلاق دیوے بدون جماع کے پہر چھوڑ دیوے اوسکو یہانتک کہ گذر جاوی عدت اوسکی پہر اگر چاہے تو اوسکو تین طلاقین دے ہر طہر مین ایک طلاق دیوے یہانتک کہ اسکو تین طلاقین دیوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَعَيَّبَ

ذلك عليه فراجعها ثم طلقها في طهرها **قال محمد** وبه نأخذ ولا نرى ان يطلقها
في طهرها من الحيضة التي طلقها فيها ولكنها يطلقها اذا طهرت من حيضة اخرى
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن عمر نے اپنی عورت کو حیض مین طلاق دی پس معیوب سمجھا گیا
اوسپر طلاق دینا حیض مین سو ابن عمر نے اس سے رجوع کیا یعنے طلاق کو باطل کر کے پہر اوس کو
جورو بنایا پہر اوسکو طہر مین طلاق دی **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور نہین دیکھتے ہم یہ
کہ طلاق دے اوسکو اوس حیض کے طہر مین کہ اوسمین اسکو طلاق دی تہی ولیکن جب دوسرے حیض
سے پاک ہو تو اوسوقت اسکو طلاق دیوے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد
عن ابراهيم قال اذا اراد الرجل ان يطلق امرأته وهي حامل فليطلقها عند
كل غرة هلال **قال محمد** وبه كان يأخذ ابو حنيفة واما في قولنا فطلاق
الحامل للسنة تطليقة واحدة يطلقها في غرة الهلال او متى شاء ثم يدعها
حتى تضع حملها وكذلك بلغنا عن الحسن البصري وجابر بن عبد الله وكذلك بلغنا
ذلك عن عبد الله بن مسعود رض **ترجمہ** حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد
اپنی عورت کو حمل مین طلاق دینی چاہے تو اوسکو ہر چاند چڑہتے کو وقت طلاق دیوے **امام محمد**
نے کہا کہ اسی کو ابو حنیفہ لیتے تہے لیکن ہمارے قول مین تو حاملہ کی طلاق بطور سنت کے یہ ہے کہ
اوسکو ہر چاند کی ابتدا مین ایک طلاق دیوے یا جب چاہے پہر اوسکو چہوڑ دیوے یہانتک کہ وہ بچہ
جنے اور اسیطرح روایت پہونچی ہمکو حسن بصری اور جابر بن عبد اللہ سے اور عبد اللہ بن مسعود سے **باب**
من طلق امرأته وهي حامل اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حمل مین طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم
ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في المطلقة والمختلعة
والمولى منها ان كانت حبلى او غير ذلك ان لها النفقة والسكنى حتى تضع الا ان يشترط
زوج المختلعة بعد الخلع ان لا نفقة لها **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہی طلاق والی اور خلع والی اور ایلا والی کی عورت کے حق مین کہ اگر حاملہ ہو
یا غیر اوسکی تو اوسکے لیے نفقہ ہے اور گہر رہنے کو یہانتک کہ بچہ جنے مگر یہ کہ خلع والی کا خاوند
خلع کے بعد شرط کرے کہ اسکو نفقہ نہین دونگا تو نفقہ نہین ملیگا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے

ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** طلاق الجارية التي لم تحض وعدتها جب لڑکی کو
حیض نہ آیا ہو اوسکی طلاق اور عدت کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم
قال اذا طلق الرجل امرأته وهي جارية لم تحض فلتعتد بالشهور فان حاضت قبل
ان تنقضي الشهور لم تعتد بالشهور واعتدت بالحيض **قال** محمد وبه نأخذ **باب**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور وہ چھوٹی لڑکی ہو کہ اسکو
حیض نہ آتا ہو تو چاہیے کہ مہینوں کے ساتھ عدت گذارے سو اگر اسکو حیض آوے پہلے گذرنے مہینوں
کے سے تو مہینوں کے ساتھ عدت نہ بیٹھے بلکہ حیض کے ساتھ عدت گذارے امام محمد نے کہا کہ اسی کو
ہم لیتے ہیں **باب** من طلق ثم تزوجت امرأته ثم رجعت اليه اگر کوئی مرد طلاق دیوے
پھر اوسکی عورت دوسرے سے نکاح کرے پھر اوسکی طرف پھر آوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال
اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير قال كنت جالسا عند عبد الله بن
عتبة بن مسعود اذ جاءه رجل اعرابي يسأله عن رجل طلق امرأته تطليقة او تطليقتين
ثم انقضت عدتها فتزوجت زوجا غيره فدخل بها ثم مات عنها او طلقها ثم
انقضت عدتها واراد الاول ان يتزوجها على كم هي عنده قال فقال لي اجبه
ثم قال ما يقول ابن عباس فيها قال فقلت له يهدم الواحدة والثنتين والثلث
قال سمعت من ابن عمر فيها شيئا قال فقلت لا قال اذا لقيته فاسأله قال فلقيت
ابن عمر فسألته عنها فقال فيها مثل قول ابن عباس **قال** محمد وبهذا كان
يأخذ ابو حنيفة واما في قولنا فهو على ما بقي من طلاقها اذا بقي منه شيء وهو قول
عمر وعلي بن ابي طالب ومعاذ بن جبل وابي بن كعب وعمران بن حصين وابي هريرة
ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں عبد اللہ بن عتبہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اچانک اوسکے پاس ایک گنوار
آیا اس حال میں کہ پوچھتا تھا اوسکو حکم ایک مرد کا کہ اوس نے اپنی عورت کو طلاق دی ایک طلاق
یا دو طلاقیں پھر اوسکی عدت گذر گئی سو اس عورت نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا پھر اوس نے اس سے
صحبت کی پھر وہ مرگیا یا اوس نے طلاق دی پھر اوسکی عدت گذر گئی اور پہلے خاوند نے اس سے نکاح
کا ارادہ کیا کہ وہ عورت کتنی طلاقوں پر ہے نزدیک اوسکے یعنے پھر کتنی طلاقوں سے حلال ہوے گا

ایک ہی یا دو سے یا تین ہی سو عبداللہ بن عتبہ نے مجھ سے کہا کہ اوسکو جواب دے پھر اوس نے کہا کہ ابن عباس
اس میں کیا کہتے ہیں سو میں نے اس سے کہا کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرنا ڈہا دیتا ہے ایک طلاق
کو اور دو کو اور تین کو یعنے پھر اوس سے تو تین طلاق کے بعد حلالہ پڑے گا اوس نے کہا کہ تو نے ابن عمر
سے اس میں کوئی چیز سنی ہے میں نے کہا نہیں اوس نے کہا جب تو اس سے ملے تو اوس سے پوچھیو اوس نے
کہا سو میں ابن عمر سے ملا اور میں نے اوس سے پوچھا سو اوس نے اوس میں ابن عباس کی طرح کہا **امام
محمد** نے کہا کہ اسی کو ابو حنیفہ لیتے تھے لیکن ہمارے قول میں تو وہ اس چیز پر ہے جو باقی رہے طلاق
اوسکی ہے جبکہ باقی ہو طلاق اوسکی سے کوئی چیز یعنے وہ صرف اوسے طلاق کا مالک ہے کہ تین میں
سے باقی ہو جب وہ دیگا حلالہ پڑ جاوے گا اور یہی قول ہے حضرت عمر اور علی اور معاذ بن جبل اور ابی
بن کعب اور عمران بن حصین اور ابی ہریرہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد
عن ابراهيم قال اذا طلق الرجل امرأته ثم راجعها فقد انهدم ما مضى من عدتها
وان طلقها استانفت العدة **قال محمد** وبهذا ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کو طلاق دیوے پھر اوس سے رجوع کرے
تو ڈہہ جاتی ہے وہ چیز کہ گذری ہو عدت اوسکی سے اور اگر اسکو پھر طلاق دیوے تو ابتدا سے
عدت شروع کرے **امام محمد** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب**
من طلق ثم راجع من ای تعتد اگر کوئی عورت کو طلاق دیوے پھر اوس سے رجوع کرے
تو عورت کس وقت سے عدت بیٹھے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم
قال اذا طلق الرجل امرأته ولم يراجع فطلقها تطليقة اخرى فعدتها من اول
التطليقتين وان طلق ثم راجع ثم طلق فعدتها عدة مستانفة **قال محمد** وبهذا
ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت
کو طلاق دیوے اور نہ رجوع کرے پھر اوسکو اور طلاق دیوے یعنے پہلی طلاق کی عدت میں تو
عدت اوسکی پہلی طلاق سے ہے اور اگر طلاق دیوے پھر رجوع کرے عدت میں پھر طلاق دیوے
تو عدت اوسکی سر سے ہی ہے یعنے عدت اوسکی دوسری طلاق سے شروع ہوگی امام محمد نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** من طلق ثلثا قبل ان يدخل بها

اگر کوئی عورت کو پہلے تین طلاقین دیوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا طلق الرجل امراتہ ثلثا قبل ان یدخل بھا جمیعا بانت بھن جمیعا وکانت حراما علیہ حتی تنکح زوجا غیرہ فاذا فرق بانت بالاولی ووقعت الثانیۃ علی غیر امراتہ **قال محمد** وبھذا ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا جب کوئی مرد اپنی عورت کو صحبت سے پہلے تین طلاقین اکٹھی دیوے یعنے کہے کہ مین نے تجھکو تین طلاق دین تو وہ سب طلاقون سے بائن ہوجاتی ہے یعنے سب طلاقین اسپر پڑجاتی ہین اور وہ عورت اوسپر حرام ہوجاتی ہے یہانتک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور جب جدی جدی سے طلاق دیوے تو وہ عورت پہلی طلاق سے بائن ہوجاتی ہے اور دوسری طلاق اوسکی عورت کے سوائے اور پر واقع ہوگی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** من طلق فی مرضہ قبل ان یدخل بھا او بعد ما دخل بھا اگر کوئی مرد اپنی بیماری مین صحبت سے پہلے یا پیچھے طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی مریض طلق امراتہ فمات قبل ان تنقضی عدتھا انھا ترثہ وتعتد عدۃ المتوفی عنھا زوجھا **قال محمد** وبہ ناخذ اذا کان طلاقا یملک الرجعۃ فان کان الطلاق بائنا فعلیھا من العدۃ ابعد الاجلین من ثلث حیض من یوم طلق ومن اربعۃ اشھر وعشرا من یوم مات وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس بیمار کے حق مین کہ اپنی عورت کو طلاق دیکے پہر عدت گذرنے سے پہلے مرجاوے تو وہ عورت اسکی وارث ہوگی وہ مری خاوندوالی عورت کی عدت بیٹھے امام محمد نے کہا کہ یہی کو ہم لیتے ہین جبکہ اوس نے ایسی طلاق دی ہو کہ اس مین رجعت کا مالک ہو اور اگر طلاق بائن ہو تو اوسکی عدت بعید تر دونون مدتون کی ہے تین حیض سے اسدن سے کہ طلاق دی ہو اور چار مہینے اور دس دن سے اوسدن سے کہ مرا ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** دونون مدتون سے بعید تر مدت چار مہینے اور دس دن ہین تو وہ عورت چار مہینے اور دس دن عدت بیٹھے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم انہ قال

إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا وَهُوَ مَرِيضٌ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَهَا
نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلَا مِيرَاثَ لَهَا وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو ایک طلاق
یا دو یا تین طلاقین دیوے اسحال مین کہ بیمار ہو اور اس سے صحبت نہ کی ہو تو اوسکو آدھا مہر ملیگا اور
نہ اوسکے لیے میراث ہے اور نہ اوسپر عدت امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ
وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ أَنَّهُمَا يَتَوَارَثَانِ مَا كَانَتْ فِي عِدَّتِهَا وَتَسْتَقْبِلُ عِدَّةَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا
زَوْجُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا فِي الصِّحَّةِ ثُمَّ مَاتَ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ
الْمُطَلَّقَةِ ثَلٰثُ حِيَضٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم
سے روایت ہے اس مرد کے حق مین کہ اپنی عورت کو ایک یا دو طلاق دیوے کہا کہ وہ آپس مین ایک
دوسرے کے وارث ہوتے ہین جبکہ وہ عورت عدت مین ہو اور مرے خاوند والی کی عدت چار مہینے
دس دن ابتدا سے شروع کرے اور اگر اوسکو صحت مین تین طلاقین دی ہون پھر وہ مرد مرجاوے
تو اوسکی عدت وہ طلاق دی گئی کی عدت ہے تین حیض امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور
یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي
رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلٰثًا فِي مَرَضٍ فَإِنْ مَاتَ مِنْ مَرَضِهِ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا
وَرِثَتْ وَاعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَإِنِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا قَبْلَ أَنْ يَمُوْتَ
لَمْ تَرِثْهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا عِدَّةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ
إِذَا وَرِثَتْ اعْتَدَّتْ أَبْعَدَ الْأَجَلَيْنِ كَمَا وَصَفْتُ لَكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو بیماری مین تین طلاقین دیوے سو
اگر وہ اسی بیماری سے مرجاوے اوسکی عدت گذرنے سے پہلے تو وہ عورت اوسکی وارث ہوگی اور مرے
خاوند والی کی عدت بیٹھے اور اگر اوسکے مرنے سے پہلے اوسکی عدت گذر جاوے تو وہ اوسکی وارث
نہین ہوگی اور نہ اوسپر عدت ہے امام محمد نے کہا کہ انہین سب احکام کو ہم لیتے ہین مگر ایک صورت
مین کہ جب وارث ہووے تو دو قول مین سے ابعد تک عدت بیٹھے جیسے کہ بیٹھنے تک کے لیے بیان کیا

اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا اخْتَلَعَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ زَوْجِهَا وَهُوَ مَرِیْضٌ ثُمَّ مَاتَ مِنْ مَرَضِهِ فَلَا مِیْرَاثَ لَهَا قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لِاَنَّهَا هِیَ الَّتِیْ طَلَبَتْ ذٰلِكَ مِنْ زَوْجِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی عورت اپنے شوہر سے خلع کرے اس حال میں کہ وہ بیمار ہو اور وہ اسی بیماری سے مرجاوے تو اس عورت کو میراث نہیں ملیگی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اسواسطے کہ خود عورت ہی نے اپنے خاوند سے طلاق چاہی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

باب عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ الَّتِیْ قَدْ یَئِسَتْ مِنَ الْمَحِیْضِ طلاق والی عورت حیض سے ناامید ہو تو اسکی عدت کیا ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَقَدْ یَئِسَتْ مِنَ الْحَیْضِ اِعْتَدَّتْ بِالشُّهُوْرِ فَاِنْ هِیَ حَاضَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ احْتَسَبَتْ بِمَا مَضٰی مِنْ حَیْضِهَا الْاَوَّلِ قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا کُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے اور وہ حیض سے ناامید ہوچکی ہو تو مہینوں کے ساتھ عدت کاٹے اور اگر بعد اسکے اسکو حیض آوے تو جو بعدت گذری ہو سو پہلے حیض سے شمار کرے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ فَاعْتَدَّتْ شَهْرًا اَوْ شَهْرَیْنِ ثُمَّ حَاضَتْ حَیْضَةً اَوْ اثْنَتَیْنِ ثُمَّ یَئِسَتْ اِسْتَقْبَلَتِ الشُّهُوْرَ وَاِنْ حَاضَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ اِعْتَدَّتْ بِمَا مَضٰی مِنَ الْحَیْضِ قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا کُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے اور وہ ایک یا دو مہینے عدت کاٹے پھر اوسکو ایک یا دو حیض آوے پھر ناامید ہوجاوے تو سرے سے مہینوں کی عدت شروع کرے اور اگر اوسکی بعد اوسکو حیض آوے تو جو حیض گذرا ہو اوسکے ساتھ عدت بیٹھے یعنے اوسکو شمار کرے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ الَّتِیْ قَدِ ارْتَفَعَ حَیْضُهَا عورت کو طلاق ملا اور اسکا حیض بند ہوجاوے تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ تَطْلِیْقَةً

نحاضت حیضۃ ثم ارتفعت حیضتھا ثمانیۃ عشر شھرا ثم ماتت فذکر ذالک لعبد
اللہ بن مسعود قال ھذہ امراۃ حبس اللہ علیک میراثھا فکلہ قال محمد وبہ ناخذ
تعتد بالحیض ابدا حتی تئس من الحیض وتعتد بالشھور ویرثھا زوجھا ما کانت فی
عدتھا وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ علقمہ نے اپنی عورت کو ایک طلاق دی
سو اسکو ایک حیض آیا پھر اٹھارہ مہینے تک اسکا حیض بند رہا پھر مر گئے پھر کسی نے یہ قصہ عبداللہ بن
مسعود سے کہا اوس نے کہا کہ خدا پاک نے اس عورت کی میراث تجھ پر بند کی امام محمد نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہین کہ ہمیشہ حیض سے عدت کاٹے یہانتک کہ حیض سے ناامید ہو سو جب حیض سے ناامید ہو
تو مہینون سے عدت کاٹے اور اسکا خاوند اوسکا وارث ہوگا جب تک کہ عدت مین ہو اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** عدۃ المطلقۃ الحامل اگر مطلقہ عورت حاملہ ہو تو اوسکی عدت
کیا ہے **ف** حاملہ عورت کی عدت بچہ جننے تک ہے مطلق خواہ خاوند نے اوسکو طلاق دی ہو
یا اسکا خاوند مر گیا ہو آزاد ہو یا لونڈی جب جنے گی عدت سے نکل جاویگی **محمد** قال اخبرنا
ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن عبد اللہ بن مسعود انہ قال نسخت سورۃ
النساء القصری کل عدۃ فی القران واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن
قال محمد وبہ ناخذ اذا طلقت او مات زوجھا فولدت بعد ذلک بیوم او
اقل او اکثر انقضت عدتھا وحلت للرجال من ساعتھا وان کانت فی نفاسھا
وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ منسوخ کیا چھوٹے
سورہ نساء نے ہر عدت کو کہ قرآن مین ہے یعنے اس آیت نے کہ جنکے پیٹ مین بچہ ہے انکی عدت
یہ ہے کہ جن لین پیٹ کا بچہ امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ جب کوئی عورت
طلاق دیجاوے یا اسکا خاوند مرجاوے اور اسکے بعد ایک دن یا کم و بیش مین بچہ جنے تو اسکی
عدت گذر جاتی ہے اور اسی گھڑی سے مردون کے لیے حلال ہو جاتی ہے اگرچہ وہ اپنے نفاس
مین ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد
عن ابراھیم قال اذا طلق الرجل امراتہ ثم اسقطت فقد انقضت عدتھا
قال محمد وبہ ناخذ ولا یکون السقط عندنا سقطا حتی یستبین شیء من خلقہ

شَعْرٍ اَوْ ظُفْرٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ فَاِذَا وَضَعَتْ شَيْئًا لَمْ يَسْتَبِنْ خَلْقُهٗ لَمْ تَنْقَضِ بِذٰلِكَ الْعِدَّةُ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے
پھر کچا بچہ ڈالے تو اوسکی عدت گذر جاتی ہے **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور بچہ ہمارے
نزدیک کچہ نہیں ہوتا یہانتک کہ ظاہر ہو کوئی چیز پیدایش اوسکی سے بال سے یا ناخن وغیرہ سے اور اگر
کوئی چیز جنے کہ اوسکی پیدایش ظاہر نہ ہوئی ہو تو اوس سے اوسکی عدت نہیں گذرتی اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** عِدَّةِ الْمُسْتَحَاضَةِ خون استحاضہ والی عورت کی عدت کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ قَالَ
تَعْتَدُّ بِاَيَّامِ اَقْرَائِهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ اِذَا اسْتُحِيْضَتْ بَعْدَ مَا يُطَلِّقُهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے
اسحال میں کہ اسکو استحاضہ آتا ہو تو اپنے حیض کے دنوں کے ساتھ عدت گذارے اور اسیطرح اگر
اسکو طلاق کے بعد استحاضہ آوے تو اوسکا بھی یہی حکم ہے **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ تَعْتَدُّ
الْمُسْتَحَاضَةُ اِذَا طُلِّقَتْ بِاَيَّامِ اَقْرَائِهَا فَاِذَا فَرَغَتْ حَلَّتْ لِلرِّجَالِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب استحاضہ والی کو طلاق ملے
تو وہ اپنے حیض کے دنوں سے عدت کاٹے سو جب عدت سے فارغ ہو تو حلال ہو جاتی ہے واسطے مردوں
کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** مَنْ طَلَّقَ
ثُمَّ رَاجَعَ فِي الْعِدَّةِ اگر کوئی طلاق دیوے پھر عدت کے اندر رجوع کر لیوے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتَتْهُ امْرَاَةٌ
فَقَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ فَحِضْتُ حَيْضَتَيْنِ وَدَخَلْتُ فِي الثَّالِثَةِ حَتّٰى انْقَطَعَ دَمِيْ وَدَخَلْتُ
مُغْتَسَلِيْ وَوَضَعْتُ ثَوْبِيْ اَتَانِيْ فَقَالَ قَدْ رَاجَعْتُكِ قَبْلَ اَنْ اُفِيْضَ عَلَيَّ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ
لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قُلْ فِيْهَا فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَرَاهُ اَمْلَكَ بِرَجْعَتِهَا لِاَنَّهَا حَائِضٌ
بَعْدُ لَمْ تَحِلَّ لَهَا الصَّلٰوةُ قَالَ عُمَرُ وَاَنَا اَرٰى ذٰلِكَ فَرَدَّهَا عَلٰى زَوْجِهَا وَقَالَ كَنِيْفٌ مُلِئَ
عِلْمًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ الرَّجُلُ اَحَقُّ بِرَجْعَةِ امْرَاَتِهٖ حَتّٰى تَغْتَسِلَ مِنْ

حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ فَإِنْ أَخَّرَتِ الْغُسْلَ حَتّٰى يَمْضِيَ وَقْتُ صَلٰوةٍ قَدْ كَانَتْ تَقْدِرُ فِيْهِ عَلَى الْغُسْلِ قَبْلَ أَنْ يَمْتَضِيَ فَقَدِ انْقَطَعَتِ الرَّجْعَةُ وَحَلَّتْ لِلرِّجَالِ وَوَجَبَتْ عَلَيْهَا الصَّلٰوةُ وَ هُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت عمرؓ کے پاس آئی سو اس نے کہا کہ میرے خاوند نے مجھکو طلاق دی اور مین دو حیض بیٹھی اور تیسرے مین داخل ہوئی یہانتک کہ میرا خون بند ہوا اور مین اپنے غسل خانے مین گئی اور مین اپنے کپڑے اوتار رکھے تو میرا خاوند آیا سو اوس نے کہا کہ مینے تجھ سے رجوع کیا پہلے اس سے کہ مین اپنے بدن پر پانی ڈالون سو عمرؓ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا کہ اسکا حکم کہو اوس نے کہا کہ اے امیر المومنین میری رای یہ ہے کہ وہ اسکی رجعت کا مالک ہے اسواسطے کہ وہ ابھی حیض مین ہے اور اسکو نماز پڑھنے درست نہین ہوئی حضرت عمرؓ نے کہا کہ میری رائے بھی یہی ہے سو اسکو اپنے خاوند پر پھیر دیا اور کہا کہ چھوٹا برتن علم سے کیا بھرا ہوا ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ مرد حقدار ہے ساتھہ رجعت عورت اپنی کے یہانتک کہ وہ اپنے تیسرے حیض سے نہاوے اور اگر نہانے مین دیر کرے یہانتک کہ نماز کا وقت گذر جاوے جسمین کہ وہ غسل پر قادر ہے پہلے گذرنے کے تو رجعت قطع ہو جاتی ہے اور اور مردون کے لیے حلال ہو جاتی ہے اور اسپر نماز واجب ہو جاتی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** مَنْ طَلَّقَ وَرَاجَعَ وَلَمْ تَعْلَمْ حَتّٰى تَزَوَّجَتْ اگر کوئی عورت کو طلاق دیوے پھر عدت کے اندر رجوع کرے اور عورت کو معلوم نہ ہو یہانتک کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ أَبَا كَنَفٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ تَطْلِيْقَةً ثُمَّ غَابَ فَأَشْهَدَ عَلٰى رَجْعَتِهَا وَلَمْ يَبْلُغْهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَزَوَّجَتْ غَيْرَهٗ وَقَدْ هُيِّئَتْ لِتُزَفَّ إِلٰى زَوْجِهَا فَأَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَكَتَبَ إِلٰى عَامِلِهٖ إِنْ أَدْرَكْتَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا وَإِنْ وَجَدْتَهٗ وَقَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ امْرَأَتُهٗ قَالَ فَوَجَدَهَا لَيْلَةَ الْبِنَاءِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا وَغَدَا إِلَى الْعَامِلِ عُمَرَ فَأَخْبَرَهٗ فَعَلِمَ أَنَّهٗ جَاءَ بِأَمْرٍ بَيِّنٍ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ابو کنف نے اپنی عورت کو ایک طلاق دی پھر وہ غائب ہوا اور ہر نے کسیکو اسکی رجعت پر گواہ کیا اور اسکو رجوع کی خبر پہونچی یہانتک کہ اوس نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا سو ابو کنف آیا اسحال مین کہ اس عورت کو اپنے خاوند کیطرف تیار کیا تہا سو وہ حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور ان سے

یہ حال کہا سو حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کیطرف لکھا کہ اگر تو اسکو اس حال مین پاوے کہ اوس نے اوس سے صحبت نکی ہو تو پہلا خاوند زیادہ حقدار ہے سو اوسکو اور اگر تو اوسکو پاوے اس حال مین کہ وہ اس سے صحبت کر چکا ہو تو وہ اسیکی عورت ہے کہ جسکا دن ہوئیکا اور کتنی کہ رات مین یا یعنے جس رات مین کہ دلہن خاوند کے گہر بہیجی جاتی ہے سو دوسرے خاوند نے اس سے صحبت کی اور بہیجو کہ وہ عمرؓ کے عامل کیطرف گیا اور اسکو خبر دی سو اوس نے معلوم کیا کہ وہ امر ہو لیا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍؓ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ ثُمَّ اَشْهَدَ عَلٰی رَجْعَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِیَ عِدَّتُهَا وَلَمْ یُعْلِمْهَا ذٰلِكَ حَتّٰی انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَتَزَوَّجَتْ فَاِنَّهٗ یُفَرَّقُ بَیْنَهَا وَبَیْنَ زَوْجِهَا الْاٰخَرِ وَلَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَهِیَ امْرَاَةُ الْاَوَّلِ تُرَدُّ اِلَیْهِ وَلَا یَقْرَبُهَا حَتّٰی تَنْقَضِیَ عِدَّتُهَا مِنَ الْاٰخَرِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِقَوْلِ عَلِیٍّؓ نَاْخُذُ وَهُوَ اَعْجَبُ اِلَیْنَا مِنَ الْقَوْلِ الْاَوَّلِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہو کہ تہے حضرت علی کہتے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے پھر عدت گذرنے سے پہلے اوسکی رجعت پر گواہ کرے اور اسکو اوسکی خبر نہ دی یہانتک کہ اوسکی عدت گذر جاوے اور دوسرے خاوند سے نکاح کرے تو تحقیق شان یہ ہے کہ اوسکے اور دوسرے خاوند کے درمیان جدائی کیجاوے اور واسطے اوسکے مہر ہے بسبب اوس چیز کے کہ حلال کی اوس نے شرمگاہ اوسکی سے اور وہ پہلے خاوند کی عورت ہے اوسکی طرف پہیری جاوے اور وہ اس سے صحبت نہ کرے یہانتک کہ دوسرے خاوند کی عدت گذر جاوے **امام محمد** نے کہا کہ حضرت علی کے قول کو ہم لیتے ہین اور وہ ہمارے نزدیک بہت پسند ہو پہلے قول سے یعنے عمرؓ کے قول سے کہ اسمین وہ عورت صحبت کی بعد پہلے خاوند کو نہین ملتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کہ وہ ہر حال مین پہلے خاوند کی عورت ہے خواہ دوسرے نے اوس سے صحبت کی ہو یا نکی ہو **باب** مَنْ طَلَّقَ ثَلٰثًا اَوْ طَلَّقَ وَاحِدَةً وَهُوَ یُرِیْدُ ثَلٰثًا اگر کوئی مرد تین طلاقین دیوے یا ایک طلاق دیوے اور اس سے تین کی نیت ہو تو اس سے کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّیْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِیْ ثَلٰثًا قَالَ یَذْهَبُ اَحَدُکُمْ فَیَتَلَطَّخُ بِالنَّتْنِ ثُمَّ یَاْتِیْنَا اِذْهَبْ فَقَدْ

عَصَیْتَ رَبَّكَ فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَیْكَ اِمْرَأَتُكَ لَا تَحِلُّ لَكَ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَوْلُ الْعَامَّةِ لَا اخْتِلَافَ فِیْهِ **ترجمہ** عطا سے روایت ہو کہ ایک مرد ابن عباس رضی کے پاس آیا سو آوسنے کہا کہ مین نے اپنی عورت کو تین طلاق تین دین ہین یعنے اسکا کیا حکم ہے اوس نے ابن عباس رضی نے کہا کہ تم مین سے کوئی جاتا ہے اور گندگی سے آلودہ ہوتا ہے پہر ہمارے پاس آتا ہے چلا جا کہ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور پھر حرام ہوی تجہپر عورت تیری نہین حلال ہے تجکو یہانتک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور عام علما کا نہین اختلاف اسمین **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ رح عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الَّذِیْ یُطَلِّقُ وَاحِدَةً وَهُوَ یَنْوِیْ ثَلٰثًا اَوْ یُطَلِّقُ ثَلٰثًا وَهُوَ یَنْوِیْ وَاحِدَةً قَالَ اِنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ فَهِیَ وَاحِدَةٌ وَلَیْسَتْ نِیَّتُهٗ بِشَیْءٍ وَاِنْ تَكَلَّمَ بِثَلٰثٍ كَانَتْ ثَلٰثًا وَلَیْسَتْ نِیَّتُهٗ بِشَیْءٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رضی **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق مین کہ ایک طلاق دیوے اور اوسکی نیت تین طلاق کی ہو یا تین طلاق دیوے اور اوسکی نیت ایک کی ہو ابراہیم نے کہا اگر زبان سے ایک طلاق کہو تو وہ ایک ہی ہوگی اور اوسکی نیت کوئی چیز نہین اور اگر زبان سے تین کہے تو تین ہی ہونگی اور اوسکی نیت کچہ چیز نہین یعنے مدار زبان پر ہے نیت کا کچہ اعتبار نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ الرَّجْعَةِ فِی الطَّلَاقِ** طلاق مین رجوع کرنیکا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ طَلَاقًا یَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فِیْهِ فَلَهَا اَنْ تَشَوَّفَ رَجَاءَ اَنْ یُرَاجِعَهَا وَاِنْ كَانَ لَا یَمْلِكُ رَجْعَتَهَا وَالْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا فَلَیْسَ لَهَا اَنْ تَشَوَّفَ وَلَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَتَتَّقِی الْكُحْلَ وَالطِّیْبَ اِلَّا مِنْ اَذًی **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق رجعی دیوے کہ اوسمین رجوع کا مالک ہو تو جائز ہے عورت کو کہ زینت کرے اس امید سے کہ وہ اس سے رجوع کرے اور اگر اوس مین رجعت کا مالک نہو یعنے طلاق بائن ہو یا اوسکا خاوند مر گیا ہو تو نہین جائز ہے عورت کو یہ کہ زینت کرے اور کسم کا رنگا کپڑا نہ پہنے اور سرمہ اور خوشبو سے بچے مگر بیماری سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال

اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا لَمَسَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ مِنْ شَهْوَةٍ فِیْ عِدَّتِهَا فَتِلْكَ مُرَاجَعَةٌ وَاِذَا قَبَّلَهَا فِیْ عِدَّتِهَا فَتِلْكَ مُرَاجَعَةٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مرد اپنی عورت کو عدت میں شہوت سے ہاتھ لگاوے تو یہ رجوع ہے اور جب اسکو عدت میں چومے تو یہ بھی رجوع ہو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ الرَّجُلِ یُطَلِّقُ الْاَمَةَ طَلَاقًا یَمْلِكُ الرَّجْعَةَ اگر کوئی مرد لونڈی کو طلاق رجعی دیوے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الْاَمَةَ زَوْجُهَا طَلَاقًا یَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَاُعْتِقَتْ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ وَاِنْ كَانَ الزَّوْجُ لَا یَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْاَمَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد لونڈی کو طلاق دیوے جسمیں کہ رجعت کا مالک ہو پھر وہ آزاد کیجاوے تو اوسکی عدت آزاد عورت کی عدت ہے اور اگر خاوند رجعت کا مالک نہ ہو تو اسکی عدت لونڈی کی عدت ہے **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ الْخُلْعِ خلع کا بیان **ف** خلع شرع میں کہتے ہیں مال کے لینے کو عورت سے مقابلہ ملک نکاح کے ساتھ لفظ خلع کے اور اگر خاوند کیطرف سے زیادتی ہو تو مکروہ ہے خاوند کو لینا کسی چیز کا بدلے خلع کے اور اگر زیادتی عورت کی طرف سے ہو تو جو مہر اوسکو دیا ہو اوس سے زیادہ لینا مکروہ ہے اور خلع امام ابوحنیفہ کے نزدیک طلاق بائن اور امام شافعی کے نزدیک فسخ ہے پس امام ابوحنیفہ کے نزدیک خاوند دو طلاق کا مالک ہے اور شافعی کے نزدیک تین طلاق کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ كُلُّ طَلَاقٍ اُخِذَ عَلَیْهِ جُعْلٌ فَهُوَ بَائِنٌ لَا یَمْلِكُ الرَّجْعَةَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ جس طلاق پر کچھ مال لیا جاوے وہ طلاق بائن ہے اسمیں رجعت کا مالک نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ خلع طلاق بائن ہے

بَابُ الْعِنِّیْنِ عنین کا بیان **ف** عنین نامرد آدمی کو کہتے ہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعِنِّیْنِ اِذَا فُرِّقَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ امْرَاَتِهٖ اَنَّهَا تَطْلِیْقَةٌ بَائِنَةٌ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے عنین کے حق مین کہا جبکہ جدائی کیجاوے درمیان عورت اوسکی کے
کہ وہ طلاق بائن ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا اسمعیل بن مسلم المکی
عن الحسن عن عمر بن الخطاب رض ان امرأۃ اتتہ فاخبرتہ ان زوجھا لا یصل الیھا فاجلہ
حولا فلما انقضی الحول ولم یصل الیھا خیرھا فاختارت نفسھا ففرق بینھما عمر رض وجعلھا
تطلیقۃ بائنا **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رض **ترجمہ** حسن سے روایت ہے کہ ایک
عورت حضرت عمر کے پاس آئے اور انکو خبر دی کہ اوسکا خاوند اس سے صحبت نہین کرسکتا سو عمر رض نے اوسکو ایک
سال مہلت دی کہ وہ اسمین اپنی دوا کراوے اور جب سال گذر گیا اور وہ اس سے صحبت نکرسکا تو
حضرت عمر رض نے اس عورت کو اختیار دیا سو اوسنے اپنے تئین اختیار کیا اور حضرت عمر نے انکی درمیان
جدائی کی اور اسکو طلاق بائن گردانا امام **محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو نامرد ہووے اور اپنی عورت سے صحبت نکرسکے اوسکو ایک
سال مہلت دیجاوے کہ وہ اس مین اپنی دوا کراوے پھر اگر سال تک اچھا نہ ہووے تو انکے درمیان جدائی
کیجاوے اور عورت کو اختیار ہے جس سے چاہے نکاح کرے **باب** الرجل یطلق ثم یجحد
اگر کوئی مرد طلاق دیوے پھر انکار کرے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن
حماد عن ابراھیم فی امرأۃ سمعت ان زوجھا طلقھا ثلثا قال تخاصمہ فان ھو حلف
ما فعل افتدت بمالھا فان ابی ان یقبل بمالھا ھربت فان قدر علیھا لم تاتہ الا
مغصوبۃ مقھورۃ ولتستدل فیہ ولا تشوف ولا تطیب **قال** محمد وبہ ناخذ وھو
قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس عورت کے حق مین جو سنی کہ اوسکے خاوند نے اسکو
تین طلاقین دین ابراہیم نے کہا کہ وہ عورت اوس سے جھگڑے سو اگر وہ مرد قسم کہاوے کہ مین نے
طلاق نہین دی تو اپنا مال بدلا دیکر چھوٹے سو اگر مرد مال لینے سے انکار کرے تو وہ عورت بھاگ
جاوے سو اگر وہ اسپر قادر ہو تو وہ عورت نہ آوے مگر کہ مغلوب اور جبر کی گئی اور استغفار کری اور نہ
زینت کری اور نہ خوشبو ملے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے مین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔
ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی طلاق دیکر انکار کرے تو وہ طلاق باطل نہین ہوتی اور اوسسے
وہ عورت اوسپر حلال نہین ہوتی **باب** من طلق لاعبا اگر کوئی کھیل یا ہنسی کی راہ سے

طلاق دیوی تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم عن ابن مسعود رضی انه قال لعب النکاح وجده سواء کما ان لعب الطلاق وجده سواء **قال** محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة اربع جدهن جد وهزلهن جد الطلاق و النکاح والرجعة والعتاق ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن مسعود نے کہا کہ نکاح کی ہنسی قصد کے برابر ہے جیسے طلاق کی ہنسی اور اسکا قصد برابر ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا چار چیزیں ہیں کہ انکا قصد کرنا بھی قصد ہے اور ہنسی کی راہ سے کہنا بھی قصد ہے ایک طلاق دوسری نکاح تیسری رجعت چوتھی آزاد کرنا **ف** یعنی خواہ انکے معنے مراد رکھے یا نہ رکھے واقع ہو جاتی ہے پس اگر ہنسی ہنسی میں مرد اور عورت کے درمیان نکاح ہو جاوے تو نکاح درست ہو جاتا ہے اسیطرح طلاق ہنسی سے واقع ہو جاتی ہے اسیطرح رجوع بھی ہنسی سے ثابت ہو جاتا ہے بخلاف بیع و شرا وغیرہ کے کہ وہ ہنسی سے لازم نہیں ہوتی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کھیل سے طلاق دیوے تو طلاق پڑجاتی ہے اگرچہ دل میں اسکا قصد نہ ہو

باب الطلاق البتة

طلاق بتہ کا بیان یعنے کہے انت طالق البتة **ف** بت کے معنے قطع کے ہیں یعنے یہ طلاق نکاح کو بالکل توڑ دیتی ہے پس طلاق بتہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک طلاق بائن ہے برابر ہے کہ نیت کرے ایک کی یا دو کی یا کچھ نیت نہ کرے اور اگر تین کی نیت ہو تو تین پڑتی ہیں اور امام شافعی کے نزدیک ایک طلاق رجعی ہے اور اگر نیت کرے ساتھ اسکے دو کی یا تین کی تو موافق نیت کے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الخلیة والبریة والبائن والبتة ان نوی طلاقا فهو ما نوی وان نوی ثلثا فثلث وان نوی واحدة فواحدة بائن وهو خاطب وان لم ینو طلاقا فلیس بشیء **قال** محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے خلیہ اور بریہ اور بائن اور بتہ کے حق میں کہ اگر طلاق کی نیت کرے تو وہ طلاق ہوگی اور اگر تین کی نیت کرے تو تین ہونگی اور اگر ایک کی نیت کرے تو ایک بائن ہوگی اور وہ پیغام کرنے والا ہے اور اگر طلاق کی نیت نہ کرے تو کچھ چیز نہیں ہوگی یعنے کوئی طلاق نہ پڑے گی امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اپنی عورت کو طلاق بتہ دیوے یعنی کہے کہ میں نے تجھکو بت کیا اور اس سے طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑجاوے گی

اور اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق نہیں پڑے گی **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِیْرَةِ اُبْتُلِیَ بِهَا وَهُوَ اَمِیْرُ الْکُوْفَةِ وَرَسَلَ اِلٰی شُرَیْحٍ
وَقَالَ قُلْ فِیْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ اَنْتِ طَالِقٌ اَلْبَتَّةَ فَقَالَ قَالَ فِیْهَا عُمَرُ رض وَاحِدَةٌ وَهُوَ
اَمْلَکُ بِهَا وَقَالَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ هِیَ ثَلٰثٌ قَالَ قُلْ فِیْهَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَالَا فِیْهَا
قَالَ اَعْزِمُ عَلَیْکَ اِلَّا قُلْتَ فِیْهَا قَالَ شُرَیْحٌ اَرٰی قَوْلَهٗ اَنْتِ طَالِقٌ طَلَاقًا قَدْ خَرَجَ وَاَرٰی
قَوْلَهُ اَلْبَتَّةَ بِدْعَةً نَقِفُ عِنْدَ بِدْعَتِهٖ فَاِنْ نَوٰی ثَلٰثًا فَثَلٰثٌ وَاِنْ نَوٰی وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ
بَائِنٌ وَهُوَ خَاطِبٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت
ہے کہ عروہ بن مغیرہ مبتلا کیا گیا ساتھ اوسکے یعنے اوسنے اپنی عورت کو طلاق بتہ دی اور وہ کوفے
کا حاکم تہا سو اوس نے کوئی آدمی شریح کیطرف بہیجا اور کہا کہ اس مرد کے حق مین جو اپنی عورت سے
کہے اَنْتِ طَالِقٌ اَلْبَتَّةَ یعنے تجھکو بتہ طلاق ہے سو شریح نے کہا کہ حضرت عمر رض نے اسمین کہا کہ وہ ایک
طلاق ہے اور وہ اسمین حبت کا مالک ہے اور شریح نے کہا کہ حضرت علی رض نے کہا کہ وہ تین طلاقین ہین عروہ
نے کہا کہ تو بہی اوسمین کچہ کہہ یعنے تیرے نزدیک اسکا کیا حکم ہے شریح نے کہا کہ شیخین اسکا حکم کہہ
چکے ہین عروہ نے کہا کہ مین تجھکو قسم دیتا ہون مگر یہ کہ تو اوس مین اپنی رائے بیان کرے شریح
نے کہا کہ میری رائے تو یہ ہے کہ اوسکی قول انت طالق مین ایک طلاق پڑتی ہے اور مین دیکھتا
ہون کہ اوسکا بتہ کہنا بدعت ہے تو بدعت کے نزدیک ٹھہر جا یعنے اس سے دریافت کر سو اگر اوسنے
تین طلاق کی نیت کی ہے تو تین پڑینگی اور سو اگر ایک کی نیت کی تو ایک بائن پڑے گی اور وہ نکاح
کا پیغام کرنیوالا ہے یعنے اسکو اسعورت سے نکاح کرنا درست ہے **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس سے بہی معلوم ہوا کہ اگر طلاق بتہ مین طلاق کے
نیت ہو تو طلاق پڑے گی اور اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق نہین پڑے گی **بَابٌ** مَنْ کَتَبَ
بِطَلَاقِ امْرَاَتِهٖ اگر کوئی اپنی عورت کو طلاق لکہہ بہیجے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا کَتَبَ اِلَیْهَا زَوْجُهَا بِطَلَاقِهَا وَهُوَ یَنْوِی
الطَّلَاقَ فَهِیَ طَالِقٌ حِیْنَ کَتَبَهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** اِنْ کَانَ کَتَبَ اِلَیْهَا اِذَا جَاءَکِ کِتَابِیْ
هٰذَا فَاَنْتِ طَالِقٌ لَمْ تُطَلَّقْ حَتّٰی یَاْتِیَهَا الْکِتَابُ وَاِنْ کَانَ کَتَبَ اَمَّا بَعْدُ فَاَنْتِ طَالِقٌ

فھی طالق حین کتب وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی
اپنی عورت کیطرف طلاق لکھے اور اسکی طلاق کی نیت ہو تو اوسکو طلاق پڑ جاتی ہے جسوقت کہ
طلاق لکھے امام محمد نے کہا کہ اگر اوسکی طرف لکھے کہ جب یہ خط تجکو پہونچے تو تجکو طلاق ہے
تو نہین طلاق پڑتی یہانتک کہ وہ خط اوس پاس پہونچے اگر یہ لکھے کہ حمد اور صلوۃ کے بعد حال تو
یہ ہے کہ تو طلاق والی ہے تو جسوقت لکھے اوسیوقت سے طلاق پڑ جاتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی الرجل یکتب الی
امرأتہ اذا جاءک کتابی ھذا فانت طالق قال فان اتاھا الکتاب فھی طالق
یوم یاتیھا وان ضاع الکتاب او محی فلیس بشیء وان کتب اما بعد فانت طالق فان
الطلاق یقع بہ حین کتبہ **قال محمد** وبھذا کلہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رح
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ اپنی عورت کی طرف لکھی کہ جب تجکو میرا خط
پہونچے تو تو طلاق والی ہے ابراہیم نے کہا کہ اگر وہ خط اوسکے پاس پہونچ جاوے تو جسدن اوسکو وہ خط
پہونچے اوسدن اسکو طلاق پڑیگی اور اگر وہ خط راہ مین ضائع ہو جاوے یا لکھہ کر مٹا یا جاوے تو
اوسے کوئی طلاق نہین پڑتی اور اگر یہ لکھے کہ بعد حمد وصلوۃ کے حال تو یہ ہے کہ تو طلاق والی
ہے تو جسدن طلاق لکھی اوسیدن سے پڑ جاویگی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **باب** طلاق المبرسم والنشوان والنائم بیہوش اور نشے والی اور سونے
والی کی طلاق کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن ابراھیم قال لیس طلاق
المبرسم بشیء حتی یفیق **قال محمد** وبہ ناخذ اذا کان لا یعقل وھو قول ابی
حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ برسم کی طلاق کچھ چیز نہین یہانتک کہ ہوش
مین آوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ اگر برسام والا ہے اور ایک بیماری مشہور ہے اپنی
عورت کو طلاق دیوے تو طلاق نہین پڑتی جبکہ عقل نہ رکھتا ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد**
قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال طلاق النشوان جائز ترجمہ حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نشے والی کی طلاق جائز ہے یعنے اگر نشے والا اپنی عورت کو طلاق
دیوے تو طلاق پڑ جاتی ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا الھیثم عن

الشَّعْبِیِّ عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ طَلَاقُ السَّکْرَانِ جَائِزٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** شعبی سے روایت ہے کہ شریح قاضی نے کہا کہ نشے والی کی طلاق جائز ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ نشے والی کی طلاق پڑجاتی ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ لَیْسَ طَلَاقُ النَّائِمِ بِشَیْءٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ سونیوالی کی طلاق کچھ چیز نہین امام محمد نے کہا کہ یہی کو ہم لیتے ہین کہ اگر کوئی اپنی عورت کو نیند مین طلاق دیوے تو اس سے طلاق نہین پڑتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّہٗ قَالَ فِی السَّکْرَانِ عِتْقُہٗ وَطَلَاقُہٗ وَبَیْعُہٗ جَائِزٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِھٰذَا کُلِّہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نشے والے کی طلاق اور بیع اور عتق درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ نشے والی کی طلاق پڑجاتی ہے اور اسکا بیچنا اور آزاد کرنا درست ہے اور جاری ہوتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ مَنْ اَجْبَرَہُ السُّلْطَانُ عَلٰی طَلَاقٍ اَوْ عِتَاقٍ اگر بادشاہ کسی کو طلاق دینے یا آزاد کرنے پر جبر کرے تو اسکا کیا حکم ہے۔

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الرَّجُلِ یُجْبِرُہُ السُّلْطَانُ عَلَی الطَّلَاقِ اَوِ الْعِتَاقِ فَیُطَلِّقُ اَوْ یُعْتِقُ وَھُوَ کَارِہٌ قَالَ ھُوَ جَائِزٌ عَلَیْہِ وَلَوْ شَاءَ اللّٰہُ لَابْتَلَاہُ بِمَا ھُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِکَ وَقَالَ یَقَعُ کَیْفَ مَا کَانَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِھٰذَا کُلِّہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر بادشاہ کسی کو طلاق یا عتاق پر جبر کرے سو وہ طلاق دیوی یا آزاد کرے اسحال مین کہ وہ اس سے ناخوش ہو تو اسپر جائز ہے اور اگر اللہ چاہے تو مبتلا کرے اسکو ساتھہ اس چیز کے کہ سخت تر ہو اس سے اور کہا کہ ہر طرح سے طلاق واقع ہوگی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی سے جبرًا طلاق دلای جاوی تو طلاق پڑجاتی ہے اور یہی حکم ہے عتاق کا اور امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کہتے ہین مکرہ کی جائز نہین لیکن صحیح یہ ہے کہ اسکی طلاق جائز ہے اور جو حدیث کہ عدم جواز مین آئی ہے وہ محمول ہے حالت کفر پر

بَابُ مَا یُکْرَہُ مِنَ الطَّلَاقِ کونسی طلاق مکروہ ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

اِبْرَاهِیْمَ فِیْ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَا تُمْسِکُوْھُنَّ ضِرَارًا قَالَ یُطَلِّقُ الرَّجُلُ تَطْلِیْقَۃً ثُمَّ یَدَعُھَا حَتّٰی
اِذَا حَاضَتْ ثَلٰثَ حِیَضٍ قَبْلَ اَنْ تَفْرُغَ مِنَ الثَّالِثَۃِ ثُمَّ یَقُوْلُ لَھَا قَدْ رَاجَعْتُکِ ثُمَّ یَفْعَلُ
مِثْلَ ذٰلِکَ بِھَا حَتّٰی یَحْبِسَھَا تِسْعَ حِیَضٍ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ لِلرِّجَالِ فَھٰذَا الضِّرَارُ قَالَ مُحَمَّدٌ
لَسْنَا نَرٰی لَہٗ اَنْ یَّصْنَعَ ھٰذَا وَاَنْ یُّطَوِّلَ عَلَیْھَا الْعِدَّۃَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہی اس آیۃ
کی تفسیر مین کہ مت بند کرو اون کو ستانیکو ابراہیم نے کہا کہ کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے پہر
اوسکو چھوڑ دیوے یہانتک کہ جب تین حیض گذر جاوین پہلے اس سے کہ فارغ ہو تیسرے سے تو پہر اس
کو کہے کہ مین نے تجہسے رجوع کیا پہر اسیطرح اوسکے ساتھ کرے یہانتک کہ اسکو نو حیض تک بند رکھے
پہلے اس سے کہ حلال ہووے واسطے مردون کے پس یہ ضرر ہے امام محمد نے کہا کہ ہم کہتے ہین کہ
اسطرح نہ کرے کہ اوسکی عدت دراز کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ لَیْسَ شَیْءٌ مِمَّا اَحَلَّ اللّٰہُ اَبْغَضَ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الطَّلَاقِ **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حلال چیزون مین خدا کے نزدیک طلاق سے زیادہ تر دشمن کوئی چیز نہین
ف اس سے معلوم ہوا کہ بیعذر طلاق نہ دیوے کہ وہ خدا کے نزدیک مبغوض تر ہے سب حلال
چیزون سے **بَابُ** مَنْ قَالَ اِنْ تَزَوَّجْتُ فُلَانَۃَ فَھِیَ طَالِقٌ اگر کوئی مرد کہے کہ اگر مین فلانی
عورت سے نکاح کرون تو وہ طلاق والی ہے تو اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ وَعَامِرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّہٗ قَالَ لِامْرَاَۃٍ ذُکِرَتْ لَہٗ
اِنْ تَزَوَّجْتُھَا فَھِیَ طَالِقٌ فَلَمْ یَرَ الْاَسْوَدُ ذٰلِکَ شَیْئًا وَسُئِلَ اَھْلُ الْحِجَازِ فَلَمْ یَرَوْا ذٰلِکَ
شَیْئًا فَتَزَوَّجَھَا وَدَخَلَ بِھَا وَذُکِرَ ذٰلِکَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّخْبِرَھَا اَنَّھَا
اَمْلَکُ بِنَفْسِھَا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ نَاْخُذُ وَنَرٰی لَھَا مِثْلًا وَنِصْفَ
صَدَاقِ الَّذِیْ تَزَوَّجَھَا عَلَیْہِ وَصَدَاقُ مِثْلِھَا بِدُخُوْلِہٖ بِھَا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ**
ابراہیم اور عامر سے روایت ہی کہ اسود بن یزید نے ایک عورت سے کہا کہ کسی نے او سکے پاس اوسکا ذکر
کیا تہا کہ اگر مین اس سے نکاح کرون تو اوسکو طلاق ہے سو اسود نے اسمین کچھ چیز نہ دیکھی اور اس نے
اہل حجاز سے یہ مسئلہ پوچہا سو اونہون نے بہی کہا کہ اسمین کوئی طلاق نہین پڑتی سو اسود نے اوس سے
نکاح کیا اور اس سے صحبت کی سو کسی نے یہ حال عبد اللہ بن مسعود سے کہا سو اونہون نے کہا کہ اوس عورت

قولنا فاذا قال لها امرك بيدك فان اختارت نفسها فهو ما نوى الزوج فان نوى واحدة فهي واحدة بائن وان نوى ثلثا فهي ثلث فان نوى اثنتين فهي واحدة بائن لا يكون ابدا الا واحدة بائنا او ثلثا ان نوى ذلك وان لم ينو طلاقا وكان ذلك في الغضب لم يصدق في القضاء وصدق فيما بينه وبين الله تعالى وان كان في غير غضب فهو مصدق في ذلك كله مع يمينه وهذا كله قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ تیرا کام تیرے ہاتھ میں ہے یعنے اگر تو چاہے تو تجھ کو طلاق پڑ جاویگی اور نہ چاہے تو نہ پڑیگی تو نہیں جائز ہے عورت کو یہ کہ اختیار کرے مگر ایک طلاق کو اور اگر مرد کہے کہ میرے ہاتھ میں طلاق نہیں سو وہ تیرے ہاتھ میں ہے تو وہ عورت کے ہاتھ ہوگی حکم کری عورت اپنی مجلس میں پہلے جدا ہونے سے سو اگر ایک طلاق کہی تو ایک طلاق پڑیگی اور اگر دو طلاقین کہے تو جو چیز وہ کہے سو ہی پڑیگی امام محمدؒ نے کہا کہ ہمارے قول میں تو یہ ہے کہ جب مرد اپنی عورت سے کہے کہ تیرا امر تیرے ہاتھ میں ہے اور وہ عورت اپنے تئین اختیار کرے تو وہ وہ چیز ہے کہ خاوند نے نیت کی سو اگر ایک طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق بائن پڑے گی اور اگر تین کی نیت کرے تو تین پڑین گی اور اگر دو کی نیت کی تو وہ بھی ایک بائن ہوگی نہ ہوگا یہ کہنا اسکا کبھی مگر ایک طلاق بائن یا تین اگر طلاق کی نیت ہو اور اگر طلاق کی نیت نہ کی ہو یعنے کہے کہ میری نیت طلاق کی نہ تھی اور یہ غصے مین کہا ہو تو نہ تصدیق کیا جاوے گا قضا مین اور تصدیق کیا جاویگا نزدیک خدا کے اور اگر یہ کہنا اوسکا غصے مین نہ ہو تو اوسکے ان سب حکموں مین تصدیق کیجاوے ساتھ قسم کے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يقول لامراته اختاري او امرك بيدك قال هما سواء قال محمد ونحن نقول ان ذلك لها ما دامت في مجلسها ما لم تاخذ في عمل غير ذلك فان اخذت في عمل ذلك او قامت من مجلسها بطل خيارها فان اختارت نفسها افترق القولان اما قوله اختاري اذا اراد طلاقا فهي تطليقة بائنة على كل حال ان اراد ثلثا او غيرها وهذا كله قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ اپنی عورت سے کہے کہ تو اپنے تئین اختیار کر یا

تیرا امر تیرے ہاتھ میں ہے ابراہیم نے کہا کہ یہ دونوں قول اختیار میں برابر ہیں امام محمد نے کہا کہ ہم کہتے ہیں کہ یہ دونوں برابر ہیں اور یہ عورت کے ہاتھ میں ہے جبتک کہ اوس مجلس میں ہو اور اسکے سوا کسی اور کام میں شروع نہ ہوئی ہو اور اگر کسی اور کام میں شروع ہو جاوے یا اوس مجلس سے اوٹھ کھڑی ہوے تو اسکا اختیار باطل ہو جاتا ہے اور اگر وہ عورت اپنے تئین اختیار کرے تو دونو قول حکم میں جدا ہونگے ایسے کہنا اوسکا کہ اپنے تئین اختیار کر اگر اس سے طلاق کی نیت ہو تو ہر حال میں ایک طلاق بائن ہے خواہ تین طلاق کی نیت ہو یا ایک دو کی ایک طلاق بائن ہی ہوگی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخبَرَنَا اَبُوحَنِيفَةَ عَن حَمَّادٍ عَن اِبرَاهِيمَ قَالَ اِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ اِمرَاَتَهُ فَقَامَت مِن مَجلِسِهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مرد اپنے عورت کو اختیار دیوے اور وہ اپنی اوس مجلس سے اوٹھ کھڑی ہو تو اسکو کچھ اختیار نہین رہتا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخبَرَنَا اَبُوحَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمرُو بنُ دِينَارٍ عَن جَابِرٍ قَالَ اِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ اِمرَاَتَهُ فَقَامَت مِن مَجلِسِهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاخُذُ وَهُوَ قَولُ اَبِي حَنِيفَةَ رح **قَالَ مُحَمَّدٌ** الَّذِي رَوَى عَنهُ جَابِرُ بنُ زَيدٍ اَبُو الشَّعثَاءِ **ترجمہ** عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ جابر نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو اختیار دیوے اور وہ عورت اپنے مجلس سے اوٹھ کھڑی ہو تو اسکو کچھ اختیار نہین رہتا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا امام محمد نے کہا کہ جس جابر سے روایت ہے وہ ابن زید ابوشعثاء ہے **محمد** قَالَ اَخبَرَنَا اَبُوحَنِيفَةَ عَن حَمَّادٍ عَن اِبرَاهِيمَ اَنَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ وَعَبدَ اللّٰهِ بنَ مَسعُودٍ كَانَا يَقُولَانِ فِي المَراَةِ اِذَا خَيَّرَهَا زَوجُهَا فَاختَارَتهُ فَهِيَ اِمرَاَتُهُ وَاِنِ اختَارَت نَفسَهَا فَهِيَ تَطلِيقَةٌ وَزَوجُهَا اَملَكُ بِهَا **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو اختیار دیوے اور عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ اسکی عورت ہے اور اگر وہ اپنے تئین اختیار کرے تو وہ طلاق ہے اور اسکا خاوند رجعت کا مالک ہے **محمد** قَالَ اَخبَرَنَا اَبُوحَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَن اِبرَاهِيمَ اَنَّ زَيدَ بنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ اِذَا اختَارَت زَوجَهَا فَلَا شَيءَ وَهِيَ اِمرَاَتُهُ وَاِذَا اختَارَت نَفسَهَا فَهِيَ ثَلٰثٌ وَهِيَ عَلَيهِ حَرَامٌ حَتّٰى تَنكِحَ زَوجًا غَيرَهُ وَكَانَ عَلِيُّ بنُ اَبِي طَالِبٍ يَقُولُ اِذَا اختَارَت زَوجَهَا فَهِيَ

وَاحِدَةٌ وَالزَّوْجُ اَمْلَكُ بِهَا وَاِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ اَمْلَكُ بِنَفْسِهَا **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ زید بن ثابت کہتے تھے کہ جب عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو اوسے کوئی طلاق نہیں پڑتی اور وہ اسکی بی بی ہے اور اگر اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ تین طلاقیں ہونگی اور وہ حرام ہوجاویگی یہانتک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور حضرت علی کہتے تھے کہ جب وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ ایک طلاق ہے اور خاوند رجعت کا مالک ہے اور اگر اپنے تئیں اختیار کرے تو تو بھی ایک طلاق ہے اور وہ اپنی جان کی مالک ہے یعنے اسمیں رجوع نہیں **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا طَلَاقًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** اِنَّا نَاْخُذُ بِقَوْلِ عَائِشَةَ الَّتِيْ رَوَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَبِقَوْلِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهَا اِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ وَاَخَذْنَا بِقَوْلِ عَلِيٍّ اِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ اَمْلَكُ بِنَفْسِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ ہم کو حضرت نے اختیار دیا سو ہم نے آپ کو اختیار کیا سو یہ اختیار دینا ہمپر طلاق نگنی گئی **امام محمد** نے کہا کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو لیتے ہیں جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی اور حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود کے قول کو لیتے ہیں کہ جب وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو کوئی طلاق نہیں پڑتی اور ہم حضرت علی کے قول کو لیتے ہیں کہ جب اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ ایک طلاق ہے اور اس میں رجعت کا مالک نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ الْاِيْلَاءِ

ایلا کا بیان **ف** ایلا یہ ہے کہ مرد قسم کہاوے کہ میں اپنی عورت سے صحبت نہیں کرونگا چار مہینے یا زیادہ اس سے پس اگر صحبت نکی اور چار مہینے گذر گئے تو نہیں پڑتی ہے طلاق بمجرد گذر جانے چار مہینے کے نزدیک اکثر اصحاب کے بلکہ ایلا کرنیوالے کو ٹھیرایا جاوے یعنے حاکم اوسکو حبس کرکے اور کہے یا تو رجوع کر اپنی عورت سے اور کفارہ دے اپنی قسم کا یا طلاق دے یہ مذہب امام مالک اور شافعی وغیرہ کا ہے اگر وہ طلاق نہ دے تو حاکم طلاق دلاوے امام اعظم کے نزدیک اگر چار مہینے کے اندر صحبت کرلیوے تو ایلا ساقط ہوجاتا ہے اور کفارہ قسم کا لازم آتا ہے اور اگر چار مہینے کے اندر صحبت نہ کی تو ایک طلاق بائن پڑتی ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ

عن ابراهيم قال اذا آلى الرجل من امرأته فوقع عليها في الاربعة الاشهر فعليه الكفارة قال محمد وبه نأخذ وقد بطل الايلاء وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے اور چار مہینے کی اندر اوس سے صحبت کر لیوے تو اوسپر کفارہ ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ اوسپر کفارہ آتا ہے اور ایلا باطل ہوا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال آلى عبد الله بن انس النخعي من امرأته ثم غاب عنها خمسة اشهر ثم قدم فوقع عليها فخرج على اصحابه ورأسه يقطر من الجنابة فقالوا له اصبت من فلانة قال نعم قالوا اولم تكن آليت منها قال بلى قالوا انا نتخوف عليك ان تكون قد بانت منك فانطلقوا به الى علقمة فلم يجدوا عنده فيها شيئا فانطلق به علقمة الى عبد الله بن مسعود فذكر له امره فامره ان يأتيها فيخبرها بانها قد بانت منه ويخطبها فأتاها فاخبرها ثم خطبها على ما قيل فصيرها قال محمد وبه نأخذ ونرى عليه صداقا بوقوعه عليها قبل النكاح الثاني وهو قول ابي حنيفة وابراهيم النخعي وحماد بن ابي سليمان ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن انس نے اپنی عورت سے ایلا کیا پھر پانچ مہینے اوس سے غائب رہا پھر آیا اور اوس سے صحبت کی سو اپنے یاروں کیطرف نکلا اس حال میں کہ اوسکے سر سے پانی ٹپکتا تھا غسل جنابت کے سبب سے سو اونھوں نے اوس سے کہا کہ کیا تو نے فلانی عورت سے صحبت کی ہے اس نے کہا ہاں اونھوں نے کہا کہ کیا تو نے اوس سے ایلا نہین کیا تھا اوس نے کہا کیون نہین اونھوں نے کہا ہم ڈرتے ہین کہ وہ عورت تجھسے جدا ہو گئی ہو سو وہ اسکو علقمہ کے پاس لے گئے سو اونھوں نے اوسکے پاس اسمین کچھ چیز نہ پائی یعنے وہ اسکا حکم نہ بتلا سکا سو علقمہ انکو عبداللہ بن مسعود کے پاس لے گیا اور اسکا قصہ اوس سے کہا سو عبداللہ بن مسعود نے اسکو حکم کیا کہ اس عورت پاس جاوے اور اسکو اس قصے سے خبر دے کہ وہ اس سے بائن ہو گئی اور نکاح ٹوٹ گیا اور اسکو نکاح کا پیغام کرے پھر وہ اس عورت کے پاس آیا اور اسکو خبر دی پھر اوسکو نکاح کا پیغام کیا چاندی کی چند مثقالوں پر امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور ہم دیکھتے ہین کہ نکاح ثانی سے پہلے صحبت کرنے کے بدلے اسپر مہر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور ابراہیم نخعی اور حماد کا محمد

قَالَ اَخبَرَنَا اَبُوحَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمرُو بنُ مُرَّةَ عَن اَبِي عُبَيدَةَ عَن عَبدِاللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ قَالَ اِذَا اٰلَى الرَّجُلُ مِن اِمرَاَتِهٖ فَمَضَت اَربَعَةُ اَشهُرٍ بَانَت بِتَطلِيقَةٍ وَكَانَ خَاطِبًا يَخطُبُهَا فِي العِدَّةِ وَلَا يَخطُبُهَا فِي عِدَّتِهَا غَيرُهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ عَزِيمَةُ الطَّلَاقِ اِنقِضَاءُ الاَربَعَةِ الاَشهُرِ وَالفَيءُ الجِمَاعُ فِي الاَربَعَةِ الاَشهُرِ لَا يُوقَفُ بَعدَهَا وَهُوَ قَولُ اَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابی عبیدہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے اور چار مہینے گذر جاویں تو وہ عورت ایک طلاق سے بائن ہو جاتی ہے اور اگر خاوند نکاح کا پیغام کرنیوالا ہو تو اسکو عدت مین پیغام کرے اور اوسکا غیر اوسکو عدت مین پیغام نہ کرے امام محمد نے کہا کہ وجوب طلاق کا گذرنا چار مہینوں کا ہے یعنے چار مہینے کے گذرنے کے بعد طلاق پڑجاتی ہے اور چار مہینے کے اندر جماع کرنا صفت کی غنیمت ہو اوسکے بعد کہرانہ کیا جاوے اسواسطے کہ ایلا ساقط ہو جاتا ہے اور طلاق پڑجاتی ہے بمجرد گذرجانے چار مہینوں کے پھر حبس کرنیکی کوئی حاجت نہین رہتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخبَرَنَا اَبُوحَنِيفَةَ عَن حَمَّادٍ عَن اِبرَاهِيمَ اَنَّ رَجُلًا وَلَدَت اِمرَاَتُهٗ فَقَالَت لِزَوجِهَا لَا تَقرَبنِي حَتّٰى اَفطِمَ اِبنِي هٰذَا فَاِنِّي اَخشٰى اَن اَحمِلَ عَلَيهِ فَحَلَفَ اَن لَا يَقرَبَهَا حَتّٰى تَفطِمَهٗ قَالَ فَسَاَلتُ اِبرَاهِيمَ عَن ذٰلِكَ فَقَالَ اَخَافُ اَن يَكُونَ اِيلَاءً وَاَرجُوا اَن لَا يَكُونَ اِيلَاءً قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَاَلتُ اَبَا حَنِيفَةَ عَن ذٰلِكَ فَقَالَ هُوَ اِيلَاءٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ایک مرد کی عورت نے بچہ جنا سو اسنے اپنے خاوند سے کہا کہ نہ صحبت کر تو مجھ سے یہانتک کہ مین اپنے بیٹے کا دودھ چھوڑاؤن اسواسطے کہ مین حمل سے ڈرتی ہون سو اس مرد نے قسم کی کہ مین اس سے صحبت نہ کرونگا یہانتک کہ اوسکا دودھ چھوڑادے اوس نے کہا کہ مین نے ابراہیم سے اسکا حکم پوچھا اوس نے کہا مین ڈرتا ہون یہ کہ ایلا ہو اور مین امید کرتا ہون کہ ایلا نہ ہو امام محمد نے کہا کہ مین نے امام ابوحنیفہ سے اسکا حکم پوچھا اوس نے کہا کہ یہ ایلا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین مُحَمَّدٌ قَالَ اَخبَرَنَا اَبُوحَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو العُطُوفِ عَنِ الزُّهرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اٰلٰى مِن نِسَائِهٖ شَهرًا فَلَمَّا مَضٰى تِسعَةٌ وَعِشرُونَ يَومًا اَرسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ اَن تَعَالِي فَاَرسَلَت اِلَيهِ اِنَّكَ اٰلَيتَ مِنِّي

وَلَمْ اَزَلْ اَعُدُّ الْاَيَّامَ وَاللَّيَالِيَ وَاَنَّهٗ بَقِيَ مِنَ الشَّهْرِ يَوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا اَنْ تَعَالَيْ فَاِنَّ
الشَّهْرَ ثَلٰثُوْنَ وَتِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَ بِالْاَهِلَّةِ وَاِذَا كَانَ
بِغَيْرِ الْاَهِلَّةِ فَالشَّهْرُ ثَلٰثُوْنَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** زہری سے روایت ہے کہ ایلا کیا حضرتؐ
نے اپنی بیبیوں سے ایک مہینا سو جب انتیس دن گذرے تو کسی کو عائشہؓ پاس بھیجا کہ تمہارے
پاس آ رعائشہؓ نے آنکو کہلا بھیجا کہ آپ نے مجھ سے ایک مہینا ایلا کیا ہے اور ہمیشہ مین دن اور راتین
گنتی ہون اور تحقیق شان یہ ہے کہ مہینے سے ایک دن باقی ہے سو حضرتؐ نے آنکو کہلا بھیجا کہ تو آجا
کہ مہینا تیس دن کا بھی ہوتا ہے اور انتیس دن کا بھی ہوتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہین جبکہ ایلا چاندون کے ساتھ ہو اور اگر چاندون کے غیر کے ساتھ ہو تو مہینا تیس دن کا ہے
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ اِنْ قَرِبْتُكِ فَاَنْتِ طَالِقٌ فَتَرَكَهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ
قَالَ بَانَتْ بِالْاِيْلَاءِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے
کہے کہ اگر مین تجھ سے صحبت کرون تو تو طلاق والی ہے پھر اوسکو چار مہینے چھوڑ دیوے تو وہ عورت
ایلا سے بائن ہو جاتی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** مَنْ اٰلٰى ثُمَّ طَلَّقَ اگر کوئی ایلا
کرے پھر طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اٰلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهٖ ثُمَّ طَلَّقَهَا فَالطَّلَاقُ يَهْدِمُ الْاِيْلَاءَ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے پھر
اوسکو طلاق دیوے تو طلاق ایلا کو ڈھا دیتی ہے امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو نہین لیتے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اِذَا اٰلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهٖ ثُمَّ طَلَّقَهَا
فَهُمَا كَفَرَسَيْ رِهَانٍ اِنْ جَاوَزَتِ الْاَرْبَعَةَ الْاَشْهُرِ وَهِيَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ عِدَّتِهَا وَقَعَتْ
تَطْلِيْقَةُ الْاِيْلَاءِ مَعَ التَّطْلِيْقَةِ الَّتِيْ طَلَّقَ وَاِنِ انْقَضَتِ الْعِدَّةُ قَبْلَ اَنْ يَجِيْءَ وَقْتُ
الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ سَقَطَ الْاِيْلَاءُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ فَقُلْتُ لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ بِاَيِّ الْقَوْلَيْنِ تَاْخُذُ
قَالَ بِقَوْلِ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ شعبی نے کہا کہ جب
کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے پھر اوسکو طلاق دیوے تو وہ دونو گھوڑدوڑ کے دو گھوڑون کی طرح

ہین کہ ایک دوسرے کے آگے بڑہنا چاہتے ہین جو آگے بڑہے سو بارلیوی اگر وہ عورت چار مہینے سے آگے بڑہجاوی اور اسکی کچہ عدت باقی رہتی ہو تو واقع ہوگی طلاق ایلا کے ساتہہ اوس طلاق کے کہ اوس نے ایلا کے بعد دی یعنے دو طلاقین پڑینگی اور اگر چار مہینے کے آنے سے پہلے عدت گذر جاوے تو ایلا ساقط ہوجاویگا اسواسطے کہ مہینے گذر گئے اور وہ اسکی بیبی نہین امام محمد نے کہا کہ مین نے امام ابوحنیفہ سے کہا کہ تو کس قول کو لیتا ہے یعنے ابراہیم کے قول کو یا شعبی کے قول کو اوس نے کہا شعبی کے قول کو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین گہڑدوڑ کے گہوڑون کے ساتہہ انکو اسواسطے تشبیہ دی کہ وہ دونوبہی گہوڑون کیطرح ہین ایک دوسرے سے حد کیطرف بڑہنا چاہتے ہین **بَابُ الظِّهَارِ** ظہار کا بیان **ف** ظہار اسکو کہتے ہین کہ تشبیہ دیو اپنی بیبی کو یا اوس کسے اس عضو کو کہ تعبیر کیجاتی ہو کل کیساتہہ اوس عضو کی یا تشبیہ دے اوسکی جزو شائع کو ساتہہ اس عضو محرم کے کہ حرام ہے دیکہنا اوسکا جیسے کہے بیبی کو کہ تو مجہپر حرام ہے مانند پیٹہہ ماں میری کی یا سر تیرا یا نصف تیرا مانند پیٹہہ یا پیٹ ماں میری کے ہے یا مانند ران ماں میری کے یا مانند پیٹہہ بہن میری کے ہے پس اگر کوئی اسطرح اپنی بیبی کو کہے تو اس سے صحبت کرنے حرام ہوجاتی ہے یہانتک کہ کفارہ دے اور اگر کفارہ دینے سے پہلے صحبت کرے تو نہین لازم آتا اوسپر کچہ سوای استغفار اور پہلے کفارہ کے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا ظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ فَعَلَيْهِ اَرْبَعُ كَفَّارَاتٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد چار عورتون سے ظہار کرے تو اوسپر چار کفارے ہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِى الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِاِمْرَاَتِهٖ اَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ يُرِيْدُ التَّغْلِيْظَ اَنَّ عَلَيْهِ كَفَّارَتَيْنِ قَالَ وَكَذٰلِكَ الْيَمِيْنُ فَاِذَا اَرَادَ الْاُوْلٰى فَهِيَ وَاحِدَةٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ تو مجہپر مانند پیٹہہ ماں میری کے ہے اور اوس سے مراد اوسکی طلاق کو مضبوط کرنا ہو تو اوسپر دو کفارے ہین اور اسیطرح دو قسمون کا بہی یہی حکم ہے اور اگر پہلے مراد ہو تو وہ ایک ہے امام محمد نے کہا کہ

اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یُظَاهِرُ مِنِ امْرَاَتِهٖ ثُمَّ یُطَلِّقُهَا ثُمَّ یَتَزَوَّجُهَا بَعْدَ مَا تَنْقَضِی الْعِدَّةُ
قَالَ الظِّهَارُ کَمَا هُوَ لَا یَقْرَبُهَا حَتّٰی یُکَفِّرَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے پھر اوسکو طلاق دیوے
پھر عدت گذرنے کے بعد اوس سے نکاح کرے تو ظہار بدستور قائم ہے اوس سے صحبت نہ کرے یہانتک
کہ کفارہ دیوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا ظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهٖ لَمْ یَقْرَبْهَا
حَتّٰی یُعْتِقَ رَقَبَةً فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ
مِسْکِیْنًا فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلَا یَقْرَبُهَا حَتّٰی یُکَفِّرَ بِبَعْضِ هٰذِهِ الْکَفَّارَاتِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَ
بِهٖ نَاْخُذُ وَلَا یَدْخُلُ فِیْ ذٰلِکَ اِیْلَاءٌ وَاِنْ طَالَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا جب کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے تو پھر اوس سے صحبت نکرے یہانتک
کہ ایک غلام آزاد کرے اور اگر غلام نہ پاوے تو روزے رکھے دو مہینے کے پے درپے اگر اس
سے بھی نہ ہوسکے تو ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلاوے اگر یہ بھی نہ پاوے تو اوس سے صحبت
نہ کرے یہانتک کہ ان کفارون میں سے کوئی کفارہ ادا کرے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم
لیتے ہیں اور اسمین ایلاء داخل نہیں ہوتا اگرچہ ظہار کی مدت دراز ہوجاوے اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یُظَاهِرُ
مِنِ امْرَاَتِهٖ ثُمَّ یَقْرَبُهَا قَبْلَ اَنْ یُّکَفِّرَ قَالَ قَدْ اَسَاءَ وَلَا یَعُوْدُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ
نَاْخُذُ لَا یَعُوْدَنَّ حَتّٰی یُکَفِّرَ وَلَا یَجِبُ عَلَیْهِ اِلَّا کَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے پھر کفارہ دینے
سے پہلے اوس سے صحبت کرلیوے تو گنہگار ہوتا ہے اور پھر اوس سے صحبت نکرے امام محمد نے
کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ پھر اوس سے صحبت نکرے یہانتک کہ کفارہ دیوے اور نہیں
واجب ہے اوسپر مگر ایک کفارہ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ
حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَا یَقَعُ الظِّهَارُ اِذَا ظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهٖ اِلَّا

بِذَاتِ مَحْرَمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے تو ظہار نہیں واقع ہوتا مگر ساتھ صاحب حرمت کے امام محمد نے
کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ف صاحب حرمت کی وہ عورت ہے جسکو
ساتھ اوس مرد کا کبھی نکاح درست نہ ہووے جیسے ان ہٹی بہن وغیرہ ہے اگر ایسی عورت کے ساتھ
اپنی عورت کو تشبیہ دیوے جس سے کہ اسکا نکاح کبھی درست نہیں تو اس سے ظہار واقع ہوتا ہے
اور اگر ایسی عورت کے ساتھہ اوسکو تشبیہ دیوے جس سے اوسکا نکاح درست ہے تو اوس سے ظہار واقع
نہین ہوتا اور نہ کفارہ دینا لازم آتا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ
يُظَاهِرُ مِنِ امْرَاَتِهٖ ثُمَّ يُجَامِعُهَا بِاللَّيْلِ وَهُوَ يَصُوْمُ قَالَ يَسْتَقْبِلُ الصَّوْمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ
فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَتَمَاسَّا فَاِذَا مَسَّهَا وَهُوَ يَصُوْمُ فَسَدَ صَوْمُهٗ وَاسْتَقْبَلَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے پھر رات
کو اوس سے صحبت کرے اور وہ روزے رکھتا ہو تو پھر ابتدا سے روزے شروع کرے اور جو روزے
کہ اس سے پہلے رکھے تھے وہ سب باطل ہوے وہ اسکے کفارے میں شمار نہ ہونگے امام محمد نے کہا کہ
اسی کو ہم لیتے ہین اسواسطے کہ خدا نے فرمایا کہ روزے رکھنے دو مہینے کے ہین پے در پے لگاتار پہلے
اس سے کہ وہ دونو آپس میں چھوئیں سو جب اس سے چھووے اور وہ روزے رکھتا ہو تو اوسکے روزے فاسد
ہو جاتے ہین اور پھر سرے سے دو مہینے کے روزے لگاتار رکھے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ
الرحمۃ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ
اِنْ قَرِبْتُكِ فَاَنْتِ عَلَیَّ كَظَهْرِ اُمِّیْ قَالَ اِنْ تَرَكَهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ بَانَتْ بِالْاِيْلَاءِ وَاِنْ
وَقَعَ عَلَيْهَا فِی الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ وَقَعَتْ عَلَيْهِ كَفَّارَةُ الظِّهَارِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ اگر
مین تجھسے صحبت کرون تو تو مجھپر میری ماں کی پیٹھ کیطرح ہے پھر چار مہینے اس سے صحبت نہ کرے
تو وہ عورت ایلا سے بائن ہو جاتی ہے اور اگر چار مہینے کے اندر اس سے صحبت کر لیوے تو پھر
ظہار کا کفارہ دینا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ ظِهَارِ الْاَمَةِ لونڈی کی ظہار کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ

عن حماد عن ابراهیم ان الظهار یقع علی الامة اذا ظاهر منها زوجها **قال محمد** یقع علیها الظهار اذا ظاهر منها زوجها ولا یقع علیها الظهار اذا ظاهر منها مولاها لان الله تعالی یقول والذین یظاهرون منکم من نسائهم فلیست الامة بزوجة یقع علیها الظهار وهو قول ابی حنیفة وسعید بن المسیب ومجاهد وعامر الشعبی رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لونڈی کا خاوند اس سے ظہار کرے تو اس پر ظہار واقع ہوجاتا ہے امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب اُسکا خاوند اوس سے ظہار کرے تو ظہار واقع ہو جاتا ہے اور جب اوسکا مالک اوس سے ظہار کرے تو ظہار واقع نہیں ہوتا اسواسطے کہ خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ ماں کہہ بیٹھیں تم میں سے اپنی عورتوں کو سو لونڈی بی بی نہیں کہ اوس پر ظہار واقع ہو اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور سعید اور مجاہد اور شعبی کا **ف** یعنے اس آیت میں اپنی بی بی کا ذکر ہے اور لونڈی کو بی بی نہیں کہتے ہیں اس سے ظہار واقع نہ ہوگا **باب** الدیات وما یجب علی اهل الورق والمواشی دیت کا بیان اور جو چیز کہ چاندی اور مواشی والوں پر واجب ہے **ف** دیت اوس مال کو کہتے ہیں کہ دیا جاتا ہے بدلہ قتل کرنے جان کے یا ناحق کرنے کسی کے اعضا کے اور دیت دو طرح کی ہوتی ہے مغلظہ اور مخففہ مغلظہ یہ ہے کہ سو اونٹنیاں ہوں چار طرح کی پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقہ اور پچیس جذعہ یہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہے اور امام **محمد** اور شافعی کے نزدیک تین قسم کی اونٹنیاں دینی آتی ہیں تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس ثنیہ یعنے پنجسالہ کہ سب حاملہ ہوں اور یہ دیت قتل شبہ عمد میں دینی آتی ہے اور دیت مخففہ یہ ہے کہ اگر سونے کی قسم سے دے تو ہزار دینار دے اور چاندی ہو تو دس ہزار درہم دے اور اونٹ دے تو پانچ طرح کی دے بیس ابن مخاض بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہ دیت لازم آتی ہے قتل خطا میں اور جاری مجری خطا وغیرہ میں **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن الهیثم عن عامر الشعبی عن عبیدة السلمانی عن عمر بن الخطاب رض قال علی اهل الورق من الدیة عشرة آلاف درهم وعلی اهل الذهب الف دینار وعلی اهل البقر مائتا بقرة وعلی اهل الابل مائة من الابل وعلی اهل الغنم الفا شاة وعلی اهل الحلل مائتا حلة **قال محمد** وبهذا کله ناخذ وکان ابو حنیفة یاخذ من ذلک

بِالْإِبِلِ وَاللّٰہُ أَعْلَمُ فِي الذَّنَانِيْرِ ترجمہ عبیدہ سلیمانی سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ چاندی والوں
پر دیت مین دس ہزار درہم دینے آتے ہین اور سونے والون پر ہزار دینار دینی آتی ہے اور گائین والون پر
دو سو گائین دینی آتی ہین اور اونٹ والون پر سو اونٹ دینے آتے ہین اور بکریون والون پر دو ہزار
بکریان دینی آتی ہین اور حلون والون پر دو سو حلہ دینا آتا ہے امام محمدؒ نے کہا کہ انہین سب احکام
کو ہم لیتے ہین اور ابو حنیفہؒ انمین سے اونٹوں اور درہموں اور دینار ہی کو لیتے تھے **ف** حلہ کہتے
ہین تہبند اور چادر کو **باب** دِيَةِ مَا كَانَ فِي الْإِنْسَانِ مِنْهُ وَاحِدًا جو عضو کہ آدمی کے بدن مین صرف
ایک ایک ہے اوسکی دیت کا باب ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ
فِي اللِّسَانِ إِذَا قُطِعَ مِنْهُ شَيْءٌ فَامْتَنَعَ مِنَ الْكَلَامِ أَوْ قُطِعَ مِنْ أَصْلِهِ فَفِيْهِ الدِّيَةُ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب زبان کی کوئی چیز کاٹی جاوے
اور کلام عاجز ہو جاوے یا جڑ سے کاٹی جاوے تو اوسمین دیت دینی آتی ہے یعنے پوری **امام محمدؒ** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ
قَالَ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْإِنْسَانِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ إِلَّا شَيْءٌ وَاحِدٌ فَأُصِيْبَ خَطَأً فَفِيْهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً
الْأَنْفُ وَالذَّكَرُ وَاللِّسَانُ وَالصُّلْبُ وَذَهَابُ الْعَقْلِ وَأَشْبَاهُهٗ وَمَا كَانَ فِي
الْإِنْسَانِ اثْنَيْنِ فَفِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ الثَّدْيَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَالْعَيْنَيْنِ
وَأَشْبَاهِ ذٰلِكَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ آدمی کے بدن مین صرف ایک ہی ہے اور وہ خطا سے کٹ جاوے
تو اوسمین پوری دیت ہے اور وہ چیزین یہ ہین ناک اور ذکر اور زبان اور پیٹھ اور عقل کا دور ہونا
اور مانند انکے اور جو چیزین کہ انسان کے بدن مین دو دو ہین تو ہر ایک مین ان دونون مین سے آدھی
دیت ہے اور وہ چیزین یہ ہین دونون پستان اور دونو پاوٗن اور دونو آنکھین اور مانند ان کے
امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا
أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا أُصِيْبَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ شَيْءٍ عَمْدًا فَفِيْهِ الْقِصَاصُ
وَمَا لَمْ يُسْتَطَعْ فِيْهِ الْقِصَاصُ فَفِيْهِ الدِّيَةُ فَإِنْ كَانَ خَطَأً فَخَمْسَةُ أَسْنَانٍ مِنَ الْإِبِلِ وَإِنْ كَانَ شِبْهَ الْعَمْدِ فَأَرْبَعَةُ أَسْنَانٍ مِنَ الْإِبِلِ
وَشِبْهُ الْعَمْدِ فِي الْجِرَاحَاتِ كُلُّ شَيْءٍ تَعَمَّدَ ضَرْبَهٗ بِسِلَاحٍ أَوْ غَيْرِهٖ وَلَمْ يُسْتَطَعْ فِيْهِ الْقِصَاصُ فِيْهِ

الدِّيَةُ مُغَلَّظَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ كَانَ يَأْخُذُ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَأْخُذُ نَحْنُ اَيْضًا
اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ مَّا كَانَ مِنْ شِبْهِ الْعَمْدِ فَثَلٰثَةُ اَسْنَانٍ مِّنَ الْاِبِلِ مِنَ الْحِقَاقِ سِنٌّ
وَمِنَ الْجِذَاعِ سِنٌّ وَسِنٌّ ثَالِثٌ مَّا بَيْنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ وَكَانَ اَبُوْ
حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ اَرْبَعَةُ اَسْنَانٍ مِّنَ الْاِبِلِ مُسِنٌّ مِنْ بَنَاتِ الْمَخَاضِ وَسِنٌّ مِنْ بَنَاتِ اللَّبُوْنِ
وَسِنٌّ مِنَ الْحِقَاقِ وَسِنٌّ مِنَ الْجِذَاعِ وَاَمَّا الْخَطَاءُ فَقَوْلُنَا وَقَوْلُهٗ فِيْهِ وَاحِدٌ خَمْسَةُ
اَسْنَانٍ مِّنَ الْاِبِلِ سِنٌّ مِنْ بَنِي الْمَخَاضِ وَسِنٌّ مِنْ بَنَاتِ الْمَخَاضِ وَسِنٌّ مِنْ بَنَاتِ اللَّبُوْنِ
وَسِنٌّ مِنَ الْحِقَاقِ وَسِنٌّ مِنَ الْجِذَاعِ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْضًا مَا قُلْنَا فِيْ شِبْهِ الْعَمْدِ فَقَالَ فِيْ
خُطْبَتِهٖ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ قَتِيْلَ خَطَاءِ الْعَمْدِ قَتِيْلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا فِيْهِ مِائَةٌ
مِّنَ الْاِبِلِ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَّثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَّاَرْبَعُوْنَ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا
خَلِفَةٌ بَلَغَنَا نَحْوُ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَرْفَعُ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا وَ
بَلَغَنَا نَحْوُ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَاَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ وَزَيْدِ بْنِ
ثَابِتٍ وَّبِهٖ نَأْخُذُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی جان بوجھکر ان مین سے
کوئی چیز کاٹے تو اس مین بدلا ہے یعنے اگر کوئی کسیکا پاؤن کاٹے تو اوسکے بدلے اوسکا پاؤن کاٹا
جاوے اور اگر اسمین بدلا نہ لے سکے تو اوسمین دیت ہے یعنے خونبہا سو اگر قتل خطا ہو تو پانچ قسم کے
اونٹ دینے آتے ہین اور اگر شبہ عمد ہو تو چار قسم کے اونٹ دینے آتے ہین اور شبہ عمد کے معنی یہ ہ
ہین یہ ہے کہ جان بوجھکر اوسکو ہتیار وغیرہ سے مارا ہو اور اسمین قصاص لینے کی طاقت نہ رکھتا ہو
اسمین دیت مغلظہ دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ انہین سب احکام کو ابوحنیفہ لیتے تھے اور ہم
بہی اسکو لیتے ہین مگر ایک صورت مین کہ اگر شبہ عمد ہو تو تین قسم کے اونٹ دینے آتے ہین ایک
قسم تین تین برس کے اونٹنیون مین سے اور ایک قسم چار چار برس کی اونٹنیون مین سے اور تیسرے
قسم ثنیہ جو پانچوین مین لگی ہون آٹھ برس تک سب حاملہ اونٹنیان اور امام ابوحنیفہ رح
کہتے تھے کہ اسمین چار قسم کی اونٹنیان دینی آتی ہین ایک قسم ایک ایک برس کی اونٹنیون سے
اور ایک قسم دو دو برس کی اونٹنیون سے اور ایک قسم تین تین برس کی اونٹنیون سے اور ایک قسم چار چار

چار برس کی اونٹنیون سے اور ایسے قتل خطا سو اونٹ مین ہمارا اور اسکا قول ایک ہے کہ پانچ قسم کی اونٹنیان دینی آتی ہین ایک قسم ایک ایک برس کی بوتون سے اور ایک قسم ایک ایک برسکی بوتیون سے اور ایک قسم دو دو برسکی بوتیون سے اور ایک قسم تین تین برسکی بوتیون سے اور ایک قسم چار چار برسکی بوتیون سے اور یہی قول ہے عبد اللہ بن مسعود کا اور حضرت سے بھی شبہ عمد مین یہی روایت ہے جو ہم نے کہا کہ حضرت نے فتح مکہ کے دن خطبہ مین فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقتول خطاء عمد کا مقتول کوڑے اور لاٹھی کا ہے اوسکی دیت سو اونٹنیان دینی آتی ہین تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس وہ اونٹ کہ ثنیہ پانچوین برس مین لگے ہون آٹھہ برس تک بازل کے درمیان ہو سب حاملہ اور اسیطرح پہونچی ہمکو روایت حضرت عمر سے کہ چالیس انمین سے زیادہ عمر کے ہون کہ انکے پیٹ مین بچے ہون اور اسیطرح روایت پہونچی ہمکو مغیرہ بن شعبہ اور ابی موسی اور زید بن ثابت سے اور اسیکو ہم لیتے ہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي الرَّجُلِ يَحْلِقُ لِحْيَةَ الرَّجُلِ فَلَا تَنْبُتُ قَالَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد کسی مرد کی داڑھی مونڈ ڈالے اور پہر وہ نہ اوگے تو اوسپر دیت ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ دِيَةِ الْأَسْنَانِ وَالْأَشْفَارِ وَالْأَصَابِعِ دانتون اور پلکون اور اونگلیون کی دیت کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَصَابِعُ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ فِيْ كُلِّ إِصْبَعٍ عُشْرُ الدِّيَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ دونو ہاتہہ اور پاؤن کی اونگلیان برابر ہین ہر اونگلی مین دیت کا دسوان حصہ دیا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیطرح ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ الْأَسْنَانُ سَوَاءٌ فِيْ كُلِّ سِنٍّ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ دانت سب برابر ہین ہر دانت مین بیسوان حصہ دیا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ

فِی السِّمْحَاقِ وَالْبَاضِعَۃِ وَاَشْبَاہِ ذٰلِکَ اِذَا کَانَ خَطَأً اَوْ عَمْدًا لَا یُسْتَطَاعُ فِیْہِ الْقِصَاصُ فَفِیْہِ حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ سمحاق اور باضعہ اور مانند انکے مین جبکہ خطا سے ہو یا عمد سے ہو جسمین کہ قصاص کی طاقت نہ رکھتا ہو تو معتبر اوس مین حکم کرنا عادل مرد کا ہے یعنے اوسکی دیت منصف آدمی پر موقوف ہے جو وہ کہے سو ہی دیت دینی آویگی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ فِی الْجَائِفَۃِ ثُلُثُ الدِّیَۃِ وَفِی الْآمَّۃِ ثُلُثُ الدِّیَۃِ فَاِذَا ذَھَبَ الْعَقْلُ فَالدِّیَۃُ کَامِلَۃٌ وَفِی الْمُنَقِّلَۃِ عُشْرٌ وَنِصْفُ عُشْرِ الدِّیَۃِ وَفِی الْمُوْضِحَۃِ نِصْفُ عُشْرِ الدِّیَۃِ وَفِیْ سَائِرِ ذٰلِکَ مِنَ الْجِرَاحَاتِ حُکْمُ عَدْلٍ وَلَا تَکُوْنُ الْمُوْضِحَۃُ اِلَّا فِی الْوَجْہِ وَالرَّاْسِ وَلَا تَکُوْنُ الْجَائِفَۃُ اِلَّا فِی الْجَوْفِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِھٰذَا کُلِّہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَالْآمَّۃُ مِنَ الشِّجَاجِ کُلُّ شَجَّۃٍ بَلَغَتِ الدِّمَاغَ وَالْمُنَقِّلَۃُ مَا نُقِلَ مِنْھَا الْعِظَامُ وَالْمُوْضِحَۃُ مَا اَوْضَحَتْ مِنَ الْعَظْمِ وَالْھَاشِمَۃُ مَا ھَشَمَتِ الْعَظْمَ وَحُکُوْمَتُھَا عُشْرُ الدِّیَۃِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَالسِّمْحَاقُ دُوْنَ الْمُوْضِحَۃِ بَیْنَھَا وَبَیْنَ الْمُوْضِحَۃِ جِلْدَۃٌ رَقِیْقَۃٌ وَفِیْھَا حُکْمُ عَدْلٍ بَلَغَنَا اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ حَکَمَ فِیْھَا اَرْبَعًا مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَاضِعَۃُ دُوْنَ السِّمْحَاقِ وَھِیَ الَّتِیْ تَبْضَعُ اللَّحْمَ وَفِیْھَا حُکْمُ عَدْلٍ وَالدَّامِیَۃُ دُوْنَ الْبَاضِعَۃِ وَھِیَ الَّتِیْ تَشُقُّ الْجِلْدَ وَفِیْھَا حُکْمُ عَدْلٍ وَالْمُتَلَاحِمَۃُ وَھِیَ الشَّجَّۃُ تَسْوَدُّ مَوْضِعُھَا اَوْ تَحْمَرُّ وَلَا تُدْمِیْ وَلَا تَبْضَعُ فَفِیْھَا حُکْمُ عَدْلٍ وَتَرٰی کُلَّ شَیْءٍ مَا کَانَ مِنْ ذٰلِکَ دُوْنَ الْمُوْضِحَۃِ لَا تَعْقِلُہُ الْعَاقِلَۃُ وَھُوَ فِیْ مَالِ الرَّجُلِ وَاِنْ کَانَ خَطَأً **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ جائفہ یعنے پیٹ کا زخم مین تہائی دیت کی دینی آتی ہے اور آمہ یعنے پوست مغز سر کے زخم مین بھی تہائی دیت کی دینی آتی ہے اور اگر مغز کے زخم سے عقل دور ہوجاوے تو پوری دیت دینی آتی ہے اور منقلہ یعنے اوس زخم مین کہ ہڈی سرک گئی ہو دسوان اور بیسوان حصہ دیت کا دینا آتا ہے اور موضحہ یعنے اوس زخم مین کہ ہڈی کہل گئی ہو بیسوان حصہ دیت کا دینا آتا ہے اور ان سب زخمون مین ٹہیرانا مرد عادل کا ہے اور نہین ہوتا زخم موضحہ مگر مونہ اور سر مین اور نہین ہوتا زخم جائفہ مگر پیٹ مین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم

لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور آمّہ وہ زخم ہے کہ دماغ تک پہونچی اور منقلہ وہ زخم ہے کہ
اس سے ہڈیان سرک جاوین اور موضحہ وہ زخم ہے جو ہڈی کی کھولدیوے اور ہاشمہ وہ زخم ہے جو ہڈی
توڑ دیوے اور حکم اوسکا دسوان حصہ دیت کا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور سمحاق موضحہ
سے کم ہے اوسکی اور اسموضحہ کے درمیان ایک پتلی سے کھال ہے اور معتبر اوسمین حکم عادل مرد کا ہے
اور پہونچی ہمکو روایت کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسمین چالیس اونٹون کا حکم کیا اور باضعہ سمحاق
سے کم ہے اور وہ وہ ہے کہ پوست اور گوشت توڑ دیوے اور خون نہ نکلے اور اسمین حکم کرنا معتبر
مرد کا ہے اور دامیہ باضعہ سے کم ہے اور وہ وہ ہے کہ کھال کو پہاڑ دیوے اور معتبر اوسمین حکم کرنا عادل
مرد کا ہے اور متلاحمہ وہ زخم ہے کہ اوس سے جگہہ سیاہ یا سرخ ہوجاوے اور خون نہ نکلے اور نہ گوشت
کھلے تو معتبر اوسمین حکم کرنا معتبر مرد کا ہے اور ہماری رائے یہ ہے کہ ان زخمون مین سے جو زخم کہ موضحہ
سے کم ہو جیسے اوسکی دیت نہ دیوین اور وہ اوس مرد کے مال مین ہے اگرچہ خطا سے ہو **محمدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِيْ اَشْفَارِ الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ اِذَا لَمْ
تَنْبُتْ وَفِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ رُبُعُ الدِّيَةِ وَفِي الْجُفُوْنِ الدِّيَةُ وَفِيْ كُلِّ جَفْنٍ مِنْهَا
رُبُعُ الدِّيَةِ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ انکھون کے
پلکون مین پوری دیت دینی آتی ہے جبکہ نہ اوگین اور ہر ایک مین انمین سے چوتہائی دیت کی دینی
آتی ہے اور جفون مین یعنے آنکھہ کی پوشش مین پوری دیت ہے اور ہر ایک جفن مین انمین سے
چوتہائی دیت کی دینی آتی ہے اور دونون ہونٹون مین دیت دینی آتی ہے اور ہر ایک مین اون
دونون مین سے آدہی دیت دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ کا **باب** مَا لَا يُسْتَطَاعُ فِيْهِ الْقِصَاصُ جس زخم مین قصاص کی طاقت نہ ہو اسمین کیا
کرے **محمدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْاَعْمٰى يَفْقَاُ عَيْنَ
الصَّحِيْحِ قَالَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ فِيْ مَالِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لِاَنَّهٗ لَا يُسْتَطَاعُ الْقِصَاصُ
فِيْ ذٰلِكَ وَاِنَّمَا يَعْنِي الْعَمَدَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ اگر کوئی اندہا درست آنکھہ والی کی آنکھہ پھوڑ دیوے تو اوسپر دیت دینی آتی ہے اوسکے مال مین

عمد ہے اور قتل کی پہلی چار قسموں سے قاتل محروم ہوتا ہے میراث مقتول سے ۔ اخبرنا **محمد** قال
اخبرنا ابو حنیفۃ عن الھیثم بن ابی الھیثم عن رجل عن ابی بکر الصدیق فی رجل
رمی رجلا بسہم فانفذہ فجعل فیہ ثلثی الدیۃ **قال محمد** وبھذا کلہ ناخذ فی
الجائفۃ ثلث الدیۃ فان نفذت الی الجانب الآخر ففیھا ثلثا الدیۃ وھو قول ابی
حنیفۃ **ترجمہ** حضرت ابوبکر سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اوس نے کسی مرد کو تیر مارا اور اسکو
زخم کیا سو حضرت ابوبکر نے اسکو دو تہائی دیت دینے کا حکم فرمایا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں
کہ جائفہ زخم میں تہائی دیت کی دینی آتی ہے اور اگر دوسری طرف نفوذ کر جاوے تو اسمین بھی تہائی
دیت کی دینی آتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا ۔ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن
حماد عن ابراھیم قال کل شیء کان دون النفس یتعمد الانسان ضربہ بحدیدۃ
او بعصا او بید او بقصبۃ او بغیر ذلک فھو عمد وفیہ القصاص وان کان لا یستطاع
فیہ القصاص فھو علی الذی جنی فی مالہ فان ذھبت منہ النفس فکان بحدیدۃ
او بسلاح ففیہ القصاص وان کان بغیر ذلک ففیہ الدیۃ علی العاقلۃ **قال محمد**
وبھذا کلہ کان یاخذ ابو حنیفۃ وبہ ناخذ نحن ایضا الا فی خصلۃ واحدۃ اذا
ضربہ بغیر سلاح یقع موقع السلاح ففیہ القود وھو قول ابی یوسف وھو قولنا
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ جو زخم کہ جان مارنے سے کم ہو کہ آدمی اوسکو لوہے یا لاٹھی یا ہاتھ یا کسی چیز
وغیرہ سے مارے سو وہ عمد ہے اور اسمین بدلا آتا ہے اور اگر اسمین قصاص ممکن نہ ہو تو
دیت جنایت کرنے والے کے مال میں ہے اور اگر اس سے جان تلف ہو جاوے اور وہ لوہے یا ہتیار
سے ہو تو اوس میں قصاص آتا ہے اور اگر لوہے یا ہتیار کے غیر سے ہو تو اوسمین عاقلہ پر دیت آتی
ہے امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ اسکو لیتے تھے اور ہم بھی اسکو لیتے ہیں مگر ایک صورت میں کہ
جب اوسکو غیر ہتیار سے مارے کہ وہ ہتیار کی جگہہ واقعہ ہو تو اوسمین بدلا ہے اور یہ ابو یوسف کے قول
میں ہے اور یہی ہمارا قول ہے

باب دیۃ الخطا وما تعقل العاقلۃ

خطا کی دیت کا بیان اور
عاقلہ پر کیا دیت ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی دیۃ
الخطاء وشبہ العمد فی النفس علی العاقلۃ علی اھل الورق فی ثلثۃ اعوام لکل عام

اَلثُّلُثُ وَمَا كَانَ مِنَ الْجِرَاحَاتِ الْخَطَاءِ فَعَلَى الْعَاقِلَةِ عَلَى اَهْلِ الدِّيْوَانِ اِنْ بَلَغَتِ الْجِرَاحَةُ ثُلُثَى الدِّيَةِ فَفِي عَامَيْنِ وَاِنْ كَانَ النِّصْفُ فَفِي عَامَيْنِ وَاِنْ كَانَ الثُّلُثُ فَفِي عَامٍ وَذٰلِكَ كُلُّهُ عَلَى اَهْلِ الدِّيْوَانِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَذٰلِكَ فِي اَعْطِيَةِ الْمُقَاتِلَةِ دُوْنَ اَعْطِيَةِ الذُّرِّيَّةِ وَالنِّسَاءِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے حکم دیت خطا اور شبہ عمد کے جان مارنے میں عاقلہ پر چاندی والوں پر تین برس میں ہے ہر برس میں ایک تہائی دیت کی دینی آتی ہے اور وہ چیز کہ ہو جراحات خطا سے تو اوسکی دیت عاقلہ پر ہے اہل دیوان پر اگر ہو پہنچے جرمیہ دو تہائی دیت کو تو اوسکی دیت دو برس میں دینی آتی ہے اور اگر آدھی دیت ہو تو بھی دو برس میں دیوے اور اگر تہائی ہو تو ایک برس میں دینی آتی ہے اور یہ سب اہل دیوان پر ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہ دیت اوسکی عصبوں بالغوں پر دینی آتی ہے سوائے چھوٹے بچوں اور عورتوں کے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ فِي اَدْنٰى مِنَ الْمُوْضِحَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں آتی دیت عاقلہ پر کم زخم میں موضحہ سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ عَمْدًا وَلَا صُلْحًا وَلَا اِعْتِرَافًا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ نہیں دیت آتی عاقلہ پر قتل عمد میں نہ صلح میں اور نہ اقرار میں محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ صُلْحٍ اَوْ اِعْتِرَافٍ اَوْ عَمْدٍ فَهُوَ فِي مَالِ الرَّجُلِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رح ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ ہو صلح سے یا اقرار سے یا عمد سے تو آدمی کے مال پر ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا شَهِدُوْا اَنَّهُ ضَرَبَهُ وَهُوَ صَحِيْحٌ فَلَمْ يَزَلْ صَاحِبَ فِرَاشٍ حَتّٰى مَاتَ جَازَتْ شَهَادَتُهُمْ وَلَمْ يُكَلَّفُوْا غَيْرَ ذٰلِكَ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ فِي الرَّجُلِ يُضْرَبُ فَيَمُوْتُ فَيَشْهَدُ الشُّهُوْدُ اَنَّهُ لَمْ يَزَلْ صَاحِبَ فِرَاشٍ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اُقِيْدَ مِنْهُ وَ اُتْبِعَ لَهُ مِنَ الْعَاقِلَةِ الدِّيَةُ اِنْ كَانَ خَطَاءً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لوگ گواہی دیویں کہ اوس نے اوسکو مارا اور
حال میں کہ وہ تندرست تھا سو ہمیشہ وہ بچھونے پر پڑا رہا یہانتک کہ مرگیا تو انکی گواہی جائز ہے اور انکو
اسکے سوای اور تکلیف نہ دیجاوے اور ابراہیم نے کہا اوس شخص کے حق میں کہ مارا اوسکو دست سے پس مرجاوے
اور گواہ گواہی دیں کہ ہمیشہ وہ بچھونے پر پڑا رہا یہانتک کہ مرگیا کہا کہ ... فدیہ ... ہے اور اسکی
عاقلہ سے دیت لی جاوے اگر قتل خطا ہو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا
محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال تعقل العاقلۃ الخطاء کلہ
الا ما کان دون الموضحۃ والسن مما لیس فیہ ارش معلوم قال محمد وبہذا کلہ
ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ خطا کی دیت عاقلہ دیوے مگر
جو موضحہ اور دانت سے کم ہوں جسمین کہ کوئی دیت معلوم نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا حماد عن
ابراہیم عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال العجماء جبار والقلیب جبار والرجل
جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس قال محمد وبہذا ناخذ وھو قول
ابی حنیفۃ والجبار الھدر اذا سار الرجل علی الدابۃ فنفحت برجلہا وھی تسیر
فقتلت رجلا او جرحتہ فذلک ھدر ولا یجب علی عاقلتہ ولا غیرھا والعجماء الدابۃ
المنفلتۃ لیس لھا سائق ولا راکب توطئ رجلا فتقتلہ فذلک ھدر والمعدن
والقلیب الرجل یستاجر الرجل یحفر لہ بئرا او معدنا فیسقط علیہ فیموت فذلک
ھدر ولا شیئا علی المستاجر ولا علی عاقلتہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جانوروں کی مار کا بدلا نہیں اور کنواں کھودنے میں اگر مزدور مرجاوے تو بدلا نہیں اور
جانور کے پاؤں کا بدلا نہیں اور اگر کان کھودنے میں مزدور مرجاوے تو بدلا نہیں اور کافروں کی گڑے
خزانے پائی میں پانچواں حصہ خدا کے لیے ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا اور جبار کے معنے ہدر ہیں یعنے معاف ہے جب کوئی مرد جانور پر سوار ہوا چلا جاتا
ہو اور وہ جانور چلنے کی حالت میں اپنا پاؤں مارے اور مرد کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو وہ معاف
ہے نہ عصبہ پر ڈانڈ واجب ہے اور نہ غیروں پر اور عجماء چھوٹا ہوا جانور ہے جسکا نہ کوئی سوار ہو اور نہ

ہانکنے والا اگر کسیکو روندکر مارڈالے تو یہ معاف ہے اوسکے مالک پر ڈانڈ نہیں اور کان اور کنوئیں کا یہ
حکم ہے کہ اگر کوئی مرد کسی کو کنواں کھودنے یا کان کھودنے میں مزدور رکھے اور وہ آپ ہی گر کر مرجاوے
تو یہ بھی معاف ہے اور نہیں کوئی چیز مزدور رکھنیوالے پر اور نہ اوسکے عصبوں پر **باب** قوم حفروا
حائطا فوقع علیہم اگر کچھ لوگ دیوار کھودیں اور وہ انپر گر پڑے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن ابراهيم انه قال في القوم يحفرون جدارا فوقع الجدار عليهم
قال عليهم الدية بعضهم لبعض **قال محمد** وبه ناخذ الا انه يرفع من دية كل
واحد منهم حصته فان كانوا اربعة بطل ربع الدية من كل واحد وان كانوا
ثلثة بطل ثلث الدية من كل واحد وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** امام ابوحنیفہ سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی قوم دیوار کھودے اور دیوار گر پڑے تو انپر دیت دینی آتی ہے
بعض کی بعض پر امام محمد نے کہا کہ اوسی کو ہم لیتے ہیں مگر یہ کہ ہر ایک کی دیت میں سے اوسکا حصہ
دور کیا جاوے پس اگر چار آدمی ہوں تو ہر ایک سے چوتھائی دیت کی باطل ہوگی اور اگر تین آدمی ہوں
تو ہر ایک سے تہائی دیت کی باطل ہوئی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** دية المرأة
وجراحاتها عورت کی دیت اور اسکے زخموں کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال
حدثنا حماد عن ابراهيم قال قول علي ابن ابي طالب احب الي من قول عبد الله
بن مسعود وزيد بن ثابت وشريح في جراحات النساء والرجال **قال محمد** وبقول
علي وابراهيم ناخذ كان علي بن ابي طالب يقول جراحات النساء على النصف من
جراحات الرجال في كل شيء وكان عبد الله بن مسعود وشريح يقولان تستوي
في السن والموضحة ثم على النصف فيما سوى ذلك وكان زيد بن ثابت يقول يستويان
الى ثلث الدية ثم على النصف فيما سوى ذلك فقول علي بن ابي طالب على النصف في
كل شيء احب الينا وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حضرت
علی کا قول میرے نزدیک بہتر ہے عبداللہ بن مسعود اور زید بن ثابت اور شریح کے قول سے عورتوں
اور مردوں کے زخموں میں امام محمد نے کہا کہ حضرت علی اور ابراہیم کے قول کو ہم لیتے ہیں حضرت
علی کہتے تھے کہ عورتوں کے زخم مردوں کے زخم سے آدھے ہیں ہر چیز میں اور عبداللہ بن مسعود اور

شریح کہتے تھے کہ دانت اور موضحہ مین عورت مرد کے برابر ہے جو اوسکے سوا اور زخمون مین آدھون آدھ ہے اور زید بن ثابت کہتے تھے کہ تہائی دیت تک دونون برابر ہین یعنی جن زخمون مین تہائی دیت دینی آتی ہے اونمین مرد اور عورت دونو برابر ہین اور اسکے سوا مین آدھون آدھ ہے یعنی مثلاً جس زخم مین تہائی دیت آوے عورت کو اس زخم مین چھٹا حصہ دیت دینی آویگی سو حضرت علی کا قول ہمارے مذہب مین مرد اور دونو پر ہمارا مذہب ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال فی حلمۃ ثدی المرأۃ نصف الدیۃ وفی الحلمتین الدیۃ **قال محمد** وبہ نأخذ وفی حلمتی الرجل حکومۃ عدل وھذا کلہ قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عورت کے پستان کی نوک مین آدھی دیت دینی آتی ہے اور دونون مین پوری دیت دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور مرد کی دونون نوکون مین حکم کرنا مرد عادل کا ہے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **باب** جراحات العبید غلامون کے زخمون کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال فی سن العبد نصف عشر ثمنہ وقال جراحات العبد قال محمد اظنہ قال علی جراحات الحر من قیمتہ **قال محمد** فبھذا کان یاخذ ابو حنیفۃ واما فی قولنا فذلک کلہ علی ما نقص العبد من قیمتہ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ غلام کے دانت مین اسکی قیمت کا بیسوان حصہ دینا آتا ہے اور کہا کہ غلام کے زخم آزاد کے زخمون کی طرح ہین اوسکی قیمت سے یعنے جیسے کہ مثلاً آزاد کے موضحہ مین تہائی دیت کی دینی آتی ہے تو غلام کے موضحہ مین تہائی اوسکی قیمت کی دینی آویگی اور اسیطرح سب کو قیاس کرنا چاہیے کہ آزاد کے زخمون مین دیت کی نصف یا ثلث وغیرہ کا لحاظ کیا جاویگا اور غلام کے زخمون مین اسکی قیمت کا نصف یا ثلث وغیرہ ملحوظ رکھا جاویگا امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ اسکو لیتے تھے اور اب ہمارے قول مین یہ سب وہ چیز ہے کہ کم ہو قیمت اوسکی سے یعنے جسقدر اوسکی قیمت کم ہو وہ لی جاوے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی العبد یقتل عمدا قال فیہ القود فان قتل خطأ فقیمتہ ما بلغ غیر انہ لا یجعل مثل دیۃ الحر وینقص منہ عشرۃ دراھم وان اصیب من العبد شیء یبلغ ثمنہ دفع العبد الی صاحبہ وغرم ثمنہ کاملا **قال محمد** و بھذا کلہ کان یاخذ ابو حنیفۃ وبہ نأخذ الا فی خصلۃ واحدۃ اذا اصیب من العبد

مَا يَبْلُغُ ثَمَنُهُ مِثْلَ الْعَيْنَيْنِ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ فَسَيِّدُهُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَسْلَمَهُ بِقِيمَتِهِ وَأَخَذَ قِيمَتَهُ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهُ وَأَخَذَ مَا نَقَصَهُ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس غلام کے حق میں کہ قتل کیا جاوے جان بوجھکر کہا کہ اسمین بدلا ہے اور اگر خطا سے مارے تو اوسکی قیمت دیجی جاوے گی جہانتک کہ پہونچی لیکن وہ آزاد کی دیت کی مثل نہ کیجاوے بلکہ اوس سے دس درہم کم کیے جاوینگے اور اگر غلام کا کوئی ایسا عضو تلف ہو کہ اوسکی اصل کو پہونچے تو غلام اپنے مالک کو دیا جاوے اور مارنے والے پر اوسکا پورا اصول پڑا نڑ لگایا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین مگر ایک حکم مین کہ جب غلام کا کوئی ایسا عضو تلف کرے کہ اوسکی قیمت کو پہونچے مثل دو آنکھون اور دو ہاتہ پاؤن کے سو اوسکے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے تو اوسکو جانیکے سپرد کرے اور اس سے اوسکی قیمت بھر لیوے اور اگر چاہے تو اوسکو اپنے پاس رکہے اور جو قیمت کم ہوئی ہو وہ اس سے لے لیوے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال إذا قتل العبد رجلا حرا عمدا دفع العبد إلى أولياء المقتول وإن شاءوا عفوا وإن شاءوا قتلوا فإن عفوا ردوا العبد إلى مولاه لأنه إنما كان لهم القصاص ولم تكن لهم الدية قال محمد وبهذا نأخذ وهو قول أبي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا جب غلام آزاد آدمی کو قصداً مار ڈالے غلام (مارنیوالا) مقتول کے وارثون کو دیا جاوے چاہے معاف کرین چاہے اسے قتل کرین اگر معاف کرین تو غلام مالک کو دیا جاوے کیونکہ انکے لیے قصاص تھا نہ دیت

بَابُ جِنَايَةِ الْمُكَاتَبِ وَالْمُدَبَّرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ مکاتب اور مدبر اور ام الولد کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم أن جناية المكاتب والمدبر وأم الولد على المولى قال محمد وبه نأخذ إلا أنا نرى جناية المكاتب عليه في قيمته يكون عليه الأقل من أرش الجناية ومن قيمته وأما المدبر وأم الولد فعلى المولى الأقل من أرش جنايتها ومن قيمتها وهو قول أبي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مکاتب اور مدبر اور ام ولد کی جنایت مالک پر ہے یعنے اگر کوئی قصور کرین تو اونکا ڈانڈ انکے مالک پر آویگا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین لیکن ہماری راے یہہ ہے کہ جنایت مکاتب کی اوس پر اوسکی قیمت مین ہے کہ اوس پر جو کم دیت جنایت ہو اور اسکی قیمت سے یعنے اوسکی دیت اور قیمت دونو

سے جو کم ہو سو بچاوے اور اسیر پر اور ام ولد میں انکا آقا مالک ہے پس کم دیت جنایت اور قیمت اوسکی سے
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
فِيْ اُمِّ الْوَلَدِ وَالْمُعْتَقَةِ عَنْ دُبُرٍ يَجْنِيَانِ قَالَ يَضْمَنُ سَيِّدُهُمَا جِنَايَتَهُمَا لِاَنَّ الْعِتَاقَةَ قَدْ
جَرَتْ فِيْهِمَا فَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَدْفَعَهُمَا وَلَا تَعْقِلُ هُمَا الْعَاقِلَةُ لِاَنَّهُمَا مَمْلُوْكَانِ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ام ولد اور مدبرہ کے
بیان میں کہ دونو جنایت کریں کہا کہ انکی جنایت کا ضامن مالک ہوگا اسواسطے کہ آزادی اون دونو
میں جاری ہو چکی ہے پس نہیں طاقت رکھتا یہ کہ دفع کرے انکو طرف ولی مقتول کے اور نہیں اتے
دیت انکی عاقلہ پر اسواسطے کہ وہ دونو غلام ہیں امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ابوحنیفہ کا
ہے **مُحَمَّدٌ** عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ الْمُكَاتَبُ فِي الْحُدُوْدِ
وَالشَّهَادَةِ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ
اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے شریح سے کہا کہ مکاتب حدود اور شہادت میں غلام ہے جبتک کہ اسپر ایک درہم
باقی ہو امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ دِيَةِ الْمُعَاهِدِ

عہد والے کافر کی دیت کا بیان **ف** معاہد عام ہے خواہ ذمی ہو یا حربی مستامن اور ذمی وہ کافر ہے
کہ مطیع اسلام ہو کر جزیہ دینا قبول کرے اور امام اسکو پناہ دے اور حربی مستامن وہ ہے جو عشر دیا
کرے امام سے امن لیکر تجارت وغیرہ کے لیے دار الاسلام میں آوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ اَبِي الْهَيْثَمِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رض قَالُوْا
دِيَةُ الْمُعَاهِدِ دِيَةُ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ **ترجمہ** ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت نے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رض
نے فرمایا عہد والے کافر کی دیت آزاد مسلمان کی دیت کے برابر ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ دِيَةُ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عہد والے کافر کی دیت آزاد مسلمان کی دیت ہے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِي الْعَطُوْفِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ اَنَّهُمْ
جَعَلُوْا دِيَةَ النَّصْرَانِيِّ وَدِيَةَ الْيَهُوْدِيِّ مِثْلَ دِيَةِ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا
نَاْخُذُ وَكَذٰلِكَ الْمَجُوْسِيُّ عِنْدَنَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** زہری سے روایت ہے کہ ابوبکر

اور عمراور عثمان گردانی دیت نصرانی اور یہودی کی مانند دیت آزاد مسلمان کے **امام محمد** نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں اور یہی حکم ہے مجوسی کا نزدیک ہمارے اوسکی دیت بھی مسلمان کی دیت کے برابر ہے اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ رَجُلًا
مِنْ بَکْرِ بْنِ وَائِلٍ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْحِیْرَةِ فَکَتَبَ فِیْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ یُدْفَعَ اِلٰی
اَوْلِیَاءِ الْقَتِیْلِ فَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُوْا عَفَوْا فَدُفِعَ الرَّجُلُ اِلٰی وَلِیِّ الْمَقْتُوْلِ اِلٰی رَجُلٍ
یُقَالُ لَهٗ حُنَیْنٌ مِنْ اَهْلِ الْحِیْرَةِ فَقَتَلَهٗ فَکَتَبَ فِیْهِ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ اِنْ کَانَ الرَّجُلُ لَمْ یُقْتَلْ
فَلَا تَقْتُلُوْهُ فَرَاَوْا اَنَّ عُمَرَ اَرَادَ اَنْ یُرْضِیَهُمْ بِالدِّیَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا قَتَلَ
الْمُسْلِمُ الْمُعَاهَدَ عَمَدًا قُتِلَ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَکَذٰلِکَ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَتَلَ مُسْلِمًا بِمُعَاهِدٍ وَقَالَ اَنَا اَحَقُّ مَنْ وَفٰی بِذِمَّتِهٖ **ترجمہ** ابراہیم سے
روایت ہے کہ ایک مرد نے قبیلہ بکر بن وائل سے قتل کیا ایک مرد کو اہل حیرہ را ایک قبیلہ کا نام ہے) سے
سو حضرت عمر نے اسمین لکھا یہ کہ دفع کیا جاوے قاتل طرف ولیوں مقتول کی سو اگر چاہین تو اوسکو قتل
کرین اور چاہین تو معاف کردیوین سو دفع کیا گیا قاتل طرف ولی مقتول کے کہ اسکا نام حنین تھا اہل
حیرہ سے سو اوس نے اسکو مار ڈالا سو حضرت عمر نے بعد اسکے اسمین لکھا کہ اگر قاتل کو نہین مارا گیا تو
اوسکو نہ مارو سو اونہون نے سمجھا کہ حضرت عمر کا یہ ارادہ تھا کہ انکو دیت دیکر راضی کردین **امام محمد** نے
کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ جب کوئی مسلمان کسی عہد والے کافر کو مار ڈالے تو اوسکے بدلے اوسکو
قتل کیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسیطرح پہونچی ہمکو روایت حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے کہ آپنے قتل کیا مسلمان کو بدلے عہد والے کافر کے اور فرمایا کہ مین عہد پورا کرنے والون
مین سے زیادہ حق دار ہون ساتھ پورا کرنے عہد کے **بَابُ** اِرْتِدَادِ الْمَرْاَةِ عَنِ الْاِسْلَامِ
اگر کوئی عورت اسلام سے مرتد ہوجاوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ
عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُوْدِ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا یُقْتَلُ النِّسَاءُ اِذَا ارْتَدَدْنَ
عَنِ الْاِسْلَامِ وَیُجْبَرْنَ عَلَیْهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلٰکِنَّا نَحْبِسُهَا فِی السِّجْنِ حَتّٰی
تَمُوْتَ اَوْ تَتُوْبَ اِلَّا الْاَمَةَ فَاِنْ کَانَ اَهْلُهَا مُحْتَاجِیْنَ اِلٰی خِدْمَتِهَا اَجْبَرْنَاهَا عَلَی
الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَبَتْ دَفَعْنَاهَا اِلٰی مَوَالِیْهَا فَاسْتَخْدَمُوْهَا وَاَجْبَرُوْهَا عَلَی الْاِسْلَامِ وَاِنْ

قَتَلَ الْمُرْتَدَّةَ قَاتِلٌ وَهِيَ حُرَّةٌ اَوْ اَمَةٌ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ مِنْ دِيَةٍ وَلَا قِيْمَةٍ وَلٰكِنَّا نَكْرَهُ ذٰلِكَ لَهُ فَاِنْ رَاَى الْاِمَامُ اَنْ يُؤَدِّبَهُ اَدَّبَهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابی رزین سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ اگر عورتیں اسلام سے مرتد ہو جاویں تو انکو قتل نہ کیا جاوے اور اسلام کے قبول کرنے پر جبر کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں ولیکن ہم اوسکو قید خانے مین قید رکھینگے یہانتک کہ مرجاوے یا توبہ کرے مگر لونڈی کو سو اگر اوسکے مالک اوسکی خدمت کا محتاج ہون تو اوسپر اسلام کے قبول کرنے مین جبر کیا جاوے سو اگر انکار کرے تو ہم اسکو اوسکے مالکون کیطرف سپرد کرینگے سو اوس سے وہ خدمت لیوین اور اسکو اسلام کے قبول کرنے پر جبر کرین اور مرتدہ کو کوئی مارنیوالا مار ڈالے تو نہ اوسپر کچھ دیت آتی ہے اور نہ قیمت برابر ہے کہ وہ عورت آزاد ہو یا لونڈی ولیکن ہم مکروہ رکھتے ہیں مارنا اوسکا اور اگر امام کی رائے ہو کہ اوسکو ادب دیوے تو ادب دیوے یعنے اگر امام اوسکو بطور تادیب کچھ تعزیر یا ری تو درست ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا امام مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ يُقْتَلُ الْمَرْأَةُ اِذَا ارْتَدَّتْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر عورت اسلام سے مرتد ہو جاوے یعنے اسلام سے پھر کر پھر کافر ہو جاوے تو اوسکو قتل کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اوسکو ہم نہیں لیتے

بَابٌ مَنْ قَتَلَ فَعَفَا بَعْضُ الْاَوْلِيَاءِ اگر کوئی کسیکو قتل کرے اور مقتول کے بعض ولی قصاص معاف کر دیوین تو اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ قَتَلَ عَمْدًا فَاَمَرَ بِقَتْلِهٖ فَعَفَا بَعْضُ الْاَوْلِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَتْلِهٖ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رض كَانَتِ النَّفْسُ لَهُمْ جَمِيْعًا فَلَمَّا عَفَا هٰذَا اَحْيَى النَّفْسَ فَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَاْخُذَ حَقَّهٗ يَعْنِي الَّذِيْ لَمْ يَعْفُ حَتّٰى يَاْخُذَ غَيْرُهٗ قَالَ فَمَا تَرٰى قَالَ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَ الدِّيَةَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ وَتَرْفَعَ عَنْهُ حِصَّةَ الَّذِيْ عَفَا قَالَ عُمَرُ وَاَنَا اَرٰى ذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَرٰى ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت عمر کے پاس لایا گیا جسنے کہ جان بوجھکر کسی کو مار ڈالا تھا سو عمر نے اوسکے مارنیکا حکم کیا سو مقتول کے بعض ولیون نے اپنا حصہ خون معاف کیا سو عمر نے مارنیکا حکم کیا سو عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ قاتل کی جان ان سب کے ہاتھ مین تھی سو جب اس ولی نے اوسکی جان زندہ کی اور اپنا حق

معاف کیا تو جس نے معاف نہیں کیا وہ اپنا حق نہیں لے سکتا چہ جائیکہ غیر کا حق لیوے حضرت عمرؓ نے کہا کہ تیری رائے کیا ہے عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ تو اوسکے مال میں اوس پر دیت ٹھیراوے اور جس نے اپنا حق معاف کیا ہے اوسکا حصہ اسمیں سے دور کیا جاوے عمرؓ نے کہا کہ میری رائے بھی یہی ہے امام محمدؒ نے کہا کہ ہماری رائے بھی یہی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر بعض ولی اپنا حق معاف کر دیوے تو اوسوقت قصاص نہیں آتا بلکہ دیت آتی ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم قال من عفا من ذی سهم فعفوه عفو **قال محمد** وبه ناخذ ومن عفا من زوجة او زوج او ام او اخ من ام او غير ذلك فعفوه جائز وقد حقن الدم وللبقية حصتهم من الدية وهو قول ابی حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی حصہ دار اپنا حصہ معاف کر دیوے تو معاف کرنا اوسکا جائز ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور جو کوئی معاف کر دے حصہ اپنا بیوی ہو یا خاوند ہو یا ماں ہو یا ماں کیطرف سے بھائی ہو یا کوئی غیر ہو تو اوسکا معاف کرنا جائز ہے اور خون بند ہو جاتا ہے یعنے قصاص باطل ہو جاتا ہے یعنے اور باقی وارثوں کے لیئے دیت کا حصہ آتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب من قتل عبده او ذا قرابته اگر کوئی اپنے غلام یا رشتہ دار کو قتل کر ڈالے تو اسکا کیا حکم ہے

محمد قال اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا عبد الكريم عن رجل عن عمر بن الخطابؓ ان اعرابيا قال لام ولده انطلقي فارعي هذا البهم فقال ابنها اذا ذهبت فاحسبها فاني اخشى ان يطيف بها عيان الناس قال انك لهمنا تحدث فمر بسيف يقتله فقطع رجله فرفع ذلك الى عمر بن الخطاب فامر بقتله فقال معاذ بن جبل انه ليس بين الاب وبين الابن قصاص ولكن الدية في ماله **قال محمد** وبه ناخذ من قتل ابنه عمدا لم يقتل به و لكن الدية عليه في ماله في ثلث سنين يؤدي في كل سنة الثلث من الدية و لا يرث من الدية ولا من مال ابنه شيئا ويرثه اقرب الناس من الابن بعد الاب ولا يحجب الاب عن الميراث احدا وهو في ذلك بمنزلة الميت وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** عبدالکریم سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے اپنی لونڈی ام ولد سے کہا کہ جا اور یہ چارپایہ چرا اسکو

بیٹے نے کہا کہ مین جاتا ہون اور اسکو روک رکہتا ہون پس مقرر مین ڈرتا ہون کہ لوگون کے غلام اوسکے گرد گہومین یعنے اسکو چہیڑین اوس نے کہا کہ تو اسی جگہہ ٹہیر ہو اور اوسکو قتل کرنیکے لیے تلوار ماری اور اسکا پاؤن کاٹ ڈالا سو یہ مقدمہ حضرت عمر کیطرف اوٹہایا گیا حضرت عمر نے اوسکے مارنے کا حکم کیا سو معاذ بن جبل نے کہا کہ باپ اور بیٹے مین قصاص نہین یعنے اگر باپ اپنے بیٹے کو مار ڈالے تو اسکو اوسکے بدلے نہ مارا جاوے لیکن اوسکے مال مین پوری دیت آتی ہے کہ تین برس مین ادا کرے ہر سال مین دیت کی تہائی ادا کرے اور نہ وہ دیت سے کسی چیز کا مالک ہوتا ہے اور نہ اپنے بیٹے کے مال سے کسی چیز کا مالک ہوتا ہے اور وارث ہوتا ہے اسکا وہ شخص کہ باپ کے بعد سب لوگون سے اوسکے قریب تر ہو اور باپ میراث سے کسی کو محروم نہین کرتا اور وہ بجاے مردے کے ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَقْتُلُ عَبْدَہٗ عَمَدًا قَالَ یُدْفَعُ اِلٰی اَوْلِیَآئِہٖ فَاِنْ شَآؤُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَآؤُوْا عَفَوْا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِھٰذَا لَیْسَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ سَیِّدِہٖ قِصَاصٌ وَلٰکِنَّ السَّیِّدَ یُوْجَعُ ضَرْبًا وَّیُسْتَوْدَعُ السِّجْنَ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد جان بوجہکر اپنے غلام کو مار ڈالے تو اوسکو اوسکے ولیون کے حوالے کیا جاوے اگر چاہین تو قتل کرین اور اگر چاہین تو معاف کرین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہین لیتے کہ مالک اور اسکے غلام کے درمیان بدلا نہین ولیکن مالک کو مار سے تکلیف پہنچاوے اور قید خانے مین قید کیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا

باب مَنْ وُجِدَ فِیْ دَارِہٖ قَتِیْلٌ اگر کسی کے گہر مین مقتول پایا جاوے تو اوسکا کیا حکم ہے

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَطْرُقُ الرَّجُلَ فِیْ دَارِہٖ فَیُصْبِحُ مَیِّتًا فَیَدَّعِیْ صَاحِبُ الدَّارِ اَنَّہٗ قَاتَلَہٗ وَاَنَّہٗ کَابَرَہٗ فَلِذٰلِکَ قَتَلَہٗ قَالَ یُنْظَرُ فِی الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ کَانَ دَاعِرًا یُتَّھَمُ بِالسَّرِقَۃِ بَطَلَ دَمُہٗ وَکَانَتْ عَلَیْہِ الدِّیَۃُ وَاِنْ کَانَ لَا یُتَّھَمُ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ ذٰلِکَ وَلَا یُعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرًا قُتِلَ بِہٖ وَاِنِ ادَّعٰی صَاحِبُ الدَّارِ اَنَّہٗ وَجَدَہٗ عَلٰی بَطْنِ امْرَاَتِہٖ فَلِذٰلِکَ قَتَلَہٗ قَالَ یُنْظَرُ فَاِنْ کَانَ دَاعِرًا یُتَّھَمُ بِالزِّنَا بَطَلَ الْقِصَاصُ وَکَانَتْ عَلَیْہِ الدِّیَۃُ وَاِنْ کَانَ لَا یُتَّھَمُ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ ذٰلِکَ وَلَا یُعْلَمُ فِیْہِ اِلَّا خَیْرًا قُتِلَ ھٰذَا بِہٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِھٰذَا

كُلِّهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي السَّرِقَةِ وَاَمَّا الْفُجُوْرُ فَلَا اَحْفَظُ ذٰلِكَ عَنْهُ **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ رات کو کسی مرد کے گھر مین جاوے اور صبح کو مرا ہوا ہو اور گھر والا
دعوی کرے کہ وہ اس سے لڑا تھا اور اس سے زبردستی کی تھی اسوسطے اوس نے اوسکو قتل کیا ابراہیم نے
کہا کہ مقتول مین دیکھا جاوے پس اگر فاسق ہو کہ چوری کے ساتھ تہمت لگایا جاتا ہو تو اسکا خون
باطل ہوجاتا ہے اور سپہریت آئی ہے اور اگر کسی چیز کے ساتھ تہمت نہ لگایا جاتا ہو اور نہ معلوم
ہو اوس سے مگر بہتری تو اوسکے بدلے قتل کیا جاوے اور اگر گھر والا یہ دعوی کرے کہ اوس نے اوسکو اپنی
عورت کے پیٹ پر پایا اسوسطے اوسکو قتل کیا تو اوسکو دیکھا جاوے پس اگر فاسق ہو کہ زنا کی تہمت
لگایا جاتا ہے تو بدلا باطل ہوجاتا ہے اور سپہریت آئی ہے اور اگر اس سے کسی چیز کے ساتھ
متہم نہ ہو اور اس سے بہتری کے سوائے کچھ معلوم نہ ہو تو اوسکو اوسکے بدلے قتل کیا جاوے **امام محمد**
نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا چوری مین اور یہ گناہ سو اس سے معلوم
نہین

بَابُ اللِّعَانِ وَالْاِنْتِفَاءِ مِنَ الْوَلَدِ لعان اور بچہ سے انکار کرنیکا بیان

مُحَمَّدٌ
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِيْ رَجُلٍ اِنْتَفٰى مِنْ وَلَدِهٖ وَلَاعَنَ
فَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا فَقَذَفَهٗ اَبُوْهُ الَّذِيْ اِنْتَفٰى مِنْهُ اَوْ قَذَفَ اُمَّهٗ قَالَ اِنْ قَذَفَهٗ اَبُوْهُ
الَّذِيْ اِنْتَفٰى مِنْهُ اَوْ غَيْرُهٗ مِنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ اَوْ قَذَفَ اُمَّهٗ فَاِنَّهٗ يُجْلَدُ وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ
لَا يُجْلَدُ فِيْ قَذْفِ الْاُمِّ مَنْ قَذَفَهَا لِاَنَّ مَعَهَا وَلَدًا لَا نَسَبَ لَهٗ وَمَنْ قَذَفَ الْوَلَدَ
فِيْ نَفْسِهٖ خَاصَّةً فَقَالَ لَهٗ يَا ابْنَ الزَّانِيَةِ ضُرِبَ الْحَدَّ وَكَذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت
ہے ایک مرد کے حق مین کہ اپنے بچہ سے انکار کرے اور اپنی عورت سے لعان کرے اور انکو درمیان
جدا ای کیجاوے پھر اپنے بچے کو حرامکاری کی تہمت لگاوے جس سے کہ اوس نے انکار کیا تھا یا اوسکی
مان کو زنا کی تہمت دے تو ابراہیم نے کہا کہ اگر اوسکا باپ اوسکو تہمت لگاوے جس سے کہ اوس نے انکار
کیا تھا یا کوئی غیر اور لوگون مین سے یا اوسکی مان کو زنا کی تہمت لگاوے تو اوسکو کوڑے مارے جاوین
اور امام ابوحنیفہ نے کہا کہ اگر کوئی اسکی مان کو حرامکاری کی تہمت لگاوے تو اوسکو کوڑے نہ مارے
جاوین اسوسطے کہ اوسکے ساتھ بچہ ہے اور اسکی نسبت اپنے باپ سے ثابت نہین اور اگر کوئی خاصکر
اوس لڑکے کو زنا کی تہمت لگاوے اور اسکو کہے کہ اے زانیہ کے بیٹے تو اوسکو کوڑے مارے جاوین اور اسیطرح

کہا امام محمد نے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا قذف الرجل امراتہ وقد حد جلدتہ حدًا او قذفھا وقد جلدت حدًا فلا لعان بینھما ولا حد علیہ وقال من لا شھادۃ لہ فلا لعان لہ وھذا قول ابی حنیفۃ ومحمد ترجمہ حماد کو روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حرام کاری کی تہمت لگادے اور حد مین کوڑے مارا جاوے یا اسکو تہمت لگاوے اور حد ماری تو انکے درمیان لعان نہین اور نہ مرد پر حد ہے اور کہا کہ جسکی شہادت مقبول نہین اور اسکے لیے لعان بھی نہین اور یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم قال اذا قذف الرجل امراتہ ثم توفیت قبل ان یلاعنھا فانہ یرثھا ولا حد ولا لعان وکذلک اذا قذف الرجل غیر امراتہ فلا حد علیہ لانہ لا یدری لعل الذی قذفہ یصدقہ واذا قذف زوجھا ثم مات ورثتہ لانہ لم یکن لاعن وھذا کلہ قول ابی حنیفۃ ومحمد ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حرام کاری کی تہمت لگادی پھر لعان سے پہلے وہ عورت مرجاوے تو وہ مرد اوسکا وارث ہوگا اور نہ حد آتی ہے اور نہ لعان اور اسیطرح اگر کوئی کسی غیر عورت کو حرامکاری کی تہمت لگادے تو اسپر بھی حد نہین آتی اسواسطے کہ وہ نہین جانتا کہ شاید جسکو اوس نے قذف کی وہ اسکی تصدیق کرے اور اگر اسکا خاوند اوسکو زنا کی تہمت لگادے پھر مرجاوے تو وہ عورت اوسکی وارث ہوگی اسواسطے کہ اوس نے لعان نہین کیا تھا اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن مجالد بن سعید عن عامر الشعبی عن عمر بن الخطاب قال اذا اقر الرجل بولدہ طرفۃ عین فلیس لہ ان ینفیہ وھو قول ابی حنیفۃ ومحمد ترجمہ عامر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ جب کوئی مرد اپنے بیٹے کا لمحہ بھر اقرار کرے تو نہین جائز ہے اوسکو یہ انکار کرے اوس سے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن شریح قال اذا انتفی الرجل من ولدہ ثم ادعاہ فلہ ذلک ویلحقہ الولد قال محمد وھذا قول ابی حنیفۃ وقولنا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنے بچہ سے انکار کرے کہ میرا نہین پھر اوسکا دعوی کرے کہ میرا ہے تو اوسکو درست ہے اور اسکی نسب اوس سے ثابت ہوجاتی ہے اور وہ بچہ اوسکے ساتھ لگا یا جاوے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے ہمارا

اور ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یقر
بابنه ثم ینفیه قال یلاعنها ویلزم الولد امه فان کان قد طلقها ضرب حدا وان
کانت قد ماتت امه **قال محمد** وهذا کله قول ابی حنیفۃ وقولنا الا فی خصلة واحدة
اذا اقر بابنه ثم نفاه وهی امراته لاعنها ولزم الولد اباه اذا اقر به مرة لم یکن
له ان ینفیه کما قال عمر رض **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کی حق مین کہ اپنے بیٹے کا اقرار
کرے پھر انکار کرے کہا کہ وہ اس سے لعان کرے اور بچہ اپنی ماں کو ساتھ لگایا جاوے اور اگر وہ اسکو
طلاق دیچکا تھا تو اوسکو حد ماری جاوے اگرچہ اوسکی ماں مرگئی ہو امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول امام
ابوحنیفہ کا ہے اور قول ہمارا مگر ایک صورت مین کہ جب اپنے بیٹے کا اقرار کرے پھر انکار کرے اور وہ
اوسکی عورت ہو تو اوس سے لعان کرے اور بچہ باپ کے ساتھ لگایا جاوے کہ جب ایکبار اوسکا اقرار
کیے تو پھر اوسکو اوس سے انکار کرنا جائز نہین جیسے کہ حضرت عمر نے کہا **باب** من قذف قوما
جمیعا وحد الحر والعبد اگر کوئی مرد ساری قوم کو حرامکاری کی تہمت لگاوے تو اوسکا کیا
حکم ہے اور آزاد اور غلام کی حد کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن
ابراهیم قال اذا افتریت علی قوم فقلت یا زناة کان علیک حد واحد **قال محمد** و
بهذا قول ابی حنیفۃ وقولنا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو ساری قوم کو
زنا کی تہمت لگاوے اور تو کہے کہ اے زانیون تو تجھہ پر صرف ایک حد اویگی امام محمد نے کہا کہ یہی
ہے قول ہمارا اور ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراهیم
فی رجل قذف رجلا ثم قذف آخر قال لو قذف اهل الجمعة فقذفهم جمیعا
لم یکن علیه الا حد واحد **قال محمد** وهذا کله قول ابی حنیفۃ وقولنا لیس
علیه الا حد واحد حتی یکمل الحد فان قذف انسانا بعد کمال الحد ضرب حدا
مستقبلا الا انه یحبس حتی یبرأ عن الاول ثم یضرب الآخر قال یفرق الحد فی
اعضائه اذا جلد **قال محمد** وهذا قول ابی حنیفۃ وقولنا فی الحدود کلها
الا انا لا نضرب الراس والوجه والفرج واما فی التعزیر فانه لا یفرق فی الاعضاء
کما یفرق فی الحدود ولکنه یضرب فی مکان واحد وهو اشد الضرب ولا یجرد فی

حَدٍّ وَلَا تَعْزِيْرٍ وَلَا غَيْرِ ذٰلِكَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد ایک مرد کو زنا کے تہمت لگاوے پہر دوسرے کو تہمت لگاوے اگر سب جمعہ والون کو تہمت لگاوے تو نہین ہے اوسپر مگر ایک حد امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول ہمارا ہے اور قول ابوحنیفہ کا کہ نہین ہے اوسپر مگر ایک حد یہانتک کہ حد پوری ہو سو اگر حد پوری ہونے کے بعد کسی کو تہمت لگاوے تو پہر اسکے حد مارا جاوے لیکن اسکو قید رکہا جاوے یہانتک کہ پہلی حد سے تندرست ہو پہر دوسری حد ماری جاوے اور کہا کہ حد اوسکی اعضا مین متفرق کیجاوے امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا اور قول ہمارا سب جلدون مین مگر سر اور منہ اور ستر کو نہین مارتے اور تعزیر مین اعضا مین تفریق نہ کیجاوے جیسے کہ حد مین کیجاتی ہے لیکن ایک جگہہ مین ماریجاوے اور وہ سخت مار ہو اور ننگا نہ کیا جاوے نہ حد مین اور نہ تعزیر مین اور اسکے غیر مین محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَلزَّانِيْ يُجْلَدُ وَقَدْ وُضِعَتْ عَنْهُ ثِيَابُهُ ضَرْبًا مُبَرِّحًا وَالْقَاذِفُ يُضْرَبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ وَشَارِبُ الْخَمْرِ يُضْرَبُ مِثْلَ مَا يُضْرَبُ الْقَاذِفُ وَضَرْبُهُمَا دُوْنَ ضَرْبِ الزَّانِيْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَكَانَ يُجَرَّدُ الشَّارِبُ كَمَا يُجَرَّدُ الزَّانِيْ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ زنا کرنیوالی کو کوڑے مارے جاوین ایسی مار کہ ہلاک کرنیوالی ہو اور اسکے کپڑے اس سے اتارے جاوین اور تہمت لگانیوالے کو حد ماری جاوے اسحال مین کہ اوسکے کپڑے اوسپر ہون اور شراب پینیوالے کو بہی قاذف کی طرح حد ماری جاوے اور انکی مار زانی کی مار سے کم ہے امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے مگر ایک حکم مین کہ شارب الخمر کو بہی زانی کیطرح ننگا کیا جاوے محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَذَفَ الْعَبْدُ اَوِ الْاَمَةُ الْحُرَّ فَعَلَيْهِمَا نِصْفُ حَدِّ الْحُرِّ اَرْبَعِيْنَ اَرْبَعِيْنَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی غلام یا لونڈی کسی آزاد کو حرامکاری کی تہمت لگاوے تو انکی حد آزاد کی حد سے آدہی ہے چالیس چالیس کوڑے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے ہمارا اور امام ابوحنیفہ کا محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْاَمَةِ يُعْتَقُ ثُلُثُهَا اَوْ ثُلُثَاهَا ثُمَّ اُسْتُسْعِيَتْ فِيْمَا بَقِيَ فَقَذَفَهَا رَجُلٌ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مَا كَانَتْ تَسْعٰى قَالَ

مُحَمَّدٌ هٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ لَا یَرٰی عَلٰی مَنْ قَذَفَهَا حَدًّا اِلَّا اَنَّهَا عِنْدَهٗ بِمَنْزِلَةِ الْاَمَةِ مَا دَامَتْ تَسْعٰی وَاَمَّا فِیْ قَوْلِنَا فَهِیَ حُرَّةٌ اِذَا عَتَقَ بَعْضُهَا عُتِقَ كُلُّهَا وَعَلٰی قَاذِفِهَا الْحَدُّ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس لونڈی کے حق مین کہ اوسکی ایک تہائی یا دو تہائی آزاد کیجاوے پہر سعی کروائے اوسپر جو باقی ہو پہر کوئی مرد اوسکو حرامکاری کی تہمت لگاوے تو ابراہیم نے کہا کہ اوسپر کچھ چیز نہین ہے جبتک کہ سعی کرتے رہے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کہ جو اوسکو تہمت لگاوے اوسپر حد نہین اسواسطے کہ وہ اوسکے نزدیک بجائے لونڈی کے ہے جبتک کہ وہ محنت کرتے رہے اور لیکن ہمارے قول مین سو وہ آزاد ہے کہ جب اوسکا بعض آزاد ہوجاوے تو سب آزاد ہوجاتی ہے اور اوسکے قاذف پر حد آتی ہے **ف** زانی کی حد اگر کنوارا ہو تو سو کوڑے ہین اور اگر بیاہا ہو تو سنگسار کیا جاوے اور زنا کی تہمت لگانیوالے کی حد اور شراب پینیوالے کی حد اسّی کوڑے ہین معنے سعی کروانے کے یہ ہین کہ غلام یا لونڈی کو تکلیف دیجاوے ساتھ کمائی مال کے اور حاصل کرنے قیمت کے واسطے شریک کے

بَابُ التَّعْزِیْرِ

تعزیر کا بیان **ف** حد اوسکو کہتے ہین کہ شارع کیطرف سے مقرر ہو اور تعزیر اوسکو کہ شارع کیطرف سے مقرر نہو امام جہان جیسے مناسب دیکہے تعزیر لگاوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَیْثَمُ بْنُ اَبِی الْهَیْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِیِّ قَالَ لَا یُبْلَغُ بِالتَّعْزِیْرِ اَرْبَعُوْنَ جَلْدَةً **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَوْلُنَا **ترجمہ** شعبی نے کہا کہ تعزیر مین چالیس کوڑون کو نہ پہونچے امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور قول ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْوَلِیْدُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَ حَدًّا فِیْ غَیْرِ حَدٍّ فَهُوَ مِنَ الْمُعْتَدِیْنَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** فَاَدْنَی الْحَدِّ وَذَا اَرْبَعُوْنَ فَلَا یُبْلَغُ بِالتَّعْزِیْرِ اَرْبَعُوْنَ جَلْدَةً **ترجمہ** ضحاک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی پہونچے حد کو غیر حد مین تو وہ حد سے بڑہ جانیوالون مین سے ہے امام محمد نے کہا کہ ادنے درجہ حد کا چالیس کوڑے ہین سو نہ پہونچی ساتھ تعزیر کے چالیس کوڑون کو

بَابُ الْحُدُوْدِ اِذَا اجْتَمَعَتْ فِیْهَا الْقَتْلُ

جب کئی حدین جمع ہوجاوین تو قتل کیا جاوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِجْتَمَعَتْ

عَلَی الرَّجُلِ الْحُدُوْدُ فِیْهَا الْقَتْلُ دُرِئَتِ الْحُدُوْدُ وَاُخِذَ بِالْقَتْلِ وَاِذَا اجْتَمَعَتِ الْحُدُوْدُ وَقَدْ قَتَلَ قُتِلَ وَدُفِعَ مَا سِوٰی ذٰلِكَ لِاَنَّ الْقَتْلَ قَدْ اَحَاطَ بِذٰلِكَ کُلِّهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا کُلُّهٗ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَوْلُنَا اِلَّا حَدَّ الْقَذْفِ فَاِنَّهٗ مِنْ حُقُوْقِ النَّاسِ یُضْرَبُ حَدَّ الْقَذْفِ ثُمَّ یُقْتَلُ وَاِنَّمَا الَّذِیْ یَدْرَأُ عَنْهُ الْحُدُوْدُ الَّتِیْ لِلّٰهِ تَعَالٰی **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب ایک مرد پر کئی حدیں جمع ہو جاویں جن میں کہ قتل ہو تو قتل کر لیا جاوے اور باقی سب حدوں کو ساقط کیا جاوے اور جب کئی حدیں جمع ہو جاویں اور ان میں قتل ہو تو قتل کیا جاوے اور اسکے سوا سب حدیں دفع کی جاویں اسواسطے کہ قتل سب کو گھیر لیتی ہے امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور قول ہمارا مگر حد قذف میں کہ وہ آدمیوں کے حقوق میں سے ہے سو پہلے اسکو قذف کی حد ماری جاوے پھر قتل کیا جاوے اور ساقط تو صرف خدا پاک کی حدیں ہوتی ہیں

بَابُ مَنْ غَصَبَ امْرَاَةً نَفْسَهَا

اگر کوئی زبردستی کسی عورت سے زنا کرے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ مَنْ کَانَ مِنَ النَّاسِ حُرًّا اَوْ مَمْلُوْکًا غَصَبَ امْرَاَةً نَفْسَهَا فَعَلَیْهِ الْحَدُّ وَلَا صَدَاقَ عَلَیْهِ قَالَ وَاِذَا وَجَبَ الصَّدَاقُ دُرِئَ الْحَدُّ وَاِذَا ضُرِبَ الْحَدُّ بَطَلَ الصَّدَاقُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا کُلُّهٗ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَوْلُنَا **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد آزاد یا غلام کسی عورت سے جبراً زنا کرے تو اوسپر حد آتی ہے اور مہر نہیں اور جب مہر واجب ہو تو حد ساقط ہو جاتی ہے اور جب حد ماری جاوے تو مہر باطل ہو جاتا ہے امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور قول ہمارا

بَابُ الشُّهُوْدِ عَلَی الْمَرْاَةِ بِالزِّنَا اَحَدُهُمْ زَوْجُهَا

اگر کئی گواہ عورت کے زنا کی گواہی دیں جن میں کہ اوسکا خاوند بھی ہو تو اونکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا شَهِدَ اَرْبَعَةٌ بِالزِّنَا اَحَدُهُمْ زَوْجُهَا اُقِیْمَ عَلَیْهَا الْحَدُّ وَاِذَا شَهِدُوْا وَاَحَدُهُمْ زَوْجُهَا رُجِمَتْ اِنْ کَانَ زَوْجُهَا دَخَلَ بِهَا جَازَتْ شَهَادَتُهُمْ اِذَا کَانُوْا عُدُوْلًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَوْلُنَا فَاِنْ کَانَ الزَّوْجُ دَخَلَ بِهَا رُجِمَتْ وَاِنْ کَانَ لَمْ یَدْخُلْ بِهَا ضُرِبَتِ الْحَدَّ مِائَةَ جَلْدَةٍ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر چار مرد عورت کے زنا کی گواہی دیں کہ اون میں سے

ایک اوسکا خاوند ہو تو اوسپر حد قائم کیجاوے اور جب گواہی دیوین اور ایک اسکا خاوند ہو تو اوسکو سنگسار کیا جاوے اگر خاوند نے اوس سے صحبت کی ہو انکی گواہی جائز ہے جبکہ معتبر ہون امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور ابو حنیفہ کا کہ اگر خاوند نے اوس سے صحبت کی ہو تو اس عورت کو سنگسار کیا جاوے اور اگر اس سے صحبت نکی ہو تو اسکو سو کوڑے مارے جاوین

باب البکر یجلد بالبکر

اگر کوار اکواری سے زنا کرے تو اوسکی کیا حد ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن ابن مسعود قال فی البکر یفجر بالبکر انھما یجلدان وینفیان سنۃ وقال علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نفیھما من الفتنۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن مسعودؓ نے کہا کہ اگر کوار اکواری سے زنا کرے تو دونو کو کوڑے مارے جاوین اور ایک سال وطن سے نکالے جاوین اور حضرت علی نے کہا کہ وطن سے نکالنا فتنہ ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال کفی بالنفی فتنۃ **قال محمد** فقلت لابی حنیفۃ ما یعنی ابراھیم بقولہ کفی بالنفی فتنۃ ای لا ینفی قال نعم **قال محمد** وھذا قول ابی حنیفۃ وقولنا ناخذ بقول علی بن ابی طالب رض **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ وطن سے نکالنا کافی ہے از روئی فتنہ کی یعنے اسمین بڑا فتنہ ہے امام محمد نے کہا کہ مین نے امام ابو حنیفہ سے کہا کہ ابراہیم اس قول سے کیا مراد ہے کیا وطن سے نہ نکالا جاوے اوس نے کہا ہان امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور ابو حنیفہ کا کہ ہم علی کے قول کو لیتے ہین

باب حد اللوطی مرد سے زنا کرنے والے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم قال اللوطی بمنزلۃ الزانی **قال محمد** وھذا قولنا ان کان محصنا رجم وان کان غیر محصن ضرب الحد مائۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ لوطی بجائے زنا کرنیوالے کے ہے امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا کہ اگر بیاہا ہوا ہو تو سنگسار کیا جاوے اور اگر بیاہا ہوا نہ ہو تو سو کوڑے حد مارا جاوے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد قال من قذف باللوطیۃ جلد الحد **قال محمد** وھو قولنا اذا بین فلم یکن فاما اذا قال یا لوطی فھذہ لھا مصادر غیر القذف فلا نحدہ حتی یبین **ترجمہ** ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ حماد نے کہا کہ جو کوئی کسی کو مرد سے زنا کرنے کی تہمت

لگادیوے اوسکو حد ماری جاوے امام محمدؒ نے کہا کہ یہی ہو قول ہمارا جبکہ کھول کرکے کنایت نہ کرے اور اگر وطی کی تہمت لگادی تو یہ لوطیہ کی مصدر ہے سوائے قذف کے سو ہم اوسکو حد نہ مارینگے یہانتک کہ کھولکر کہے

باب حَدِّ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ اگر لونڈی زنا کرے تو اوسکی حد کیا ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ مُغَفَّلَ بْنَ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيَّ اَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍؓ بِاَمَةٍ لَهٗ زَنَتْ قَالَ اَجْلِدْهَا خَمْسِيْنَ جَلْدَةً فَقَالَ اِنَّهَا لَمْ تُحْصَنْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِسْلَامُهَا اِحْصَانُهَا قَالَ فَاِنَّ عَبْدًا لِّيْ سَرَقَ مِنْ عَبْدٍ لِّيْ اٰخَرَ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ مَالُكَ بَعْضُهٗ فِيْ بَعْضٍ قَالَ اِنِّيْ حَلَفْتُ اَنْ لَّا اَنَامَ عَلٰى فِرَاشٍ اَبَدًا اُرِيْدُ الْعِبَادَةَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍؓ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ لَوْلَا هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَمْ اَسْئَلْكَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ وَّكَانَ مُوْسِرًا وَّاَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ اَلْحَدُّ لَا يُقِيْمُهٗ اِلَّا السُّلْطَانُ فَاِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ اَوِ الْعَبْدُ كَانَ السُّلْطَانُ هُوَ الَّذِيْ يَجْلِدُهٗ دُوْنَ الْمَوْلٰى

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ مغفل بن مقرن اپنی ایک لونڈی عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس لایا جس نے کہ زنا کیا تھا عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ اسکو پچاس کوڑے مار اوس نے کہا کہ یہ بیاہی ہوئی نہین عبداللہ نے کہا کہ اوسکا اسلام لانا بجائے بیاہ کے ہے مغفل نے کہا کہ اگر میرا ایک غلام میرے دوسرے غلام سے کچھ چرا وے تو اس کا کیا حکم ہے عبداللہ نے کہا کہ اوسپر ہاتھ کاٹنا نہین آتا سب تیرا مال ہے بعض اسکا بعض مین یعنے خواہ اوس کے پاس ہے اور اسکے سب تیرا مال ہے مغفل نے کہا کہ مین نے قسم کہائی ہے کہ بچھونے پر کبھی نہ سوؤنگا مراد اس سے عبادت کرنا ہے ابن مسعودؓ نے یہ آیت پڑہی اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ حرام کرو ستھری چیزین جو کہ حلال کین اللہ پاک نے واسطے تمہارے اور نہ زیادتی کرو کہ مقرر خدا انہین درست رکھتا زیادتی کرنے والون کو سو اوس مرد نے کہا کہ اگر یہ آیت نہ ہوتی تو مین تجھ سے نہ پوچھتا سو حکم کیا اوسکو آزاد کرنے بردے کا اور تھا وہ مالدار اور یہ کہ سووے بچھونے پر امام محمدؒ نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہؒ کا ہے اور قول ہمارا مگر ایک صورت مین کہ نہ قائم کرے کوئی حد کو مگر بادشاہ سو اگر غلام یا لونڈی زنا کرے تو فقط بادشاہ ہی اوسکو حد مارے مالک نہ مارے

باب مَنْ اَتٰی اَمْرًا بِشُبْهَةٍ اگر کوئی شبہ سے کسی کے ساتھ زنا کرے تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ جَارِیَةِ اِمْرَاَتِهٖ فَقَالَ مَا اُبَالِیْ اِیَّاهَا اَتَیْتُ اَوْجَارِیَةَ عَوْسَجَةٍ قَالَ وَعَوْسَجَةٌ مَنْکَبٌ حِیْنَئِذٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَوْلُنَا جَارِیَةُ اِمْرَاَتِهٖ وَغَیْرُهَا سَوَاءٌ اِلَّا اَنَّهٗ اِذَا اَتَاهَا عَلٰی وَجْهِ الشُّبْهَةِ دَرَأْنَا عَنْهُ الْحَدَّ وَکَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ کسینے علقمہ سے اپنی عورت کی لونڈی کا حکم پوچھا کہ اوس سے صحبت کرنی درست ہے یا نہیں اوس نے کہا کہ مین نہین پرواہ کرتا اوسکی کہ اپنی عورت کی لونڈی سے صحبت کرون یا لونڈی عوسجہ سے کہا اور عوسجہ منکب حبیب ہے امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا اور قول ہمارا کہ اپنی عورت کی لونڈی اور غیر کی برابر ہے لیکن اگر شبہ کر ساتھ اس سے صحبت کری تو ہم اوس سے حد ساقط کردینگے اور اسیطرح پہونچی ہمکو روایت حضرت علی اور ابن مسعود سے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنِ الْمُغِیْرَةِ الضَّبِّیِّ عَنِ الْهَیْثَمِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ حُرْقُوْصٍ ...... عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ اِمْرَاَةً اَتَتْ عَلِیًّا فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجِیْ وَقَعَ عَلٰی اَمَتِیْ فَقَالَ صَدَقَتْ هِیَ وَمَالُهَا لِیْ قَالَ اِذْهَبْ فَلَا تَعُدْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** یُدْرَأُ عَنْهُ الْحَدُّ لِاَنَّهَا شُبْهَةٌ **ترجمہ** حرقوص سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ پاس ایک عورت آئی سو اوس نے کہا کہ میرے خاوند نے میری لونڈی سے صحبت کی اوسکے خاوند نے کہا کہ اوس نے سچ کہا وہ اور اسکا مال سب میرا ہے حضرت علی نے کہا کہ جا اور پھر ایسا نہ کرنا امام محمد نے کہا کہ ساقط کیجاوے اوس سے حد سو اسلئے کہ وہ شبہ ہے **باب** دَرْءِ الْحُدُوْدِ حدونکو دفع کرنے کا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ اَنَّهٗ قَالَ اِدْرَؤُا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ یُّخْطِیَٔ فِی الْعَفْوِ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یُّخْطِیَٔ فِی الْعُقُوْبَةِ فَاِذَا وَجَدْتُمْ لِلْمُسْلِمِ مَخْرَجًا فَادْرَؤُا عَنْهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَوْلُنَا **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ دفع کرو حدونکو مسلمانون سے جب تک کہ تم سے ہوسکے پس امام کا خطا کرنا اوسکے معاف کرنے مین بہتر ہے خطا کرنے اوسکے سے سزا دینے مین سو اگر پاؤ تم واسطے مسلمانون کے جگہہ خلاصی کی تو دفع کرو اوس سے حد کو امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول

ہمارا اور قول ابو حنیفہ کا **ف** یہ خطاب حاکموں کو ہے کہ جب تک ہو سکے حدوں کو دفع کریں یعنی مسلمانوں کو ایسے ساتھہ تلقین کرنے عذر کی کہ دیوانہ ہو گیا ہے تو یا شراب پی ہے تو نے یا بوسہ لیا ہے تو نے یا ہاتھہ لگایا ہے تو نے جیسی کہ واقع ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ماعز وغیرہ کے **محمدؒ قال** اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا قال الرجل لامرأتہ انہ اذا تزوجھا لم اجدھا عذراء فلا حد علیہ **قال** محمد وھذا قول ابی حنیفۃ وھو قولنا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے اور کہے کہ مینے اوسکو کواری نہین پایا تو اوسپر حد نہین امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا اور قول ہمارا **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال واذا قال الرجل للرجل الست لفلانۃ فلیس بشئ **قال** محمد وھذا قول ابی حنیفۃ وقولنا لانہ لم ینفہ من ابیہ انما قال لم تلدہ امہ وانما النفی الذی یحد فیہ الذی یقول لست لابیک **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد کسی مرد سے کہے کہ تو فلانے عورت کا بیٹا نہین تو اوسپر حد نہین امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا اور قول ہمارا کہ اوسپر کچہہ حد نہین ہے اس سطر کہ اوس نے اپنے باپ سے اوسکی نفی نہین کی صرف اوس نے یہ کہا کہ اوسکی ماں نے اوسکو نہین جنا اور جس انکار مین حد ماری جاتی ہے وہ یہ ہے کہ کہے کہ تو اپنے باپ کا نہین **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن الھیثم بن ابی الھیثم رجل یحدثہ عن عمر بن الخطابؓ انہ اتی برجل وقع علی بھیمۃ فدرأ عنہ الحد وامر بالبھیمۃ فاحرقت **ترجمہ** ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک مرد لایا گیا جس نے کہ چارپای سے زنا کیا تہا سو اوس نے اوس سے حد ساقط کر دی اور حکم کیا ساتہہ چارپایہ کے پس جلایا گیا **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن عاصم بن ابی النجود عن ابی رزین عن ابن عباسؓ قال من اتی بھیمۃ فلا حد علیہ **قال** محمد وھذا قول ابی حنیفۃؒ وقولنا وقال ابو حنیفۃ ومحمد اذا کانت البھیمۃ لہ ذبحت واحرقت ولم تحرق بغیر ذبح فانھا مثلۃ **ترجمہ** ابی رزین سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ جو چارپایہ سے زنا کرے اوسپر حد نہین امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور ابو حنیفہ کا اور اگر وہ چارپ

اوسکا اپنا ہو تو ذبح کرکے جلایا جاوے بدون ذبح کے نہ جلایا جاوے کہ وہ مثلہ ہے جو منع ہے **باب**
حَدِّ السَّکْرَانِ نشے والے کی حد کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْکَرِیْمِ بْنُ اَبِی الْمُخَارِقِ یَرْفَعُ الْحَدِیْثَ اِلَی النَّبِیِّ صلعم اَنَّهٗ اُتِیَ بِسَکْرَانَ فَاَمَرَهُمْ اَنْ یَضْرِبُوْهُ بِنِعَالِهِمْ
وَهُمْ یَوْمَئِذٍ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا تَضْرِبُ کُلُّ اَحَدٍ بِنَعْلَیْهِ فَلَمَّا وَلِیَ اَبُوْبَکْرٍ اُتِیَ بِسَکْرَانَ فَاَمَرَهُمْ فَضَرَبُوْهُ بِنِعَالِهِمْ
فَلَمَّا وَلِیَ عُمَرُ وَاسْتَخْرَجَ النَّاسَ ضَرَبَ بِالسَّوْطِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ نَرَی الْحَدَّ عَلَی السَّکْرَانِ مِنْ نَبِیْذٍ کَانَ اَوْ
غَیْرِهٖ ثَمَانِیْنَ جَلْدَةً بِالسَّوْطِ یُحْبَسُ حَتّٰی یَصْحُوْا وَیَذْهَبَ عَنْهُ السُّکْرُ ثُمَّ یُضْرَبُ
الْحَدَّ وَیُفَرَّقُ عَلَی الْاَعْضَاءِ وَیُجَرَّدُ اِلَّا اَنَّهٗ لَا یُضْرَبُ الْفَرْجُ وَلَا الْوَجْهُ وَلَا الرَّاْسُ
وَضَرْبُهٗ اَشَدُّ مِنْ ضَرْبِ الْقَاذِفِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** عبدالکریم سے روایت ہے
کہ حضرت کے پاس ایک نشے والا لایا گیا سو حکم کیا انکو یہ کہ ماریں اسکو اپنے جوتوں سے اور وہ اسدن
چالیس آدمی تھے سو ہر ایک نے اوسکو اپنے دونوں جوتوں سے مارا سو جب حضرت ابوبکر صدیق رضی
اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو اونکے پاس ایک نشے والا لایا گیا سو حکم کیا انکو ابوبکرؓ نے سو اونھوں نے
اسکو اپنے جوتوں سے مارا اور جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے اور لوگوں کو نکالا تو کوڑے سے مارا امام
محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ نشے والے کو اسی کوڑے مارے جاویں برابر ہے کہ کھجور کے
نچوڑ سے نشہ ہوا یا اوسکے غیر سے اور قید رکھا جاوے یہانتک کہ ہوش میں آوے اور اس سے
نشہ دور ہو جاوے پھر حد مارا جاوے اور اور حد اوسکے اعضا پر متفرق کی جاوے اور ننگا
کیا جاوے مگر ستر اور منہ اور سر کو نہ مارا جاوے اور اسکی مار سخت تر ہے قاذف کی مار سے اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ
لَوْ اَنَّ رَجُلًا شَرِبَ حَسْوَةً مِنْ خَمْرٍ ضُرِبَ قَالَ وَاَخَافُ اَنْ یَکُوْنَ السُّکْرُ مِثْلَ ذٰلِكَ
قَالَ مُحَمَّدٌ یُضْرَبُ الْحَدَّ فِی الْحَسْوَةِ مِنَ الْخَمْرِ فَاَمَّا مِنَ السُّکْرِ فَلَا یُحَدُّ حَتّٰی یَسْکَرَ
وَلٰکِنَّهٗ یُعَزَّرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی
مرد شراب کا بقدر ایک بار کے پیوے تو حد مارا جاوے اور میں ڈرتا ہوں کہ سکر یعنے شربت
خرما کا جبکہ گاڑھا ہو جاوے اور کف بھی لاوے اسیکی مانند ہوا امام محمد نے کہا کہ حد مارا جاوے
شراب کی حسوہ میں لیکن سکر سے حد نہ مارا جاوے یہانتک کہ نشہ لاوے ولیکن کہ وہ تعزیر دیا جاوے

اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **ف** رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کے زمانے مین شراب
پینے والے کی حد چالیس کوڑے تھے اور حضرت عمرؓ کی ابتداء خلافت مین بھی یہی دستور تھا پھر حضرت عمرؓ
نے اسی کوڑے مارے اور اسپر سب اصحابؓ کا اجماع ہوا پس اب کسیکو اوسکی مخالفت کرنی جائز نہین ہے

باب حدّ من قطع الطریق او سرق جو کوئی راہ زنی کرے یا چوری کرے اوسکی حد کا بیان

محمد قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا القاسم بن عبد الرحمن عن ابیه عن
عبد الله بن مسعودؓ قال لا تقطع ید السارق فی اقل من عشرة دراهم **قال محمد**
وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** عبد الرحمن سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ
نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ کم مین دس درہم سے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہؒ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم قال لا تقطع ید
السارق فی اقل من ثمن الجحفة وکان ثمنها عشرة دراهم وقال قال ابراهیم ایضا لا
یقطع السارق فی اقل من ثمن المجن وکان ثمنه یومئذ عشرة دراهم ولا یقطع فی
اقل من ذلک **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ کم مین ڈھال کے
مول سے اور اسکا مول اسوقت دس درہم تھے اور اس سے کم مین نہ کاٹا جاوے **ف** امام شافعی اور
امام مالک کے نزدیک جب تین درہم چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے
اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درہم کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جاوے اس سے کم مین نہین
محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن الهیثم بن ابی الهیثم عن الشعبی یرفعه
الی النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لا یقطع السارق فی ثمر ولا فی کثر **قال**
محمد وبه ناخذ والثمر ما کان فی رؤس النخل والشجر لم یحرز فی البیوت فلا قطع
علی من سرقه والکثر الجمار جمار النخل فلا قطع علی من سرقه وهو قول ابی حنیفة
ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ بیچ چرانے
میوے کے کہ درخت پر ہو اور نہ بیچ چرانے گابھے سفید کھجور کے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہین اور ثمر وہ میوہ ہے کہ کھجور اور درخت کے سر پر ہو گھرون مین نہ گھیرا گیا ہو پس نہین آتا ہاتھ
کاٹنا اوسپر کہ اوسکو چراوے اور کثر کہتے ہین کھجور کے گابھے کو اگر کوئی اسکو چراوے تو نہیں

ہاتہ کاٹنا نہین آتا **ف** امام اعظم کا یہی مذہب ہے کہ کسی میوے تر و تازے کے چرانے مین ہاتہ کاٹنا نہین آتا برابر ہے کہ محرز ہو یا غیر محرز اور اسیطرح میوہ خشک کہ درخت پر ہو اور زراعت کہ کاٹکر خرمن مین جمع نہ کیا ہو اور امام شافعی اور مالک کے نزدیک ان سب چیزون مین ہاتہ کاٹنا آتا ہے اگر ہولے محرز اور جو چیزین حقیر ہین مانند لکڑی گہانس نرسل مچہلی وغیرہ کی انمین بہی امام اعظم کے نزدیک ہاتھ کاٹنا نہین آتا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِذَا سَرَقَ الرَّجُلُ قُطِعَتْ يَدُهُ الْيُمْنٰى فَاِنْ عَادَ قُطِعَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَادَ ضُمِّنَ السِّجْنَ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا اِنِّيْ لَاَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ اَنْ اَدَعَهُ لَيْسَتْ لَهُ يَدٌ يَاْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِيْ بِهَا وَرِجْلٌ يَمْشِيْ عَلَيْهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاْخُذُ وَلَا يُقْطَعُ مِنَ السَّارِقِ اِلَّا يَدُهُ الْيُمْنٰى وَرِجْلُهُ الْيُسْرٰى لَا يُزَادُ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا اِذَا كَثُرَ السَّرِقَةُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ وَلٰكِنَّهُ يُعَزَّرُ وَيُحْبَسُ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ عمرو بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب کوئی مرد چوری کرے تو اسکا داہنا ہاتہ کاٹا جاوے پہر اگر چوری کرے تو اسکا بایان پاؤن کاٹا جاوے پہر اگر چوری کرے تو قید خانے مین قید کیا جاوے یہانتک کہ بہتر بات کہے سو مین خدا سے شرم کرتا ہون کہ اوسکو چہوڑون اسحال مین کہ نہ اوسکا ہاتہ ہو جس سے وہ کہاوے اور استنجا کرے اور پاؤن کہ اس سے چلے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ نہ کاٹا جاوے چور کا مگر داہنا ہاتہ اور بایان پاؤن اس سے زیادہ کچہ نہ کاٹا جاوے جبکہ بہت بار چوری کرے ولیکن اسکو تعزیر دیجاوے یہانتک کہ بہتر بات کہے یعنے توبہ کرے اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا **ف** پہلے داہنا ہاتہ کاٹنا پہر بایان پاؤن کاٹنا تو سب کے نزدیک ہے اور تیسری اور چوتھی بار مین بایان ہاتھ اور داہنا پاؤن کاٹنے مین اختلاف ہے امام شافعی کے نزدیک درست ہے اور امام اعظم کے نزدیک تیسری اور چوتھی بار مین کاٹنا درست نہین بلکہ قید کیا جاوے یہانتک کہ توبہ کرے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُقْطَعُ السَّارِقُ وَيُضَمَّنُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا اِذَا قُطِعَ السَّارِقُ بَطَلَ عَنْهُ ضَمَانُ السَّرِقَةِ اِلَّا اَنْ تُوْجَدَ السَّرِقَةُ بِعَيْنِهَا فَتُرَدُّ عَلٰى صَاحِبِهَا وَهُوَ قَوْلُ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ وَاَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چور کا ہاتہ کاٹا جاوے

اور مال کا بدلا دیوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم نہین لیتے جب چور کا ہاتھ کاٹا جاوے تو چوری کا بدلا باطل ہوجاتا ہے مگر یہ کہ اگر چوری کا مال بعینہ پایا جاوے تو اوسکے مالک کو پھیر دیا جاوے اور یہی قول ہے شعبی اور ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ كَبْشَةَ قَالَ اُتِيَ اَبُو الدَّرْدَاءِ بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ قَدْ سَرَقَتْ وَهُوَ عَلٰى دِمَشْقَ فَقَالَ يَا سَلَامَةُ اَسَرَقْتِ قُوْلِيْ لَا فَقَالَتْ لَا فَقَالُوْا اَتُلَقِّنُهَا يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اَتَيْتُمُوْنِيْ بِامْرَاَةٍ لَا تَدْرِيْ مَا يُرَادُ بِهَا لِتَعْتَرِفَ فَاَقْطَعَهَا ترجمہ یزید بن کبشہ سے روایت ہے کہ ابودرداء کے پاس ایک سیاہ لونڈی لائی گئی کہ اوس نے چوری کی تھی اور وہ دمشق پر حاکم تھے سو ابودرداء نے کہا کہ کیا تو نے چوری کی ہے تو کہہ نہین اوس نے کہا نہین سو لوگون نے کہا کہ کیا تو اوسکو سکھاتا ہے اے ابادرداء اوس نے کہا کہ تم میرے پاس ایک عورت لائے ہو جو نہین جانتے کہ اوس سے کیا مراد ہے تاکہ اقرار کرے اور مین اسکا ہاتھ کاٹون مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اُتِيَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ بِسَارِقٍ فَقَالَ اَسَرَقْتَ قُلْ لَا فَقَالَ لَا فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَمَّا نَحْنُ فَنَقُوْلُ لَا يَنْبَغِيْ لِلْحَاكِمِ اَنْ يَقُوْلَ لَهٗ اَسَرَقْتَ وَلٰكِنْ يَسْكُتُ عَنْهُ حَتّٰى يُقِرَّ اَوْ يَدَعَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاِنَّمَا اَرَاهُمَا قَالَا لِلسَّارِقَيْنِ قُوْلَا لَا لِقَوْلِهِمَا اَسَرَقْتُمَا مَخَافَةَ اَنْ يُجِيْبَاهُمَا بِنَعَمْ بِمَسْاَلَتِهِمَا اِيَّاهُمَا وَلَمْ يَفْعَلَا وَكَذٰلِكَ قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ فِي الشَّاهِدِ يَشْهَدُ عِنْدَ الْحَاكِمِ لَا يَنْبَغِيْ لِلْحَاكِمِ اَنْ يَقُوْلَ لَهٗ اَتَشْهَدُ بِكَذَا وَكَذَا مَخَافَةَ اَنْ يَقُوْلَ نَعَمْ وَلٰكِنْ يَدَعُهُ حَتّٰى يَاْتِيَ بِمَا عِنْدَهٗ مِنَ الشَّهَادَةِ فَاِنْ كَانَتْ شَهَادَةً قَاطِعَةً اَنْفَذَهَا وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ قَاطِعَةٍ رَدَّهَا وَكَذٰلِكَ الْحُدُوْدُ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابومسعود پاس ایک چور لایا گیا اوس نے کہا کیا تو نے چوری کی کہہ نہین اوس نے کہا نہین سو اوس نے اسکو چھوڑ دیا امام محمدؒ نے کہا کہ ہم تو یہ کہتے ہین کہ نہین لائق ہے حاکم کو یہ کہ اوسکو کہے کہ کیا تو نے چوری کی ولیکن اس سے چپ رہے یہانتک کہ اقرار کرے یا انکار اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا امام محمدؒ نے کہا کہ ہماری راے

یہ ہے کہ ابو درداء اور ابو مسعود نے چور۔۔ انکو کہا کہ کہو نہین جب کہ اوسنے کہا کہ کیا تم نے چوری کی ہے تو
اس ڈر سے کہا کہ شاید وہ انکے سوال کے جواب مین ہان کہہ بیٹھین اور چوری نہ کی ہو اور اسیطرح کہا
ہے ابو حنیفہؒ نے گواہ کے حق مین کہ حاکم کے نزدیک گواہی دیوے کہ حاکم کو لائق نہین کہ اوسکو کہے کہ
کیا تو گواہی دیتا ہے اسطرح اسطرح اس ڈر سے کہ ہان کہہ بیٹھے ولیکن اوسکو چھوڑ دیوے یہانتک
کہ جو اوسکے پاس گواہی ہو بیان کرے سو اگر گواہی قاطعہ ہو تو اوسکو جاری کرے ورنہ رد کرے
اور یہی حکم ہے حدون کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ
اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ فَقَطَعَ الطَّرِيْقَ فَاَخَذَ الْمَالَ وَقَتَلَ فَالْوَالِي اَنْ يَقْتُلَهُ اَيَّةَ قِتْلَةٍ شَاءَ
اِنْ شَاءَ قَتَلَهُ صَلْبًا وَاِنْ شَاءَ قَتَلَهُ بِغَيْرِ قَطْعٍ وَّلَا صَلْبٍ اِنْ شَاءَ قَطَعَ يَدَهُ وَرِجْلَهُ
مِنْ خِلَافٍ ثُمَّ قَتَلَهُ وَاِنْ اَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ قَطَعَ يَدَهُ وَرِجْلَهُ مِنْ خِلَافٍ فَاِنْ
لَمْ يَاْخُذِ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ اُوْجِعَ عُقُوْبَةً وَحُبِسَ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَ
هٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ اِنْ قَتَلَ وَاَخَذَ الْمَالَ
قُتِلَ صُلْبًا وَلَمْ يُقْطَعْ يَدُهُ وَلَا رِجْلُهُ وَاِذَا اجْتَمَعَ حَدَّانِ اَحَدُهُمَا يَاْتِيْ عَلٰى صَاحِبِهٖ
بُدِئَ بِالَّذِيْ يَاْتِيْ عَلٰى صَاحِبِهٖ وَدُرِئَ الْاٰخَرُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ جب کوئی مرد نکلے اور راہزنی کرے یعنے ڈاکہ مارے اور مال چھین لیوے اور قتل کر ڈالے
تو جائز ہے وارث مقتول کو قتل کرنا اوسکا جسطرح سے چاہے اگر چاہے تو سولی چڑھا کر مارے اور
اگر چاہے تو بدون قطع اور سولی کے قتل کرے اور اگر چاہے تو اوسکا ہاتھہ اور پاؤن مقابل کا
کاٹے پھر اوسکو مار ڈالے اور اگر راہزن فقط مال لیوے اور کسیکو مارے نہین تو اوسکا ہاتھہ اور پاؤن
مقابل کا کاٹا جاوے اور اگر نہ مال لیوے اور نہ قتل کرے تو تکلیف دیا جاوے مارے اور قید
کیا جاوے یہانتک کہ نیک بات کہے امام محمدؒ نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہؒ کا ہے اور اسکو
ہم لیتے ہین لیکن ایک صورت مین کہ اگر قتل کرے اور مال لیوے تو اوسکو سولی چڑھا کر مار ڈالا جاوے
اور اسکا ہاتھہ پاؤن نہ کاٹا جاوے اور اگر دو حدین جمع ہو جاوین ایک دوسرے کے پیچھے لگتے
ہوئی تو پچھلی کے ساتھہ ابتدا کی جاوے اور دوسری دفع کی جاوے جیسے ہاتھہ کاٹنا دو بار واجب
ہو تو پچھلی بار لیجاوے اور پہلی ساقط کی جاوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ سَارِقٍ سَرَقَ فَاُخِذَ فَانْفَلَتَ ثُمَّ سَرَقَ فَاُخِذَ الثَّانِيَةَ قَالَ يُقْطَعُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا نَرٰى عَلَيْهِ اِلَّا قَطْعًا وَاحِدًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک چور کے حق میں کہ چوری کی اور پکڑا گیا پھر چھوٹ گیا پھر چوری کی اور دوسری بار پکڑا گیا تو ابراہیم نے کہا کہ اسکا ہاتھ کاٹا جاوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ اوسپر فقط ایک بار کاٹنا آتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍؓ قَالَ لَا يُقْطَعُ الْمُخْتَلِسُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح **ترجمہ** حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ اوچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جاوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اوچکے کا ہاتھ کاٹنا اسواسطے نہین آتا کہ وہ خفیہ نہین لیتا اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا

بَابُ حَدِّ النَّبَّاشِ کفن چور کی حد کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي النَّبَّاشِ اِذَا نَبَشَ عَنِ الْمَوْتٰى فَسَلَبَهُمْ اَنَّهٗ يُقْطَعُ وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ لَا يُقْطَعُ لِاَنَّهٗ مَتَاعٌ غَيْرُ مُحْرَزٍ لٰكِنَّهٗ يُوْجَعُ ضَرْبًا وَيُحْبَسُ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَغَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَفْتٰى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ اَنْ لَا يَقْطَعَهٗ وَهُوَ قَوْلُنَا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کفن چور کے حق میں کہا کہ جب کوئی مُردوں کی قبرین کھودے اور انکا کفن چرا وے تو اسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اسکا ہاتھ نہ کاٹا جاوے اسواسطے کہ وہ اسباب غیر محرز ہے یعنے حفاظت مین نہین لیکن اسکو مارسے تکلیف دیجاوے اور قید کیا جاوے یہانتک کہ توبہ کرے امام محمدؒ نے کہا کہ پہونچی ہمکو روایت ابن عباس سے کہ اونسے مروان کو فتویٰ دیا کہ اسکا ہاتھ نہ کاٹے اور یہی ہے قول ہمارا **ف** امام ابوحنیفہ کے نزدیک کفن چور کا ہاتھ کاٹنا نہین آتا اور ابویوسف اور تین اماموں کے نزدیک اوسکا ہاتھ کاٹنا آتا ہے

بَابُ شَهَادَةِ اَهْلِ الذِّمَّةِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اہل ذمہ کی گواہی مسلمانوں پر درست ہے یا نہین

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِلٰى اٰخِرِهَا قَالَ مَنْسُوْخَةٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاِنَّمَا یَعْنِیْ بِهٰذِهِ الشَّهَادَةِ فِی السَّفَرِ عِنْدَ حَضْرَةِ الْمَوْتِ عَلَی الْوَصِیَّةِ اِذَا لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ جَازَتْ شَهَادَةُ اَهْلِ الذِّمَّةِ عَلٰی وَصِیَّةِ الْمُسْلِمِ نُسِخَ ذٰلِكَ فَلَا یَجُوْزُ عَلٰی وَصِیَّةِ الْمُسْلِمِ وَلَا غَیْرِ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اس آیت مین کہ اے ایمان والو گواہ تمہارے اندر جب پہونچے تم مین کرسی کو موت جب لگو وصیت کرنے دو شخص معتبر چاہیین تم مین سے یا دو اور ہون آخر تک کہا کہ منسوخ ہے **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا اور سوای اسکے نہین کہ مراد اس سے گواہی سفر مین ہے وقت حاضر ہونے موت کے وصیت پر جبکہ کوی مسلمان نہو تو اہل ذمہ کی شہادت مسلمان کی وصیت پر درست ہی یہ حکم منسوخ ہوگیا ہے پس نہین جائز ہے مسلمان کی وصیت پر اور نہ اوسکے کسی اور کام پر مگر گواہی مسلمانون کی

باب شَهَادَةِ الْمَحْدُوْدِ جسکو حد ماری جاوے اوسکی شہادت کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ ...... قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ نَصْرَانِیٍّ قَذَفَ مُسْلِمَةً فَضُرِبَ الْحَدَّ ثُمَّ اَسْلَمَ اَنَّهٗ جَائِزُ الشَّهَادَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ لِاَنَّهٗ لَمْ یُضْرَبْ حَدًّا فِی الْاِسْلَامِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک نصرانی کے حق مین کہ مسلمان عورت کو حرامکاری کی تہمت لگادی اور حد مارا جاوے پھر اسلام لاوے کہ اوسکی گواہی درست ہے **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا اسواسطے کہ وہ اسلام مین حد مارا نہین گیا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ...... عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا جُلِدَ الْقَاذِفُ لَمْ تَجُزْ شَهَادَتُهٗ اَبَدًا وَقَالَ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا قَالَ یُرْفَعُ عَنْهُ اسْمُ الْفِسْقِ فَاَمَّا الشَّهَادَةُ فَلَا تَجُوْزُ اَبَدًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تہمت لگانیوالے کو حد ماری جاوی تو اوسکی گواہی کبھی درست نہین اور کہا اس آیت کی تفسیر مین مگر جنہون نے توبہ کی اسکے پیچھے اور سنوار پکڑی کہا کہ دور کیا جاوے اون سے نام گناہ کا اور ایسے شہادت سو وہ کبھی جائز نہین **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ اُجِيْزَ
شَهَادَةُ الْقَاذِفِ اِذَا تَابَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاخُذُ بِهٰذَا
ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ عامر شعبی نے کہا کہ جب قاذف توبہ کرے تو مین اوسکی گواہی ست رکہتا ہون
امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ
عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ اَتَاهُ اَقْطَعُ بَنِيْ اَسَدٍ فَقَالَ اَتَقْبَلُ شَهَادَتِيْ وَكَانَ مِنْ
خِيَارِهِمْ فَقَالَ نَعَمْ وَاَرَاكَ لِذٰلِكَ اَهْلًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ كُلُّ مَحْدُوْدٍ فِيْ
سَرِقَةٍ اَوْ زِنًا اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ اِذَا تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهٗ اِلَّا الْمَحْدُوْدَ فِي الْقَذْفِ خَاصَّةً
لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے کہ ایک مرد ہاتہ
کٹا قبیلے بنی اسد کا شریح کے پاس آیا اور وہ اون کے برگزیدہ لوگون مین سے تہا سو اوس نے کہا
کہ کیا تو میری گواہی قبول کرتا ہے اوس نے کہا ہان اور مین تجہکو اسکے لائق دیکہتا ہون امام
محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ جو آدمی کہ چوری یا زنا یا کسی اور امر مین حد مارا جاوے پہر
توبہ کرے تو اوسکی گواہی قبول ہے مگر جو خاص قذف مین حد مارا جاوے اوسکی گواہی نہ قبول کیجائے اسواسطے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے
کہ نہ مانو اونکی گواہی کبہی **بَابُ** شَهَادَةِ الزُّوْرِ جہوٹی گواہی کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ اَبِي الْهَيْثَمِ عَمَّنْ حَدَّثَهٗ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ اِذَا اَخَذَ شَاهِدُ
زُوْرٍ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السُّوْقِ قَالَ لِلرَّسُوْلِ قُلْ لَهُمْ اِنَّ شُرَيْحًا يُقْرِئُكُمُ السَّلَامَ وَ
يَقُوْلُ اِنَّا اَخَذْنَا هٰذَا شَاهِدَ زُوْرٍ فَاحْذَرُوْهُ وَاِنْ كَانَ مِنَ الْعَرَبِ اَرْسَلَ بِهٖ اِلٰى
مَسْجِدِ قَوْمِهٖ اَجْمَعَ مَا كَانُوْا فَقَالَ لِلرَّسُوْلِ مِثْلَ مَا قَالَ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَبِهٰذَا كَانَ يَاخُذُ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَلَا يَرٰى عَلَيْهِ ضَرْبًا وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَاِنَّا نَرٰى عَلَيْهِ مَعَ
ذٰلِكَ التَّعْزِيْرَ وَلَا يَبْلُغُ بِهٖ اَرْبَعِيْنَ سَوْطًا ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ جب کوئی جہوٹا گواہ
پکڑا جاتا اور اہل عجم سے ہوتا تو شریح ایلچی کو کہتے کہ انسے کہہ کہ شریح تمکو سلام کہتا ہے اور کہتا
ہے کہ ہمنے یہ جہوٹا گواہ پکڑا اسو تم اس سے بچو اور اگر عرب سے ہوتا تو اوسکو اپنی قوم کی مسجد مین
بہیجتا جبکہ لوگ بہت جمع ہوتے بہ نسبت سابق کے اور کہتے ایلچی کو مثل اوسکی کہ پہلی بار کہا
امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو امام ابو حنیفہؒ لیتے تہے اور اوسپر مار نہین دیکہتے تہے بلکہ فقط

لوگون میں مشہور کرنا کافی سمجھتے تھے لیکن ہماری نزدیک تو اوسکے ساتھ اوسپر تعزیر بھی آتی ہے اور نہ پہونچے ساتھ اوسکو چالیس کوڑونکو محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنی رجل عن عامر الشعبی انہ کان یضرب شاہد الزور ما بینہ وبین اربعین سوطا قال محمد وبہ ناخذ ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے کہ وہ مارتے تھے جھوٹے گواہ کو وہ مار کہ اوسکی اور چالیس کوڑون کی درمیان ہے یعنے چالیس کوڑون سے کم مارتے تھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں

باب شہادۃ النساء ما یجوز منہا وما لا یجوز

عورتون کی کیا گواہی درست ہے اور کیا درست نہین محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال شہادۃ النساء مع الرجال جائزۃ فی کل شیء ما خلا الحدود قال محمد ونحن نقول ما خلا الحدود والقصاص وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عورتون کی گواہی جائز ہے ساتھ مردون کے ہر چیز مین سوای حدود کے امام محمدؒ نے کہا کہ ہم کہتے ہین کہ سوا حدون اور قصاص کے اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہؒ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراہیم انہ کان یجیز شہادۃ المرأۃ علی الاستہلال فی الصبی قال محمد وبہ ناخذ اذا کانت عدلا مسلمۃ وکان ابو حنیفۃ یقول لا تقبل علی الاستہلال الا شہادۃ رجلین او رجل وامرأتین فاما الولادۃ من الزوجۃ فتقبل فیہا شہادۃ المرأۃ اذا کان عدلا مسلمۃ فہذا عندنا سواء ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ تھے ابراہیم جائز رکھتے گواہی عورت کی بچے کے آواز کرنے پر امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین جبکہ ہو عورت معتبر مسلمان اور ابو حنیفہ کہتے تھے کہ نہ قبول کیجاوے گواہی بچے کی آواز کرنے پر مگر گواہی دو مردون کی یا ایک مرد اور دو عورتون کی لیکن اپنی بی بی کی ولادت پر ایک عورت کی گواہی قبول ہے جبکہ ہو معتبر مسلمان پس یہ ہمارے نزدیک برابر ہے یعنے اگر دعوی کرے عورت کہ میرا بیٹا ہے اور ایک عورت آزاد مسلمان اوسکی گواہی دے تو اوسکی گواہی قبول ہے نزدیک ہماری اور ابو حنیفہؒ کے

باب من لا تقبل شہادتہ للقرابۃ وغیرہا

کس شخص کی گواہی قرابت وغیرہ کے لیے درست نہیں محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا الہیثم عن شریح قال اربعۃ لا تجوز شہادۃ بعضہم

لِبَعْضٍ اَلْمَرْأَةُ لِزَوْجِهَا وَالزَّوْجِ لِامْرَأَتِهٖ وَالْاَبِ لِابْنِهٖ وَالْاِبْنِ لِاَبِيْهِ وَالشَّرِيْكُ لِشَرِيْكِهٖ وَالْمَحْدُوْدُ بِحَدٍّ فِيْ قَذْفٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِلَّا اَنَّا نَقُوْلُ تَجُوْزُ شَهَادَةُ الشَّرِيْكِ لِشَرِيْكِهٖ فِيْ غَيْرِ شَرِكَتِهِمَا **ترجمہ** شعبیؒ سے روایت ہے کہ شریحؒ نے کہا کہ چار آدمی ہیں جنکی گواہی ایک دوسرے کے لیے درست نہیں عورت کی گواہی خاوند کے لیے درست نہیں اور خاوند کی گواہی عورت کے لیے درست نہیں اور باپ کی بیٹے کے لیے درست نہیں اور بیٹے کی باپ کے لیے درست نہیں اور شریک کی شریک کے لیے درست ہے اور جو قذف میں حد مارا جاوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا لیکن ہم کہتے ہیں کہ شریک کی شریک کے لیے گواہی درست ہے انکی شرکت کے غیر امر میں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا وَالزَّوْجِ لِامْرَأَتِهٖ وَلَا الْاَبِ لِابْنِهٖ وَلَا الْاِبْنِ لِاَبِيْهِ وَلَا الشَّرِيْكِ لِشَرِيْكِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ **ترجمہ** ہیثمؒ سے روایت ہے کہ عامر شعبیؒ نے کہا کہ نہیں جائز ہے گواہی عورت کی اپنے خاوند کے لیے اور نہ خاوند کی اپنی عورت کے لیے اور نہ باپ کی بیٹے کے لیے اور نہ بیٹے کی باپ کے لیے اور نہ شریک کی شریک کے لیے

بَابُ شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ نابالغ لڑکوں کی گواہی کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ كَتَبَ هِشَامٌ اِلَى ابْنِ هُبَيْرَةَ يَسْاَلُهٗ عَنْ خَمْسٍ عَنْ شَهَادَاتِ الصِّبْيَانِ وَعَنْ جِرَاحَاتِ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ وَعَنْ دِيَةِ الْاَصَابِعِ وَعَنْ عَيْنِ الدَّابَّةِ وَالرَّجُلِ يُقِرُّ بِوَلَدٍ عِنْدَ الْمَوْتِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ شَهَادَةَ الصِّبْيَانِ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ جَائِزَةٌ اِذَا اتَّفَقُوْا وَجِرَاحَاتُ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ يَسْتَوِيَانِ فِي السِّنِّ وَالْمُوْضِحَةِ وَيَخْتَلِفَانِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ وَدِيَةُ اَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ وَفِيْ عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبُعُ ثَمَنِهَا وَالرَّجُلُ يُقِرُّ بِوَلَدٍ عِنْدَ الْمَوْتِ اَنَّهٗ اَصْدَقُ مَا يَكُوْنُ عِنْدَ الْمَوْتِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ اِلَّا فِيْ خَصْلَتَيْنِ اَحَدُهُمَا شَهَادَةُ الصِّبْيَانِ عِنْدَنَا بَاطِلٌ اِتَّفَقُوْا اَوِ اخْتَلَفُوْا لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ وَاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ وَالصِّبْيَانُ لَيْسُوْا مِمَّنْ يُوْصَفُ اَنْ

يَكُونُوا عُدُولاً وَلاَ مِمَّنْ يُرْضَا بِهِ مِنَ الشُّهَدَاءِ وَالْخَصْلَةُ الْأُخْرَى جِرَاحَاتُ النِّسَاءِ
عَلَى النِّصْفِ مِنْ جِرَاحَاتِ الرِّجَالِ فِي السِّنِّ وَالْمُوضِحَةِ وَغَيْرِ ذَٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ ہشام نے پانچ چیز پوچھنے کے لیے ابن ہبیرہ کو لکھا ایک لڑکون کی گواہی
سے دوسرے عورتون اور مردون کے زخمون سے تیسرے انگلیون کی دیت سے چوتھے چار پایہ کی
آنکھ سے پانچوین اس مریض کہ موت کے وقت اپنے بیٹے کا اقرار کرے سو ابن ہبیرہ نے اسکی طرف
لکھا کہ لڑکون کی گواہی آپس مین ایک دوسرے پر درست ہے جبکہ متفق ہون اور عورتون اور
مردون کے زخم اور دانت اور موضحہ مین برابر ہین یعنے جو مرد کے دانت کی دیت ہے سو ہی عورت
کے دانت کی دیت ہے اور انکے سوای اور زخمون مین مختلف ہین اور ہاتھ پاؤن کی اونگلیون
کی دیت برابر ہے اور اگر کوئی چار پایہ کی آنکھ پھوڑ دیوے تو اسکے مول کی چوتھائی دینے
آتی ہے اور جو مرد موت کے وقت اپنے بیٹے کا اقرار کرے اوسکا اقرار صحیح ہے کہ وہ موت کے
وقت زیادہ ترسچ کہتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین مگر دو حکمون مین ایک یہہ
کہ لڑکون کی گواہی ہمارے نزدیک باطل ہے خواہ متفق ہون یا مختلف اسواسطے کہ خدا تعالیٰ
اپنی کتاب مین فرماتا ہے کہ گواہ کرو دو مرد معتبر اپنے مین سے اور گواہ کرو دو گواہ اپنے مردون مین
سے پھر اگر دو مرد نہ ہون تو ایک مرد اور دو عورتین جنکو تم پسند کرتے ہو گواہون مین سے سو
لڑکے نہین اون لوگون مین سے کہ اونکو عادل کہا جاوے اور نہ اون لوگون مین سے
کہ انکو گواہون سے پسند کیا جاوے اور دوسرا حکم یہہ ہے کہ عورتون کے زخمون کی آدھی دیت
ہے مردون کے زخمون سے دانت اور موضحہ وغیرہ مین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ لاَ يَجُوزُ فِيهَا
شَهَادَةُ النِّسَاءِ الزِّنَا وَالْقَذْفُ وَشُرْبُ الْخَمْرِ وَالسُّكْرُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چار چیزین ہین جن
مین عورتون کی گواہی درست نہین زنا اور قذف اور شراب کا پینا اور نشے کا ہونا امام
محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ
الْوَصِيَّةِ** بیان اوس چیز کا کہ جائز ہے وصیت سے ف وصیت اوسکو کہتے ہین کہ کوئی

شخص زندگی مین کہہ جاوے کہ میرے مرنے کے بعد یون کرنا اور وصیت اہل ظاہر کے نزدیک واجب ہے اور
اور دنکے نزدیک مستحب ہے اور وصیت پہلی واجب تہی پہر منسوخ ہوئی اور لکہا ہے علما نے کہ جسپر کسیکا
قرض آتا ہو یا امانت رکہی ہو تو لازم ہے کہ اوسکی ادا کی وصیت کرجاوے **محمد** قال
اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عطاء بن السائب عن ابيه عن سعد بن ابي وقاص قال دخل
النبي صلى الله عليه وسلم علي يعودني قال فقلت يا رسول الله اوصي بمالي كله
قال لا فقلت بالنصف قال لا فقلت بالثلث قال الثلث والثلث كثير لا تدع اهلك
يتكففون الناس **قال محمد** وبه ناخذ لا يجوز الوصية لاحد باكثر من الثلث
فان اوصى باكثر من الثلث فاجاز ذلك الورثة بعد موته فهو جائز وليس للوارث
ان يرجع فيما اجاز وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم میری خبر پوچہنی کو آئے سو مینے کہا کہ یا حضرت مین اپنے سب مال کی وصیت
کا ارادہ کرتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین مین نے عرض کیا کہ آدہا مال خیرات کرون
حضرت نے فرمایا کہ نہین پہر مینے عرض کی کہ تہائی مال خیرات کرنے کی وصیت کرون حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تہائی مال مین وصیت کر اور تہائی بہی بہت ہے کہ تو اپنے وارثون کو
محتاج نہ چہوڑ کہ مانگین لوگون سے ہتیلی پہیلا کر امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ نہیں
جائز ہے کسی کو وصیت کرنی زیادہ تہائی سے اور اگر تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے اور اس کے
مرنیکے بعد اسکے وارث اسکو جائز رکہین تو وہ درست ہے اور نہین جائز ہے وارث کو رجوع کرنا اس چیز
کہ جائز رکہی اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا قاسم بن
عبد الرحمن عن ابيه عن عبد الله بن مسعود في الرجل يوصي بالوصية فيجيزها الورثة
في حياته ثم يردونها بعد موته قال ذلك للنكرة ولا يجوز **قال محمد** وبه ناخذ اجازة
الورثة للوصية قبل الموت ليس بشيء فان اجازوها بعد الموت وهي لوارث او اكثر من
الثلث فذلك جائز وليس لهم ان يرجعوا فيه وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت
ہے اس مرد کے حق مین کہ وصیت کرے اور اسکی زندگی مین اسکے وارث اسکو جائز رکہین پہر اسکے مرنے
کے بعد اسمین رجوع کرین عبد اللہ نے کہا کہ یہ مکروہ ہے اور جائز نہین امام **محمد** نے ... کہا کہ اسکو

ہم لیتے ہیں کہ تو سب سے پہلے وارثون کا وصیت کو جائز رکھنا کچھ چیز نہیں اور اگر مرنے کے بعد اسکو جائز کہیں اور وہ تہائی ہو یا تہائی سے زیادہ تو یہ جائز ہے اور نہیں جائز ان کو رجوع کرنا بیچ اسکے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** الرَّجُلِ يُوصِي بِالْوَصَايَا أَوْ بِالْعِتْقِ اگر کوئی مرد کئی وصیتین کرے یا غلام آزاد کرنے کی وصیت کرے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ فِي الْوَصِيَّةِ فُلَانٌ حُرٌّ وَأَعْطُوا فُلَانًا أَلْفَ دِرْهَمٍ بُدِئَ بِالْعِتْقِ وَإِذَا قَالَ أَعْتِقُوا فُلَانًا وَأَعْطُوا فُلَانًا كَذَا وَكَذَا فَبِالْحِصَصِ فَإِذَا قَالَ أَعْطُوا فُلَانًا هٰذَا الْعَبْدَ بِعَيْنِهِ وَأَعْطُوا فُلَانًا كَذَا وَكَذَا بُدِئَ بِهٰذَا الَّذِي بِعَيْنِهِ مِنَ الثُّلُثِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ فِيمَا وَصَفَ مِنَ الْعِتْقِ فَأَمَّا إِذَا قَالَ أَعْطُوا فُلَانًا هٰذَا الْعَبْدَ بِعَيْنِهِ وَأَعْطُوا فُلَانًا كَذَا وَكَذَا تَحَاصَّا فِي الثُّلُثِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی شخص وصیت میں کہے کہ فلان غلام آزاد ہے اور فلانے کو ہزار درہم دو تو پہلے غلام آزاد کیا جاوے اور اگر کہے کہ فلانے کو آزاد کر دو اور فلانے کو ایسا ایسا مال دو تو پہلے مال دیا جاوے اور اگر کہے کہ فلانے کو یہ غلام دیدو اور فلانے کو ایسا ایسا مال دو تو پہلے تہائی میں سے غلام دیا جاوے **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اوس چیز میں کہ بیان کی آزاد کرنے سے یعنی پہلے غلام آزاد کیا جاوے پھر اوسکے بعد اگر کچھ تہائی سے بچے تو دوسری وصیت جاری کی جاوے والا خیر اور اگر کہے کہ فلانے کو بعینہ یہ غلام دیدو اور فلانے کو اتنا اتنا مال دو تو دونو تہائی میں خاص ہونگی یعنے فقط تہائی میں سے دونو کو حصہ دیا جاوے تہائی سے زیادہ دینا درست نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُوصِي لِلرَّجُلِ بِعَبْدٍ بِعَيْنِهِ وَيُوصِي لِلْآخَرِ بِثُلُثِ مَالِهِ قَالَ يُعْطَى هٰذَا الْعَبْدَ وَيُعْطَى هٰذَا مَا بَقِيَ إِنْ بَقِيَ شَيْءٌ وَإِنْ أَوْصَى لِهٰذَا بِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَلِهٰذَا بِثُلُثِ مَالِهِ أَعْطَى هٰذَا مِائَةً وَالْآخَرُ مَا بَقِيَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّ صَاحِبَيِ الْوَصِيَّةِ يَتَحَاصَّانِ فِي الثُّلُثِ بِوَصِيَّتِهِمَا وَلَا يَكُونُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا أَحَقَّ بِالثُّلُثِ مِنْ صَاحِبِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کی حق میں کہ وصیت کرے واسطے کسی مرد کے ساتھ معین غلام کے اور دوسرے کے لیے

تہائی مال کی وصیت کرے کہا کہ پہلے یہ غلام دیا جاوے اور جو تہائی سے باقی رہے سو دوسرے کو دیا جاوے اگر کوئی چیز باقی رہے اور اگر ایک نے سو درم کی وصیت کی اور ایک کے لیے تہائی مال کے وصیت کی تو پہلے کو سو درہم دیا جاوے اور جو باقی رہے سو دوسرے کو دیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے لیکن وصیت والے دونوں تہائی مین خاص ہونگے اور ان مین سے کوئی تہائی کا اپنے ساتھی سے زیادہ حقدار نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** یعنی بلکہ تہائی مین دونوں شریک ہین آپس مین دونوں کو حصہ دیا جاوے اور تہائی سے زیادہ دینا درست نہین **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ ثُلُثَ عَبْدِهِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَقَدْ أَوْصَى بِوَصَايَا قَالَ أَبْدَأُ بِعِتْقِ ثُلُثِ غُلَامِهِ وَلَا يُعْتَقُ مِنْهُ إِلَّا مَا أُعْتِقَ وَيُسْتَسْعَى فِيمَا لَمْ يُعْتَقْ مِنْهُ فَإِذَا أَوْصَى مَعَ عِتْقِ ثُلُثِهِ بِوَصَايَا وَلَهُ مَالٌ جَعَلَ ثُلُثَنَا سِعَايَتِهِ فِيمَا أَوْصَى بِهِ وَلَا أَجْعَلُ ذٰلِكَ لِلْوَرَثَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَمَّا فِي قَوْلِنَا فَإِذَا عَتَقَ ثُلُثُهُ عَتَقَ كُلُّهُ وَيُبْدَأُ بِهِ مِنْ ثُلُثِ مَالِ الْمَيِّتِ قَبْلَ الْوَصَايَا فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ كَانَ لِأَصْحَابِ الْوَصَايَا بِالْحِصَصِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ موت کے وقت اپنے غلام کی تہائی آزاد کرے اور کئی چیزون کی وصیت کی ہو کہا کہ پہلے اوسکے غلام کی تہائی آزاد کیجاوے اور نہین آزاد ہوتا اس سے مگر جو کہ آزاد ہوا اور سعی کرایا جاوے غلام اوس چیز مین کہ نہین آزاد ہوئے اوس سے یعنے باقی دو حصون کا سول کما کر ادا کرے اور اگر اوسکی تہائی آزاد کرنے کی ساتھ اور کئی وصیتین کرے اور اسکے پاس مال ہو تو کی جاوین دو تہایان اوسکی سعی کی اوس چیز مین کہ وصیت کے ساتھ اوسکی ہو رہین اور اوسکو وارثون کے لیے نہین ٹھیراتا یعنے وہ مال خیرات کیا جاوے گا وارثون کو نہین ملیگا امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور لیکن ہمارے قول مین تو جب اوسکی تہائی آزاد ہو جاوے تو کل آزاد ہو جاتا ہے اور ابتدا کی جاوے ساتھ اوسکی میت کی تہائی مال مین سے پہلے اور وصیتون کے سو اگر کوئی چیز باقی رہے تو اور وصیت والون کو دیجاوے ساتھ حصون کے **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ عَبْدَهُ عِنْدَ

الْمَوْتِ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ يُسْتَسْعٰى فِيْ قِيْمَتِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ اِذَا كَانَ الدَّيْنُ مِثْلَ الْقِيْمَةِ اَوْ اَكْثَرَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهٗ فَاِنْ كَانَ الدَّيْنُ اَقَلَّ مِنَ الْقِيْمَةِ سَعٰى فِيْ مِقْدَارِ الدَّيْنِ مِنْ قِيْمَتِهٖ لِلْغُرَمَاءِ وَفِيْ ثُلُثَيْ مَا بَقِيَ لِلْوَرَثَةِ وَكَانَ لَهُ الثُّلُثُ وَصِيَّةً وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ اوس مرد کے حق مین کہ موت کے وقت اپنا غلام آزاد کرے اور اوسپر قرض ہو کہا کہ اپنی قیمت مین غلام سے سعی کرای جاوے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین جبکہ قرض اسکی قیمت کے برابر ہو یا زیادہ اور اسکی سوای اوسکا کچہ مال نہو اور اگر قرض اوسکی قیمت سے کم ہو تو قرض کے مقدار اوس سے سعی کرائی جاوے واسطے قرضخواہون کے اور دو تہائی مین کہ باقی ہون واسطے وارثون کے اور تہائی مین اوسکی وصیت جاری ہوگی یعنی تہائی خیرات کی جاویگی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْكَفَنِ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ يُبْدَاُ بِهٖ قَبْلَ الدَّيْنِ وَالْوَصِيَّةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ کفن تمام مال مین سے ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ قرض اور وصیت سے پہلے کفن دیا جاوے پہر باقی سے قرض ادا کیا جاوے پہر وصیت اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا اَوْصٰى بِهِ الْمَيِّتُ مِنْ وَصِيَّةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ اَوْ صَوْمًا اَوْ نَذْرًا اَوْ كَفَّارَةَ يَمِيْنٍ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ اِلَّا اَنْ تَشَاءَ الْوَرَثَةُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَكَذٰلِكَ مَا اَوْصٰى بِهٖ مِنْ حَجَّةٍ فَرِيْضَةٍ اَوْ زَكٰوةٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ اِلَّا اَنْ يُّجِيْزَ الْوَرَثَةُ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ فَيَجُوْزُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر میت کسی چیز کی وصیت کرے جو اوسپر لازم ہو یا روزہ ہو یا نذر یا کفارہ قسم کا تو وہ تہائی مال مین سے جاری ہوگی مگر وارث چاہین تو زیادہ مین بہی جاری ہو جاوے گی امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسیطرح وہ چیز کہ وصیت کرے ساتہہ اوسکی حج فرض سے یا زکوۃ سے

یا اون کے غیر سے تو بھی تہائی مال میں سے جاری ہوگی مگر یہ کہ اگر وارث تمام مال میں سے جائز کہیں تو جائز ہوگی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُبْدَاُ بِالْعِتْقِ مِنَ الْوَصِيَّةِ فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ مِّنَ الثُّلُثِ قُسِمَ بَيْنَ اَهْلِ الْوَصِيَّةِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ فِيْ عِتْقِ الْبَابِ فِي الْمَرَضِ وَالتَّدْبِيْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ وصیت میں سے پہلے غلام آزاد کیا جاوے پھر اگر تہائی میں سے کوئی چیز باقی رہے تو اہل وصیت میں تقسیم کیجاوے **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں عتق اور مدبر کرنے کے باب میں جو بیماری میں واقع ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا اَوْصٰى بِهِ الْمَيِّتُ مِنْ نَذْرٍ اَوْ رَقَبَةٍ فَمِنْ ثُلُثِهٖ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ وصیت کرے ساتھ اوس کے میت نذر سے یا غلام آزاد کرنے سے تو وہ تہائی مال میں سے جاری ہوگی **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْحُبْلٰى اِذَا اَوْصَتْ وَهِيَ تَطْلُقُ ثُمَّ مَاتَتْ فَوَصِيَّتُهَا مِنَ الثُّلُثِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَاِنَّمَا يَعْنِيْ بِقَوْلِهٖ وَصِيَّتُهَا مِنَ الثُّلُثِ نَقُوْلُ مَا وَهَبَتْ اَوْ تَصَدَّقَتْ بِهٖ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے حاملہ عورت کے حق میں کہا کہ جب وصیت کرے اور وہ جننے کے درد میں مبتلا ہو پھر مر جاوے تو وصیت اسکی تہائی سے جاری ہوگی **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور مراد تہائی مال سے وصیت جاری کرنے سے یہ ہے جو کہ ہبہ کرے یا خیرات کرے اسحال میں تو تہائی مال میں سے جاری ہوگی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِيْ اِبْنَهٗ عِنْدَ الْمَوْتِ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ اَنَّهٗ اِنْ بَلَغَ الَّذِيْ اَعْطٰى فِيْهِ الثُّلُثَ وَرِثَ وَاِنْ كَانَ ثَمَنُهٗ دُوْنَ الثُّلُثِ وَرِثَ وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَاسْتُسْعِيَ فِيْ شَيْءٍ لَمْ يَرِثْ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَاِنَّهٗ يَرِثُ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَقِيْمَتُهٗ دَيْنٌ عَلَيْهِ يُحَاسَبُ بِهَا بِمِيْرَاثِهَا وَيُؤَدِّيْ نَفْلًا اِنْ كَانَ عَلَيْهِ وَيَاْخُذُ

فضلا ان کان له لانه وارث ورقبته وصية له ولا يكون لوارث وصية ترجمہ حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے اس مرد کے حق مین کہ موت کے وقت مین اپنے بیٹے کو ہزار درہم سے خریدے کہا کہ اگر
اوسکی قیمت تہائی کو پہونچے تو تو وارث ہوگا اور اگر اسکا مول تہائی سے کم ہو تو تو بھی وارث ہوگا
اور اگر تہائی سے زیادہ ہو اور کسی چیز مین سعی کرایا جاوے تو وارث نہین ہوگا امام محمد
علیہ الرحمت نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور ایسے ہمارے قول مین تو وہ ان سب صورتون
مین وارث ہوگا اور اوسکی قیمت اسپر قرض ہے حساب کیا جاوے قرض ساتھ میراث اوسکی کے اور اگر اوسپر
کچھ آتا ہو تو ادا کرے اور اگر اسکا کچھ آتا ہو تو وہ لے لیوے اسواسطے کہ وہ وارث ہے اور رقبہ اسکا اسکی
لیے وصیت ہی اور وارث کے لیے وصیت درست نہین باب فضل العتق بردہ آزاد کرنے
کی فضیلت کا بیان ف شرط آزاد کرنے کی یہ ہے کہ آزاد کرنے والا آزاد اور بالغ اور عاقل اور
مالک ہو اور غلام کا آزاد کرنا مستحب ہے اور کبھی گناہ ہوتا ہے جبکہ ظن غالب ہو کہ اگر آزاد کرونگا
تو دار الحرب مین چلا جاویگا یا مرتد ہو جاویگا اور کبھی آزاد کرنا واجب ہوتا ہے مانند کفارہ کے اور
کبھی مباح اور عبادت وہ آزاد کرنا ہے کہ ہو خالصا للہ محمد قال اخبرنا ابوحنیفة
رحمه الله عن عمران بن عمير عن ابيه عن عبد الله بن مسعود انه اعتق مملوكا
له فقال له اما ان مالك لي ولكني ساد عه لك قال محمد وبه ناخذ من
اعتق مملوكا او كاتبه فماله لمولاه وهو قول ابي حنيفة رح ترجمہ عمیر سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن
مسعود نے اپنا ایک غلام آزاد کیا سو اسکو کہا کہ خبردار ہو کہ تیرا مال میرا ہے لیکن مین اوسکو تیرے لیے چھوڑ
دیتا ہون امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ جب کوئی غلام آزاد کرے یا اسکو مکاتب
کرے تو اسکا مال اوسکے مالک کا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا
ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال من اعتق نسمة اعتق الله بكل عضو منها عضوا
منه من النار حتى انكان الرجل ليستحب ان يعتق الرجل لكمال اعضائه والمرأة يعتق المرأة
لكمال اعضائها ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو کوئی غلام آزاد کرے
تو آزاد کرے گا اللہ یعنے نجات دیگا بدلے ہر عضو غلام کے عضو آزاد کرنے والے کا آگ دوزخ سے
یہانتک کہ تہا مرد مستحب کہتا یہ کہ آزاد کرے مرد کامل اعضا والے کو اور آزاد کرے عورت

کامل اعضا والی کو کہ اوسکا کوئی عضو ناقص نہ ہو **بَابُ** عِتْقِ الْمُدَبَّرِ وَاُمِّ الْوَلَدِ مدبر اور ام ولد کے آزاد کرنے کا بیان **ف** مدبر اوس غلام کو کہتے ہین کہ کوئی شخص اپنے غلام کو کہے کہ میرے مرنے کے بعد یہ آزاد ہے پس ایسے غلام کا بیچنا امام شافعی اور احمد کے نزدیک جائز ہے اور امام اعظم کے نزدیک مدبر دو قسم کا ہوتا ہے ایک مدبر مطلق اور ایک مدبر مقید مدبر مطلق وہ غلام ہے کہ اسکا مالک اوسکو کہے کہ میرے مرنے کے بعد یہ آزاد ہے اور مدبر مقید وہ غلام ہے کہ اوسکا مالک کہے کہ اگر مین اس بیماری مین مر گیا تو یہ آزاد ہے پس مدبر مطلق کا بیچنا اور ہبہ کرنا درست نہین لیکن آزاد کرنا اسکا درست ہے اور جائز ہے خدمت کروانی اوس سے اور اگر لونڈی ہو تو جائز ہے مالک کو صحبت کرنی اوس سے اور نکاح کردینا اسکا بغیر رضا اسکی کے اور جب مالک مر جاوے تو وہ آزاد ہو جاتی ہے اگر مالک کو تہائی مال ہین سے اور اگر نہ نکلے تہائی سے تو تہائی کے حساب سے آزاد ہوگا اور مدبر مقید کا بیچنا درست ہے اور اگر وہ اسی بیماری مین مر جاوے تو وہ آزاد ہو جاتا ہے اور ام ولد اوس لونڈی کو کہتے ہین کہ اپنے مالک سے بچہ جنے اوسکا بیچنا اور ہبہ کرنا بھی درست نہین اور اسپر اجماع ہو چکا اور جو روایت کہ اوس کے برخلاف آئی ہے وہ منسوخ ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِيْ وَلَدِ الْمُدَبَّرَةِ الْمَوْلُوْدِ فِيْ حَالِ تَدْبِيْرِهَا بِمَنْزِلَتِهَا قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ام ولد کا بچہ جو اوسکے مدبر ہونے کی حالت مین پیدا ہوا ہو بجائے اوسکے ہے یعنے وہ بھی مدبر ہے مالک کے مرنیکے بعد وہ بھی آزاد ہو جاوے گا امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَلَدُ اُمِّ الْوَلَدِ مِنْ غَيْرِ سَيِّدِهَا اِذَا وَلَدَتْهُ وَهِيَ اُمُّ وَلَدٍ بِمَنْزِلَتِهَا قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ام ولد کا بچہ جو اوسکے مالک کے سوای اور کسی کے نطفہ سے ہو بجائے اوسکے ہے یعنے اوسکا بیچنا اور ہبہ کرنا بھی درست نہین جبکہ جنے اوسکو اسحال مین کہ وہ ام ولد ہو امام **محمدؒ** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ كَانَ يُنَادِيْ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْعِ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ اَنَّهٗ حَرَامٌ اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ لِسَيِّدِهَا

عَتَقَتْ وَلَيْسَ عَلَيْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ رِقٌّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ اِلَّا اَنَّهَا مُتْعَةٌ لَهُ يَطَأُهَا
مَا دَامَ حَيًّا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر
پر ام ولدون کی بیچنے کے باب مین پکارتے تہے کہ وہ حرام ہے جب کوئی لونڈی اپنے مالک سے بچہ
جنے تو آزاد ہوجاتی ہے اور اسکے بعد اوسپر غلامی نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین لیکن
وہ جگہ نفع اوٹہانیکی ہے مالک کے لیے جب تک زندہ ہو اوس سے صحبت کرین اوسکو درست ہے محمد
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي السِّقْطِ مِنَ الْاَمَةِ اَنَّهٗ مَا
كَانَ لَا يَسْتَبِيْنُ لَهٗ اِصْبَعٌ اَوْ عَيْنٌ اَوْ فَمٌ فَاِنَّهَا لَا تُعْتَقُ وَلَا تَكُوْنُ بِهٖ اُمَّ وَلَدٍ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهٖ نَأْخُذُ اِذَا لَمْ يَسْتَبِنْ مِنَ السِّقْطِ شَيْءٌ يُعْرَفُ اَنَّهٗ وَلَدٌ لَمْ تَكُنْ بِهٖ اُمَّ وَلَدٍ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کچے بچے کے بیان مین کہ لونڈی کے پیٹ سے
گرے جب تک کہ نہ ظاہر ہو اوسکے لیے اونگلی یا آنکہہ یا منہ تب تک وہ آزاد نہین ہوتی اور اوس سے
ام ولد نہین ہوتے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ جب تک کچے بچے سے کوئی چیز ظاہر نہ ہو
جس سے پہچانا جاوے کہ وہ بچہ ہے تب تک اوسکی ماں اوسکے ساتھہ ام ولد نہین ہوتی اور یہی
قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ
اِبْرَاهِيْمَ فِيْ اُمِّ وَلَدٍ تَفْجُرُ قَالَ لَا تُبَاعُ عَلٰى حَالٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ام ولد کے حق مین کہ زنا کرے کہا کہ کسی حال مین
اوسکا بیچنا درست نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ
کا محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ اُمَّ
وَلَدِهٖ عَبْدًا فَتَلِدُ اَوْلَادًا ثُمَّ يَمُوْتُ قَالَ فَهِيَ حُرَّةٌ وَاَوْلَادُهَا اَحْرَارٌ وَهِيَ بِالْخِيَارِ
اِنْ شَاءَتْ كَانَتْ مَعَ الْعَبْدِ وَاِنْ شَاءَتْ لَمْ تَكُنْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رض ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ اپنے ام ولد کو کسی غلام سے
نکاح کردیوے پہر وہ بچہ جنے پہر مالک مرجاوے ابراہیم نے کہا کہ وہ آزاد ہے اور اسکی اولاد بہی
آزاد ہے اور اسکو اختیار ہے اگر چاہے تو غلام کے ساتھہ رہے اور اگر چاہے تو نہ رہے امام
محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کا باب

الْعَبْدِ يَكُوْنُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهٗ اگر کوئی غلام دو مردون کے درمیان مشترک ہو اور دونون مین سے ایک اپنا حصہ آزاد کردیوے تو اوسکا کیا حکم ہے ف اگر ایک غلام دو آدمیون کے درمیان مشترک ہو اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کردیوے تو اوس مین اختلاف ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ آزاد کرنا متجزی ہوتا ہے جیسے کہ آدہا آزاد ہو اور آدہا غلام رہے اور صاحبین کہتے ہین کہ متجزی نہین ہوتا پہر امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ شریک پہیر دیوے یا استسعا کرے شریک غلام سے یا آزاد کرے غلام کو اور اگر مفلس ہو تو اوسکو شریک کا حصہ دینا نہین آتا لیکن شریک استسعا کرے یا آزاد کرے اور صاحبین کہتے ہین کہ اگر معتق غنی ہو تو شریک کا حصہ پہیر دے اور حالت مفلس مین استسعا کرے شریک غلام سے اور امام شافعی علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ اگر معتق غنی ہو تو شریک کا حصہ پہیر دیوے اور غلام اوسپر آزاد ہوجاویگا اور اگر مفلس ہے تو جسقدر آزاد ہوا سو آزاد ہے اور جو کچہ آزاد نہین ہوا سو غلام ہے اور نہ تکلیف دیا جاوے شریک ساتہہ آزاد کرنے حصے اپنی کے اور نہ استسعا کیا جاوے غلام مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ اَعْتَقَ مَمْلُوْكًا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اِخْوَةٍ لَهٗ صِغَارٍ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّقَوِّمَهٗ وَيَرْحَمَهٗ حَتّٰى تُدْرِكَ الصِّبْيَةُ فَاِنْ شَاؤُا اَعْتَقُوْا وَاِنْ شَاؤُا ضَمَّنُوْا قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِذَا كَانَ الْمُعْتِقُ مُوْسِرًا وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَاِذَا اَعْتَقَ اَحَدُهُمْ فَقَدْ صَارَ الْعَبْدُ حُرًّا كُلُّهٗ وَلَا سَبِيْلَ لِلْبَاقِيْنَ اِلٰى عِتْقِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِنْ كَانَ الْمُعْتِقُ مُوْسِرًا ضَمِنَ حِصَصَ اَصْحَابِهٖ وَاِنْ كَانَ مُعْسِرًا سَعَى الْعَبْدُ لِاَصْحَابِهٖ فِيْ حِصَصِهِمْ مِنْ قِيْمَتِهٖ ترجمہ یزید بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ اسود نے ایک غلام آزاد کیا جو کہ اوسکے اور اسکے چہوٹے بہائیون کے درمیان مشترک تہا سو کسی نے یہ حال حضرت عمرؓ سے کہا سو عمرؓ نے اوسکو حکم کیا اسکی قیمت ڈالنے کا اور پہر اوسکے مدد رہنے کا یہانتک کہ وہ لڑکے بالغ ہون پہر چاہین تو آزاد کرین حصہ اپنا اور چاہین تو آزاد کرنے والے سے اپنے حصے کا مول لیوین امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا جبکہ آزاد کرنے والا غنی ہو لیکن ہمارے قول مین تو جب ایک

شریک اپنا حصہ آزاد کر دے تو سب غلام آزاد ہو جاتا ہے اور باقیوں کو اوسکے آزاد کرنے کی طرف کوئی راہ نہیں سو اگر معتق مالدار ہو تو اپنے شریکوں کے حصوں کا ضامن ہوگا اور مفلس ہو تو سعی کرے غلام واسطے شریکوں اوسکے کے انکے حصوں میں قیمت اپنی سے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَبْدِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَيُعْتِقُ اَحَدُهُمَا قَالَ الْاٰخَرُ اِنْ شَاءَ اَعْتَقَ وَكَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا اَوْ يُضَمِّنُهٗ وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِلضَّامِنِ وَاِنْ كَانَ مُعْسِرًا اسْتَسْعَاهُ وَكَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَلَا سَبِيْلَ لَهٗ عَلٰى عِتْقِهٖ بَعْدَ عِتْقِ صَاحِبِهٖ وَقَدْ صَارَ حُرًّا حِيْنَ اَعْتَقَهٗ صَاحِبُهٗ وَاِنْ كَانَ الْمُعْتِقُ مُوْسِرًا ضَمِنَ حِصَّةَ صَاحِبِهٖ فَاِنْ كَانَ مُعْسِرًا سَعَى الْعَبْدُ فِيْ حِصَّةِ صَاحِبِهٖ لَيْسَ لَهٗ غَيْرُ ذٰلِكَ وَالْوَلَاءُ فِي الْوَجْهَيْنِ جَمِيْعًا لِلْمَوْلَى الْمُعْتِقِ الْاَوَّلِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک غلام کے حق میں کہ دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو سو ایک اپنا حصہ آزاد کر دیوے ابراہیم نے کہا کہ دوسرا شریک اگر چاہے تو اپنا حصہ آزاد کرے اور حق ورثہ اوسکے کا دونوں کے درمیان ہوگا یا اوسکو ضامن ٹھیراوے اور اس اپنا حصہ بھر لیوے اور حق ولا کا ضامن کے لیے ہوگا اور اگر مفلس ہو تو غلام سے استسعا کرے اور حق ولا کا دونوں کے درمیان ہوگا **امام محمد** نے کہا کہ یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور ہمارے قول میں سو اوسکو اوسکے آزاد کرنے کی طرف کوئی راہ نہیں بعد آزاد کرنے شریک اوسکے کے اور تحقیق وہ آزاد ہو چکا جبکہ اوسکے ساتھی نے اوسکو آزاد کیا اور اگر معتق مالدار ہو تو اپنے شریک کے حصے کا ضامن ہوگا اور اگر مفلس ہو تو سعی کرے غلام اوسکے شریک کے حصے میں اوسکے سوا اوسکے لیے اور کچھ نہیں آتا اور حق آزادی کا دونوں صورتوں میں پہلے آزاد کرنے والے مالک کے لیے ہوگا **بَابُ مَنْ اَعْتَقَ نِصْفَ عَبْدِهٖ** اگر کوئی اپنے غلام کا آدھا حصہ آزاد کرے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رح عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اَعْتَقَ الرَّجُلُ نِصْفَ عَبْدِهٖ فِيْ صِحَّتِهٖ لَمْ يُعْتَقْ مِنْهُ اِلَّا مَا عَتَقَ مِنْهُ وَيَسْعٰى فِيْمَا لَمْ يُعْتَقْ مِنْهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَاِذَا اَعْتَقَ مِنْهُ جُزْءًا قَلَّ اَوْ كَثُرَ عَتَقَ كُلُّهٗ وَلَمْ يَسْعَ لَهٗ فِيْ شَيْءٍ وَاللّٰهُ

سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی تندرستی میں اپنے
غلام کا آدھا حصہ آزاد کرے تو نہین آزاد ہوتا اوس سے مگر جو آزاد ہوا ہے یعنے آدھا غلام آزاد ہوگا
اور آدھا غلام رہے گا اور سعی کرایا جاوے غلام اوس چیز مین کہ نہین آزاد ہوئی اوس سے امام
محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور لیکن ہمارے نزدیک تو جب غلام کی ایک چیز آزاد
ہو جاوے خواہ تھوڑی ہو یا بہت تو تمام غلام آزاد ہو جاتا ہے اور نہ سعی کیجاوے اوسکے
لیے کسی چیز مین **بَابُ مَمْلُوْكٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَاتَبَ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهٗ** اگر کوئی
غلام دو آدمیون کے درمیان مشترک ہو اور ایک اپنا حصہ مکاتب کر دیوے تو اوسکا کیا حکم ہے
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ مَمْلُوْكٍ
بَيْنَ شَرِيْكَيْنِ قَالَ لَا يَجُوْزُ مُكَاتَبَةُ اَحَدِهِمَا اِلَّا بِاِذْنِ شَرِيْكِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا اوس غلام کے حق
مین کہ دو شریکون کے درمیان ہو کہا نہین جائز ہے مکاتبت ایک کی دونون مین سے مگر ساتھ
اجازت شریک اپنے کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَبْدِ يَكُوْنُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ
فَيُكَاتِبُ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهٗ قَالَ لِشَرِيْكِهٖ اَنْ يَّرُدَّ الْمُكَاتَبَةَ اِذَا عَلِمَ وَاِذَا كَانَ
الْمَمْلُوْكُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَاَرَادَ اَحَدُهُمَا اَنْ يُّكَاتِبَهٗ عَلٰى نَصِيْبِهٖ قَالَ لَا يَجُوْزُ
مُكَاتَبَتُهٗ عَلٰى نَصِيْبِهٖ اِلَّا بِاِذْنِ صَاحِبِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس غلام کے حق مین جو دو آدمیون کے درمیان مشترک ہو اور ایک اپنے حصے کی مکاتبت کر دیوے کہا جائز
ہے اسکے شریک کو پھیر دینا مکاتبت اسکی کا جب جانے اور جب غلام دو کے درمیان مشترک ہو اور ایک اپنے حصے کی مکاتبت
کرنی چاہے تو نہین جائز ہے اوسکو مکاتبت حصے اپنے کی مگر ساتھ اجازت شریک اپنے
کے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ**
مُكَاتَبَةِ الْمُكَاتَبِ مکاتب کی کتابت کا بیان **ف** مکاتب اوس غلام کو کہتے ہین
کہ اوسکا مالک اوسکو لکھدیوے کہ جب تو اسقدر روپیہ ادا کریگا تو تو آزاد ہے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رض فِي الْمُكَاتَبِ

قَالَ يَعْتِقُ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا أَدّٰى وَيُرَقُّ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا عَجَزَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت
علی نے مکاتب کو حق میں کہا کہ جسقدر بدل کتابت ادا کرے اوسقدر آزاد ہوگا اور جسقدر کے آزاد
کرنے سے عاجز ہو اوسقدر غلام رہیگا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض فِي الْمُكَاتَبِ قَالَ اِذَا اَدّٰى قِيْمَتَهٗ رَقَبَتَهٗ
فَهُوَ غَرِيْمٌ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے مکاتب کے حق میں کہا کہ جب
اپنی گردن کی قیمت ادا کرے یعنے کچھ قیمت تو وہ قرضدار ہے یعنے بعض بدل کتابت کے ادا
کرنے سے آزاد ہوجاتا ہے اور باقی قیمت اوسکے ذمہ قرض ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الْمُكَاتَبِ قَالَ هُوَ
عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِّنْ مُكَاتَبَتِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَوْلُ زَيْدٍ رض اَحَبُّ اِلَيْنَا
وَاِلٰى اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْمُكَاتَبِ مِنْ قَوْلِ عَلِيٍّ رض وَعَبْدِ اللّٰهِ رض وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَقَوْلُ عَائِشَةَ رض
فِيْمَا بَلَغَنَا وَبِهٖ نَاْخُذُ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ زید بن ثابت نے مکاتب کے حق میں کہا
کہ وہ غلام ہے جب تک کہ بدل کتابت سے اوسپر کوئی چیز باقی رہے گی یعنے جب سب روپیہ ادا کریگا
تب آزاد ہوگا یہ نہیں کہ جسقدر بدل کتابت میں سے روپیہ ادا کرے اوسقدر آزاد ہوجاوے
امام محمد نے کہا کہ زید کا قول ہمارے اور ابوحنیفہ کے نزدیک بہت بہتر ہے علیؓ اور عبد اللہ رض
کے قول سے یعنے جسقدر بدل کتابت ادا کریگا اوسقدر آزاد ہوگا اور جسقدر ادا نکرے اوسقدر
غلام رہیگا اور یہی روایت پہونچی ہمکو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے اور یہی
کو ہم لیتے ہیں مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رض وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض وَشُرَيْحٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِذَا مَاتَ
الْمُكَاتَبُ وَتَرَكَ وَفَاءً اُخِذَ مِمَّا تَرَكَ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ فَدُفِعَ اِلٰى مَوْلَاهُ
وَصَارَ مَا بَقِيَ بَعْدَهٗ لِوَرَثَةِ الْمُكَاتَبِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ اور شریحؒ کہتے تہے کہ جب غلام
مکاتب مرجاوے اور بدل کتابت کے ادا ہونیکے موافق مال چھوڑے تو اوس کے مال متروکہ
سے باقی بدل کتابت لیا جاوے اور اوسکے مالک کو دیا جاوے اور جو باقی رہے وہ مکاتب

کے وارثون کو ملیگا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَكَاتِبُوْهُمْ
اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا قَالَ عَلِمْتُمْ اَنَّ فِيْهِمْ اَدَاءً ابراہیم سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر
مین پس مکاتبت کرو انسے اگر جانو تم اونہین بہتری کہا جانو تم کہ وہ ادا کردینگے یعنے اس آیت
مین خیر سے مراد ادا کرنا اوسکا ہے محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
قَالَ اِذَا كَاتَبَ الرَّجُلُ عَبْدَيْنِ لَهٗ عَلٰى اَلْفِ دِرْهَمٍ مُكَاتَبَةً وَاحِدَةً وَجَعَلَ نُجُوْمَهَا
وَاحِدَةً قَالَ اِنْ اَدَّيَا فَهُمَا حُرَّانِ وَاِنْ عَجَزَا فَهُمَا رَدًّا فِي الرِّقِّ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَا يُعْتَقَانِ
حَتّٰى يُؤَدِّيَا جَمِيْعَ الْاَلْفِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنے دو غلاموں کو ہزار درہم پر مکاتب کرے
ایک مکاتبت یعنی دونون سے ہزار درہم پر اکٹھی کتابت کرے علیحدہ علیحدہ نہ کرے اور دونو
کے ایک قسط ٹھیراوے ابراہیم نے کہا کہ اگر دونو بدل کتابت ادا کرین تو دونو آزاد ہوجاوینگے
اور اگر ادا کرنے سے عاجز ہون تو پھر غلامی مین پھیرے جاوین ابراہیم نے کہا کہ نہین آزاد ہونگے
وہ یہانتک کہ سارا ہزار ادا کرین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ رَجُلٍ
كَاتَبَ غُلَامَيْنِ عَلٰى اَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ مَاتَ اَحَدُهُمَا اَنَّهٗ اِنْ كَانَ قَالَ اِذَا اَدَّيْتُمَا
الْاَلْفَ فَاَنْتُمَا حُرَّانِ وَاِلَّا فَاَنْتُمَا مَمْلُوْكَانِ ثُمَّ مَاتَ اَحَدُهُمَا فَاِنَّهٗ يَاْخُذُ الْحَيَّ
بِالْاَلْفِ كُلِّهَا فَاِنْ كَاتَبَهُمَا عَلَى الْاَلْفِ لَمْ يَشْتَرِطْ فَاِنَّهٗ لَا يَاْخُذُ اِلَّا بِالْحِصَّةِ
بِنِصْفِ الْاَوَّلِ بِقِيْمَةِ الْبَاقِيْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ فِيْ جَمِيْعِ الْحَدِيْثِ اِذَا
لَمْ يَشْتَرِطْ شَيْئًا فَمَاتَ اَحَدُهُمَا قُسِمَتِ الْمُكَاتَبَةُ عَلٰى قِيْمَتِهِمَا فَبَطَلَ مِنَ الْمُكَاتَبَةِ
حِصَّةُ قِيْمَةِ الْمَيِّتِ وَوَجَبَتْ عَلَى الْحَيِّ الْاٰخَرِ قِيْمَتُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا ایک مرد کے حق مین کہ اوسنے دو غلاموں کو ہزار درہم پر
کتابت کی پھر دونون مین سے ایک مرگیا کہ اگر اوسنے اون سے یہ کہا تھا کہ اگر تم دونو ہزار درہم
ادا کرو تو تم دونو آزاد ہو اور نہین تو تم دونو غلام ہو پھر دونون مین سے ایک مرگیا تو وہ اپنا سا

زندہ سی لیوی اور اگر دو نوسے ہزار پر کتابت کی اور شرط نہ کی تو وہ نہ لیوی مگر نصف حصہ پہلی کا اور قیمت باقی
کی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین تمام حدیث مین جبکہ کوئی چیز شرط نہ کی ہو اور ایک مرجاوے
تو تقسیم کیجاوے دونون کی قیمت پر سو کتابت سے میت کی قیمت کا حصہ باطل ہوگا اور دوسرے زندی
کو اپنی قیمت دینی آویگی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** الْمُكَاتَبِ يُؤْخَذُ مِنْهُ
الْكَفِيلُ اگر مکاتب سے ضامن لیا جاوے تو اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي الْكَفَالَةِ فِي الْمُكَاتَبَةِ لَيْسَتْ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ
مَالُكَ كَفَلَ لَكَ بِهِ وَكَذٰلِكَ أَنَّهُ لَوْ عَجَزَ وَقَدْ أَخَذْتَ مِنَ الْكَفَالَةِ بَعْضَ مُكَاتَبَتِهِ
رُدَّ الْمُكَاتَبُ فِي الرِّقِّ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ مَا أَخَذْتَ لِأَنَّ مَا أَخَذْتَ مِنْهُمْ فَهُوَ مِلْكٌ
لَهُمْ وَفِي رَقَبَةِ عَبْدِكَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا كَفَلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ بِالْمُكَاتَبَةِ
عَلَى مُكَاتَبِهِ وَالْكَفَالَةُ بَاطِلٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا کہ مکاتبت مین ضامن ہونا کچھ چیز نہین کہ وہ تو تیرا ہی مال ہے کہ تیرے لیے اسکا ضامن ہوا
اور اسیطرح اگر عاجز ہو اور ضامنی سے کچھ بدل کتابت لیا ہو تو مکاتب کو غلامی مین پھیرا جاوے
اور جو تو نے لیا وہ تجکو جائز نہین اسواسطے کہ جو تو نے اون سے لیا وہ اونکی ملک ہے اور تیرے
غلام کی گردن مین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ جب کوئی کسی کے مکاتب پر بدل
کتابت کا ضامن ہو تو کفالہ باطل ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** مِيرَاثِ
الْقَاتِلِ قاتل کی میراث کا بیان **ف** ارث سے مانع وہ قتل ہے کہ واجب ہوتا ہے اوسمین
قصاص یا کفارہ یعنے قتل عمد اور شبہ عمد اور قتل خطا اور جاری مجری خطا اور قتل بالتسبیب
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا يَرِثُ قَاتِلٌ مَنْ
قَتَلَ خَطَأً أَوْ عَمْدًا وَلٰكِنَّهُ يَرِثُهُ أَوْلَى النَّاسِ بِهِ بَعْدَهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ
لَا يَرِثُ مَنْ قَتَلَ خَطَأً أَوْ عَمْدًا مِنَ الدِّيَةِ وَلَا مِنْ غَيْرِهَا شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین وارث ہوتا مارڈالنے والا قتل خطا سے یا عمد سے
ولیکن وارث ہوتا ہے اسکا جو کہ اوسکے بعد سب لوگون سے نسبت کی طرف نزدیک تر ہو یعنے جو شخص
اپنے مورث کو مارڈالے وہ اوسکی میراث سے محروم رہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ

نہین وارث ہوتا قاتل کسی چیز کا مقتول سے خواہ قتل عمد ہو یا خطا روایت ہے اور نہ اوسکی دیت کا اور مال سے
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا مُسْلِمًا اگر کوئی مرجاوے
اور کوئی وارث نہ چھوڑے تو اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ لَا نَرِثُهُمْ
وَلَا يَرِثُوْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَالْكُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ يَتَوَارَثُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنِ اخْتَلَفَ
اَدْيَانُهُمْ يَرِثُ النَّصْرَانِيُّ الْيَهُوْدِيَّ وَالْيَهُوْدِيُّ الْمَجُوْسِيَّ وَلَا يَرِثُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَلَا يَرِثُوْنَهُمْ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ مشرکین آپس مین زیادہ
ترحقدار ہین ایک دوسرے کے نہ ہم اونکو وارث ہوتے ہین اور نہ وہ ہمارے وارث ہوتے ہین امام محمد
نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ مسلمان کافر کا وارث نہین ہوتا اور کافر مسلمان کا وارث نہین ہوتا
اور کفر سب ایک مذہب ہے وہ آپس مین ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہین اگرچہ مختلف ہون دین انکے
نصرانی یہودی کا وارث ہوتا ہے اور یہودی مجوسی کا اور نہ وہ مسلمانون کے وارث ہوتے ہین اور نہ
مسلمان انکے وارث ہوتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اجماع ہے سب مسلمانون کا اسپر
کہ کافر مسلمان کا وارث نہین اور اسیطرح مسلمان بھی جمہور کے نزدیک کافر کا وارث نہین ہوتا اور
بعضے صحابہ اور تابعین کہتے ہین کہ وارث ہوتا ہے اور یہی حکم ہے مرتد کا لیکن امام ابو حنیفہ
کے نزدیک جو حالت اسلام مین کمایا ہو وہ اوسکے وارثون مسلمانون کا ہے اور جو حالت کفر مین کمایا
ہو وہ بیت المال ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي النَّصْرَانِيِّ
يَمُوْتُ وَلَيْسَ لَهٗ وَارِثٌ قَالَ مِيْرَاثُهٗ لِبَيْتِ الْمَالِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے نصرانی کے حق مین کہ مرجاوے اور اسکا کوئی وارث نہ ہو
کہا اوسکی میراث بیت المال کا حق ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام
ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْوَلَدِ الصَّغِيْرِ
يَمُوْتُ وَاَحَدُ اَبَوَيْهِ كَافِرٌ وَالْاٰخَرُ مُسْلِمٌ اَنَّهٗ يَرِثُهُ الْمُسْلِمُ اَيُّهُمَا كَانَ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے چھوٹے لڑکے کے حق
مین کہ مرجاوے اور اسکے ماں باپ سے ایک کافر ہو اور ایک مسلمان کہ اوسکا وارث مسلمان ہوگا جو نسا

دونوں میں سے ہو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہو امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال
اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی الولد یکون احد والدیہ مسلما والاخر
مشرکا قال ھو للمسلم منھما قال محمد وبہ ناخذ ھو علی دین المسلم منھما ایھما
کان فان کانا کافرین جمیعا احدھما من اھل الکتاب فالولد علی دین الذی من
اھل الکتاب منھما تحل لہ مناکحتہ واکل ذبیحتہ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم
سے روایت ہے اوس لڑکے کے حق میں کہ اوسکے ماں باپ میں سے ایک مسلمان ہو اور دوسرا مشرک کہا
وہ دونوں میں سے مسلمان کے لیے ہوگا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ وہ اون دونوں میں سے مسلمان
کے دین پر ہے جو نسا انمیں سے ہو اور اگر دونو کافر ہوں اور اون میں سے ایک اہل کتاب ہو تو بچہ اوس
کے دین پر ہوگا جو دونوں میں سے اہل کتاب ہو حلال ہوگا اوسکا نکاح کرنا اوس سے اور کھانا حلال
کیے ہوئے جانور اوسکا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ ج
قال حدثنا الھیثم عن عامر الشعبی عن عبد اللہ بن مسعود رض انہ قال یا معشر
ھمدان انہ یموت الرجل منکم ولا یترک وارثا فلیضع مالہ حیث احب **قال**
محمد وبہ ناخذ اذا لم یدع وارثا فاوصی بمالہ کلہ جاز ذلک وھو قول ابی
حنیفۃ **ترجمہ** عامر شعبی سے روایت ہو کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ اے ہمدان کے گروہ
کوئی مرد تم میں سے مرتا ہے اور کوئی وارث نہیں چھوڑتا تو چاہیے کہ رکھے مال اسکا جسجگہ چاہے
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی وارث نہ چھوڑے اور اپنے سب مال کی خیرات کرنے
کی وصیت کر جاوے تو جائز ہے اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **باب** الرجل یموت
ویترک امراتہ فیختلفان فی المتاع اگر کوئی مرد مر جاوے اور اپنی عورت چھوڑے اور دونوں
اسباب میں جھگڑیں تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن
ابراھیم قال اذا مات الرجل وترک امراتہ فما کان فی البیت من متاع النساء
فھو للنساء وما کان فی البیت من متاع الرجال فھو للرجال وما کان من متاع
یکون للرجال والنساء فھو لھما لانھا ھی الباقیۃ واذا ماتت المراۃ فما کان
فی البیت من متاع الرجال فھو للرجل وما کان من متاع النساء فھو لھا وما کان

لَهُمَا جَمِيْعًا فَهُوَ لِلرَّجُلِ لِاَنَّهُ الْبَاقِيْ وَاِذَا طَلَّقَهَا فَمَا كَانَ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ
فَهُوَ لِلرَّجُلِ لِاَنَّهُ الْبَاقِيْ وَهِيَ الْخَارِجَةُ اِلَّا اَنْ تُقِيْمَ عَلٰى شَيْءٍ بَيِّنَةً فَتَاْخُذُهُ ۔ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَبِهٰذَا كُلِّهٖ يَاْخُذُ اَبُوْحَنِيْفَةَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنْ مَا كَانَ مِنْ
مَتَاعِ الرِّجَالِ فَهُوَ لِلرَّجُلِ وَمَا كَانَ مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ فَهُوَ لِلْمَرْاَةِ وَمَا كَانَ يَكُوْنُ لَهُمَا
جَمِيْعًا فَهُوَ لِلرَّجُلِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِنْ مَاتَ اَوْ طَلَّقَ اَوْ لَمْ يُطَلِّقْ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى
الْمَتَاعُ كُلُّهٗ مَتَاعُ الرَّجُلِ مَا كَانَ يَكُوْنُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ اِلَّا لِبَاسُهَا وَقَالَ
غَيْرُهٗ مِنَ الْفُقَهَاءِ مَا كَانَ يَكُوْنُ لِلرِّجَالِ فَهُوَ لِلرَّجُلِ وَمَا يَكُوْنُ لِلنِّسَاءِ فَهُوَ لِلْمَرْاَةِ وَمَا كَانَ
يَكُوْنُ لَهُمَا جَمِيْعًا فَهُوَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ زُفَرُ وَقَدْ يُرْوٰى مِنْ اِبْرَاهِيْمَ
النَّخَعِيِّ وَقَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ اَيْضًا جَمِيْعُ مَا فِي الْبَيْتِ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ غَيْرِ
ذٰلِكَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ وَقَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ اَيْضًا الْبَيْتُ بَيْتُ الْمَرْاَةِ فَمَا كَانَ مِنْ مَتَاعِ
الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَهُوَ لِلْمَرْاَةِ وَقَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ اَيْضًا يُعْطَى الْمَرْاَةُ مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ
مَا يُجَهَّزُ بِهٖ مِثْلُهَا وَجَمِيْعُ مَا بَقِيَ فِي الْبَيْتِ فَهُوَ كُلُّهٗ لِلرَّجُلِ اِنْ مَاتَ اَوْ مَاتَتْ **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد مرجاوے اور عورت چھوڑ جاوے تو گھر کا جو اسباب عورتون کا
ہو یعنے اوس نے خریدا ہو یا عرف مین اوسکی استعمال مین آتا ہو سو عورتون کا ہے اور جو اسباب مردون
کا ہو سو مردون کا ہے اور جو اسباب کہ مرد اور عورت دونو کا ہو سو وہ عورت کے لیے ہے اسواسطے کہ وہی باقی
ہے اور جب کوئی عورت مرجاوے تو جو اسباب گھر کا مردون کا ہو سو مردون کا ہے اور جو عورتون کا اسباب
ہو سو عورت کا ہے اور جو دونون کا ہو سو مرد کا ہے اسواسطے کہ وہی باقی ہے اور عورت نکلنے والی ہے مگر
یہ کہ کسی چیز پر گواہ قائم کرے تو اوسکو لیوے **امام محمد** نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے
اور ہم اوسکو نہین لیتے لیکن جو مردون کا اسباب ہو وہ مردون کا ہے اور جو عورتون کا اسباب ہو
سو عورتون کا ہے اور جو دونون کا ہو تو وہ ہر حال مین مرد کا ہوگا اگر مرجاوے یا طلاق دیوے یا نہ طلاق
دیوے اور ابن ابی لیلےٰ نے کہا کہ اسباب سب مرد کا ہے خواہ مرد کا ہو یا عورت کا یا کسی غیر کا مگر عورت
کا لباس اور اسکے غیر نے فقہا مین سے کہا کہ جو مردون کا ہو سو مردون کا ہے اور جو عورتون کا ہو سو
عورتون کا ہے اور جو دونون کا ہو تو اوسکو دونون کے درمیان آدہون آدہ تقسیم کیا جاوے اور یہی

کہا ہو زفر نے اور یہی مروی ہے ابراہیم نخعی سے اور بعضی فقہا کہتے ہین کہ گہر کا سب اسباب مردون اور عورتون وغیرہ کا اون کے درمیان آدہون آدہ تقسیم کیا جاوے اور بعضے کہتے ہین کہ گہر عورت کا ہے سو جو اسباب کہ گہر مین ہو مرد اور عورت وغیرہ کے اسباب سے سو سب عورت کا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جو اسباب ایسا ہو کہ اوسکی مانند سے عورت کو جہیز دیا جاتا ہو تو وہ عورت کو دیا جاوے اور باقی تمام اسباب کہ گہر مین ہو سو وہ سب مرد کا ہے اگر مر دمر جاوے یا عورت **باب** مِيرَاثِ الْمَوَالِي آزاد شدہ غلامون کی میراث کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ اِخْتَصَمَا اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي مَوْلًى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دفمات فَقَالَ الزُّبَيْرُ اُمِّي وَاَنَا اَرِثُهَا وَاَرِثُ مَوَالِيَهَا وَقَالَ عَلِيٌّ عَمَّتِي وَاَنَا اَعْقِلُ عَنْهَا فَجَعَلَ عُمَرُ الْمِيرَاثَ لِلزُّبَيْرِ وَجَعَلَ الْعَقْلَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ علی اور زبیر دونو حضرت عمرؓ کے پاس جہگڑتے گئے بیچ باب غلام آزاد کردہ صفیہ بنت عبدالمطلب کے کہ مر گیا تہا زبیر نے کہا کہ وہ مان میری ہے مین اوسکا وارث ہون گا اور اوسکے غلامون آزاد کردہ کا بہی وارث ہون گا اور حضرت علی نے کہا کہ وہ پہوپہی میری ہے اور مین اوسکے دیت دیتا ہون سو حضرت عمر نے میراث زبیر کے لیے گردانی اور دیت حضرت علی پر امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ الْوَلَاءُ لِلْبَنِيْنَ الذُّكُوْرِ دُوْنَ الْاِنَاثِ فَاِذَا دَرَجُوْا وَذَهَبُوْا رَجَعَ الْوَلَاءُ اِلَى الْعَصَبَةِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حق آزادی کا واسطے مذکر بیٹیون کے ہے نہ عورتون کے **ف** سو جب درج ہون یا چلے جاوین تو ولا عصبہ کیطرف پہر آویگا **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** ولا کہتے ہین حق آزادی کو یعنے جس نے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچہ چہوڑ کر مر جاوے تو اوسکا وارث آزاد کرنے والا ہے اور اگر آزاد کرنیوالا پہلے مر گیا ہو تو اوسکا بیٹا اوس غلام کے مال کا وارث ہوگا اور آزاد کرنے والے کی بیٹی اوسکی وارث نہین ہوگی اسواسطے کہ عصبہ مرد ہی ہوتے ہین عورتین نہین ہوتین اگر بیٹے نہون تو ولا اصحاب فروض کیطرف پہر آوے گا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا

اَبُوحَنِیفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَیْسٍ الْھَمْدَانِیُّ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ الذِّمَّۃِ فَاَسْلَمَ
عَلٰی یَدَیِ ابْنِ عَمِّ مَسْرُوْقٍ وَتَوَلَّاہُ فَمَاتَ وَتَرَکَ مَالًا فَانْطَلَقَ مَسْرُوْقٌ فَسَاَلَ عَبْدَ اللّٰہِ
بْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ مِیْرَاثِہٖ فَاَمَرَہٗ بِاَکْلِہٖ ترجمہ محمد بن قیس سے روایت ہو کہ ایک مرد اہل ذمہ سے
آیا اور ابن عم مسروق کو ہاتھہ پر اسلام لایا اور اسکو اپنے ولی بنایا پھر وہ مرگیا اور مال چھوڑا سو مسروق
چلا اور عبداللہ بن مسعود سے اوسکی میراث کا حکم پوچھا سو حکم کیا اوسکو ساتھہ کہانے اوسکے یعنے
اوسکی میراث کا کہانا درست ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ
قَالَ اِذَا تَوَلَّاکَ الرَّجُلُ مِنْ اَھْلِ الذِّمَّۃِ فَعَلَیْکَ عَقْلُہٗ وَلَکَ مِیْرَاثُہٗ وَلَہٗ اَنْ یَّتَحَوَّلَ
بِوَلَایَتِہٖ مَا لَمْ یُعْقَلْ عَنْہُ فَاِذَا عَقَلْتَ عَنْہُ فَلَیْسَ لَہٗ اَنْ یَّتَحَوَّلَ بِوَلَایَتِہٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی کافر
ذمی تجھہ کو اپنا والی ٹھیراوے تو تجھہ پر دیت اوسکی اور تیرے لیے ہے میراث اوسکی اور جائز ہے
اوسکو پھیرنا ولایت اپنی سے جب تک کہ اوسکی دیت نہ دیجاوے اور جب تونے اوسکی دیت دی تو
نہین جائز ہے اوسکو پھیرنا ولایت اپنی سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** مِیْرَاثِ الْمُتَلَاعِنَیْنِ وَابْنِ الْمُلَاعِنَۃِ دو لعان کرنے والون
کی میراث اور لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی میراث کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَاَتَہٗ فَالْتَعَنَ اَحَدُھُمَا تَوَارَثَا مَا لَمْ
یَلْتَعِنِ الْاٰخَرُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ یَتَوَارَثَانِ مَا لَمْ یَتَلَاعَنَا جَمِیْعًا وَیُفَرِّقُ السُّلْطَانُ
بَیْنَھُمَا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت
کو حرامکاری کی تہمت لگاوے اور دونون مین ایک لعان کرے تو وہ دونو آپس مین وارث ہون گے
جب تک کہ دوسرا لعان نہ کرے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ وہ دونون ایک دوسرے
کے مالک ہونگے جب تک کہ دونون نہ لعان کرین اور حاکم اونکے درمیان تفریق کرے اور یہی ہے قول
امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ
مِیْرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعِنَۃِ اِذَا کَانَتِ الْاُمُّ وَوَلَدُھَا وَرَثَتُہٗ فَعَلَی الْمِیْرَاثِ وَاِنْ کَانَتِ الْاُمُّ وَحْدَھَا
فَلَھَا الْمِیْرَاثُ کُلُّہٗ وَاِنْ مَاتَتْ اُمُّہٗ ثُمَّ مَاتَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاَجْعَلُ ذَوِیْ قَرَابَتِہٖ مِنْ اُمِّہٖ

كانهم وارثوا امه كانها هي التي ماتت ان كان اخا فله المال كله وان كانت اختا فلها النصف وان كان اخا واختا فالثلثان للاخ وللاخت الثلث وان كانت اختين فلهما الثلثان قال محمد وبه ناخذ في قوله اذا ورثته امه وولدها وفي قوله اذا ورثته الام خاصة واما ما سوى ذلك فلسنا ناخذ به ولكنا نقول اذا ماتت الام نظر الى اقربهم من ابن الملاعنة فجعلنا له المال فان كانت القرابة واحدة فعلى القرابة وان ترك اخا واختا فهو بمنزلة رجل غير ابن الملاعنة وان ترك اخاه لامه واخته لامه ولم يترك وارثا غيرهما ولا عصبة فالمال بينهما نصفان وهذا كله قول ابي حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی میراث کی حق میں کہا کہ جب ماں اور اسکا بیٹا ہو تو دو تہائی مال کی وارث ہوگی اور اگر فقط ماں ہے ہو تو سب مال کی وارث ہوگی اور اگر اوسکی ماں مرجاوے پھر اوسکے بعد وہ بھی مرجاوے تو گردان تو ماں کی قرابت والوں کو گویا کہ اوسکی ماں کے وارث ہین گویا کہ وہی مری ہے اگر بھائی ہو تو اوسکو کل مال ملے گا اور اگر بہن ہو تو اوسکو آدھا مال ملیگا اور اگر ایک بھائی اور ایک بہن ہو تو دو تہائی بھائی کو ملے گی اور ایک تہائی بہن کو اور اگر دو بہنین ہون تو دونون کو دو تہائی ملے گی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین جبکہ وارث ہو اوسکو ماں اوسکی اور لڑکا اوسکا اور جبکہ صرف اوسکی ماں اوسکے وارث ہو اور اسکے سوای اور حکم کو ہم نہین لیتے ولیکن ہم کہتے ہین کہ اگر ماں مرجاوے اور اوسکے بعد ابن ملاعنہ مرجاوے تو دیکھا جاوے گا جو ابن ملاعنہ کے نزدیک سب لوگون سے زیادہ قریب ہو اوسکو سب مال دیا جاویگا اور اگر صرف قرابت ایک ہو تو قرابت کے موافق اوسکو دیا جاوے اور اگر ایک بھائی اور ایک بہن چھوڑے تو وہ بجای مرد غیر ابن ملاعنہ کے ہے اور اگر اپنا ایک بھائی اور ایک بہن چھوڑے جو اوسکو ماں مین شریک ہون اور اونکے سوا سے نہ کوئی وارث چھوڑے اور نہ عصبہ تو سب مال دونون کے درمیان آدھون آدھ تقسیم ہوگا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال في ابن المتلاعنين يموت ويترك امه واخاه واخته لامه قال ابراهيم لهما الثلث وما بقي لامه قال

محمد ولسنا ناخذ بهذا ولكن لهما وللام السدس وما بقي فهو رد على ثلاثة اسهم على قدر مواريثهم وهذا قياس قول عبد الله بن مسعود لانه كان لا يرد على الاخوة من الام مع الام وكان علي يرد عليهم على مواريثهم فبقول علي بن ابي طالب ناخذ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مرد اور عورت لعان کرنے والوں کے بیٹے کو حقیقی جو مر جاوے اور اپنی ماں اور بھائی اور بہن اخیافی چھوڑے ابراہیم نے کہا کہ بھائی اور بہن کو وہ تہائی مال کی ہے اور جو باقی رہے سو ماں کا ہے امام محمد نے کہا کہ ہم اوسکو نہیں لیتے ولیکن دونوں کو ایک تہائی ملیگی اور ماں کو چھٹا حصہ ملیگا اور جو باقی رہے سو انکے حصوں کے موافق اونپر رد کیا جاویگا اور یہی قیاس عبد اللہ بن مسعود کا ہے اسواسطے کہ وہ اخیافی بھائیوں پر ماں کے ساتھہ رد نکرتے تھے اور حضرت علی اونکے حصوں کے موافق اونپر رد کرتے تھے سو ہم حضرت علی کے قول کو لیتے ہیں محمد قال ح

ح اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال

الامّ عصبة من لا عصبة له اذا ترك ابن الملاعنة امه كان المال لها فاذا لم يترك امه نظر الى من يرث امه فهو يرثه قال محمد واما في قولنا فاذا ترك امه لم يترك غيرها ممن يرث ممن له سهم فالمال لها وان لم تكن له ام حية ولا ذو سهم فالمال لاقرب الناس من ابن الملاعنة ولا ينظر في هذا الى من كان يرث امه وهذا كله قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ماں عصبہ ہے اوسکی جسکا کوئی عصبہ نہیں جب ملاعنہ کا بیٹا اپنی ماں چھوڑ مرے تو سب مال اوسکو ملیگا اور اگر ماں نہ ہو تو جو ماں کے وارث ہیں وہ اوسکے وارث ہوں گے امام محمد نے کہا کہ لیکن ہمارے قول میں تو جب ماں کو چھوڑے اور اسکے سوا اور کوئی وارث حصہ دار نہ چھوڑے تو سب مال ماں کو ملیگا اور اگر اوسکی ماں بھی زندہ نہ ہو اور نہ کوئی اصحاب فروض میں سے ہو تو مال اسکو ملیگا جو ابن ملاعنہ کے نزدیک سب لوگوں سے قریب ہو بقدر قرابت ملاعنہ کے اور اسمیں ماں کے وارثوں کی طرف خیال نہ کیا جاویگا اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال ابن الملاعنة عصبته عصبة امه اذا ترك امه كان لها المال قال محمد يكون لها المال اذا لم يترك وارثا غيرها وانما تفسير قوله عصبته عصبة امه في العقل هم الذين يعقلون عنه فاما الميراث فيرثه اقرب الناس منه على قدر القرابة من الملاعنة وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ابن ملاعنہ کا عصبہ وہ ہے جو

اوسکی ماں کا عصبہ ہے جب اپنی ماں چھوڑکر مرے تو سب مال اوسکو ملیگا امام محمد نے کہا کہ سب مال ماں کو ملیگا جبکہ اوسکے سوا اور کوئی وارث نہ ہو اور ماں کے عصبہ سے مراد وہ ہے جو کہ اوسکی دیت دے یعنے اوسکی ماں کے عصبہ اوسکی دیت دینگے اور اوسی میراث سے وارث ہوگا ابن ملاعنہ کا وہ شخص کہ سب لوگوں سے اوسکو قریب ہو موافق قرابت کے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب العمرٰی**

عمرے کا بیان **ف** عمری اوسکو کہتے ہین کہ ایک شخص اپنا مکان کسیکو دے اس طرح سے کہ مین نے تجھکو یہ مکان تیری عمر تک دیا یہ جائز ہے اور جب تک وہ زندہ رہے یہ اس سے لے نہین سکتا رہا یہ کہ بعد اوسکے اسکے وارثون کو پہونچتا ہے یا نہین اسمین اختلاف ہے اور تفصیل اوسکی یہ ہے کہ یہ کہنا تین طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ مالک کہے یہ کہ مکان تیرا ہے اور مین نے تجھکو دیا جب تک کہ تو زندہ رہے اور جب تو مریگا تو تیرے وارثون اور اولاد کا ہوگا اوسمیں سب علما کا اتفاق ہے کہ یہ ہبہ ہے اور مالک کی ملک سے وہ مکان نکل جاتا ہے اور جسکو دیا اوسکے ملک مین آجاتا ہے اور اسکے بعد اوسکے وارث مالک ہوتے ہین اور دوسری یہ کہ مطلق کہے کہ یہ مکان تیرا ہے تیرے مدت عمر تک جمہور کے نزدیک اوسکا حکم بھی پہلے کا سا ہے اور بعض کے نزدیک اسکے مرنے کے بعد اوسکے وارثون کو نہین پہونچتا ہے بلکہ اصل مالک کیطرف رجوع کرجاتا ہے اور تیسرے یہ کہ کہے کہ یہ مکان تیرے لیے ہے تیری مدت عمر تک اور اگر تو مرے تو میرے ملک اور میرے وارثون کے ملک مین ہوگا صحیح یہ ہے کہ یہ بھی پہلے کا حکم رکھتا ہے اور یہ شرط فاسد ہے نزدیک حنفیہ کے اور امام احمد کے نزدیک اسطرحکا عمری فاسد ہے اور امام مالک کے نزدیک عمری سب صورتون مین مالک کرنا منافع کا ہے نہ اصل چیز کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ مَنْ اُعْمِرَ شَیْئًا فَهُوَ لَهٗ حَیَاتَهٗ وَلِعَقِبِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ وَلَا یَکُوْنُ مِنْ ثُلُثِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ یَعْنِیْ وَلَا یَکُوْنُ مِنْ ثُلُثِ الْمُعْمِرِ الْاَوَّلِ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو شخص کہ کیا گیا عمری تو وہ واسطے اوسکے ہے اوسکے جینے تک اور واسطے وارثون اوسکے کے ہے بعد اوسکے اور نہ ہوگا ثلث اول عمری کرنے والی کی سے یعنے اوسکی تہائی سے شمار نہ ہوگا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا مِلَالٌ مِنْ وَهْبِ بْنِ کَیْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَنَتِ الْعُمْرٰی فِی الْمَدِیْنَۃِ فَصَعِدَ النَّبِیُّ

صلی اللہ علیہ وسلم المنبر فقال ایہا الناس احبسوا علیکم اموالکم ولا تہلکوہا
فانہ من اعمر شیئا فی حیاتہ فہو للذی اعمر بعد موتہ **قال محمد** وبہ ناخذ
وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عمری کرنا مدینے مین عام ہوا سو حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر چڑہے اور فرمایا کہ اے لوگو روک رکہو اپنے مال پاس اپنے اور نہ خراب
کرو اون کو پس تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص عمری دیا گیا کوئی چیز زندگی اپنی مین تو وہ چیز اوسیکی
ہوئی جسکو عمری دیا گیا بعد مرنے اوسکے کے یعنی مرنے کے بعد اوسی کے وارثون کو ملیگی امام
محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ
قال حدثنا حبیب بن ابی ثابت عن عبد اللہ بن عمر قال کنت عندہ قاعدا اذ
جاءہ اعرابی فسالہ عن العمری فاخبرہ انہا میراث للذی ہی فی یدیہ ترجمہ
حبیب سے روایت ہے کہ مین عبد اللہ بن عمر کے پاس بیٹہا تہا کہ ناگاہ اوسکے پاس ایک گنوار آیا اور اس نے
عمری کا حکم پوچہا سو خبر دی اوسکو عبد اللہ نے کہ وہ میراث ہے اوسکی جسکے ہاتہ مین ہے یعنے جسکو عمری
ملا اوسکے وارث اوسکو مالک ہونگے **باب** میراث الحمیل والولد الذی یدعیہ
رجلان اوٹہائی لڑکے کی میراث کا بیان اور اوس لڑکے کی میراث کا بیان جسکا دو آدمی دعوے
کرین **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن المجالد بن سعید عن عامر الشعبی قال
کتب عمر بن الخطاب رض ان لا یورث الحمیل الا ان تقیم بینۃ وبہ ناخذ **قال محمد**
والحمیل امرأۃ تسبی معہا صبی تحملہ فتقول ہو ابنی فلا یکون ابنہا بقولہ
الا ببینۃ وتقبل علی ولادتہا شہادۃ امرأۃ حرۃ مسلمۃ وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ
شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ نہ وارث کیا جاوے اوٹہایا ہوا لڑکا مگر یہ کہ عورت گواہ قائم
کرے اور اسیکو ہم لیتے ہین امام محمد نے کہا کہ حمیل ایک عورت ہے کہ قیدی پکڑی آوے اور ساتہ
اوسکا ایک لڑکا ہو جسکو وہ اوٹہائے ہوئے ہو سو وہ عورت کہے کہ یہ میرا بیٹا ہے سو وہ اسکا بیٹا نہ
ہوگا مگر ساتہ گواہ کے اور قبول کی جاوے اوسکی ولادت پر گواہی ایک عورت آزاد مسلمان کی
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد
عن ابراہیم انہ قال فی رجلین یدعیان الولد انہ ابنہما یرثہما ویرثانہ وہو

لِلْبَاقِي بِرَبِّهِمَا مِنْهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے دو مردوں کو حق میں کہا جو ایک لڑکے کا دعویٰ کریں کہ وہ اون کا بیٹا ہے اور
وہ اون دونو کا وارث ہوگا اور وہ اوسکے وارث ہوں گے اور وہ دو سطح اوسکے ہے جو دونوں میں سے
باقی رہے اور وہ اسکا وارث ہوگا ان میں سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْوَلَدِ وَمَنْ يُجْبَرُ عَلَى النَّفَقَةِ** کون زیادہ حقدار
ہے ساتھ بچے کے اور کون جبر کیا جاوے کھانے کپڑے میں مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْوَلَدُ لِأُمِّهِ حَتَّى يَسْتَغْنِيَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا اسْتَغْنَى
الصَّبِيُّ عَنْ أُمِّهِ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ فَالْأَبُ أَحَقُّ بِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ
أَمَّا الذَّكَرُ فَهِيَ أَحَقُّ بِهِ حَتَّى يَأْكُلَ وَحْدَهُ وَيَشْرَبَ وَحْدَهُ وَيَلْبَسَ وَحْدَهُ ثُمَّ
أَبُوهُ أَحَقُّ بِهِ وَأَمَّا الْجَارِيَةُ فَأُمُّهَا أَحَقُّ بِهَا حَتَّى تَحِيضَ ثُمَّ أَبُوهَا أَحَقُّ بِهَا وَلَا خِيَارَ
فِي ذَلِكَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا فَإِنْ تَزَوَّجَتِ الْأُمُّ فَلَا حَقَّ لَهَا فِي الْوَلَدِ وَالْجَدَّةُ أُمُّ الْأُمِّ
تَقُومُ مَقَامَهَا فَإِنْ كَانَ لِلْجَدَّةِ زَوْجٌ فَكَانَ هُوَ الْجَدُّ لَمْ تَحْرُمِ الْوَلَدَ لِمَكَانِ زَوْجِهَا
فَإِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ غَيْرُ الْجَدِّ فَلَا حَقَّ لَهَا فِي الْوَلَدِ وَالْجَدَّةُ أُمُّ الْأَبِ أَحَقُّ مِنْهَا
إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا زَوْجٌ وَهُوَ الْجَدُّ لَمْ تَحْرُمْ أَيْضًا الْوَلَدَ لِمَكَانِ زَوْجِهَا وَإِنْ كَانَ زَوْجُهَا
غَيْرَ الْجَدِّ فَلَا حَقَّ لَهَا فِي الْوَلَدِ وَهَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا کہ لڑکا ماں کا ہے یہاں تک کہ بے پرواہ ہو اپنی ماں سے کھانے پینے میں سو اسکا باپ اوسکا
زیادہ حقدار ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور بچہ اگر لڑکا ہو تو اوسکی بہت حقدار ہے ماں ساتھ اوسکے
یہاں تک کہ اکیلا کھاوے اور اکیلا پیوے اور اکیلا پہنے پھر اسکا باپ زیادہ حقدار ہے ساتھ اوسکے اور اگر لڑکی ہو سو اوسکی ماں زیادہ حقدار ہے یہاں تک کہ
باپ اوسکا زیادہ حقدار ہے اور نہیں ہے اختیار اسمیں واسطے کسی کے اون دونوں میں سے اور اگر ماں نکاح
کرے تو اوسکو بچے کا حق نہیں اور نانی اماں کی ماں قائم مقام ہے ماں کے سو اگر نانی کا خاوند
ہو اور وہ نانا ہو تو نہ محروم ہوگی بچے سے واسطے سبب خاوند اونکے کے اور اگر ہو اوسکا خاوند سوا اسکے
نانے کے یعنی نانا حقیقی مر گیا پھر دوسرے خاوند سے نکاح کیا تو اوسکو بچے کا حق نہیں اور دادی
باپ کی ماں اوسکی زیادہ حقدار ہے اگر اسکا خاوند نہ ہو اور اگر اسکا خاوند ہو اور وہ دادا ہو تو

تو بھی بچے سے محروم نہ ہوگی واسطے سبب جدا وند اپنے کے اور اگر اسکا خاوند دادا کا غیر ہو تو اسکو بچے کا حق نہیں اور یہ سب قول ابوحنیفہ کا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اُجْبِرَ عَلَى النَّفَقَةِ كُلُّ ذِيْ رَحِمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ہر ناتیدار کھانے کپڑے پر جبر کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں **بَابُ** هِبَةِ الْمَرْاَةِ لِزَوْجِهَا وَالزَّوْجِ لِامْرَاَتِهٖ اگر کوئی عورت اپنے خاوند کو کوئی چیز ہبہ کردے یا خاوند اپنی عورت کو تو اسکا حکم مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الزَّوْجُ وَالْمَرْاَةُ بِمَنْزِلَةِ الْقَرَابَةِ اَيُّهُمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهٖ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ خاوند اور عورت دونو بجای قرابت کے ہیں جو نسا انمین سے کوئی چیز اپنے ساتھی کو ہبہ کرے تو نہیں جائز ہے اسکو رجوع کرنا بیچ اوسکے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** الْاَيْمَانِ وَالْكَفَّارَاتِ فِيْهَا قسمون اور کفارون کا بیان **ف** قسم تین قسم ہے ایک غموس کہلاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ قسم کھاوے امر گذشتہ پر یا حال پر جھوٹ قصداً جیسے کہے قسم ہے مینے یہ کام کیا تہا یا نہ کیا تہا یا فلانے کے مجہ پر ہزار درہم ہین یا نہین اور واقع مین وہ کہتا اسکا جھوٹ ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہے کہ قسم کھانیوالا گنہ گار ہوتا ہے توبہ کرے اور اسمین کفارہ نہین اور دوسری لغو ہے اور وہ یہ ہے کہ قسم کہاوی امر ماضی یا حال پر اوس حال مین کہ وہ گمان کرے کہ وہ اسطرح ہے اور واقع مین ایسا نہو جیسے کہے واللہ مین نے اسطرح ..... اور حالانکہ نہ کیا تہا اور حکم اسکا یہ ہے کہ امید ہے کہ قسم کہانے والا ماخوذ نہ ہوگا تیسری منعقدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ قسم کہاوے ایک کام کے کرنے پر یا نہ کرنے پر زمانے آیندہ مین اور حکم اسکا یہ ہے کہ اوسمین کفارہ وجب ہوتا ہے اگر خلاف قسم کرے اور منعقدہ مین بعضے قسم ایسے ہین کہ اون کا پورا کرنا وجب ہے جیسے قسم کہاوے کہ مین ظہر کی نماز نہین پڑہون گا یا نماز کرون گا تو اون کا پورا کرنا وجب ہے اور خلاف کرنا درست نہین اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ بردہ آزاد کرے یا دس مسکینون کو کہانا کہلا دے یا دس کو لباس دیوے اور اگر تینون مین سے ایک بہی ادا نہ ہوسکے تو تین روزے رکہے پے درپے

محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اقسم واقسم بالله واشهد واشهد بالله واحلف واحلف بالله وعلی عهد الله وعلی ذمة الله وعلی نذر وعلی نذر الله وهو یهودی وهو نصرانی وهو مجوسی وهو بری من الاسلام کل هذا یمین یکفرها اذا حنث **قال محمد** وبهذا کله ناخذ وهو قول ابی حنیفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی کہے کہ میں قسم کھاتا ہوں یا اللہ کی قسم کھاتا ہوں یا گواہی دیتا ہوں یا اللہ پاک کے ساتھ گواہی دیتا ہوں یا قسم کھاتا ہوں یا اللہ کی قسم کھاتا ہوں یا کہے کہ مجھپر اللہ کا عہد ہے یا اللہ کا ذمہ ہے یا مجھپر نذر ہے یا اللہ کی نذر ہے اور وہ یہودی ہے یا نصرانی ہے یا مجوسی ہے یا دین اسلام سے بیزار ہے تو یہ سب قسم ہے اگر توڑے تو کفارہ دیوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم فی کفارة الیمین اطعام عشرة مساکین لکل مسکین نصف صاع من بر والکسوة وهو ثوب او تحریر رقبة فمن لم یجد فصیام ثلثة ایام **قال محمد** وبهذا کله ناخذ والایام الثلثة متتابعات لا یجزئه ان یفرق بینهن لانها فی قراءة ابن مسعود فصیام ثلثة ایام متتابعات وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے قسم کے کفارے میں کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلاوے ہر مسکین کو دو سیر گیہوں دیوے یا لباس دیوے اور وہ کپڑا ہے یا ایک گردن آزاد کرے اور جو نہ پاوے تو تین روزے رکھے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور تین دن پے در پے ہیں انکو درمیان جدا ای کرنی درست نہیں اسوسطے کہ ابن مسعود کی قرارت میں متتابعات کا لفظ آیا ہے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اذا اردت ان تطعم فی کفارة الیمین فغداء وعشاء **قال محمد** وبہ ناخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو قسم کے کفارے میں کھانا کھلانا چاہے تو صبح و شام دونوں وقت کھلا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** ما یجزئ فی کفارة الیمین من التحریر قسم کے کفارے میں کس غلام کا آزاد کرنا کافی ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم

قَالَ لَا یُجْزِیُ الْمُکَاتَبُ وَلَا اُمُّ الْوَلَدِ وَلَا الْمُدَبَّرُ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْکَفَّارَاتِ وَیُجْزِیُ الصَّبِیُّ وَالْکَافِرُ فِی الظِّهَارِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا کُلِّهٖ نَاْخُذُ اِلَّا فِیْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ اَلْمُکَاتَبُ اِذَا لَمْ یُؤَدِّ شَیْئًا مِّنْ مُّکَاتَبَتِهٖ حَتّٰی یُعْتِقَهٗ مَوْلَاهُ عَنْ کَفَّارَتِهٖ اَجْزَاهُ ذٰلِکَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین جائز ہے آزاد کرنا مکاتب کا اور نہ ام ولد کا اور نہ مدبر کا کسی چیز مین کفارون سے اور کافی ہے آزاد کرنا لڑکے کا اور کافر کا ظہار کے کفارے مین **امام محمد** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین مگر ایک حکم مین کہ اگر مکاتب نے بدل کتابت مین سے کوئی چیز ادا نہ کی ہو اور اسکا مالک اسکو کفارے مین آزاد کر دیوے تو درست ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ الْاِسْتِثْنَاءِ فِی الْیَمِیْنِ قسم مین انشاءاللہ کہنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰی **ترجمہ** عبدالرحمن سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ جو کوئی قسم کہاوے کسی چیز پر اور کہے انشاءاللہ یعنے متصل قسم کے تو وہ مستثنا ہو گیا یعنی اسکی قسم منعقد نہین ہوتی

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ یَّمِیْنِهٖ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو قسم کہاوے کسی چیز پر اور کہے انشاءاللہ تو وہ اپنی قسم سے نکلا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جَمِیْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَیْهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** فَبِهٰذَا کُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ فِی الْاَیْمَانِ کُلِّهَا اِذَا کَانَ قَوْلُهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَوْصُوْلًا بِکَلَامِهٖ قَبْلَ کَلَامِهٖ اَوْ بَعْدَ کَلَامِهٖ **ترجمہ** سعید بن جمیل سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ جو کوئی قسم کہاوے کسی چیز پر پس کہے انشاءاللہ تو اسپر حنث نہین یعنے اگر انشاءاللہ قسم کے متصل کہے تو نہ وہ قسم ہوتی ہے اور نہ اوسکے توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے **امام محمد** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا سب قسمون مین جبکہ انشاءاللہ اوسکی کلام یعنے قسم کے ساتھ متصل ہو قسم سے پہلے ہو یا پیچھے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ الْاِسْتِثْنَاءُ اِذَا کَانَ مُتَّصِلًا وَّاِلَّا فَلَا شَیْءَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا کُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَذٰلِکَ یُجْزِئُهٗ اِنْ لَّمْ یَرْفَعْ بِهٖ صَوْتَهٗ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر انشاء اللہ قسم کے متصل ہو تو کوئی چیز نہیں یعنی وہ قسم نہیں
ہوئی امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا اور اسکو انشاء اللہ کہنا
کافی ہے اگرچہ اپنی آواز اوسکے ساتھ بلند نہ کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ اِذَا حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِالْاِسْتِثْنَاءِ فَقَدِ اسْتَثْنٰى **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب اپنی دونوں لبیں انشاء اللہ
کے ساتھ ہلا دے تو اوس نے انشاء اللہ کہا امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ
قَالَ لِامْرَاَتِهٖ اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا كَانَ اِسْتِثْنَاءُهٗ مَوْصُوْلًا بِيَمِيْنِهٖ قَدَّمَهٗ اَوْ اَخَّرَهٗ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنی عورت سے کہا کہ تو طلاق والی
ہے انشاء اللہ ابراہیم نے کہا کہ یہ کچھ چیز نہیں اور اوسپر طلاق نہیں پڑی امام محمدؒ نے کہا
کہ اسکو ہم لیتے ہیں جب کہ انشاء اللہ قسم کے متصل ہو اوس سے پہلے ہو یا پیچھے اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہؒ کا **ف** اور اسیطرح انشاء اللہ متصل کہنا مانع ہوتا ہے منعقد ہونے تمام عقود
کے سے اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہؒ کا اور اکثر علما کا اور حد متصل کی یہ ہے کہ اور کلام میں
مشغول نہ ہو جب قسم کے بعد اور کلام میں مشغول ہوا تو متصل نہ ہوا یہ منفصل ہے **بَابُ**
النَّذْرِ فِي الْمَعْصِيَةِ گناہ کی نذر ماننے کا بیان **ف** نذر اوسکو کہتے ہیں کہ واجب کرے اپنے
نفس پر اوس چیز کو کہ نہیں واجب بعض علما نے لکھا ہے کہ اجماع ہے سب مسلمانوں کا اوسپر
کہ صحیح ہے ماننا نذر کا اور واجب ہے پورا کرنا اوسکا اگر ہو نذر طاعت اور اگر نذر گناہ ہو تو منعقد
نہیں ہوتی نزدیک جمہور علما کے لیکن امام اعظمؒ کے نزدیک لازم آتا ہے اسمین کفارہ قسم کا
اور خدا کے سوائے اور کسی کی نذر ماننی درست نہیں نہ کسی نبی کی نہ ولی نہ فرشتے کی نہ اور کسی کی
جیسے بحرالرائق میں لکھا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ قَالَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَ

هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
نہیں جائز پورا کرنا نذر کا گناہ مین اور اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے یعنے اگر نذر مانے کہ اگر میرا
یہ کام ہو تو مین مثلاً نماز نہ پڑہونگا یا ماں باپ سے کلام نہ کرونگا تو اوسکا پورا کرنا درست نہین
اور لازم آتا ہے اسمین کفارہ قسم کا جو کہ پہلے مذکور ہوا امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ الشَّعْبِيَّ
يَقُولُ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ مَعْصِيَةٍ فَلْيَرْجِعْ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَأْخُذُ بِالْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَمِنْ ذٰلِكَ أَنْ يَحْلِفَ الرَّجُلُ
أَنْ لَا يُكَلِّمَ أَبَاهُ أَوْ أُمَّهُ أَوْ أَنْ لَا يَحُجَّ وَلَا يَتَصَدَّقَ وَنَحْوُ ذٰلِكَ مِنْ أَنْوَاعِ الْبِرِّ فَلْيَفْعَلِ
الَّذِي حَلَفَ أَنْ لَا يَفْعَلَ وَلْيُكَفِّرْ يَمِينَهُ أَلَا تَرَى أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى جَعَلَ
الظِّهَارَ مُنْكَرًا مِنَ الْقَوْلِ وَزُورًا وَجَعَلَ فِيهِ الْكَفَّارَةَ فَكَذٰلِكَ هٰهُنَا وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ عامر شعبی نے کہا کہ نہین جائز پورا کرنا نذر کا بیچ گناہ
کے جو کوئی گناہ کی چیز پر قسم کہا وے تو چاہیے کہ پہر جاوے اور اوسپر کفارہ نہین امام محمدؒ
نے کہا کہ اوسکو ہم نہین لیتے لیکن ہم پہلی حدیث کو لیتے ہین کہ لازم آتا ہے اوسمین کفارہ
قسم کا اور اسی قبیل سے ہے کہ قسم کہا وے مرد اسکی کہ اپنی ماں یا باپ سے کلام نہ کرونگا یا نہ
حج کرونگا اور نہ خیرات کرونگا اور مانند اسکے اقسام نیکی سے تو چاہیے کہ کرے جسکی نہ کرنے
کی قسم کہائے اور اپنی قسم کا کفارہ دے کیا نہین دیکہتا تو کہ خدا تعالی نے ظہار کو بری بات
اور جہوٹ ٹہیرایا اور اسمین کفارہ گردانا پس اسیطرح گناہ کی قسم اور نذر مین بہی کفارہ دینا لازم
ہے اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے **بَابُ الْخِيَارِ فِي الْكَفَّارَةِ وَالَّذِي يَجْعَلُ**
مَالَهُ فِي الْمَسَاكِينِ کفارہ مین اختیار کا بیان اور وہ شخص کہ اپنا مال مسکینوں مین گردانے
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ
مِنْ قَوْلِهِ فَصَاحِبُهُ فِيهِ بِالْخِيَارِ أَيَّ ذٰلِكَ شَاءَ فَعَلَ يَعْنِي فِي الْكَفَّارَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهِ نَأْخُذُ وَمِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ
أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَأَيَّ هٰذِهِ الْكَفَّارَاتِ

كَفَّرَ بِهَا يَمِيْنَهُ أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ وَلَا يُجْزِئُهُ الصَّوْمُ مَا دَامَ يَجِدُ بَعْضَ هٰذِهِ الْكَفَّارَاتِ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ وَلَمْ يُخَيِّرْهُ فِي الصَّوْمِ كَمَا خَيَّرَهُ فِيْ غَيْرِهٖ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جس جگہہ قرآن مین کفارے مین اَوْ کا لفظ آیا ہے تو اوسکے صاحب کو اختیار ہے جو نسا کفارہ چاہے دیوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور اسی قبیل سے ہے خدا کا قسم کے کفارے مین فرمانا کہ کھلانا دس محتاجون کو بیچ کا کھانا جو دیتے ہو تم اپنے گھر والون کو یا اون کو کپڑا دینا یا گردن آزاد کرنی سو ان کفارون مین سے جو نسا کفارہ اپنی قسم سے دے اوسکو کافی ہوگا اور نہین کافی اوسکو روزہ رکھنا جب تک کہ ان کفارون مین سے کسی کی طاقت رکھتا ہو اسواسطے کہ خدا تعالیٰ فرماتا کہ جو نہ پاوے تو روزہ تین دن کا ہے اور جیسے کہ اوسکو ان کفارون مین اختیار دیا اور ویسے روزے مین اختیار نہیں دیا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ مَالَهُ فِي الْمَسَاكِيْنِ صَدَقَةً فَلْيَنْظُرْ مَا يَسَعُهُ وَيَسَعُ عِيَالَهُ فَلْيُمْسِكْهُ وَيَتَصَدَّقْ بِالْفَضْلِ فَإِذَا أَيْسَرَ تَصَدَّقَ بِمِثْلِ مَا أَمْسَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنا سب مال مسکینون مین خیرات کردیوے تو چاہیے کہ نظر کرے اس چیز کو کہ اسمین اسکا اور اسکو بال بچون کا گذارہ ہو بس چاہیے کہ اسقدر مال روک رکھے اور جو زیادہ ہو اوسکو خیرات کرے پھر جب میسر ہو تو جسقدر مال روکا تھا اسقدر خیرات کرے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ مَنْ جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَشْيَ جو کوئی اپنی جان پر پیادہ چلنا واجب کرے یعنے نذر ماننے کہ پیادہ پا خانہ کعبے کو چلون گا اوسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ قَالَ فِيْمَنْ جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَشْيَ فَمَشٰى بَعْضًا وَرَكِبَ بَعْضًا قَالَ يَعُوْدُ فَيَمْشِيْ مَا رَكِبَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَأْخُذُ بِقَوْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ إِذَا رَكِبَ أَهْدٰى هَدْيًا أَوْ شَاةً تُجْزِئُهُ يَذْبَحُهَا وَيَتَصَدَّقُ بِهَا وَلَا يَأْكُلُ مِنْهَا شَيْئًا وَيَعْتَمِرُ عُمْرَةً أَوْ حَجَّةً وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی اپنی جان پہ پیادہ چلنا واجب

یعنے نذر مانے پر کچھ مسافت پیادہ چلے اور کچھ سوار ہو کر تو پھر آئندہ سے اوسقدر سوار ہو کر چلا ہو اوسقدر
پیادہ چلے امام محمد نے کہا کہ ہمکو ہم نہیں لیتے ولیکن ہم حضرت علی کے قول کو لیتے ہین کہ جسقدر سوار ہو
تو قربانی بھیجے یا بکری کافی ہے اوسکو ذبح کرکے خیرات کرے اور اس سے آپ کچھ نہ کھاوے اور عمرہ ادا
کرے یا حج یعنے جسکی نیت ہو سوادا کرے اوسکو سوای اوسپر اور کوئی چیز واجب نہیں اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** من جعل علی نفسه نحر ابنه او نحر نفسه اگر کوئی اپنے
بیٹے یا اپنی جان کی قربانی کرنے کی نذر مانے تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة
عن حماد عن ابراهيم في الرجل يجعل عليه ان ينحر ابنه ان عليه مائة ناقة ينحرها
قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ولكنا ناخذ بقول ابن عباس ومسروق بن الاجدع
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کی نذر مانے کہا کہ واجب
آتی ہے اوسپر سو اونٹنی کہ ذبح کرے اوسکو امام محمد نے کہا کہ اوسکو ہم نہیں لیتے لیکن ہم ابن عباس
اور مسروق کو قول کو لیتے ہین اور وہ یہ ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا
سماك بن حرب عن محمد بن المنتشر قال اتى رجل ابن عباس قال اني جعلت ابني
نحيرا ومسروق بن الاجدع جالس في المسجد فقال له ابن عباس اذهب الى ذلك
الشيخ فاسأله ثم تعال فاخبرني بما يقول فاتاه فسأله فقال مسروق ان كانت
نفس مؤمنة تعجلت الى الجنة وان كانت كافرة عجلتها الى النار اذبح كبشا فانه
يجزئك فاتى ابن عباس فحدثه بما قال مسروق قال وانا امرك بما امرك به
مسروق **قال محمد** فبهذا ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** محمد بن منتشر سے روایت
ہے کہ ایک مرد ابن عباس کے پاس آیا اور کہا کہ مین نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کی نذر مانی ہے
اور مسروق بن اجدع مسجد مین بیٹھے تھے سو ابن عباس نے اوسکو کہا کہ اس شیخ کے پاس جاؤ
اور اس سے پوچھ پھر آ اور خبر دے مجھکو ساتھ اسچیز کے کہ وہ کہے سو وہ مرد مسروق کے پاس آیا اور
اس سے پوچھا سو مسروق نے کہا کہ اگر مسلمان جان ہے اور تونے اوسکو قتل کیا تو اوس نے
بہشت کیطرف جلدی کی اور اگر جان کافر ہے تو تونے اوسکو دوزخ مین جلدی بھیجا ایک دنبہ ذبح
کر کہ وہ تجھکو کافی ہے سو وہ ابن عباس کے پاس آیا اور جو کچھ اوس نے کہا تھا اوس سے بیان کیا سو

ابن عباس نے کہا کہ جو تجھکو مسروق نے حکم کیا سو وہ میں کرتا ہون امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ واجب ہے اوسمین ذبح کرنا ایک دنبہ یا بکری کا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** ایک حدیث مین آیا ہے کہ اگر تو مسلمان ہے تو تو نے مسلمان جان کو قتل کیا یعنے اپنے تئین قتل کرنا بہرحال مین گناہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ متن کی حدیث کے الفاظ غلط ہین **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا سماك بن حرب عن محمد بن المنتشر عن ابن عباس رضي الرجل يجعل عليه ان ينحر نصيبه قال كبشا او شاة **قال محمد** وبه ناخذ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ اپنے پیارے کے ذبح کرنے کی نذر مانے کہا دنبہ یا بکری ذبح کرے **باب** من حلف وهو مظلوم اگر کوئی قسم کہاوے اور وہ مظلوم ہو تو وہ کس طرح قسم کہاوے **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا استحلف الرجل وهو مظلوم فاليمين على ما نوى وعلى ما ورّى واذا كان ظالما فاليمين على نية من استحلفه **قال محمد** وبه ناخذ اليمين فيما بينه وبين ربه على ذلك وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب قسم کیجاوے کسی مرد سے اور وہ مظلوم ہو تو قسم اوس چیز پر ہے کہ نیت کی اوس نے اور توریہ کیا اوس نے کہ جب قسم کہانیوالا ظالم ہو تو قسم کا **اعتبار** قسم لینے والے کی نیت پر ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ قسم اسکے اور خدا کے درمیان اسی پر ہو کہ اگر خدا کی قسم کہاوے تو سطور کہاوے کہ اسی نیت پر اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** یعنے قسم کے سچ ہونے مین نیت معتبر اوس شخص کی ہے کہ قسم دے سکے اور ارادہ رکہے اور اسمین قسم کہانیوالے کی نیت کا اعتبار نہین جیسے مثلاً زید کا روپیہ عمر پر آتا تہا اور عمر منکر ہے اور زید کے پاس گواہ نہین زید نے عمر کو قسم دی اسلئے قسم کہائی کہ تیرا روپیہ میرے پاس موجود نہین پس زید کی تو یہ مراد تہی کہ تو قسم کہا کہ تیرے ذمہ میرا روپیہ نہین عمرو نے اس قسم کہانے مین یہ مراد رکہی کہ بالفعل تیرا روپیہ میرے پاس نہین کہ اسکو توریہ اور تاویل کہتے ہین اسمین نیت زید کی معتبر ہے نہ عمرو کی لیکن اگر قسم کہانیوالا مظلوم ہو تو اسوقت قسم کہانیوالے کی نیت کا البتہ اعتبار ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اليمين يمينان يمين تكفر ويمين فيها الاستغفار فاليمين التي تكفر بالرجل يقول والله لا افعلن والتي فيها الاستغفار

فَالَّذِی یَقُولُ وَاللّٰہِ لَقَدْ فَعَلْتُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قسم دو قسم ہے ایک میں کفارہ آتا ہے اور ایک میں استغفار سو جس قسم میں کفارہ آتا ہے وہ یہ ہے کہ مرد کہے قسم ہے کہ البتہ میں کروں گا اور جسمیں استغفار ہے وہ یہ ہے کہ کہے قسم ہے اللہ کی البتہ مینے کیا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رض فِی اللَّغْوِ قَالَتْ ھُوَ کُلُّ شَیْءٍ یَصِلُ بِہِ الرَّجُلُ کَلَامَہٗ لَا یُرِیْدُ یَمِیْنًا لَا وَاللّٰہِ وَبَلٰی وَاللّٰہِ وَمَا لَا یَعْقِدُ عَلَیْہِ قَلْبُہٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَمِنَ اللَّغْوِ اَیْضًا الرَّجُلُ یَحْلِفُ عَلَی الشَّیْءِ یُرٰی اَنَّہٗ عَلٰی مَا حَلَفَ عَلَیْہِ فَیَکُوْنُ عَلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ فَھٰذَا اَیْضًا مِنَ اللَّغْوِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قسم لغو وہ ہے کہ آدمی اوسکو اپنی کلام کے ساتھ ملادے اور قسم کا ارادہ نہ ہو جیسے کہے قسم ہے اللہ کی مینے یہ کام نہیں کیا اور قسم ہے اللہ کی مینے یہ کام کیا اور جسپر دلکو گرہ نہ دیوے یعنی دل میں قصد نہ ہو یعنے عرب کی عادت ہے کہ اکثر اوقات آپس میں کلام کرنیکے وقت یہ لفظ بولتے ہیں اور اسکے کہنے میں ارادہ قسم کا نہیں کرتے بلکہ بقصد تاکید کلام کے اونکی زبان پر جاری ہوتا ہے پس اس سے قسم منعقد نہیں ہوتی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور لغو کے قبیل سے ہے یہ بھی کہ مرد قسم کھاوے کسی چیز پر گمان کرے کہ وہ حق ہے اور واقع میں ایسا نہ ہو سو یہ بھی لغو قسم ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا امام شافعی کے نزدیک قسم لغو وہ ہے کہ بلا قصد صادر ہو

بَابُ التِّجَارَۃِ وَالشَّرْطِ فِی الْبَیْعِ

تجارت اور بیع میں شرط کرنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ عَامِرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اُسَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَہٗ انْطَلِقْ اِلٰی اَھْلِ اللّٰہِ یَعْنِیْ اَھْلَ مَکَّۃَ فَانْھَھُمْ عَنْ اَرْبَعِ خِصَالٍ عَنْ بَیْعِ مَا لَمْ یَقْبِضُوْا وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ یَضْمَنُوْا وَعَنْ شَرْطَیْنِ فِیْ بَیْعٍ وَعَنْ سَلَفٍ وَبَیْعٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا کُلِّہٖ نَاْخُذُ وَاَمَّا قَوْلُہٗ سَلَفٌ وَبَیْعٌ فَالرَّجُلُ یَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اَبِیْعُکَ عَبْدِیْ ھٰذَا بِکَذَا وَکَذَا عَلٰی اَنْ تُقْرِضَنِیْ کَذَا وَکَذَا وَیَقُوْلُ تُقْرِضُنِیْ عَلٰی اَنْ اَبِیْعَکَ فَلَا یَنْبَغِیْ ھٰذَا وَقَوْلُہٗ شَرْطَیْنِ فِیْ بَیْعٍ فَالرَّجُلُ

يَبِيعَ الشَّيْءَ فِي الْحَالِ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَإِلَى شَهْرٍ بِأَلْفَيْنِ فَيَقَعُ عُقْدَةُ الْبَيْعِ عَلَى هٰذَا فَهٰذَا لَا يَجُوزُ وَأَمَّا قَوْلُهُ عَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ فَالرَّجُلُ يَشْتَرِي الشَّيْءَ فَيَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ بِرِبْحٍ فَلَيْسَ يَنْبَغِي لَهُ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَبِيعَ شَيْئًا اشْتَرَاهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ الْعَقَارِ مِنَ الدُّوْرِ وَالْأَرَضِيْنَ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَبِيعَهَا الَّذِي اشْتَرَاهَا قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهَا لِأَنَّهَا لَا يُحَوَّلُ عَنْ مَوْضِعِهَا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَهٰذَا عِنْدَنَا لَا يَجُوزُ وَهُوَ كَغَيْرِهِ مِنَ الْأَشْيَاءِ **ترجمہ** عتاب بن اسید سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو فرمایا کہ مکے والون کے پاس جا سو منع کر اونکو چار چیزون سے ایک بیچنے اوس چیز کے سے کہ نہ قبض کی ہو یعنے قبض سے پہلے کسی چیز کا بیچنا درست نہین دوسرے نفع اوٹھانے اوس چیز کے سے کہ ضمان مین نہین لئے تیسرے دو شرطین کرنے سے بیع مین چوتھی قرض اور بیع سے **امام محمد** نے کہا کہ انھین سب احکام کو ہم لیتے ہین اور قرض اور بیع تو یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے کو کہے کہ مین اپنا یہ غلام تیرے ہاتھ اتنے اتنے کو بیچتا ہون اس شرط پر کہ تو مجھکو اسقدر روپیہ قرض دیوے یا کہے کہ تو مجھکو قرض دے اس شرط پر کہ مین تیرے ہاتھ اوسکو بیچون پس یہ درست نہین اور بیع مین دو شرطین کرنی یہ ہین کہ ایک شخص بیچے کوئی چیز ہزار درہم کو ہاتھون ہاتھ اور دو ہزار کو مہینے تک پس عقد بیع اسپر واقع ہو پس یہ بھی جائز نہین یعنے اسواسطے کہ یہ بیع واقع ہوئی ہے ساتھ مول مجہول کے کہ خریدار دونون مین سے جو مول چاہے دیوے اور جو چیز ضمان مین نہ آئی ہو اوس سے نفع اوٹھانا یہ ہے کہ ایک شخص ایک چیز مول لیوے پھر اوسکو قبض کرنے سے پہلے بیچے اور نفع اوٹھاوے پس یہ بھی جائز نہین یعنے اسواسطے کہ اگر وہ ضائع ہوتی تو بیچنے والے کی ہوتی پس نفع یعنے کرایہ وغیرہ بھی اسیکو ملیگا اور اسیطرح نہین جائز ہے اوسکو بیچنا کسی چیز کا کہ مول لیوے اوسکو بیچنا تک کہ قبض کرے اوسکو اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے مگر ایک حکم مین غیر منقول چیزین یعنے گھرون اور زمینون مین کہا کہ قبض سے پہلے اوسکو بیچنا درست ہے اسواسطے کہ وہ اپنی جگہہ سے پھر نہین سکتے **امام محمد** نے کہا کہ ہمارے نزدیک درست نہین اور وہ اور سب چیزون کیطرح ہے یعنے قبض سے پہلے کسی چیز کا بیچنا درست نہین خواہ منقول ہو یا غیر منقول اور امام صاحب کے نزدیک غیر منقول کا ہونا درست ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يشتري الجارية
ويشترط عليه ان لا يبيع فكرهه وقال ليست بامراة تزوجتها ولا بملك يمين
تصنع بها ما تصنع بملك يمينك **قال محمد** وبهذا كله نأخذ كل شرط اشترط
في البيع ليس من البيع فيه منفعة للبائع او للمشتري او للمشترى له فالبيع فيه فاسد
وما كان من شرط لا منفعة فيه لواحد منهم فالبيع فيه جائز والشرط فيه باطل
وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک شخص کے حق میں کہ ایک لونڈی خریدی اور
اوسپر شرط کی جاوے کہ اوسکو بیچے نہیں اور کہا کہ نہ وہ عورت ہے جس سے تو نکاح کرے اور نہ وہ لونڈی
ہے کہ کرے تو ساتھ اوسکے جو اپنی لونڈی سے کرتا ہے یعنے نہ وہ منکوحہ ہے اور نہ لونڈی امام محمد
نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جو شرط کہ بیع میں کیجاوے اور بیع میں سے نہ ہو اور اوسمیں ہے بائع یا مشتری
یا مبیع کا نفع جیسے کہ بیچنے والا ایک مہینے تک گھر میں رہنے کی شرط کرے یا خریدار شرط کرے کہ بائع
اس کپڑے کی پوشاک سی دے یا یہ شرط کرے کہ غلام کو خریدار آزاد کر دے تو وہ بیع فاسد ہے
یعنے اسلیے کہ پہلی صورت میں بائع کا نفع کا ہے اور دوسری میں خریدار کا اور تیسری میں مبیع کا
اور اگر ایسی شرط ہو کہ اسمیں کسیکا نفع نہ ہو تو وہ بیع درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة قال سمعت عطاء ابن ابي رباح وسئل عن ثمن الهر فلم ير به
بأسا **قال محمد** وبهذا نأخذ وهو قول ابي حنيفة لا بأس ببيع السباع كلها اذا كان
لها قيمة **ترجمہ** ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ مینے عطا سے سنا کہ وہ بلی کے مول سے پوچھے گئے کہا اسمیں
ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا کہ سب درندے جانوروں
کا بیچنا درست ہے جبکہ اون کی قیمت پڑتی ہو **باب** من باع نخلا حاملا او عبدا وله
مال اگر کوئی کھجور کا درخت پیوند کیا ہوا بیچے یا غلام بیچے اور اسکے پاس مال ہو تو اوسکا کیا حکم
ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله الانصاري
عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قال من باع نخلا مؤبرا او عبدا له مال
فثمرته والمال للبائع الا ان يشترط المشتري **قال محمد** وبه نأخذ اذا دخل الثمر
في النخل او كان في الارض زرع نابت فباعهما صاحبهما فالثمرة والزرع للبائع الا ان

يشترط ذلك المشتري قال محمد وبه نأخذ وكذلك العبد اذا كان له مال وهو قول ابي حنيفة ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کھجور کا درخت پیوند کیا ہوا بیچے یا غلام بیچے اور اسکے پاس مال ہو تو اوسکا پھل اور مال بیچنے والے کے لیے ہے مگر یہ کہ مول لینے والا پھل کی بھی شرط کر لیوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جب کھجور کے درخت میں میوہ لگے یا زمین میں کھیتی جمے اور مالک اوسکو بیچ ڈالے تو پھل اور کھیتی بیچنے والے کے لیے ہے مگر یہ کہ خریدار پھل کی بھی شرط کر لیوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے حکم غلام کا جبکہ ہو اوسکے لیے مال اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** تابیر اوسکو کہتے ہیں کہ کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہے مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اوسمیں پیوند کرتے ہیں تو بہت پھلتا ہے حکم الٰہی سے امام شافعی اور احمد کا یہی مذہب ہے کہ پیوند کے بعد پھل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہے اور اگر شرط کر لے ہو تو مول لینے والا مالک ہے اور امام اعظم کے نزدیک جب درخت کا پھل ظاہر ہو جاوے تو درخت کے بکنے سے پھل نہیں بکتا پیوند ہوا ہو یا نہ ہو بلکہ اوسکا مالک ہر حال میں بیچنے والا ہے **باب** من اشترى سلعة فوجد بها عيبا او حبلا اگر کوئی شخص اسباب خریدے اور اسمیں کوئی عیب یا حمل پاوے تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قال

قال اخبرنا ابو حنيفة عن الهيثم عن ابن سيرين عن علي بن ابي طالب في الرجل يشتري الجارية فيطأها ثم يجد بها عيبا قال لا يستطيع ردها ولكنه يرجع بنقصان العيب قال محمد وبهذا نأخذ وكذلك ان لم يطأها فحدث بها عيب عنده ثم وجد بها عيبا دلسه له البائع فانه لا يستطيع ردها ولكنه يرجع بحصة العيب الاول من الثمن الا ان يشاء البائع ان يأخذها بالعيب الذي حدث عند المشتري ولا يأخذ للعيب الى شيئا ولا للوطي عقرا فان شاء ذلك اخذها واعطى الثمن كله وهذا كله قول ابي حنيفة ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ اگر کوئی شخص لونڈی خریدے اور اس سے صحبت کرے پھر اوسمیں عیب پاوے تو وہ اوسکو پھیر نہیں سکتا ولیکن رجوع کرے ساتھ نقصان عیب کے یعنے عیب کے موافق اوس سے قیمت پھیر لیوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور اسیطرح

اگر خریدار نے اوس سے صحبت نہ کی اور اسکے نزدیک اسمین کوئی عیب پیدا ہوا پہر اوس نے اوسمین
اوعیب پایا جسکو بیچنے والے اوسکو لیے چہپایا تہا تو وہ اسکو پہیر نہین سکتا لیکن پہلے عیب کے حصے
کے موافق اوس سے قیمت پہیر لیویگا مگر یہ کہ بیچنے والا چاہے کہ اوسکو لیوے ساتہ اس عیب کے کہ خریدار
کے پاس پیدا ہوا اور نہ عیب کی دیت ہو اور نہ صحبت کے بدلے مہر سو اگر چاہے تو لونڈی کو لیوے اور اسکی
سب قیمت پہیر دیوے اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ بَاعَ جَارِيَةً حُبْلٰى ثُمَّ ادَّعَى الْوَلَدَ الْمُشْتَرِیْ وَ
الْبَائِعُ جَمِيْعًا فَهُوَ لِلْمُشْتَرِیْ فَاِنْ ادَّعَاهُ الْبَائِعُ وَنَفَاهُ الْمُشْتَرِیْ فَهُوَ وَلَدُهٗ وَاِنْ
نَفَيَاهُ جَمِيْعًا فَهُوَ عَبْدٌ لِلْمُشْتَرِیْ وَاِنْ شَكَّا فِيْهِ فَهُوَ بَيْنَهُمَا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهٖ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَقُوْلُ اِنْ جَاءَتْ بِهٖ عِنْدَ الْمُشْتَرِیْ لِاَقَلَّ مِنْ سِتَّةِ
اَشْهُرٍ فَادَّعَيَاهُ جَمِيْعًا فَهُوَ ابْنُ الْبَائِعِ وَيَنْتَقِضُ الْبَيْعُ فِيْهِ وَفِیْ اُمِّهٖ وَاِنْ
جَاءَتْ بِهٖ لِاَكْثَرَ مِنْ سِتَّةِ اَشْهُرٍ مُذْ وَقَعَ الشِّرَاءُ فَهُوَ ابْنُ الْمُشْتَرِیْ وَلَا دَعْوَةَ
لِلْبَائِعِ فِيْهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاِنْ شَكَّا فِيْهِ اَوْ جَحَدَاهُ فَهُوَ عَبْدٌ لِلْمُشْتَرِیْ وَ
هٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو کوئی حاملہ لونڈی
بیچے پہر بائع اور مشتری دونو بچے کا دعوی کرین تو بچہ خریدار کا ہوگا اور اگر بائع اوسکا دعوے
کرے اور مشتری انکار کرے تو وہ بائع کا بیٹا ہوگا اور اگر دونون اوس سے انکار کرین تو وہ مشتری
کا غلام ہوگا اور اگر دونون اوسمین شک کرین تو وہ دونون کے درمیان مشترک ہوگا **امام محمد**
نے کہا ہم اوسکو نہین لیتے ولیکن ہم کہتے ہین کہ اگر لونڈی خریدار کے پاس چہہ مہینے سے کم میں
بچہ جنے اور دونو اوسکا دعوی کرین تو وہ بائع کا بیٹا ہوگا اور اسکی اور اوسکی ماں کی بیع ٹوٹ
جاویگی اور اگر چہہ مہینے سے زیادہ مین بچہ جنے اوس دن سے کہ خرید واقع ہوئی تو وہ خریدار کا بیٹا ہے
اور اس مین بائع کا کسی حال مین کچہ دعوی نہیں اور اگر دونون اوس مین شک کرین یا دونون
انکار کرین تو وہ خریدار کا بیٹا ہوگا اور یہ قول ابوحنیفہ کا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا وَطِئَ الْمَمْلُوْكَةَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فِیْ طُهْرٍ وَّاحِدٍ
فَادَّعَوْهُ جَمِيْعًا فَهُوَ لِلْاٰخِرِ وَاِنْ نَفَوْهُ جَمِيْعًا فَهُوَ عَبْدٌ لِلْاٰخِرِ اِنْ قَالُوْا لَا نَدْرِیْ

ورثوه ورثهم جميعا **قال محمد** ولسنا نأخذ بهذا ولكنهم ان ادعوه جميعا معاً
نظرنا بكم جاءت به مذ ملكه الآخر فان كانت جاءت به لاكثر من ستة اشهر
فهو ابن المشتري الآخر وان كانت جاءت به لاقل من ستة اشهر منذ باعها الاول
فهو ابن الاول وان نفوه جميعا او شكوا فيه فهو عبد للآخر ولا يلزم النسب بالشك
حتى ياتي اليقين وهذا كله قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر تین
آدمی ایک لونڈی سے ایک طہر میں جماع کریں اور سب بچے کا دعوی کریں تو وہ پچھلے کا ہے اور اگر اوس سے
سب انکار کریں تو پچھلے کا غلام ہے اور اگر کہیں کہ ہم نہیں جانتے تو وہ سب اوسکے وارث ہون گے
اور وہ ان سب کا وارث ہوگا **امام محمد** نے کہا کہ ہم اوسکو نہیں لیتے لیکن اگر
سب اوسکا دعوی کریں تو ہم دیکھینگے کہ وہ کتنی مدت میں بچہ جنے جسدن سے کہ پچھلا آدمی اوسکا مالک
ہوا سو اگر چھ مہینے سے زیادہ میں بچہ جنے ہو تو وہ پچھلے خریدار کا بیٹا ہے اور اگر چھ مہینے سے کم میں بچہ
جنے ہو جسدن سے کہ پہلے نے اوسکو بیچا تو وہ پہلے کا بیٹا ہے اور اگر سب اوس سے انکار کریں یا سب
شک کریں تو وہ پچھلے کا غلام ہے اور شک سے نسب لازم نہیں آتی یہانتک کہ یقین حاصل ہو اور یہ
سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے **باب الفرقة بين الامة وزوجها وولدها** لونڈی اور
اسکے خاوند اور بیٹے کے درمیان جدائی کرنیکا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال
حدثنا عبد الله بن الحسن قال اقبل زيد بن حارثة برقيق من اليمن فاحتاج الى
نفقة ينفق عليهم فباع غلاما من الرقيق كان معه امه فلما قدم على النبي
صلى الله عليه وسلم فتصفح الرقيق فيصفح بالام قال مالي ارى هذه والهة قال
احتجنا الى نفقة فبعنا ابنا لها فامره ان يرجع فيرده **قال محمد** وبهذا ناخذ
نكره ان يفرق بين الوالدة والوالد وولده اذا كان صغيرا وكذلك الاخوان و
كل ذي رحم محرم اذا كانا صغيرين او كان احدهما صغيرا ولا ينبغي ان يفرق
بينهما في البيع فاما اذا كانوا كبارا كلهم فلا باس بالفرقة بينهم وهذا
كله قول ابي حنيفة ترجمہ عبداللہ بن حسن سے روایت ہے کہ زید بن حارثہ یمن سے کچھ غلام لایا سو
انکو کھانے کپڑے کا محتاج ہوا کہ اونپر خرچ کرے سو غلامون میں سے ایک غلام بیچا جسکی مان اوسکے ساتھ

تھے سو جب وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے غلامون کا حال دریافت کیا اور ایک لونڈی دیکھ
فرمایا کیا ہے مجھکو کہ مین اوسکو بیقرار دیکھتا ہون زید نے کہا کہ ہم خرچ کے محتاج ہوئے تو سو بیچا اوسکا
بیٹا بیچ ڈالا سو حکم کیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر لینے کا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین
مکروہ رکھتے ہین ہم یہ کہ جدائی کی جاوے درمیان مان یا باپ اور بچہ کے جبکہ چھوٹا ہو اور اسیطرح بھائیون
اور ہر ناتیدار کا جدا کرنا ہے مکروہ ہے جبکہ دونو چھوٹے ہون یا دونون مین سے ایک چھوٹا ہو نہین لائق
ہے تفریق کرنی درمیان اندونو کے بیع مین اور اگر جب سب بڑے ہون تو اون کو جدا کرکے بیچنے مین
کچھ ڈر نہین اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِي الْمَمْلُوْكَةِ تُبَاعُ وَلَهَا زَوْجٌ قَالَ بَيْعُهَا طَلَاقُهَا **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا هِيَ امْرَاَتُهٗ وَاِنْ بِيْعَتْ قَالَ بَلَغَنَا ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رض وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رض وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ
ذٰلِكَ لَا بَاْسَ اَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا فِي الْبَيْعِ وَهِيَ امْرَاَتُهٗ عَلٰى حَالِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ**
ابن مسعود سے روایت ہے اوس لونڈی کے حق مین کہ بیچی جاوے اور اوسکا خاوند موجود ہو کہا کہ اوسکا بیچنا اوسکی
کی طلاق ہے **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم نہین لیتے بلکہ وہ اوسکی عورت ہے اگرچہ بیچی جاوے کہا پہونچی
ہمکو یہ روایت حضرت عمر اور علی اور عبد الرحمن بن عوف اور حذیفہ سے ولیکن اونکو جدا جدا کرکے بیچنا
درست ہے اور وہ ہر حال مین اسکی عورت ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ السَّلَمِ فِيْمَا**
يُكَالُ وَيُوْزَنُ یعنی کیلی اور وزنی چیز مین بیع سلم کرنیکا بیان **ف** بیع سلم اوس بیع کو کہتے ہین کہ بالفعل
مول روپیہ یا اشرفی دے لو مبیع یعنے ایک جنس ٹھیرا لے کہ اتنی مدت مین لونگا ایک مہینے مین یا دو
مہینے مین مثلاً ایک شخص کو سو روپیہ دے اور اس سے ٹھیرا لے کہ دو مہینے مین سو من گیہون اس قسم کی تجھ
سے لونگا اسکو عربی مین بیع سلم کہتے ہین اور ہندی مین بدھنی اور بیع سلم اکثر چیزون مین درست ہے بشرطیکہ
تول اور ناپ اور مدت مقرر ہوگئی ہو اور شرطین اوسکی بہت ہین اور تفصیل اونکی فقہ مین مذکور ہے **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَسْلِمْ مَا يُكَالُ فِيْمَا يُوْزَنُ وَمَا يُوْزَنُ
فِيْمَا يُكَالُ وَلَا يُسْلَمُ مَا يُكَالُ فِيْمَا يُكَالُ وَلَا مَا يُوْزَنُ فِيْمَا يُوْزَنُ وَاِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ
فِيْ مَا لَا يُكَالُ وَلَا يُوْزَنُ فَلَا بَاْسَ بِاثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ يَدًا بِيَدٍ وَلَا بَاْسَ بِهٖ نَسَاءً وَاِذَا كَانَ

مِنْ نَوْعٍ وَّاحِدٍ مِّمَّا لَا يُكَالُ وَلَا يُوْزَنُ فَلَا بَأْسَ بِاثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ يَدًا بِيَدٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ بیع سلم کرنی کیلی چیز کی وزنی چیز مین اور وزنی چیز کی کیلی چیز مین یعنے مثلاً کیلی چیز بالفعل دیدیوے اور اسکے عوض مین وزنی چیز کا لینا ایک مدت تک ٹھیرالیوے یا بالعکس اسکی تو یہ درست ہے اور نہ بیع سلم کرنی کیلی چیز کی کیلی چیز مین اور نہ وزنی چیز کے وزنی مین اور جب دونون جنسین جدی جدی ہون غیر کیلی اور وزنی چیز مین مانند کپڑے وغیرہ کی تو درست ہے بیچنا دو کو بدلے ایک کے ہاتھون ہاتھ بہی اور ادہار بہی اگرچہ بیع اور ثمن دونون کپڑے کے قسم سے ہون اور جب دونون ایک قسم سے ہون غیر کیلی اور وزنی چیز مین تو دو کو ایک کے بدلے ہاتھون ہاتھ بیچنا درست ہے یعنے اور ادہار بیچنا درست نہین **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهٗ عَلَى الرَّجُلِ الدَّيْنُ فَيَجْعَلُهٗ فِي السَّلَمِ قَالَ لَا خَيْرَ فِيْهِ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَأْخُذُ لِأَنَّ ذٰلِكَ بَيْعُ الدَّيْنِ بِالدَّيْنِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ اسکا قرض کسی شخص پہ آتا ہو اور اسکو بیع سلم مین گردانے کہا اوسمین بہتری نہین جبتک کہ اوسکو قبض نکرے **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اس واسطے کہ یہ بیع قرض کے ساتھ قرض کے ہے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **ف** اور صورت اوسکی یہ ہے کہ مثلاً زید کی عمرو پر دس روپے آتی تہے اور زید بکر کو کہے کہ جو دس روپے کہ میرے عمرو پر آتے ہین وہ مینے تجھکو دیے اور انکے بدلے مین تجھسے اتنی مدت مین اس قسم کی اتنی گیہون لونگا سو یہ درست نہین

باب السَّلَمِ فِي الْفَاكِهَةِ إِلَى الْعَطَاءِ وَغَيْرِهٖ میوون مین عطا وغیرہ تک بیع سلم کرنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُكْرَهُ السَّلَمُ إِلَى الْحَصَادِ وَإِلَى الْعَطَاءِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَأْخُذُ لِأَنَّهٗ أَجَلٌ مَّجْهُوْلٌ يَتَقَدَّمُ وَيَتَأَخَّرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مکروہ ہے بیع سلم کرنی میووں کے کٹنے اور خیرات ملنے تک یعنے جب میوہ کٹے گا یا خیرات ملیگا اسوقت دونگا **امام محمد** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اسواسطے کہ وہ مدت مجہول ہے معلوم اور متعین نہین کبہی مقدم ہوتی ہے اور کبہی موخر اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ

فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي الْفَاكِهَةِ إِلَى الْعَطَاءِ يَأْخُذُ قَفِيزًا قَفِيزًا قَالَ لَا خَيْرَ فِيهِ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس شخص کے حق مین کہ بیع
کرے میوون مین نیرات ملنے تک پکڑے قفیز قفیز کہا اوسمین بہتری نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم
لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي الثَّمَرِ قَالَ لَا حَتَّى يُطْعِمَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي
أَنْ يُسْلِمَ فِي ثَمَرَةٍ لَيْسَتْ فِي أَيْدِي النَّاسِ إِلَّا فِي زَمَانِهَا بَعْدَ بُلُوغِهَا وَيُجْعَلَ أَجَلُ السَّلَمِ
قَبْلَ انْقِطَاعِهَا فَإِذَا فَعَلَ ذَٰلِكَ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِلَّا فَلَا خَيْرَ فِيهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہے اوس شخص کے حق مین کہ میوہ مین بیع سلم کرے کہا نہین درست یہانتک کہ کہایا
جاوے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین نہین لائق ہے بیع سلم کرنی ایسے میوے کی کہ آدمی کے
ہاتھہ مین نہو مگر اوسکے وقت مین بعد پہونچنے اوسکے اور گردانی مدت بیع سلم پہلے منقطع ہونے اور
موقوف ہونے اوسکے کے عالم مین ہے یعنے وقت عقد سے لیتے وقت تک وہ موجود ہو سو جب ایسا
کرے تو جائز ہے اور اگر ایسا نہو تو درست نہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا
کہ جو میوہ آدمیون کی ہاتھہ مین موجود نہو اوس مین بیع سلم کرنی درست نہین مگر اوسکے زمانے مین بعد لگنے
اوسکے یہانتک کہ کہا یا جاوے **بَابُ** السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ حیوان مین سلم کرنیکا بیان یعنے
قیمت پہلے دینی اور حیوان ایک مدت کے بعد لینا درست ہے یا نہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو
حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ دَفَعَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ خُوَيْلِدَةَ
الْبَكْرِيِّ مَالًا مُضَارَبَةً فَأَسْلَمَ زَيْدٌ إِلَى عِتْرِيسَ بْنِ عُرْقُوبٍ الشَّيْبَانِيِّ فِي قَلَائِصَ فَلَمَّا
حَلَّتْ أَخَذَ بَعْضًا وَبَقِيَ بَعْضٌ فَأَعْسَرَ عِتْرِيسُ وَبَلَغَهُ أَنَّ الْمَالَ لِعَبْدِ اللهِ فَأَتَاهُ يَسْتَرْفِقُهُ
وَقَالَ عَبْدُ اللهِ أَفَعَلَ زَيْدٌ قَالَ نَعَمْ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ ارْدُدْ مَا
أَخَذْتَ وَخُذْ رَأْسَ مَالِكَ وَلَا تُسْلِمَنَّ مَا لَنَا فِي شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهَذَا
كُلِّهِ نَأْخُذُ لَا يَجُوزُ السَّلَمُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت
ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے اپنا مال مضاربت کے لیے زید بن خویلد کو دیا سو زید نے عتریس کے ساتھہ اونٹون
مین بیع سلم کی سو جب وقت آیا تو اوس نے بعض اونٹ لیے اور بعض باقی رہے اور عتریس مفلس ہوگیا

اور پہونچی اوسکو یہ خبر کہ یہ مال عبد اللہ کا ہے سو وہ اسکے پاس آیا اور اس سے مہلت چاہی اور عبد اللہ نے کہا کہ کیا
زید نے یہ کام کیا ہے اوس نے کہا ہاں سو کسی کو اوسکی طرف بھیجکر بلایا اور اس سے پوچھا سو عبد اللہ نے اوس کو
کہا کہ جو تو نے لیا سو پھیر دے اور اپنا اصل مال اوس سے لے اور نہ بیع سلم کر ہمارے مال کو کسی چیز میں حیوان
سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ نہین جائز ہے بیع سلم کرنی کسی حیوان مین اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **باب** الكفيل والرهن في السلم بیع سلم مین ضامن اور گرو رکھنے کا بیان
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال لا بأس بالرهن
والكفيل في السلم **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت
ہے کہ بیع سلم مین رہن اور ضامن کا کچھ ڈر نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في السلم في الفلوس فيأخذ
الكفيل قال لا بأس به **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے
روایت ہے بیع سلم کرنے مین فلوس مین پس ضامن لے کہا کچھ ڈر نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** السلم يأخذ بعضه وبعض رأس ماله بیع سلم مین
کچھ مال لینا اور کچھ راس المال لینا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا ابو عمرو
عن سعيد بن جبير عن ابن عباس في السلم يحل فيأخذ بعضه ويأخذ بعض رأس
ماله فيما بقي قال هذا المعروف الحسن الجميل **قال محمد** وبه نأخذ وهو
قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے بیع سلم مین کہ اوسکا وقت آپہونچے پس کچھ جنس
لیوے اور کچھ اصل مال پھیر لیوے کہا یہ نہایت عمدہ اور بہتر بات ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور
یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** السلم في الثياب کپڑون مین بیع سلم کرنے کا بیان **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا اسلم في الثياب ثم كان معروفا
عرضه ورقعته فهو جائز وهو قول ابي حنيفة **قال محمد** وبه نأخذ اذا سمى الطول
والعرض والرقعة والجنس والاجل ونقد الثمن قبل ان يتفرقا فهو جائز **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی کپڑون مین بیع سلم کرے اور اسکا عرض اور رقعہ مشہور ہو تو جائز ہے
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ جب اسکا طول اور عرض اور قسم اور

جنس اور بدت معین ہو اور مول نقد دیدے پہلے جدا ہونے و مجلس عقد سے تو جائز ہے **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل في يسلم الثياب في الثياب قال إذا اختلفت أنواعه فلا بأس به **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس شخص کے حق میں کہ کپڑے کی کپڑے سے بیع سلم کرے کہا جب اوسکی قسمیں مختلف ہوں تو جائز ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب السوم على سوم أخيه

لینے بھائی مسلمان کے چکانے پر چکانا یعنے اگر بائع اور مشتری ایک مول پر راضی ہو گئے ہوں اور دوسرا آدمی آوے اور زیادہ مول لگا کر اون کا معاملہ بگاڑے **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن أبي سعيد الخدري وأبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يستام الرجل على سوم أخيه ولا يخطب على خطبته ولا تناجشوا ولا تبايعوا بإلقاء الحجر ومن استأجر أجيرا فليعلمه أجره ولا تزوج المرأة على عمتها ولا على خالتها ولا تسأل طلاق أختها لتكفأ ما في صحفتها فإن الله هو رازقها **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة وأما قوله ولا تناجشوا فالرجل يبيع الشيء فيزيد الرجل الآخر في الثمن وهو لا يريد أن يشتري ليسمع بذلك غيره فيشتري على سومه فهذا هو النجش فلا ينبغي وأما قوله لا تبايعوا بإلقاء الحجر فهذا كان بيعا في الجاهلية يقول أحدهم إذا ألقيت الحجر فقد وجب البيع فهذا مكروه فلا ينبغي والبيع فيه فاسد **ترجمہ** ابی سعید خدری اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ مول چکاوے آدمی اوپر نرخ بھائی مسلمان اپنے کے اور نہ بھیجے پیغام نکاح کا اوپر پیغام نکاح اپنے کے اور نہ نجش کرو یعنے اگر ایک شخص کچھ خریدتا ہو اور دوسرا آ کر اوس جنس کی تعریف کرے یا زیادہ مول لگا دے اور لینا منظور نہ ہو بلکہ منظور یہی ہو کہ لینے والا دیکھا دیکھی زیادہ رغبت کرے تو یہ درست نہیں اور نہ بیع کرو آپس میں ساتھ ڈالنے پتھر کے یعنے بائع مشتری کو کہے کہ میرے اسباب میں سے جس چیز پر تیری کنکری پڑے وہ چیز بیٹے تیرے ہاتھ بیچی یہ درست نہیں اور جو کوئی مزدور رکھے تو اوسکی اجرت اسکو بتلا دے کہ مثلاً روزمرہ دو آنے دونگا اور نہ نکاح کیجاوے عورت اپنی پھوپھی پر اور نہ اپنی خالہ پر اور نہ چاہے طلاق سوکن اپنی کی تاکہ اولٹا دے وہ چیز کہ اوسکے پیالہ میں ہے یعنے اسکو لیے

اباحت ہست کیواسوسطے کہ اسکا رزق خدا ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
کا اور بخس کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے اور بہیر ڈالنے کی تفسیر بھی اوپر گذر چکی ہے اور یہ معنی فاسد ہے **باب**
حمل التجارة الی ارض الحرب دار الحرب کیطرف تجارت کا مال بیجانا جائز ہے **محمد** قال
اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم انه قال فی التاجر یختلف الی ارض الحرب
انه لا باس بذلک ما لم یحمل الیهم سلاحا او کراعا او سلبا **قال محمد** وبه ناخذ
وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابرہیم نے تجارت کرنیوالے کے حق مین کہا کہ دار
الحرب کیطرف تجارت کا مال لیجاوے کہا کہ اسمین کچھ ڈر نہیں جب تک نہ اٹھاوے طرف انکی ہتیار
یا گھوڑے یا اسباب جنگ کا **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
باب التجارة فی العصیر والخمر نچوڑ اور شراب مین تجارت کرنیکا بیان **محمد**
قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی العصیر قال لا باس بان تبیعه
ممن یصنعه خمرا وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا انگور کے نچوڑ مین کہ جائز ہے بیچنا اوسکا اوس شخص سے کہ بناوے اوس سے شراب اور اسکو ہم
لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا
محمد بن قیس عن ابن عمر قال ساله رفیق له عن بیع الخمر وعن اکل ثمنها
قال قاتل الله الیهود وحرمت علیهم الشحوم ان یاکلوها فاستحلوا بیعها
واکل ثمنها ان الله حرم الخمر فحرام بیعها واکل ثمنها **قال محمد** وبه
ناخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** محمد بن قیس سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کے ایک ساتھی
نے انسے شراب بیچنے کا اور اسکے مول کہانیکا حکم پوچھا ابن عمر نے کہا کہ خدا لعنت کرے یہود پر کہ
حرام کی گئین اوپر چربیان یہ کہ کہاوین انکو اور حلال جانا اونہون نے بیچنا اوسکا اور کہانا مول
اوسکے کا خدا نے حرام کیا شراب کو سو حرام ہے بیچنا اسکا اور کہانا مول اسکے کا **امام محمد** نے
کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة
قال حدثنا محمد بن قیس ان رجلا من ثقیف مکنی ابا عامر کان یهدی لرسول
الله صلی الله علیه وسلم کل عام راویة من خمر فاهدی الیه فی العام الذی

حرمت ادیہ کما کان یہدیہ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ابا عامر ان
اللہ قد حرم الخمر فلا حاجۃ لنا فی خمرك قال فخذها یا رسول اللہ فبعها واستعن بثمنها
علی حاجتك فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا عامر ان الذی حرم شربها حرم
بیعها واکل ثمنها **قال** محمد وبہ ناخذ وهو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** محمد بن قیس سے روایت
ہے کہ ایک مرد ثقیف کا ہر سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مشک شراب کا ہدیہ بھیجا کرتا تھا سو ہدیہ بھیجا
اوسنے مشکا اپنا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس سال مین کہ شراب حرام ہوئی سو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اسکو فرمایا کہ اے ابا عامر مقرر خدا تعالے نے شراب حرام کی سو ہمکو تیری شراب کی حاجت نہین
اوسنے کہا کہ یا حضرت آپ لیوین اور اسکو بیچکر اوسکا مول اپنے کام مین لاوین سو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسکو فرمایا کہ اے عامر کہ جسنے اسکا پینا حرام کیا اوسنے اسکا بیچنا اور اوسکا مول کھانا بھی حرام
کیا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب بیع الآجام والسمك والقصب

جنگل اور بانس اور مچھلی کے بیچنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو
حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراهیم انہ کان یکرہ بیع صید الآجام وقصبها
قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ مکروہ رکھتے
تھے جنگل کے شکار اور اونکی بانس کی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا حماد قال طلبت الی
عبد الحمید ان یکتب الی عمر بن عبد العزیز ان یسألہ عن صید الآجام وقصبها
فکتب الیہ عمر انہ الجنس لا باس بہ ولسنا ناخذ بهذا نجیز بیع القصب اذا باع
خاصۃ فاما الصید فلا نجیز بیعہ الا ان یکون یوخذ بغیر صید فیجوز البیع فیہ
ویکون صاحبہ بالخیار اذا راٰہ ان شاء اخذہ وان شاء ترکہ وهو قول ابی حنیفۃ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ مینے عبد الحمید سے طلب کی یہ بات کہ وہ عمر بن عبد العزیز کیطرف خط لکھے اور
اسی اجام کے شکار کرنے اور انکے قصب کا حکم پوچھے سو عمر نے اسکیطرف لکھا کہ وہ ایک جنس ہے اوسکا
کچھ ڈر نہین اور ہم اوسکو نہین لیتے بلکہ اگر صرف بانس کو بیچے تو اوسکو ہم جائز رکھتے ہین اور شکار
کی بیع کو ہم جائز نہین رکھتے مگر یہ کہ بغیر شکار کے پکڑا جاوے تو اس مین بیع جائز ہے اور مول لینے والے

کو اختیار ہے جبکہ دیکھے اسکو اگر چاہے تو اسکو رکھے اور چاہے تو چھوڑ دے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابٌ شِرَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ تَكُونُ فِي التِّبْرِ وَالْجَوْهَرِ سونا اور چاندی کہ سبڑا اور جوہر میں ہو اوسکے خریدنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا كَانَ الْخَاتَمُ فِضَّةً وَفِيْهِ فَصٌّ فَاشْتَرِهِ بِمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ قَلِيْلًا وَاِنْ شِئْتَ كَثِيْرًا وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلَا نُجِيْزُ الْبَيْعَ حَتّٰى يُعْلَمَ اَنَّ الثَّمَنَ اَكْثَرُ مِنَ الْفِضَّةِ الَّتِيْ فِي الْخَاتَمِ فَيَكُوْنُ فَضْلُ الثَّمَنِ بِالْفَصِّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب انگوٹھی چاندی کی ہو اور اسمیں نگینہ ہو تو اسکو جسطرح خریدے درست ہے خواہ تھوڑے مول سے خواہ بہت سے اور ہم اسکو نہیں لیتے نہیں جائز رکھتے ہم بیع یہانتک کہ معلوم کیا جاوے کہ مول چاندی سے زیادہ ہے جو کہ انگوٹھی میں ہے پس زیادہ مول نگینہ کا بدلا ہو جاوے گا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ سَرِيْعٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ اِلٰى عُمَرَ بِاِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ خُسْرُوَانِيٍّ قَدْ اُحْكِمَتْ صَنْعَتُهُ فَاَمَرَ الرَّسُوْلَ اَنْ يَبِيْعَهُ فَرَجَعَ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنِّيْ اُزَادُ عَلٰى وَزْنِهِ قَالَ عُمَرُ رض لَا اِنَّ الْفَضْلَ رِبًوا وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ خسروانی چاندی کا ایک برتن عمر پاس بہیجا گیا جسکی صنعت مضبوط کی گئی تہی سو حضرت عمر نے ایلچی کو اوسکے بیچنے کا حکم کیا سو ایلچی پہیر آیا اور کہا کہ مجکو اوسکے تول سے زیادہ قیمت ملتی ہے عمر نے کہا کہ زیادہ قیمت نہ لے کہ زیادتی بیاج ہے اور اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابٌ** شِرَاءِ الدَّرَاهِمِ الثِّقَالِ بِالْخِفَافِ وَالرَّدِيَّةِ ہلکے درہموں سے بہاری درہموں کو خریدنا اور بیاج کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْزُوْقٌ عَنْ اَبِيْ لَيْلَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اِنَّا نَقْدَمُ الْاَرْضَ بِهَا الْوَرِقُ الثِّقَالُ الْكَاسِدَةُ وَمَعَنَا وَرِقٌ خِفَافٌ نَافِقَةٌ اَنَبِيْعُ وَرِقَنَا بِوَرِقِهِمْ قَالَ لَا وَلٰكِنْ بِعْ وَرِقَكَ بِالدَّنَانِيْرِ وَاشْتَرِ وَرِقَهُمْ بِالدَّنَانِيْرِ وَلَا يُفَارِقْ صَاحِبَكَ شِبْرًا حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ مِنْهُ فَاِنْ صَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتِ فَاصْعَدْ مَعَهٗ وَاِنْ وَثَبَ فَثِبْ مَعَهٗ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابی لیلہ سے روایت ہے کہ مینے ابن عمر سے کہا کہ مقرر ہم ایک زمین میں آتے ہیں جس میں چاندی بہاری کہوٹی ہے اور ہمارے ساتھ چاندی ہلکی

کھری ہے کیا ہم اپنی چاندی سے انکی چاندی خریدین ابن عمر نے کہا کہ نہ خریدو لیکن اپنی چاندی دیناروں کے ساتھ بیچ ڈال پھر دیناروں سے انکی چاندی خرید اور نہ جدا ہو وے تجھ سے ساتھی تیرا جبتک کہ پورا لے تو اس سے حق اپنا یعنے قبض کرے اور اگر وہ گھر پر چڑھ جاوے تو تو بھی اوسکے ساتھ گھر پر چڑھ جا اور اگر کھڑا ہووے تو تو بھی اوسکے ساتھ کھڑا ہو اور اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ چاندی کو چاندی سے کم و بیش کر کے بیچنا درست نہین اگرچہ ایک طرف کھری ہو اور ایک طرف کھوٹی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قبض کرنے سے پہلے کسی چیز کا بیچنا درست نہین **محمد**

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ الْعَوْفِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًوا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًوا وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًوا وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًوا وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًوا وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًوا وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ**

ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا بدلے سونے کے برابر ساتھ برابر کے چاہیے اور زیادہ لینا بیاج ہے اور چاندی بدلے چاندی کے برابر چاہیے اور زیادتی بیاج ہے اور گیہون ساتھ گیہون کے برابر ساتھ برابر کے درست ہے اور زیادتی بیاج ہے اور جو ساتھ جو کے برابر ساتھ برابر کے اور زیادتی بیاج ہے اور کھجور بدلے کھجور کے برابر برابر چاہیے اور زیادہ لینا بیاج ہے اور نمک ساتھ نمک کے برابر ساتھ برابر کے اور زیادتی بیاج ہے اور اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **ف** یعنے چاندی اور سونے اور تلنے والی چیزون کے بیچنے مین دو صورتین ہین ایک صورت یہ ہے کہ دونون طرف ایک جنس ہو جیسے چاندی کو چاندی سے بیچنا یا گیہون کو گیہون سے تو اسمین شرط یہ ہے کہ اسیوقت ہاتھون ہاتھ ہو اور ادھار نہ ہو اور تول مین دونو برابر ہون اور اگر کم و بیش ہو یا ایک چیز موجود ہو اور دوسری غائب تو بھی بیاج ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ دونون طرف دو جنسین ہون جیسے چاندی کو سونے سے بیچنا یا جو کو گیہون سے بیچنا تو اس مین شرط یہ ہے کہ ہاتھون ہاتھ ہو اسمین کمی بیشی درست ہے اور اگر ایک طرف سے ادھار ہو تو یہ درست نہین

باب القرض قرض لینے کا بیان +

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في رجل اقرض رجلا ورقا فجاءه بافضل منها قال الورق بالورق اكره الفضل بينهما حتى ياتي بمثلها ولسنا نأخذ بهذا لا بأس بهذا ما لم يكن شرطا اشترطه عليه فاذا كان شرطا اشترطه فلا خير فيه وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ اوس نے ایک مرد کو چاندی قرض دی سو وہ اس کے پاس اوس سے افضل چاندی لایا ابراہیم نے کہا کہ چاندی بدلے چاندی کے مکروہ رکھتا ہون بیچ یا وتی بیچ اوسکے یہانتک کہ اوسکی مانند لاوے اور ہم اسکو نہیں لیتے اگر اسپر کوئی شرط نہ کی ہو تو اسکا کچھ ڈر نہین اور اگر اوسپر کوئی شرط کر لی ہو تو اوسمین بہتری نہین **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يقرض الرجل الدراهم على ان يوفيه بالري قال اكرهه وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ کسی مرد کو درہم قرض دے اس شرط پر کہ اوسکو ری مین ادا کر دے کہا کہ مین مکروہ رکھتا ہون اسکو اور اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال كل قرض جر منفعة فلا خير فيه وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو قرض نفع کھینچے اوسمین بہتری نہین اور اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ **باب العقار والشفعة** غیر منقول چیز اور شفعہ کا بیان **ف** شفعہ کے معنے ملا نیکے ہین اور یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ اسمین ملانا ہے زمین خریدی ہوئی کا ساتھ زمین شفیع کے اور شفعہ ثابت ہے شریک کے لیے تینون اماموں کے نزدیک اور ہمسایہ کے لیے نہین اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک شفعہ ہمسایہ کے لیے بھی ثابت ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن شريح قال الشفعة من قبل الابواب ولسنا نأخذ بهذا الشفعة للجيران المتلازقين وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ حق شفعہ دروازون کیطرف سے ہے یعنے اگر دروازے ملے ہوئے ہون تو حق شفعہ ثابت ہے ورنہ نہین اور ہم اسکو نہین لیتے شفعہ ہمسایون متصل کے لیے ہے یعنے جسکا گھر ملا ہوا ہو اوسکے لیے حق شفعہ ثابت ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال لا شفعة الا في ارض او دار

[illegible] کہا [illegible] شفعہ کر

[illegible] قال [illegible]

[illegible] قال

[illegible] من اتقصی [illegible]

[illegible] انیاں احو [illegible] کان

[illegible] ہے کہ [illegible] نے کہا

[illegible] کہ تو بہ کر و تاب

[illegible] علیہ الرحمۃ بہت فرماتے تھے کہ

[illegible] بیان کی بات بکے [illegible] کہتے

[illegible] اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو

حنیفہ علیہ الرحمۃ کا باب المضاربۃ المضاربۃ بما الکتاب [illegible]

[illegible] ان کے [illegible] راسکی کمائی کو اپنے کمائی سے ملا نا فہ

مضاربت ہے کہ ایک شخص اپنا مال سوداگری کے لیے کسی کو دے اور وہ محنت کرے اور آپس مین نفع

[illegible] یا کم و بیش محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن

ابراہیم فی الرجل یعطی المال مضاربۃ بالثلث او النصف وزیادۃ عشرۃ دراھم

قال لاخیر فی ھذا ارأیت لو لم یربح درھما ما کان لہ وبہ ناخذ وھو قول ابی

حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد کے حق مین کہ کسی کو سوداگری کے لیے مال دیتا ہی نفع

سے یا آدھوں آدھ سے اور زیادتی دس درہم کی اپنے شرط کر لی کہ معین حصے سے علاوہ دس درہم

اور لون گا کہا اسمین بہتری نہین بھلا بتلا تو کہ اگر ایک درہم بھی نفع نہ ہو تو اوسکو کیا ملیگا اور

اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ

عن حماد عن ابراہیم عن عائشۃ انھا قالت لو ولیت مال یتیم لخلطت طعامہ

بطعامی وشرابہ بشرابی ولم اجعلہ بمنزلۃ الرجس قال محمد وبہ ناخذ وھو قول

ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر مین یتیم کے مال کے

والی ہو تو البتہ ... میں کھا لے اور اسکا ... اس ... سے ... [illegible]
.... اور ... [illegible] ... امام ... [illegible]

اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ... [illegible]
... اگر اوسکو امانت ... [illegible] ... اور اگر ... [illegible]
... اور اگر ... [illegible] ... اور اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم او
سعيد بن جبير انه قال في هذه الآية من كان غنيا فليستعفف ومن كان
فقيرا فليأكل بالمعروف قال قرضا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے یا سعید بن جبیر سے کہا
اس آیت کی تفسیر میں جو بالا ہے ... یتیم کے مال سے اور جو کوئی محتاج ہو تو کھاوے موافق
دستور کے کہا مراد اوسے قرض ہے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن الهيثم
عن رجل عن عبد الله بن مسعود قال لا يأكل الوصي مال اليتيم شيئا قرضا
ولا غيره وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة رح ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
کہ کھاوے وصی یتیم کے مال سے کوئی چیز نہ کھاوے بطور قرض کے اور نہ کسی اور طرح سے اور
اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
قال حدثنا ليث بن ابي سليم عن مجاهد عن ابن مسعود قال ليس في مال اليتيم
زكوٰة وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة رح ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ یتیم کے مال میں زکوٰۃ
نہیں اور اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا باب من كان عنده
مال مضاربة او وديعة اگر کسی کے پاس مضاربہ یا امانت کا مال ہو تو اوسکا کیا حکم ہے محمد
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في المضاربة والوديعة اذا كانت
عند الرجل فمات وعليه دين قال يكونون جميعا اسوة الغرماء اذا لم تعرفا
باعيانهما الوديعة والمضاربة وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة رح ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے مضاربت اور امانت کے حق میں جبکہ ہو پاس کسی مرد کے اور مر جاوے اور
ہو اوس پر قرض یا امانت کہا کہ سب قرضخواہ برابر ہیں جبکہ ہو امانت اور مضاربت کی ذات نہ

نہ بیچانی جاوی اور اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** المُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ وَ
الرُّبُعِ تہائی یا چوتہائی پر مزارعت کرنیکا بیان **ف** مزارعت یہ ہے کہ کسی کو زمین دیوے کہ اوس زمین
مین بووے اور جو اوس مین پیدا ہووہ آپس مین بانٹ لین گے آدہون آدہ یا کم وبیش اور مزارعت
امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک درست نہین اور صاحبین اور تینون امامون کے نزدیک درست ہے
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ اَنَّهُ سَاَلَ طَاؤُسًا وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ
عَنِ الْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ اَوِ الرُّبُعِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَكَرِهَهٗ
فَقَالَ اِنَّ طَاؤُسًا لَهٗ اَرْضٌ يُزَارِعُهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَالَ ذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ كَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ يَاْخُذُ
بِقَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ وَنَحْنُ نَاْخُذُ بِقَوْلِ سَالِمٍ وَطَاؤُسٍ لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا **ترجمہ** حماد
روایت ہے کہ اوسنے طاؤس اور سالم سے تہائی یا چوتہائی پر مزارعت کا حکم پوچہا اونہون نے کہا کہ اسکا
کچہ ڈر نہین سو مینے ابراہیم سے یہ بات ذکر کی سو اونہے اوسکو مکروہ رکہا اور ابراہیم نے کہا کہ طاؤس
کی زمین ہے اور اسمین مزارعت کراتا ہے پس اسیواسطے اوس نے اوسکے جواز کا حکم کیا **امام محمدؒ**
نے کہا کہ ابوحنیفہؒ ابراہیم کے قول کو لیتے تہے اور ہم سالم اور طاؤس کے قول کو لیتے ہین ہم اس کا
کچہ ڈر نہین دیکہتے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ وَاصِلِ بْنِ اَبِيْ جَمِيْلٍ
عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ اشْتَرَكَ اَرْبَعَةُ نَفَرٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
وَاحِدٌ مِنْ عِنْدِي الْبَذْرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِنْ عِنْدِي الْعَمَلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِنْ عِنْدِي
الْفَدَانُ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِنْ عِنْدِي الْاَرْضُ قَالَ فَاَلْغٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَاحِبَ الْاَرْضِ وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْفَدَانِ اَجْرًا مُسَمًّى وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْعَمَلِ دِرْهَمًا
لِكُلِّ يَوْمٍ وَاَلْحَقَ الزَّرْعَ كُلَّهٗ بِصَاحِبِ الْبَذْرِ **ترجمہ** مجاہد نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے وقت چار آدمی شریک ہوے ایک نے کہا کہ تخم مین دونگا اور دوسرے نے کہا کہ محنت مین کرونگا
اور تیسرے نے کہا کہ بیل مین دونگا اور چوتہے نے کہا کہ مین زمین دونگا پس لغو کیا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے صاحب زمین کو یعنے اسکا حصہ باطل کیا اور گردانی واسطے بیل والے کے مزدوری
مقرر اور گردانا واسطے صاحب عمل کے ایک درم بدلے ہر دن کے اور کہیتی تخم والے کے حوالے کی
باب مَا يُكْرَهُ مِنَ الزِّيَادَةِ عَلٰى مَنْ اٰجَرَ شَيْئًا بِاَكْثَرَ مِمَّا اسْتَاْجَرَهُ الْكِرٰى

شخص ایک چیز کسی کی اجرت پر لی پھر وہ چیز اور کسیکو دی زیادہ اجرت پر تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يستاجر الارض ثم يواجرها باكثر مما استاجرها قال لا خير في الفضل الا ان يحدث فيها شيئا قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ کسی سے زمین اجرت پر لے پھر اوس سے زیادہ اجرت کو ساتھ کسی کو دیدے کہا کہ اسمین بہتری نہین مگر یہ کہ اسمین کوئی چیز نئی پیدا کرے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابي الحصين عثمان بن عاصم الثقفي عن ابن رافع عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه مر بحائط فاعجبه فقال لمن هذا فقال لي يا رسول الله استاجرته قال لا تستاجره بشيء منه **ترجمہ** رافع سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ پر گذرے سو وہ باغ آپ کو خوش لگا سو فرمایا کہ یہ باغ کسکا ہے رافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت صلعم میرا ہے مینے اوسکو اجرت پر لیا ہے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوس سے کوئی چیز اجرت پر نہ دی **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن عبيد الله بن ابي زياد عن ابن ابي نجيح عن ابن عمرو رض عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ان الله تع حرم مكة فحرام بيع رباعها واكل ثمنها وقال من اكل من اجور بيوت مكة شيئا فانما ياكل نارا قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة يكره ان تباع الارض ولا يكره بيع البناء والله اعلم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالے نے مکہ حرام کیا سو حرام ہے اوسکے گھرون کا بیچنا اور اوسکے مول کا کھانا اور فرمایا کہ جو کوئی مکے کے گھرون کی اجرت کھاوے تو سوا اسکے نہین کہ وہ آگ کھاتا ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا کہ زمین کا بیچنا مکروہ ہے اور عمارت کا بیچنا مکروہ نہین

باب العبد ياذن له سيده في التجارة انه ضامن اگر مالک اپنے غلام کو سوداگری کے لیے اجازت دی تو غلام ضامن ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في العبد ياذن له سيده في التجارة فصار عليه دين فاعتقه صاحبه ان عليه قيمته فان فضل عليه بعد قيمته من الدين الذي كان عليه فضل طلب

الغرماء العبد بما كان عليه من دين يباع في دينه الا ان يشاء الغرماء تضمين قيمته
فان اعتق العبد بعد ما بين الثمن الا ما فضل من ثمنه
ثمنه قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة اذا اجاز الغرماء البيع فان لم
يجيزوه كان لهم ان ينقضوه حتى يباع العبد في دينهم الا ان يقضيهم البائع
او المشتري دينهم فيجوز البيع وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر
کسی غلام پر قرض ہووے اور اس کا مالک اسکو بیچ ڈالے اور غلام پر قرض ہووے اور اس کا مالک اسکو
آزاد کر دیوے تو آزاد ہے غلام قیمت اپنی قرض خواہوں کو دیا جاوے اور اگر زیادہ ہو قیمت
کی بہ نسبت اسکی کے اوس قرض سے کہ اوس پر تھا تو طلب کریں قرضخواہ غلام سے جو چیز کہ باقی
ہو قرض سے اور اگر مالک اوسکو بیچ ڈالے تو تاوان دیگا یا جاوے گا اوس پر جو اوسکا دام ہے اسکے قرضخواہوں
کے اور اگر کسی غلام آزاد کیا جاوے تو پکڑیں اوسکو قرضخواہ ساتھ اس چیز کے کہ اوسکے سوائے بعد
اوس پر قرض باقی ہے امام محمد رح نے کہا اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اگر
جائز رکھیں قرضخواہ بیع کو اور اگر بیع کو جائز نہ رکھیں تو جائز ہے اونکو توڑنا اسکا یہانتک کہ بیچا جاوے
غلام اونکے قرض میں مگر یہ کہ ادا کرے بائع یا خریدار قرض انکا تو جائز ہوگی بیع اور یہی قول ہے امام
ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا

باب ضمان الاجیر المشترک مزدور مشترک کی ضمانت کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة رح عن حماد عن ابراهيم ان شريحا لم يضمن
اجيرا قط قال محمد رح وهذا قول ابي حنيفة رحمة الله عليه لا يضمن الاجير
المشترك الا ما جنت يده ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے نہیں ضامن کیا مزدور کو کبھی
امام محمد رح نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا کہ نہیں ضامن ہوتا مزدور مشترک مگر
جو قصور کرے ہاتھ اسکا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن الهيثم او بشير شك
محمد عن ابي جعفر محمد بن علي ان علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه كان
لا يضمن القصار ولا الصائغ ولا الحائك قال محمد وهو قول ابي حنيفة ترجمہ
ابی جعفر سے روایت ہے کہ تھے حضرت علی نہ ضامن ٹھیراتے دھوبی کو اور نہ سنار کو اور نہ جولاہے
کو امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا

باب الرهن

باب العارية والوديعة من الحيوان وغيره حیوان وغیرہ کے عاریت اور امانت کا بیان محمد قال
اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال في العارية من الحيوان والمتاع
اذا خالف المستعير صاحبه الذي قال فسرق المتاع او اهلكه او نفقت الدابة فهو
ضامن قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا جانور اور متاع کی عاریت میں یہ ہے کہ جب مخالفت کرے مستعیر طرف غیر اوس چیز کے کہ کہا تھا صاحب نے
صاحب کے قول کی مخالفت کرے اور اسباب چوری ہو جاوے یا اوسکو کم کرے یا چارپایہ ضائع ہو جاوے
تو وہ ضامن ہے امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا محمد قال
اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه لم يكن يضمن العارية قال محمد
وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم عاریت میں تاوان لیتے
تھے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال
اخبرنا ابو حنيفة عن ابراهيم قال اذا كان الرهن يسوى اكثر مما فيه فهو
في الفضل مؤتمن فاذا كان الرهن اقل مما رهن فيه ذهب من حقه بقدر
الرهن وكان ما بقي على صاحب الرهن قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر چیز مرہون زیادہ ہو اوس چیز سے کہ وہ اوس میں رہن ہے
تو مرتہن زیادتی کا امین ہے اور اگر ہو چیز مرہون کم اوس چیز سے کہ وہ اوس میں رہن ہے تو دور ہو گا حق اسکا
بقدر رہن کے اور جو باقی ہو تو قرض ہو گا راہن پر امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن علي بن الاقمر عن شريح
قال اتى شريحا رجل وانا عنده فقال دفع الي هذا ثوبا لاصبغه فاحترق بيتي
فاحترق ثوبه في بيتي قال ادفع اليه ثوبه قال ادفع اليه ثوبه وقد احترق
بيتي قال ارايت لو احترق بيته كنت تدع اجرك قال محمد قال ابو حنيفة
لا يضمن ما احترق في بيته لان هذا ليس من جناية يده ترجمہ علی بن اقمر سے
روایت ہے کہ ایک مرد شریح کے پاس آیا اور میں اسکے پاس بیٹھا تھا سو اس نے کہا کہ اس شخص نے مجکو
رنگنے کے لیے کپڑا دیا تھا سو میرا گھر جل گیا اور میرے گھر میں اسکا کپڑا بھی جل گیا اوس نے کہا کہ اسکا

کپڑا اوسکو سیدے اوس نے کہا کہ مین اوسکا کپڑا اوسکو سیدون اور حالانکہ سیر اگھر جل گیا شریح نے کہا کہ بھلا بتلا تو کہ اگر اوسکا گھر جل جاتا تو کیا تو اپنی اجرت چھوڑ دیتا امام محمد نے کہا کہ نہین ضامن ہوگا اس چیز کا کہ اوسکے گھر مین جلی اسواسطے کہ وہ اوسکے ہاتھہ کا قصور نہین کہ اوسپر تاوان آوے

باب مَنِ ادَّعٰی دَعْوٰی حَقٍّ عَلٰی رَجُلٍ اگر کوئی کسی مرد پر سچا دعوی کرے تو اسکا کیا حکم ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ الْبَیِّنَةُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ وَكَانَ یَرُدُّ الْیَمِیْنَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ گواہ کا لانا مدعی پر ہے اور اگر مدعی پاس گواہ نہون تو مدعا علیہ پر قسم آتی ہے اور وہ قسم رد کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب مَنْ اَحْدَثَ فِیْ غَیْرِ فِنَائِهٖ فَهُوَ ضَامِنٌ اگر کوئی اپنے صحن کے غیر مین کوئی چیز پیدا کرے تو وہ ضامن ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَجْعَلُ فِیْ حَائِطِهِ الصَّخْرَةَ فَیَسْتُرُ بِهَا الْحُمُوْلَةَ اَوْ یُخْرِجُ الْكَنِیْفَ اِلَی الطَّرِیْقِ قَالَ یَضْمَنُ كُلَّ شَیْءٍ اِذَا اَصَابَ، هٰذَا الَّذِیْ ذُكِرَتْ لِاَنَّهٗ اَحْدَثَ شَیْئًا فِیْمَا لَا یَمْلِكُ وَلَا یَمْلِكُ سَمَاءَهٗ فَقَدْ ضَمِنَ مَا اَصَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد کے حق مین کہ اپنی دیوار مین پتھر گڑادے اور اسکے ساتھہ چھولہ کو ڈہانکے یا پاخانے کو راہ کی طرف نکالے کہا ہر چیز کا ضامن ہوگا جبکہ پہونچی اوسکو یہ جو مینے ذکر کیا اسواسطے کہ اوس نے اپنے غیر ملک مین ایک چیز پیدا کی اور نہین مالک ہے وہ ہوا اوسکے کا سو ضامن ہوگا اوس چیز کا کہ پہونچی اوسکو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا

باب الاُضْحِیَةِ وَاخْتِصَاءِ الْفَحْلِ قربانی اور نر کے خصی کرنے کا بیان

ف جو جانور کہ کہایا جاتا ہو اوسکا خصی کرنا درست ہے چھوٹی عمر مین اور بڑی عمر مین درست نہین

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ الْاُضْحِیَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰی اَهْلِ الْاَمْصَارِ مَا خَلَا الْحَاجَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قربانی واجب ہے شہر والون پر سوای حاجیون کے کہ اون پر قربانی واجب نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْاَضْحٰى ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قربانی تین دن تک کرنی درست ہے قربانی کے دن اور دو دن اس سے پیچھے یعنے گیارہوین اور بارہوین امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ ذَبَحَ اَحَدَهُمَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَالْاٰخَرَ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ترجمہ عبد الرحمن بن سابط سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو دنبے کالے اور سفید ایک اپنی طرف سے ذبح کیا اور دوسرا اوس شخص کیطرف سے کہ اوس نے کلمہ پڑھا یعنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ كِدَامِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ كِبَاشٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ نِعْمَ الْاُضْحِيَةُ الْجَذَعُ السَّمِيْنُ مِنَ الضَّاْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا کہ اچھی قربانی سات مہینے کا دنبہ فربہ ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ الْاَعْوَرُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْبَقَرَةُ تُجْزِئُ عَنْ سَبْعَةٍ يُضَحُّوْنَ بِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ گائے کافی ہے سات آدمی کیطرف سے کہ قربانی کرین اوسکو امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رحؒ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِى الرَّجُلِ يُطْعِمُ اُضْحِيَتَهٗ وَلَا يَاْكُلُ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد کے حق مین کہ اپنی قربانی اوروں کو کھلا دے اور آپ اوس سے کوئی چیز نہ کھا وے کہا اسکا کچھ ڈر نہین امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْاُضْحِيَةِ يَشْتَرِيْهَا الرَّجُلُ وَهِىَ صَحِيْحَةٌ ثُمَّ يَعْرِضُ لَهَا عَوَرٌ اَوْ

عجفاء او عرج قال تجزیه ان شاء الله قال محمد ولسنا ناخذ بهذا الا تجزی اذا عورت او عجفت عجفا لا تنقی او عرجت حتی لا تستطیع ان تمشی وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے قربانی کے حق میں کہ اوسکو آدمی خریدے اور وہ تندرست ہو پھر عارض ہوا اوسکو کانا ہونا یا دبلا ہونا یا لنگڑا ہونا کہا کہ کافی ہے اوسکو اگر چاہے امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو نہیں لیتے کہ نہیں جائز ہے قربانی جب کہ کانی ہو یا دبلی ہو کہ اوسکی ہڈی مین مغز نہ ہے یا لنگڑی ہو یہانتک کہ چل نہ سکے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی الله عنہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال لا باس ان یشتری بجلد اضحیتک متاعا ولا تبیعه بدراهم قال ابراهیم اما انا فاتصدق بجلد اضحیتی قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے اس مین کہ خریدے تو ساتھ کھال قربانی اپنی کے اسباب اور نہ بیچے تو اسکو ساتھ درہموں کے ابراہیم نے کہا کہ مین تو اپنی قربانی کی کھال خیرات کردیتا ہون امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ الله علیہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الجذع من الضان یضحی قال یجزی والمسن افضل قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم کو روایت ہے کہ سات مہینے کا دنبہ قربانی کرنا درست ہے اور ایک سال کا افضل ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال سئل ابراهیم عن الخصی والفحل ایهما اکمل للاضحیة فقال الخصی لانه انما یطلب بذلک صلاحه قال محمد اسمنهما وافضلهما خیرهما وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ کسی نے ابراہیم سے سوال کیا کہ خصی قربانی کرنا افضل ہے یا نر اوس نے کہا خصی کا قربانی کرنا افضل ہے اسواسطے کہ مطلب اوس سے بہتری اوسکی ہے امام محمد نے کہا کہ زیادہ فربہ بہت بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال لا باس باخصاء البهائم اذا کان یراد به صلاحها قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے ابراہیم نے کہا کہ چارپاون

کا قصی کرنا درست ہے جبکہ اوس سے انکی بہتری مقصود ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُّذْكَرَ اسْمُ اِنْسَانٍ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ عَلٰى ذَبِيْحَتِهٖ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ تہے وہ مکروہ رکھتے ذکر کرنا نام آدمی کا ساتھ نام اللہ عزوجل کے قربانی پر یہ کہ کہے شروع ساتھ نام اللہ کے قبول کر فلانے کیطرف سے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ **بَابُ الذَّبَائِحِ** ذبح کیئے گئے جانورون کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ اسْمُ التَّسْمِيَةِ سَمّٰى اَوْ لَمْ يُسَمِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبُوْحَنِيْفَةَ اِذَا تَرَكَ التَّسْمِيَةَ نَاسِيًا **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہا کہ ہر مسلمان کے دلمین بسم اللہ کا نام ہے خواہ بسم اللہ ذبح کیوقت پڑہے یا نہ پڑہے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا جبکہ بہول کر بسم اللہ چہوڑے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكٰوةُ كُلِّ مُسْلِمٍ حِلَّتُهٗ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ اَنَّ الرَّجُلَ يَذْبَحُ وَيَنْسٰى اَنْ يُّسَمِّيَ اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِاَكْلِ ذَبِيْحَتِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ذبح کرنا ہر مسلمان کا حلال ہونا اسکا ہے یعنے اگر کوئی شخص جانور ذبح کرے اور بسم اللہ کہنی بہولجاوے تو حلال ہے کہانا ذبح کیئے ہوئے اسکے کا امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَصَابَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ اَرْنَبًا بِاُحُدٍ فَلَمْ يَجِدْ سِكِّيْنًا فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عامر شعبی نے کہا کہ بنی سلمہ کے ایک مرد نے احد مین خرگوش پکڑا اور اوس نے ذبح کے لیئے چہری نہ پائی سو اوسکو تیز پتہر سے حلال کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکا حکم پوچہا سو حکم کیا اوسکو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتہہ کہانے اوسکے کے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی

قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ اِذْبَحْ بِکُلِّ شَیْءٍ اَفْرَی الْاَوْدَاجَ وَاَنْھَرَ الدَّمَ مَا خَلَا السِّنَّ وَالظُّفْرَ وَالْعَظْمَ فَاِنَّھَا مُدَی الْحَبَشَۃِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ علقمہ نے کہا کہ جائز سب حلال ہے ساتھ ہر چیز کے کہ رگین کاٹے اور خون بہاوے سوا دانت اور ناخن اور ہڈی کے کہ وہ چھری یان ہین حبشیون کی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اَتٰی کَعْبُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ عَنْ رَاعِیَۃٍ لَہٗ کَانَتْ فِیْ غَنَمِہٖ تَخَوَّفَتْ عَلٰی شَاۃٍ الْمَوْتَ فَذَبَحَتْھَا بِمَرْوَۃٍ فَاَمَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِاَکْلِھَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے اپنی ایک لونڈی کا حکم پوچھا کہ اوسکی بکریون مین تھی سو اوس نے ایک بکری پر مرنیکا خوف کیا یعنے مرنے لگی اور اوسکو تیہ سے ذبح کیا سو حکم کیا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کہانے اوسکے کے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَایَۃَ بْنِ رِفَاعَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّ بَعِیْرًا مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَۃِ نَدَّ فَطَلَبُوْہُ فَلَمَّا اَعْیَاھُمْ اَنْ یَاْخُذُوْہُ رَمَاہُ رَجُلٌ بِسَھْمٍ فَاَصَابَ مَقْتَلَہٗ فَقَتَلَہٗ فَسَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِہٖ فَقَالَ اِنَّ لَھَا اَوَابِدَ کَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَاِذَا اَحْسَسْتُمْ مِنْھَا شَیْئًا مِنْ ھٰذَا فَاصْنَعُوْا بِہٖ کَمَا صَنَعْتُمْ بِھٰذَا ثُمَّ کُلُوْہُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** عبایہ بن رفاعہ سے روایت ہے کہ زکوۃ کے اونٹون مین سے ایک اونٹ بہاگا سو لوگون نے اوسکو پکڑنا چاہا سو جب اوسکی پکڑنے نے انکو تہکا یا تو ایک شخص نے اسکو تیر مارا اور اسکو قتل کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکی کہانیکا حکم پوچھا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واسطے اون اونٹون کے بیشک درمیان انکے بہاگنے والے اور نفرت کرنیوالے ہین مانند بہاگنے والون کی جنگلی جانورون مین سے سو جب تم انسے ایسے کوئی بات دیکھو یعنے

نفرت تو کر دو ساتھ اوسکے جیسے کہ کیا تم نے ساتھ اوسکے پھر کھاؤ اوسکو امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عُبَایَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ بَعِیْرًا تَرَدّٰی فِیْ بِئْرٍ بِالْمَدِیْنَةِ فَلَمْ یُقْدَرْ عَلٰی نَحْرِهٖ فَوُجِئَ بِسِکِّیْنٍ مِنْ قِبَلِ خَاصِرَتِهٖ حَتّٰی مَاتَ فَاَخَذَ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ عُشَیْرًا بِدِرْهَمَیْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک اونٹ مدینہ کے ایک کوئین مین گرا سو نہ قدرت پائی گئی اوسکے نحر کرنے پر سو اوسکو کوکھ کی طرف سے چھری چبھوئی گئی یہانتک کہ مر گیا سو ابن عمرؓ نے اوسکا دسوان حصہ دو درہمون سے لیا امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْبَعِیْرِ یَتَرَدّٰی فِیْ بِئْرٍ قَالَ اِذَا لَمْ یُقْدَرْ عَلٰی مَنْحَرِهٖ فَحَیْثُ مَا وَجَأْتَ فَهُوَ مَنْحَرُهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اونٹ کے حق مین کہ کوئین مین گرے کہا کہ جب اوسکے نحر کی قدرت نہ ہو تو جس جگہہ کہ تو اوسکو چبھووے پس وہی ہے جگہہ نحر کرنے اوسکی امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین

باب ذَکٰوةِ الْجَنِیْنِ وَالْعَقِیْقَةِ پیٹ کے بچے کے ذبح کرنے اور عقیقہ کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَا تَکُوْنُ ذَکٰوةُ نَفْسٍ ذَکٰوةَ نَفْسَیْنِ یَعْنِیْ اَنَّ الْجَنِیْنَ اِذَا ذُبِحَتْ اُمُّهٗ لَمْ یُؤْکَلْ حَتّٰی یُدْرَكَ ذَکَاتُهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا ذَکٰوةُ الْجَنِیْنِ ذَکٰوةُ اُمِّهٖ اِذَا تَمَّ خَلْقُهٗ وَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ بِقَوْلِ اِبْرَاهِیْمَ هٰذَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین ہوتا ذبح کرنا ایک جان کا ذبح کرنا دو جانون کا یعنے جب مان ذبح کیجاوے تو اوسکے پیٹ کا بچہ نہ کھایا جاوے یہانتک کہ اوسکو حلال کیا جاوے امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اوسکو نہین لیتے ملکہ بچے کا ذبح کرنا اوسکی مان کا ذبح کرنا ہے جبکہ تمام ہو چکی ہو پیدایش اوسکی یعنے اگر کوئی مثلاً بکری حلال کرے اور اوسکے پیٹ سے مرا بچہ نکلے تو اوسکا کھانا درست ہے اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران ابراہیم کے قول کے ساتھ قائل ہین مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ کَانَتِ الْعَقِیْقَةُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ رُفِضَتْ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ تھا

عقیقہ بیچ زمانے جاہلیت کے سو جب اسلام آیا تو وہ چھوڑا گیا یعنے وجوب رہا اسواسطے کہ اسکا جواز باقی
ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا رجل عن محمد بن الحنیفۃ ان
العقیقۃ کانت فی الجاھلیۃ فلما جاء الاسلام رفضت **قال محمد** وبہ ناخذ و
ھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** محمد بن حنیفہ سے روایت ہے کہ عقیقہ جاہلیت میں تھا سو جب اسلام آیا تو وہ
چھوڑا گیا **امام محمد** رح نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **باب**
ما یکرہ من الشاۃ والدم وغیرہ **ترجمہ** بکری سے کیا چیز مکروہ ہے اور خون وغیرہ کا بیان **محمد**
قال اخبرنا عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعی عن واصل بن ابی جمیل عن مجاھد قال
کرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الشاۃ سبعا المرارۃ والمثانۃ والغدۃ و
الحیا والذکر والانثیین والدم وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب من
الشاۃ مقدمھا **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ مکروہ رکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری سے سات
چیز ایک پتہ دوسری مثانہ تیسری غدہ چوتھی حیا پانچویں ذکر چھٹویں دونوں خصیے ساتویں خون اور
تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند رکھتے بکری سے اگلی طرف اوسکی **باب** ما اکل فی البر و
البحر جنگل اور دریا کا کونسا جانور کھانا درست ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن
حماد عن ابراھیم قال لا خیر فی شیء مما یکون فی الماء الا السمک **قال محمد** وبہ
ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ پانی کی کسی چیز میں بہتری
نہیں مگر مچھلی میں **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد**
قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال کل ما جزر عنہ الماء وما قذف
بہ ولا تاکل ما طفا **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم
نے کہا کہ کھا ہر وہ مچھلی کہ کھل گیا اوس سے پانی یعنے خشک ہو گیا یا رک گیا اور وہ مچھلی کہ دریا نے
کنارے پر پھینکدی اور نہ کھا وہ مچھلی کہ مر کر پانی کے اوپر آجاوے **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد
عن ابراھیم قال کل السمک کلہ الا الطافی **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ تو سب کھا مچھلی مگر جو مر کر پانی کے اوپر آجاوے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال وددت ان عندی قفعۃ او قفعتین من جراد قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رح ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ مین دوست رکھتا ہون کہ ہووے میرے پاس ایک زنبیل یا دو زنبیلین ٹڈی کی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** ما یکرہ من اکل لحوم السباع والبان الحمر درندی چارپایون کا گوشت کھانا اور گدہون کا دودہ پینا حرام ہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہ اھدی لعائشۃ ضب فسألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اکلہ فنھاھا عنہ فجاء سائل فارادت ان تطعمہ ایاہ فقال اتطعمینہ مالا تاکلین قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ہدیہ بہیجی گئی واسطے عائشہؓ کے ایک سوسمار سو عائشہؓ نے اوسکے کہانیکا حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو اوسکے کہانے سے منع کیا پہر ایک سائل آیا اور عائشہ نے چاہا کہ وہ اوسکو کہلادین حضرت نے فرمایا کیا تو اوسکو کہلاتی ہے وہ چیز کہ آپ نہین کہاتے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا مکحول الشامی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن کل ذی ناب من السبع وکل ذی ناب من السبع وکل ذی مخلب من الطیر وان توطی الحبالی من الفئ وان یوکل لحم الحمر الاھلیۃ قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ مکحول سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانے ہر کچلے والی کی سے ورندے چارپایون مین سے یعنے جو دانت سے شکار کرتے ہین مانند شیر وغیرہ کے اور منع فرمایا کہانے ہر چنگل گیر کے سے پرندون مین سے اور منع فرمایا صحبت کرنے لونڈیون حاملہ کی پکڑی ہوئین سے جو حاملہ ہون یعنے جب تک کہ بچہ نہ جنے اور منع فرمایا کہانے گوشت گدہے گہر کے پلے ہوؤن سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن الھیثم عن ابن عباس رض انہ کرہ لحم الفرس قال محمد ھذا قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ ولسنا ناخذ بہ ولا نری بلحم الفرس باسا وقد

ف کراہت اکل سوسمار

وَقَدْ جَاءَ فِي اِحْلَالِهِ آثَارٌ كَثِيرَةٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہ اونے مکروہ رکہا گوشت گھوڑے کا امام محمد نے کہا کہ یہ قول ابوحنیفہ کا ہے اور ہم اوسکو نہیں لیتے بلکہ ہم گھوڑے کے گوشت کا کچھ ڈر نہین دیکھتے اور اوسکے حلال ہونے مین بہت حدیثین آئی ہین محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم قال لاخیر فی لحوم الحمر والبانها قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ گدہون کے گوشت اور دودہ مین کچھ بہتری نہین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب اکل الجبن

پنیر کے کہانیکا بیان محمد قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا عطیة العوفی عن ابن عمر رض قال کنت جالسا عنده اذ اتاه رجل فساله عن الجبن فقال وما الجبن قال شیٔ یصنع من اللبن النعم والبان المعز وعامة من یصنعه المجوس قال اذکر اسم الله وکل قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رحمه الله تعالی ترجمہ عطیہ سے روایت ہے کہ مین ابن عمر کے پاس بیٹھا تہا کہ ناگاہ اونکے پاس ایک مرد آیا اور اوسنے پنیر کا حکم پوچہا اونے کہا پنیر کیا ہے اونے کہا ایک چیز ہے کہ اونٹون اور بکریون کے دودہ سے بنائی جاتی ہے اور اوسکو اکثر مجوس بناتے ہین ابن عمر نے کہا کہ بسم اللہ پڑہ اور کہا امام محمد نے کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب الصید

ترجمہ اگر تو شکار کو تیر مارے تو اوسکا کیا حکم ہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یرمی الصید او یضربه قال اذا قطعه بنصفین فکلهما جمیعا وان کان مما یلی الراس اکثر فکل مما یلی الراس والرمی منه مما یلی العجز فان قطعت منه قطعة او عضوا فبانت فلا تاکلها الا ان یکون معلقا فان کان معلقا فکل قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ شکار کو تیر مارے یا اوسکو کسی اور چیز سے مارے ابراہیم نے کہا کہ جب تو اوسکو دو ٹکڑے کر ڈالے تو دونون کو کہا اور اگر سر کے ساتھ کم بدن ہو تو بہی دو ٹکڑے کہا اور اگر سر کے ساتھ زیادہ ہو تو جو سر کے ساتھ ہو سو کہا اور جو کہ کولے کیطرف باقی ہو اوسکو پھینک دے اور اگر تو اوس سے کوئی ٹکڑا یا کوئی عضو کاٹے اور جدا ہو جاوے تو اوسکو نہ کہا مگر یہ کہ اوسکے ساتھ لٹکا ہوا ہو

قولہ فلا تاکلها لانه ابین من الحی فصار کانه میتة لا یحل اکلها

پس اگر لٹکا ہوا ہو تو کہا امام محمد نے کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ اَتَاهُ
عَبْدٌ اَسْوَدُ فَقَالَ اِنِّیْ فِیْ مَاشِیَةِ اَهْلِیْ وَاِنِّیْ اَبِیْلُ مِنَ الطَّرِیْقِ اَفَاَسْقِیْ مِنْ اَلْبَانِهَا قَالَ
نَعَمْ وَاِنِّیْ اَرْمِی الصَّیْدَ فَاُصْمِیْ وَاُنْمِیْ قَالَ کُلْ مَا اَصْمَیْتَ وَدَعْ مَا اَنْمَیْتَ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاِنَّمَا یَعْنِیْ بِقَوْلِهٖ اَصْمَیْتَ مَا لَمْ یَتَوَارَ عَنْ بَصَرِكَ
وَمَا اَنْمَیْتَ مَا تَوَارٰی عَنْ بَصَرِكَ فَاِذَا تَوَارٰی عَنْ بَصَرِكَ وَاَنْتَ فِیْ طَلَبِهٖ حَتّٰی تُصِیْبَهٗ
لَیْسَ بِهٖ جُرْحٌ غَیْرُ سَهْمِكَ فَلَا بَاْسَ بِاَکْلِهٖ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ غلام سیاہ
ابن عباس کے پاس آیا سو اوس نے کہا کہ میں اپنے مالکوں کے مواشی میں رہتا ہوں اور سفر میں راہ میں ہو
سو کیا میں مسافروں کو دودھ پلاؤں اوس نے کہا ہاں اور کہا کہ میں شکار کیطرف تیر پھینکتا ہوں اور
اوسکو نظر سے غائب نہیں پاتا اور کبھی غائب پاتا ہوں ابن عباس نے کہا کہ جو تیر نظر سے غائب نہ ہوا سو
کو کہا اور جو غائب ہوا اوسکو نہ کہا امام محمد رح نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
کا اور مراد اوسکی قول اصمیت سے یہ ہے کہ جب تک تیر نظر سے غائب نہ ہو اور انمیت سے یہ ہے کہ تیر نظر
سے غائب ہو اور تو اوسکی تلاش میں ہو سیا تک کہ تو اوسکو پہونچے اسحال میں کہ تیرے تیر کے سوائے
اسمیں کسی چیز کا زخم نہ ہو تو اوسکے کہانیکا کچھ ڈر نہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا رَمَیْتَ الصَّیْدَ وَسَمَّیْتَ فَاِنْ قَطَعْتَ بِنِصْفَیْنِ فَکُلْهُ کَانَ مِمَّا یَلِی الرَّاْسَ
اَکْثَرَ اَوْکَلْتَ مِمَّا یَلِی الرَّاْسَ وَلَمْ تَاْکُلْ مِمَّا سِوَاهُ وَاِنْ قَطَعْتَ مِنْهُ یَدًا اَوْ رِجْلًا اَوْ قِطْعَةً مِنْهَا
فَکُلْ مِنْهُ غَیْرَ مَا قَطَعْتَ مِنْهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو شکار کو تیر مارے اور بسم اللہ کہے سو اگر تو اسکو دو ٹکڑے
کر ڈالے تو اوسکو کہا اور اگر سر کیطرف زیادہ ہو تو جو سر کیطرف ہو اوسکو کہا اور جو اوسکے سوای
ہو اوسکو نہ کہا اور اگر تو اسکا ہاتھ یا پاؤں یا کوئی ٹکڑا کاٹ ڈالے تو کہا اوس سے غیر اوس چیز کے
کہ کاٹا تو نے اوس سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمة اللہ
علیہ کا **بَابُ** صَیْدِ الْکَلْبِ کتے کے شکار کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الصید اذا قتلہ الکلب قبل ان یدرک ذکاتہ فامر النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باکلہ اذا کان عالما قال محمد وبہ ناخذ وھو قول
ابی حنیفۃ رحمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ اونہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر کتا شکار
مار ڈالے ذبح کرنے سے پہلے تو اوسکا کیا حکم ہے سو حکم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کھانے
اوسکے کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ اگر کتا شکار کو مار ڈالے تو اوسکو کھانا درست ہے اگرچہ
ذبح نہ ہوا ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن
حماد عن ابراھیم قال اذا امسک علی کلبک المعلم غیر المعلم فلا تاکل قال محمد و
بہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر پکڑ رکھے شکار کو
تیرے معلم کتے پر کتا غیر معلم یعنے تیرے کتے معلم کے ساتھ کوئی اور کتا غیر معلم شریک ہو جاوے تو اسکو
نہ کھا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا
ابو حنیفۃ عن حماد عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال
ما امسک علیک کلبک ان کان عالما فکل وان اکل فلا تاکل منہ فانما امسک علی
نفسہ واما الصقر والبازی فکل وان اکل فان تعلیمہ اذا دعوتہ ان یجیبک ولا
یستطیع ضربہ حتی یدع الاکل قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ
رحمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ جو شکار کہ پکڑ رکھے واسطے تیرے کتا تیرا ایسا
اگر کتا سکھایا ہوا ہو تو کھا اور اگر کتے نے اوس سے کھایا ہو تو نہ کھا اوس سے اسواسطے کہ سوای اسکے
نہیں کہ پکڑا کتے نے شکار کو اپنے لیے اور رہا یہ شکرہ اور باز سو کھا شکار انکا اگرچہ کھایا ہو اوس
اسواسطے کہ شان تعلیم اوسکی یہی ہے کہ جب تو اوسکو بلاوے تو پہر آوے اور نہیں طاقت
ہے مارنے اوسکے کی یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دے یعنے باز وغیرہ کا کھانا چھوڑنا ممکن نہیں امام
محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمد قال
اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی الذی یرسل کلبہ وینسی ان
یسمی فاخذہ فقتل قال اکرہ اکلہ وان کان یھودیا او نصرانیا فھو مثل ذلک
قال محمد ولسنا ناخذ بھذا لا باس باکلہ اذا ترک التسمیۃ ناسیا وھو

قول ابی حنیفۃ رحمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص شکار کے پیچھے کتا چھوڑے اور بسم اللہ کہنی بھول جاوی اور کتا شکار کو پکڑ لیوے اور مار ڈالے تو اوسکا کھانا مکروہ ہے اور اگر یہودی یا نصرانی ہو تو اوسکا بھی یہی حکم ہے امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اسکو ہم نہین لیتے اگر بسم اللہ بھولکر چھوڑے تو اوسکے کھانیکا کچھ ڈر نہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا قتادۃ عن ابی قلابۃ عن ابی ثعلبۃ الخشنی رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قلنا انا فی ارض المشرکین افناکل فی آنیتھم قال ان لم تجدوا منھا بدا فاغسلوھا ثم کلوا فیھا قلنا فانا بارض صید قال کل ما امسک علیک سھمک او فرسک او کلبک اذا کان عالما ونھانا عن اکل کل ذی ناب من السباع وکل ذی مخلب من الطیر وان ناکل لحوم الحمر الاھلیۃ قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ

ابی ثعلبہ سے روایت ہے کہ ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت مین عرض کی کہ ہم مشرکین کی زمین مین جاتے ہین کیا ہم انکے باسنون مین کھاوین فرمایا کہ اگر تم اوس سے کوئی چارہ نہ پاؤ تو دہوؤ اون کو پہر کھاؤ ان مین ہمنے کہا کہ ہم شکار کی زمین مین رہتے ہین کہ وہان شکار بہت ہے فرمایا کھاؤ وہ شکار کہ بند رکہے تیرے لیے تیر تیرا یا گھوڑا تیرا یا کتا تیرا جبکہ سکھایا ہوا ہو اور منع فرمایا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانے ہر کچلے دانت والے درندے کے سے اور ہر چنگل گیر پرندے کے سے اور کہ کھاوین ہم گوشت گدہے گہر کے پلے ہوؤن کا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا **ف** نشانی تعلیم کتے وغیرہ ذی ناب کی یہ ہے کہ تین بار شکار پکڑ پکڑ کر چھوڑ دے کھاوے نہین اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اہل کتاب کے باسنون کے سوای اور باسن پائے جاوین تو اہل کتاب کے باسنون کو دہو کر استعمال کرنا بھی درست نہین لیکن فقہا نے لکھا ہے کہ اہل کتاب کے باسنون کو دہو کر استعمال کرنا بلا کراہت درست ہے خواہ اونکے سوای اور باسن موجود ہون یا نہ ہون اور مراد حدیث مین وہ باسن ہین کہ اون مین سور کا گوشت پکایا جاتا ہے اور مراد فقہا کی وہ باسن ہین کہ اکثر اوقات نجاست مین مستعمل نہ ہوتے ہون

باب الاشربۃ والانبذۃ والشرب قائما وما یکرہ فی الشراب

ف پینے کی چیزون اور نبیذون اور کھٹرے ہو کر پینے کا بیان اور پینے کی چیز مین کیا مکروہ ہے
نبیذ یہ ہے کہ انگور یا کھجور پانی مین ڈالدے بغیر پکانے کے تا اوسکی شیرینی پانی مین آجاوے یعنی
شربت بنجاوے اور اسکو بہنے دیتے ہین تا اوس مین کچہ تیزی اور تغیر ظاہر ہو نہ تغیر فاحش کہ خدشہ
کو پہونچی اسواسطے کہ تین دن کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو تناول نہ فرماتے تہے اور یہہ
نافع ہوتا ہے بدن کو زیادتی قوت اور حفظ صحت مین اور اگر نبیذ خدشہ کو پہونچی تو حرام ہے اور نبیذ
انگور اور کھجور کے سوای اور چیزون سے بہی بنتی ہے شہد اور گیہون اور جو وغیرہ سے محمد
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ زِيَادٍ اَنَّهُ اَفْطَرَ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَقَاهُ شَرَابًا لَهُ فَكَاَنَّهُ اَخَذَهُ فِيْهِ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ مَا هٰذَا
الشَّرَابُ مَا كِدْتُ اَهْتَدِيْ اِلٰى مَنْزِلِيْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا زِدْنَاكَ عَلٰى
عَجْوَةٍ وَّزَبِيْبٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابن زیاد سے روایت
ہے کہ اوس نے عبد اللہ بن عمر کے پاس روزہ افطار کیا سو عبد اللہ نے اوسکو شربت پلایا تو جیسے کہ
اوس نے اوسکو پکڑا سو جب اوس نے صبح کی تو کہا کہ کیا ہے یہ شربت نہین قریب ہوا مین کہ راہ پاؤن
طرف گہر اپنے کے یعنی مجہکو اس سے نشہ ہو گیا ہے عبد اللہ نے کہا کہ نہین زیادہ کیا ہمنے تجہکو کہجور
اور خشک انگور پر امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
کا محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رح عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
اَنَّهُ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ نَبِيْذُ الزَّبِيْبِ فَلَمْ يَكُنْ يَسْتَمْرِئُهُ فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ اِطْرَحِيْ فِيْهِ تَمَرَاتٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ترجمہ نافع سے روایت
ہے کہ ابن عمر کے لیے خشک انگور بہگویا جاتا تہا اور کہجور نہ ڈالی جاتی تہی سو اوس نے لونڈی سے
کہا کہ اسمین کہجورین ڈالدے امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ علیہ الرحمۃ کا محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ
لَا بَاْسَ بِشُرْبِ نَبِيْذِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ اِذَا خَلَطْتَهُمَا فَاِنَّهُمَا اِذَا كُرِهَا لِشِدَّةِ الْعَيْشِ
فِي الزَّمَنِ الْاَوَّلِ كَمَا كُرِهَ السَّمْنُ وَاللَّحْمُ فَاَمَّا اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ
فَلَا بَاْسَ بِهِمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے ساتھ پینے نبیذ کھجور اور خشک انگور کے جبکہ دونوں کو ملا کر بھگو دے اسواسطے کہ سوای اسکے نہیں کہ مکروہ رکھا گیا ملا کر بھگونا اونکا واسطے تنگی معاش کے پہلے زمانے میں جیسے کہ مکروہ رکھا گیا گھی اور گوشت اور ساتھ جب خدا تعالی نے مسلمانوں پر فراخی کی تو دونوں کو اکٹھا بھگونا درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب النبیذ الشدید گاڑھی نبیذ کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد قال کنت اتقی النبیذ فدخلت علی ابراھیم وھو یطعم فطعمت معہ فاوتی قدحا من نبیذ فلما رای ابطائی عنہ قال حدثنی علقمۃ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انہ کان ربما طعم عندہ ثم دعا بنبیذ لہ تنبذہ سیرین ام ولد عبد اللہ فشرب وسقانی قال محمد وھذا قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں بچتا کھجور سے بچتا تھا سو میں ابراہیم پاس گیا اور وہ کھانا کھاتا تھا سو میں نے اسکے ساتھ کھانا کھایا پھر نبیذ کا ایک پیالہ لایا گیا سو جب اوس نے اس سے میری دیر دیکھی تو کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے علقمہ نے عبداللہ بن مسعود سے کہ اوس نے اکثر اوقات اوسکے پاس کھانا کھایا پھر عبداللہ نے اپنا نبیذ منگایا کہ سیرین اسکی ام ولد اوسکے لیے بھگوتی تھی سو پیا اور مجھکو پلایا امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا مزاحم بن زفر عن الضحاک بن مزاحم قال انطلق ابو عبیدۃ فاراہ جرا اخضر لعبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کان النبیذ لہ ینبذ قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی ترجمہ ضحاک سے روایت ہے کہ ابوعبیدہ چلا سو اوسکو عبداللہ کی سبز ٹلیا دکھائی جس میں انکے لیے نبیذ بھگویا جاتا تھا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ رح قال حدثنا ابو اسحاق السبیعی عن عمرو بن میمون الاودی عن عمر بن الخطاب رض قال ان للمسلمین جزورا الطعامھم وان العنق منھا لال عمر وانہ لا یقطع لحوم ھذہ الابل فی بطونھا الا النبیذ الشدید قال محمد وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مقرر مسلمانوں کے لیے اونٹ ہیں واسطے طعام انکو

کے اور ان مین برائی عمر کی آل کے ہین اور تحقیق شان یہ ہے کہ نہین قطع کرتا گوشت ان اونٹون کا
انکے پیٹون مین مگر نبیذ جسکہ گاڑہا ہوا اور جوش مارے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا
محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اُتِيَ بِاَعْرَابِيٍّ قَدْ سَكِرَ فَطَلَبَ لَهٗ عُذْرًا فَلَمَّا اَعْيَاهُ ذَهَابُ عَقْلِهٖ قَالَ احْبِسُوْهُ
فَاِذَا صَحَا فَاجْلِدُوْهُ وَدَعَا بِفَضْلَةٍ فُضِلَتْ فِيْ اِدَاوَتِهٖ فَذَاقَهَا فَاِذَا نَبِيْذٌ شَدِيْدٌ
مُمْتَنِعٌ فَدَعَا بِمَاءٍ فَكَسَرَهٗ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحِبُّ الشَّرَابَ الشَّدِيْدَ فَشَرِبَ
وَسَقٰى جُلَسَاءَهٗ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا اكْسِرُوْهُ بِالْمَاءِ اِذَا غَلَبَكُمْ شَيْطَانُهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَ
هٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہو کہ حضرت عمر کے پاس ایک گنوار لایا گیا اسحال
مین کہ مست تہا سو اونکے اوسکے عذر چاہا سو جبکہ تہکایا اوسکو عقل کے دور ہونے نے تو کہا کہ اِ
کو قید رکہو سو جب تندرست ہو تو اوسکو کوڑے مارو اور جو شربت اوسکے برتن مین بچا ہوا تہا اسکو
منگایا اور چکہا پس ناگاہ وہ نبیذ گاڑہا تہا منع کیا گیا سو پانی منگایا اور اسکو توڑا اور تہے حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ دوست رکہتے گاڑہے شربت کو سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ شربت پیا اور
اپنے پاس بیٹہنے والون کو پلایا پہر کہا کہ جب اسکا شیطان تم پر غالب ہو یعنے گاڑہا ہو کر جوش
مارے تو اوسکو پانی سے توڑ ڈالو امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابو حنیفہ علیہ الرحمتہ کا

باب نَبِيْذِ الْبُطَيْخِ وَالْعَصِيْرِ نبیذ اور عصیر پکائے ہوئے کا بیان **محمد**

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طُبِخَ الْعَصِيْرُ فَذَهَبَ ثُلُثَاهُ
وَبَقِيَ ثُلُثُهٗ قَبْلَ اَنْ يَغْلِيَ فَلَا بَاسَ بِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ جب انگور کا نچوڑ پکایا جاوے سو اوسکی دو تہائی
خشک ہو جاوے اور ایک تہائی باقی رہے پہلے اس سے کہ جوش مارے تو اسکا کچہ ڈر نہین امام
محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** مشہور قول مین امام محمدؒ
کے نزدیک شربت حرام ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
اَنَّهٗ كَانَ يَشْرَبُ الطِّلَاءَ قَدْ ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهٗ وَيَجْعَلُ لَهٗ مِنْهُ نَبِيْذًا فَيَتْرُكُهٗ
حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ شَرِبَهٗ وَلَمْ يَرَ بِذٰلِكَ بَاسًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ طلا پیتے تھے جسکی دو تہائی خشک ہوجاتی تھی اور ایک تہائی باقی رہتی اور کیا جاتا تھا اوسکے لیے اوس سے نبیذ پس چھوڑ دیتا تھا اوسکو یہانتک کہ جب گاڑہا ہوجاتا تو اوسکو پیتا اور اسکا کچھ ڈر نہ کیتا تھا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ سَرِيْعٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ يَشْرَبُ الطِّلَاءَ عَلَى النِّصْفِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَشْرَبَ مِنَ الطِّلَاءِ اِلَّا مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ تھے وہ پیتے طلا کو آدہ یعنے جو آگ پر آدہا خشک ہوجاتا **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے اور نہیں لائق ہے اوسکو پینا طلا کا مگر جسکی دو تہائی خشک ہوجاوے اور ایک تہائی باقی رہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

باب السُّكْرِ وَالْخَمْرِ سکر اور شراب کا بیان

ف سکر اوسکو کہتے ہین کہ شربت خرما تر کا گاڑہا ہوجاوے اور جہاگ لاوے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رح عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ اَتَاهُ رَجُلٌ بِهٖ صُفْرٌ فَسَاَلَهٗ عَنِ السَّكَرِ فَنَهَاهُ عَنْهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد اوسکے پاس آیا کہ اوسکو زردی تھی سو اوس سے سکر کا حکم پوچھا سو منع کیا اوسکو اوس سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ اَوْلَادَكُمْ وُلِدُوْا عَلَى الْفِطْرَةِ فَلَا تُدَاوُوْهُمْ بِالْخَمْرِ وَلَا تَغْذُوْهُمْ بِهَا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلِ الرِّجْسَ شِفَاءً اِنَّمَا اِثْمُهُمْ عَلٰى مَنْ سَقَاهُمْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تمہاری اولاد اسلام کے طریق پر پیدا ہوتی ہے پس نہ دوا کرو انکی ساتھ شراب کے اور نہ غذا دو اون کو ساتھ اوسکے اسواسطے کہ خدا نے ناپاک حرام مین شفا نہین رکھی سوا اسکے نہین گناہ اُسکا مگر اونپر جو انکو پلاتے ہین **امام محمد** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **ف** جو چیز مست کردے

یا نشہ لاوے وہ شراب ہے اور حرام ہے خواہ انگور سے بنی یا کھجور سے خواہ منقے سے یا شہد سے یا گیہوں یا جوار یا باجرا یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندہی یا کوئی کہاں آتہ جیسے بھنگ وغیرہ تھوڑا اور بہت اسکا سب حرام ہے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا اور امام اعظم کے نزدیک حرام شراب وہی ہے جو شیرہ انگور سے بنے اور جوش مارے کہ گاڑہی ہو کر جھاگ لاوے اور اسکے سوائی اور چیزیں بدون نشے کے انکے نزدیک حرام نہیں لیکن فتوی امام محمد کے قول پر ہے کہ ہر قسم کی شراب حرام ہے انگور سے ہو یا کھجور وغیرہ سے

بَابُ الشُّرْبِ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالظُّرُوفِ فِي الْجَرِّ وَغَيْرِهِ

باسنوں اور ٹھلیا وغیرہ میں پینے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيْ أَنْ تُمْسِكُوْهَا فَوْقَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ فَأَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَتَزَوَّدُوْا فَإِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ لِيُوَسِّعَ مُوْسِعُكُمْ عَلٰى فَقِيْرِكُمْ وَعَنِ النَّبِيْذِ فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ فَاشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ ظَرْفٍ فَإِنَّ الظَّرْفَ لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَلَا تَشْرَبُوا الْمُسْكِرَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمکو منع کیا کرتا تھا قبروں کی زیارت سے سو اب تم انکی زیارت کیا کرو اور نہ چھوڑ دو ان کو مہجور پس تحقیق اجازت دی گئی محمد کو واسطے زیارت کرنے قبر ماں اپنی کے اور منع کیا تھا میں نے تم کو تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے سے سو اب رکھو جبتک تمہارا جی چاہے اور جمع رکھو کیونکہ میں نے تو تمکو صرف اسواسطے منع کیا تھا تاکہ فراخی کرے مالدار محتاج پر اور منع کیا تھا میں نے تمکو چھوہارے کی بھگونے سے کدو میں اور سبز باسن میں اور رال والی روغنی باسن میں سو اب سب برتنوں میں پیو اسواسطے کہ باسن نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ کسی کو حرام کرتا ہے اور نہ پیو نشے والی چیز کو امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ غَزَا غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَمَرَّ بِقَوْمٍ يَزْفِنُوْنَ فَقَالَ لَهُمْ مَا هٰؤُلَاءِ قَالُوْا أَصَابُوْا مِنْ شَرَابٍ لَهُمْ قَالَ أَنْظِرُوْهُمْ

قَالَ الدُّبَّاءُ وَالْحَنْتَمُ وَالْمُزَفَّتُ فَنَهَاهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا فِيهَا فَلَمَّا مَرَّ بِهِمْ رَاجِعًا مِنْ غَزَاتِهِ شَكَوْا إِلَيْهِ مَا لَقُوا مِنَ التُّخَمَةِ فَأَذِنَ لَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا فِيهَا وَنَهَاهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا الْمُسْكِرَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک میں گئے تھے سو ایک قوم پر گذرے کہ نخش کہتے تھے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو کہا کہ انکو کیا ہے لوگون نے عرض کی کہ اونہوں نے شراب پی ہے فرمایا کہ اونکے باسن کیا مین لوگون نے کہا کہ کدو او سبز باسن اور رال والا باسن سو منع فرمایا اون کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون مین پینے سے سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ سے پلٹ کر آتے ہوئے اونپر گذرے تو اونہوں نے آپ سے شکایت کی اوس چیز کی کہ ملے تخمہ سے سو اجازت دی انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون میں پینے کی اور منع کیا اونکو نشے والی چیز کے پینے سے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی کا **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ خَطَأٌ مِنَ النَّاسِ إِنَّمَا أَرَادُوا السُّكْرَ حَرَامٌ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جس چیز کا بہت نشہ لاتا ہو اوسکا تھوڑا بھی حرام ہے لوگون کی خطا ہے سوائے اسکے نہین مراد یہ ہے کہ نشہ حرام ہے ہر شراب سے **امام محمد** نے کہا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْأَفْطَسُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ شَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عمر نے مشک سے پانی پیا اس حال مین کہ وہ کھڑے تھے اور اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

سونے اور چاندی کے برتنون مین پینے کا بیان **محمد** قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ نَزَلْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى دِهْقَانٍ بِالْمَدَائِنِ فَأَتَانَا بِطَعَامٍ فَطَعِمْنَا فَدَعَا حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِشَرَابٍ فَأَتَاهُ بِشَرَابٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَأَخَذَ الْإِنَاءَ فَضَرَبَ بِهِ وَجْهَهُ فَسَاءَنَا الَّذِي صَنَعَ بِهِ قَالَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ لِمَ صَنَعْتُ هٰذَا قُلْتُ لَا قَالَ نَزَلْتُ بِهِ مَرَّةً فِي الْعَامِ الْمَاضِي فَأَتَانِي بِشَرَابٍ

فِيهِ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ نَشْرَبَ فِيهِمَا وَلَا نَلْبَسَ الْحَرِيرَ وَالدِّيبَاجَ فَإِنَّهُمَا لِلْمُشْرِكِينَ فِي الدُّنْيَا فَهُمَا لَنَا فِي الْآخِرَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ میں حذیفہ کے ساتھ مدائن میں ایک سیندار پر اوترا سو وہ ہمارے پاس کھانا لایا سو ہمنے کھایا پھر حذیفہ نے پانی منگایا سو وہ چاندی کے برتن میں اسکے پاس پانی لایا سو حذیفہ نے برتن پکڑا اور اوسکے منہ پر مارا سو غمناک کیا ہمکو اوس چیز نے کہ کی ساتھ اوسکے پس کہا کیا تم جانتے ہو کہ مینے یہ کام کسواسطے کیا ہمنے کہا نہیں حذیفہ نے کہا کہ مین پہلے سال مین بھی پاس اوسکے اوترا تھا سو مینے اسکو خبر دی کہ منع فرمایا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھاوین ہم بیچ برتنون سونے اور چاندی کے اور یہ کہ پیوین ہم اون مین اور نہ پہنے ہم ریشم کو اور دیبا کو اسواسطے کہ وہ واسطے مشرکین کے ہین دنیا مین اور وہ ہمارے لیے ہین آخرت مین امام **محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ اللِّبَاسِ مِنَ الْحَرِيرِ الْمُشَهَّرَةِ وَالْخَزِّ ریشم اور شہرت اور خز کے پہننے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَ جَيْشًا فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَلَمَّا أَقْبَلُوا أُبْلِغَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ أَنَّهُمْ قَدْ دَنَوْا فَخَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَقْبِلُهُمْ فَلَمَّا بَلَغَهُمْ خُرُوجُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالنَّاسِ إِلَيْهِمْ لَبِسُوا مَا مَعَهُمْ مِنَ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ فَلَمَّا رَآهُمْ عُمَرُ غَضِبَ وَأَعْرَضَ عَنْهُمْ ثُمَّ قَالَ أَلْقُوا ثِيَابَ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا رَأَوْا غَضَبَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَلْقَوْهَا ثُمَّ أَقْبَلُوا يَعْتَذِرُونَ فَقَالُوا إِنَّا لَبِسْنَاهَا لِنُرِيَكَ فَيْءَ اللّٰهِ الَّذِي أَفَاءَ عَلَيْنَا قَالَ فَسُرِّيَ ذَلِكَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْعَلَمِ الْإِصْبَعِ وَالْإِصْبَعَيْنِ وَالثَّلَاثِ وَالْأَرْبَعِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے ایک لشکر بھیجا سو خدا نے انکو فتح دی اور بہت غنیمتیں ہاتھ لگین سو جب وہ پھرے اور عمر کو خبر پہونچی کہ وہ نزدیک آپہونچے ہین تو لوگون کے ساتھ اونکے پیشوائی کو نکلے سو جب پہونچا انکو نکلنا عمر کا ساتھ لوگون کے طرف اونکے تو جو انکے ساتھ ریشم اور دیبا تھا سو اونہون نے پہنا سو جب عمر نے انکو دیکھا تو غصے ہوئے اور انسے منہ پھیرا پھر کہا کہ پھینکدو کپڑے دوزخیون کے سو جب

اونہوں نے عمر کا غصہ دیکھا تو انکو پھینکا پھر عذر چاہتے ہوئے لگے تھے اور عرض کی کہ پہنے تو انکو اسواسطے پہنا تھا تا کہ دکھا دیں ہم تجھکو غنیمت اللہ کی جو خدا نے تمکو ہاتھ لگائے سو حضرت عمر سے غصہ دور ہوا پھر اجازت دی ریشم کی نشان میں لقدر ایک اونگلی اور دو اونگلی اور تین اونگلی اور چار اونگلی کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِتَّقُوا الشُّهْرَتَيْنِ فِي اللِّبَاسِ اَنْ يَّتَوَاضَعَ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَلْبَسَ الصُّوْفَ اَوْ يَجُرَّ الْخَزَّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ بچو تم دو شہرتوں سے لباس میں یعنی دو طرح کے کپڑے سے کہ باعث شہرت ہوں یہ کہ تواضع کرے ایک تمہارا یہاں تک کہ پہنے اون کا کپڑا یا خز امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** خز ایک کپڑے کا نام ہے کہ بنا جاتا تھا صوف و ریشم سے اور وہ مباح ہے اور صحابہ و تابعین نے اسکو پہنا ہے اور جو خز کہ تمام ریشم کا ہوتا ہے وہ مطلقاً حرام ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي الْمُغِيْرَةِ قَالَ سَاَلَ جُبَيْرٌ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَاَنَا جَالِسٌ عِنْدَهٗ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ فَقَالَ سَعِيْدٌ غَابَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ غَيْبَةً فَكَسٰى بَنِيْهِ وَبَنَاتِهٖ قُمُصَ الْحَرِيْرِ فَلَمَّا قَدِمَ اَمَرَ بِهٖ فَنُزِعَ عَنِ الذُّكُوْرِ وَتُرِكَ عَنِ الْاِنَاثِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** سلیمان سے روایت ہے کہ جبیر نے سعید بن جبیر سے ریشم کے پہننے کا حکم پوچھا اور میں اوسکے پاس بیٹھا تھا سو سعید نے کہا کہ حذیفہ کچھ دن غائب ہوا سو اوسکے بیٹوں اور بیٹیوں نے ریشمی کرتے پہنے سو جب حذیفہ آئے تو حکم کیا اوسکے اتارنے کا سو مردوں سے کھینچا گیا اور عورتوں پر چھوڑا گیا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ اَبِي الْهَيْثَمِ الْبَصْرِيُّ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَاَبَا هُرَيْرَةَ وَاَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَحُسَيْنًا وَشُرَيْحًا كَانُوْا يَلْبَسُوْنَ الْخَزَّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت عثمان اور عبدالرحمن اور ابوہریرہ اور انس بن مالک اور عمران اور حصین اور حسین اور شریح تھے پہنتے خز کو امام محمد

نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ خز کا پہننا درست ہے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ
أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّهُ كَانَ
يَلْبَسُ الْخَزَّ **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ وہ خز کو پہنتے تھے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا
أَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ الْحَرِيْرَ وَالذَّهَبَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا مُحَرَّمٌ لِلذُّكُوْرِ
مِنْ أُمَّتِيْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَا نَرَى بِهٖ لِلْإِنَاثِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ **ترجمہ**
زید بن ابی انیسہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونا اپنے ہاتھ میں پکڑا پھر فرمایا
یہ حرام ہے میری امت کے مردوں کے لیے امام محمد نے کہا کہ عورتوں کے لیے ہم اسکا کچھ ڈر نہیں دیکھتے
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ
أَنَّهُ قَالَ لَا بَاْسَ بِالْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عورتوں کو ریشم اور سونے کے پہننے کا کچھ ڈر
نہیں **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَائِشَةَ حَلَّتْ أَخَوَاتِهَا بِالذَّهَبِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ حَلّٰى بَنَاتِهٖ بِالذَّهَبِ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ اوس نے
اپنی بہنوں کو سونا پہنایا اور ابن عمر نے بھی اپنی بیٹیوں کو سونا پہنایا **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ لُبْسِ جُلُوْدِ الثَّعَالِبِ وَدِبَاغِ الْجِلْدِ

درندوں چارپایوں کے چمڑے پہننے اور کھال کے رنگنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ أَنَّهُ رَاٰى عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ قَلَنْسُوَةَ ثَعَالِبَ وَكَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا بِجُلُوْدِ النِّمَارِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ اوس نے ابراہیم پر
لومڑی کی ٹوپی دیکھی اور وہ چیتے کی کھال کا کچھ ڈر نہ دیکھتے تھے **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم
لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكٰوةُ كُلِّ مَسْكٍ دِبَاغُهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَأْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ پاکی ہر کھال کی رنگنا اسکا

ہے یعنے جب چمڑا رنگا جاوے تو پاک ہوجاتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ مَنَعَ الْجِلْدَ مِنَ الْفَسَادِ فَهُوَ دِبَاغٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ کھال کو بگڑنے سے منع کرے پس وہی اوسکی دباغت ہو امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَالْحَدِيْدِ وَغَيْرِهٖ وَنَقْشِ الْخَاتَمِ** سونے اور لوہے وغیرہ کی انگوٹھی پہننے کا بیان اور انگوٹھی کے نقش کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَللّٰهُ وَلِيُّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَكَانَ خَاتَمُ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ حَدِيْدٍ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يُعْجِبُنَا اَنْ نَتَخَتَّمَ بِالذَّهَبِ وَالْحَدِيْدِ وَلَا بِشَيْءٍ مِنَ الْحِلْيَةِ غَيْرِ الْفِضَّةِ لِلرِّجَالِ فَاَمَّا النِّسَاءُ فَلَا بَاْسَ لَهُنَّ بِالذَّهَبِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نخعی کی انگوٹھی کا نقش یہ تہا الله ولی ابراہیم یعنے ابراہیم کا والی الله پاک ہے اور ابراہیم کی انگوٹھی لوہے کی تہی امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ نہین پسند ہمکو پہننا انگوٹھی سونے اور چاندی کا اور نہ کسی چیز کا زیور سے سوے چاندی کے واسطے مردون کے لیکن عورتون کو سونے کے پہننے کا کچہ ڈر نہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مَسْرُوْقٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ وَكَانَ نَقْشُ خَاتَمِ حَمَّادٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا نَرٰى بَاْسًا اَنْ يُنْقَشَ فِي الْخَاتَمِ ذِكْرُ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُنْ اٰيَةً تَامَّةً فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ يَدِهٖ فِي الْجَنَابَةِ وَالَّذِيْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ تہا نقش انگوٹھی مسروق کا بسم الله الرحمن الرحیم اور تہا نقش انگوٹھی حماد کا لا آلہ الا الله امام محمد نے کہا کہ جائز ہے انگوٹھی مین کہودنا ذکر الله پاک کا جب تک کہ پوری آیت نہو تحقیق یہ نہین لائق ہے یہ کہ ہووے اوسکے ہاتہہ مین جنابت کیحالت مین اور جو بے وضو ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ الْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْ يَّدْعُوَ مَنْ لَمْ تَبْلُغْهُ الدَّعْوَةُ** خدا کے راہ مین لڑنیکا بیان اور یہ کہ جسکو دعوت اسلام نہ پہونچی ہو اوسکو دعوت کرے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا

أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا قَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ لَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا حَاصَرْتُمْ حِصْنًا أَوْ مَدِينَةً فَادْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَأَخْبِرُوهُمْ أَنَّهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَهُمْ مَا لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ وَادْعُوهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَبَوْا فَأَخْبِرُوهُمْ أَنَّهُمْ ذِمِّيَّةٌ وَإِنْ أَبَوْا أَنْ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ فَانْبِذُوا إِلَيْهِمْ ثُمَّ قَاتِلُوهُمْ وَإِنْ أَرَادُوا كُمْ أَنْ تُنْزِلُوهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلُوهُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ مَا أَحْكَمَ اللّٰهُ فِيهِمْ وَلٰكِنْ أَنْزِلُوهُمْ عَلَى حُكْمِكُمْ ثُمَّ احْكُمُوا فِيهِمْ وَإِذَا أَرَادُوا مِنْكُمْ أَنْ تُعْطُوهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ فَلَا تُعْطُوهُمْ وَلٰكِنْ أَعْطُوهُمْ ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ آبَائِكُمْ فَإِنَّكُمْ إِنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہین روانہ کرتے تو اون کو فرماتے کہ بسم اللہ لڑو خدا کی راہ مین اور مارو جو خدا کو نہ مانے اور غنیمت کے مال مین چوری نہ کیجیو اور قول نہ توڑیو اور کسی کا ناک کان نہ کاٹیو اور لڑکے کو ماریو اور جب تم کسی قلعہ والون یا شہر والون کو گھیرو تو بلاؤ اونکو طرف اسلام کے کہ مسلمان ہو وین سو اگر وہ مسلمان ہووین تو خبردار کر انکو کہ مقرر وے مسلمانون مین سے ہین انکو ملیگا جو مسلمانون کو ملتا ہے یعنے ثواب اور غنیمت اور سا پر واجب ہوگا جو مسلمانون پر واجب ہوتا ہے پھر اون سے درخواست کر کہ اپنا وطن چھوڑکر دار الاسلام مین آرہین اور اگر وے لوگ ایمان لاکر وطن چھوڑنا قبول نہ کرین تو اون سے خبر کردے کہ وہ جنگلی مسلمانون کیطرح ہونگے اور اگر وے مسلمان ہونے سے انکار کرین تو اون سے جزیہ مانگ اگر وے جزیہ دینا قبول کرین تو خبر کردے انکو کہ وے ذمی لوگ ہین یعنے خدا اور رسول کی پناہ مین ہین اور اگر جزیہ دینے سے انکار کرین تو اونکا عہد اونکی طرف پھینکدو پھر اون سے لڑو اور اگر وے تم سے چاہین کہ تم انکو خدا کے حکم پر اتارو یعنے اون سے خدا کا عہد کرو تو انکو خدا کے حکم پر اوتارو اسواسطے کہ تم نہین جانتے کہ کیا ہے حکم اللہ کا بیچ مقدمے اونکے کے کہ آیا تمہاری صلح کرنی خدا کی مرضی کے موافق ہے یا نہین

لیکن اونمار وتم انکو اپنے حکم پر اور اپنی مرضی پر پہر حکم کرو بیچ اونکے اور اگر دے تم سے چاہین کہ تم اون
خدا کا اور اسکے رسول کا عہد کرو تو اون سے یہ عہد نہ کرو لیکن انکو اپنا اور اپنے باپ دادون کا قول
اقرار دو اس واسطے کہ اگر تم سے اپنی عہد شکنی ہوجاوے تو خدا کی عہد شکنی سے گناہ مین بہتر ہے
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا قَاتَلْتَ قَوْمًا فَادْعُهُمْ اِذَا لَمْ یَبْلُغْهُمُ
الدَّعْوَةُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ فَاِنْ کَانَتْ بَلَغَتْهُمُ الدَّعْوَةُ فَاِنْ شِئْتَ فَادْعُهُمْ وَ
اِنْ شِئْتَ فَلَا تَدْعُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب
تو کسی قوم سے لڑے تو اونکو اسلام کیطرف بلا جبکہ اون کو اسلام کی دعوت نہ پہونچی ہو امام محمد
نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین سو اگر انکو اسلام کی دعوت پہونچ چکی ہو تو پہر انکو خواہ دعوت کر یا نہ کر یعنے
اون کو دعوت کرنا ضرور نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا

بَابُ الْغَنِیْمَةِ وَ النَّفْلِ

مال غنیمت اور زیادہ دینے کا بیان ف غنیمت اوس مال کو کہتے ہین کہ حاصل ہو کفار سے
ساتھ لڑائی اور جنگ کے اور جو مال کہ بغیر لڑائی کے حاصل ہو اوسکو فیئے کہتے ہین اور نفل کہتے
ہین زیادہ حصہ دینے کو سوائے حصہ عام لشکر کے یعنے درست ہو مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوحَنِیْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ اَبِیْ حَمْصَةَ قَالَ بَعَثَهٗ عُمَرُ فِیْ جَیْشٍ
اِلٰی مِصْرَ فَاَصَابُوْا غَنَائِمَ فَقَسَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمَیْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا فَرَضِیَ بِذٰلِكَ
عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَ
لٰکِنَّا نَرٰی لِلْفَارِسِ ثَلٰثَةَ اَسْهُمٍ سَهْمًا لَهٗ وَسَهْمَیْنِ لِفَرَسِهٖ ترجمہ منذر سے روایت
ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکو ایک لشکر مین مصر کیطرف بہیجا سو اون کو غنیمت ہاتھ
لگی سو تقسیم کے اوسنے واسطے سوار کے دو حصے اور واسطے پیادے کے ایک حصہ سو راضی ہوا
ساتھ اوسکے عمر رضی اللہ عنہ امام محمد نے کہا کہ یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور ہم اوسکو نہین لیتے
ولیکن ہماری رائے یہ ہے کہ سوار کو تین حصے دیے جاوین ایک حصہ اوسکا اور دو حصے اوسکے
گھوڑے کے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ کَانَ
یَسْتَحِبُّ النَّفْلَ لِیُغْرِیَ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی عَدُوِّهِمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ

وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ مستحب کہتے تھے زیادہ حصہ دینے کو علاوہ حصہ
غنیمت کے تاکہ لوٹ کریں مسلمان بسبب اسکے کافرون پہ یعنے تاکہ مسلمانون کو لڑائی کی ترغیب ہو
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ
حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ النَّفَلُ اَنْ یَّقُوْلَ مَنْ جَاءَ بِسَلَبٍ فَهُوَ لَهٗ وَمَنْ جَاءَ
بِاَسِیْرٍ فَلَهٗ کَذَا وَکَذَا وَهٰذَا النَّفَلُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نفل یہ ہے کہ کہے امام کہ جو کسیکو مار کر اوسکا اسباب اور
ہتیار لاوے تو وہ اوسی کے لیے ہے اور جو کسی کا سر لاوے تو اوسکے لیے ایسا ایسا مال ہے پس یہی
نفل ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ مَا اَحْرَزَ اَهْلُ الْحَرْبِ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِیْنَ ثُمَّ
اَصَابَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَهُوَ رَدٌّ عَلٰی صَاحِبِهٖ اِنْ اَصَابَهٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْسَمَ الْفَیْءُ وَاِنْ اَصَابَهٗ
بَعْدَ مَا قُسِمَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ بِثَمَنِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالثَّمَنُ الْقِیْمَةُ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو مال مسلمانون کا حربی لوگ لوٹ لین
پہر وہ مسلمانون کو ہاتھ لگے تو وہ اوسکے مالک کو پہیر دیا جاوے اگر پہونچے اوسکو پہلے تقسیم ہونے
مال غنیمت کے اور اگر بعد تقسیم ہونے غنیمت کے اوسکو پہونچے تو وہ حقدار ہے اوسکا ساتھ قیمت اوسکی
کے یعنے قیمت دیکر اوسکو خرید لیوے امام محمد نے کہا کہ ثمن قیمت کو کہتے ہین اور اسیکو ہم لیتے
ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ
اَنَّ کُلَّ شَیْءٍ اَصَابَهُ الْعَدُوُّ ثُمَّ ظَهَرَ عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِنْ وَجَدَهٗ صَاحِبُهٗ
قَبْلَ اَنْ یُّقْسِمَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَاِنْ وَجَدَهٗ بَعْدَ مَا قُسِمَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ بِالثَّمَنِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَاِنَّمَا یَعْنِیْ بِالثَّمَنِ الْقِیْمَةَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے کہ جو چیز کہ کافرون کے ہاتھ لگے پہر بعد اوسکے مسلمان اوسپر غالب ہووین سو
اگر پاوے اوسکو مالک اسکا پہلے اس سے کہ تقسیم کرین اوسکو مسلمان تو وہ حقدار ہے ساتھ اوسکے
اور اگر اوسکو تقسیم کے بعد پاوے تو وہ حقدار ہے ساتھ اوسکے ساتھ قیمت اوسکی کے امام محمد
نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور مراد ثمن سے قیمت ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا

باب فضائل الصحابة ومن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان یتذاکر الفقہ ترجمہ اصحاب کی فضیلتوں کا بیان اور بعض اصحاب فقہ کا تذکرہ کرتے تھے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن الھیثم عن الشعبی قال کان ستۃ من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتذاکرون الفقہ منھم علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وابی وابو موسی علی حدۃ وعمر وزید وابن مسعود ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ اصحاب آپسمیں فقہ کا تذکرہ کیا کرتے تھے اون میں سے حضرت علی اور ابی اور ابی موسی علیحدہ تھے اور عمر اور زید اور ابن مسعود علیحدہ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ رح عن حماد عن ابراھیم ان عمر رضی اللہ عنہ مس النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو محموم فقال عمر رضی اللہ عنہ ایاخذک ھکذا وانت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال انھا اذا اخذتنی شقت علی ان اشد ھذہ الامۃ بلاء نبیھا ثم الخیر فالخیر وکذلک الانبیاء قبلکم والامم ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کو ہاتھ لگایا اس حال میں کہ آپ کو تپ تھی اسو عمر نے کہا کہ یا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ کو ایسی تپ پکڑتی ہے اور حالانکہ آپ رسول ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب وہ مجھہ کو پکڑتی ہے تو مجھہ پر نہایت کٹھن گذرتی ہے سخت تر بلا اس امت کے بلا اسکو نبی کے ہے پھر جو بہتر لوگ ہوں پھر بہتر اور اسیطرح انبیا پہلے تمہارے اور امتیں **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن علی بن الاقمر قال کان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یطعم الناس بالمدینۃ وھو یطوف علیھم بیدہ عصا فمر برجل یاکل بشمالہ فقال یا عبد اللہ کل بیمینک قال یا عبد اللہ انھا مشغولۃ قال فمضی ثم مر بہ وھو یاکل بشمالہ فقال لہ یا عبد اللہ کل بیمینک قال یا عبد اللہ انھا مشغولۃ ثلث مرات قال وما شغلھا قال اصیبت یوم مؤتۃ قال فجلس عمر عندہ فجعل یبکی فجعل یقول لہ من یوضئک من یغسل راسک وثیابک من یصنع کذا وکذا فدعا لہ بخادم وامر لہ براحلۃ وطعام وما یصلحہ وما ینبغی لہ حتی رفع اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصواتھم یدعون اللہ لعمر رض مما اراوا من رقتہ بالرجل

وَهِمَّا كَانَ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ ترجمہ علی بن [illegible] روایت ہے کہتے ہیں کہا [illegible]

اور [illegible] تھے اس حال میں کہ آپ [illegible] رضی [illegible]

[illegible]

[illegible] مشغول ہے یہ حضرت عمر رضی اللہ [illegible]

[illegible] سو عمر [illegible] کہا [illegible]

[illegible] مشغول ہے ایسے [illegible] واقع ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ [illegible]

کو کہا اوس نے کہا کہ خنک [illegible] کے دن کا [illegible] گیا [illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ [illegible]

رونے لگے اور کہنے لگے کہ تجھکو ومنکو کون کرتا ہے اور تیرا [illegible] کون [illegible] ایسا

ایسا کرتا ہے سو اوسکے لیے ایک غلام منگایا اور اسکے لیے سواری اور طعام کا حکم دیا اور جو اسکو

سواری اور جو اوسکے لائق تھا تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے اپنی آوازیں

بلند کین اس حال مین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کرتے تھے اوس سبب سے کہ دیکھی اونہون نے

نرمی اوسکے ساتھ اوس مرد کے اور کوشش اوسکی ساتھ مسلمانون کے ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا

اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ طُعِنَ فَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ فَوَاللّٰهِ مَا فِي

الْاَرْضِ اَحَدٌ كُنْتُ اَلْقَى اللّٰهَ بِصَحِيْفَتِهٖ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْكَ ترجمہ محمد بن علی سے روایت ہے

کہ حضرت علی عمر کے پاس آئے جبکہ انکو نیزہ مارا گیا ۔ وکہا کہ تجھکو خدا رحمت کرے سو قسم ہے خدا کی نہین

زمین مین کوئی کہ ملون مین اللہ کو ساتھ صحیفہ اوسکے کے محبوب تر نزدیک میرے تجھسے یعنے

تیرا صحیفہ مجھکو سب سے زیادہ محبوب تر ہے **بَابُ الصِّدْقِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبُهْتَانِ**

سچ اور جھوٹ اور غیبت اور بہتان کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

مَعْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَذَبْتُ مُنْذُ

اَسْلَمْتُ اِلَّا كِذْبَةً وَاحِدَةً قِيْلَ وَمَا هِيَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ اَرْحَلُ لِرَسُوْلِ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِرَجُلٍ مِنَ الطَّائِفِ بِرَحْلٍ لَهٗ فَقَالَ الرَّجُلُ مَنْ كَانَ يَرْحَلُ

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهُ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ فَاَتَانِيْ فَقَالَ لِيْ آسے

... كَانَتْ اَحَبَّ اِلیٰ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِطَائِفِیَّۃِ الْمَکِّیَّۃِ
... رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَرَکِبَ وَکَانَتْ مِنْ اَبْغَضِ الرَّوَاحِلِ
... صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ رَحَّلَ ھٰذِہٖ فَقَالُوا الرَّجُلُ الطَّائِفِیُّ
... اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ... ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ فَلْیُرَحِّلْ لَنَا قَالَ فَرَحَّلْتُ

... ابو عبد الرحمن ... کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ نہیں جھوٹ بولا
... ایک ... کہا ... اے ابا عبد الرحمن اور کہا کہ
... حضرت صلعم کی سواری ... کا اکیلا ... کہ حضرت صلعم کی سواری تیار کری
... حضرت صلعم سواری ... طیار کرتا ... کہ ام عبد کا بیٹا سو وہ میرے پاس آیا اور مجھے
... حضرت صلعم کے نزدیک ... سواری بہت پیاری تھی سو میں نے کہا کہ طائفیہ
... ایک سواری کا نام ... اس سواری کو ... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے طیار کیا ...
... سوار ہوئے اور وہ سواری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیک ...
... فرمایا کہ یہ سواری کس نے طیار کی ... کہ طائف کے رہنے والے ... نے ...
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ام عبد کے بیٹے کو حکم کرو سو چاہیے کہ ہماری سواری طیار کرے
سو سواری ... طرف میری تھی **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ
بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا حَدَّثَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ
اللّٰہُ عَنْہَا قَالَ حَدَّثَتْنِی الصِّدِّیْقَۃُ بِنْتُ الصِّدِّیْقِ حَبِیْبَۃُ حَبِیْبِ اللّٰہِ **ترجمہ**
مسروق سے روایت ہے کہ جب وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتا تھا تو کہتا تھا کہ حدیث بیان کی مجھ کو
سچی عورت سچے کی بیٹی خدا کے محبوب کی محبوبہ نے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ
حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ فِی الرَّجُلِ مَا فِیْہِ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَ
اِنْ قُلْتَ مَا لَیْسَ فِیْہِ فَقَدْ بَہَتَّہٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو کسی مرد کا عیب کہے جو اوس میں ہو تو تو نے اوسکی
غیبت کی اور اگر تو اسکا ایسا عیب کہے جو اوس میں نہ ہو تو تو نے اوس پر بہتان باندھا امام محمدؒ نے
کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہؒ کا **باب** صِلَۃِ الرَّحِمِ وَبِرِّ الْوَالِدَیْنِ ...

اور ناتیداری سے سلوک کرنیکا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن ناصح عن یحیی بن
ابی کثیر الیمانی عن ابی سلمة عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه
وآله وسلم قال ما من عمل اطیع الله فیه اعجل ثوابا من صلة الرحم وما من عمل عصی
الله فیه اعجل عقوبة من البغی والیمین الفاجرة تدع الدیار بلاقع **ترجمہ** ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عمل ایسا نہین جسمین کہ خدا کی اطاعت
کیجاوے کہ اوسکا بدلا دنیا مین جلد تر ملے برادری کے سلوک کرنے سے اور کوئی ایسا عمل نہین کہ اس
مین خدا پاک کی نافرمانی کیجاوے جلد تر ہو اوسکی عذاب کے دنیا مین زنا اور جھوٹی قسم سے کہ وہ شہرونکو
ویران کردیتی ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن محمد بن سوقة ان رجلا
اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال اتیتك لاجاهد معك وترکت والدی یبکیان
قال فانطلق فاضحکهما کما ابکیتهما قال محمد وبه نأخذ ولا ینبغی الا
باذن والدیه ما لم یضطر المسلمون الیه فاذا اضطروا الیه فلا باس وهو قول
ابی حنیفة **ترجمہ** محمد بن سوقہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی
کہ مین آپکے پاس آیا ہون تاکہ آپکے ساتھ جہاد کرون اور مینے اپنے ماں باپ روتے چھوڑے ہین حضرت
نے فرمایا جا اور جیسے تونے اونکو رولایا ویسے انکو ہنسا امام **محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور نہین
جائز ہے جہاد کرنا مگر ساتھ اجازت ماں باپ کے جبتک کہ نہ بیقرار ہون مسلمان طرف اوسکے اور جب طرف
اوسکے بیقرار ہون تو اسکو جہاد مین جانیکا کچھ ڈر نہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** ما
یحل لك من مال ولدك اپنی اولاد کے مال مین سے کیا چیز حلال ہے **محمد** قال اخبرنا
ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم عن عائشة رضی الله عنها قالت افضل ما اکلتم
کسبکم وان اولادکم من کسبکم **قال محمد** لا باس به اذا کان محتاجا ان
یاکل من مال ابنه بالمعروف فان کان غنیا فاخذ منه شیئا فهو دین علیه وهو
قول ابی حنیفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ افضل اوس چیز
کا کہ کھاؤ تم کمائی تمہاری ہے اور تمہاری اولاد کمائی تمہاری مین سے ہے امام **محمد** نے کہا کہ
اولاد کی مال کا کچھ ڈر نہین جبکہ باپ محتاج ہو یہ کہ کھاوے اپنے بیٹے کی کمائی سے موافق دستور کے

اور اگر مالدار ہو اور بیٹے کے مال مین سے کوئی چیز لیوے تو وہ اوسپر قرض ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ لِلْاَبِ مِنْ مَالِ
اِبْنِهٖ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّحْتَاجَ اِلَيْهِ مِنْ طَعَامٍ اَوْ شَرَابٍ اَوْ كِسْوَةٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین جائز باپ کو
کوئی چیز اپنے بیٹے کے مال مین سے مگر یہ کہ محتاج ہو طرف اوسکے کہانے اور پینے یا کپڑے سے
امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا **بَابُ** مَنْ دَلَّ
عَلٰى خَيْرٍ كَمَنْ فَعَلَهٗ جو کوئی نیکی پر دلالت کرے وہ مانند کرنیوالے نیکی کے ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكَ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ سَاَدُلُّكَ عَلٰى فَتًى مِنْ فِتْيَانِ الْاَنْصَارِ اِنْطَلِقْ فَاِنَّكَ سَتَجِدُهٗ
فِيْ مَقْبَرَةِ بَنِيْ فُلَانٍ يَرْمِيْ مَعَ اَصْحَابٍ لَهٗ فَاِنَّ عِنْدَهٗ بَعِيْرًا سَيَحْمِلُكَ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ حَتّٰى اَتٰى مَقْبَرَةَ بَنِيْ فُلَانٍ
فَوَجَدَهٗ فِيْهَا يَرْمِيْ مَعَ اَصْحَابٍ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ اِنِّيْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم اَسْتَحْمِلُهٗ فَلَمْ اَجِدْ عِنْدَهٗ شَيْئًا فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ
اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَذَكَرَ هٰذَا لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ
فَانْطَلَقَ فَحَمَلَهٗ ثُمَّ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعِيْرٍ فَحَدَّثَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْطَلِقْ
فَاِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ **ترجمہ** علقمہ بن مرثد سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرتؐ کے پاس سواری مانگنے
کو آیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی سواری نہین جسپر مین تجہہ کو سوار کرون ولیکن
مین تجہہ کو ایک جوان انصار کی طرف راہ بتلاتا ہون جا کہ مقرر تو اوسکو بنی فلان کے مقبرے مین پاویگا
کہ وہ اپنے ساتہیون کے ساتہہ تیر مارا کرتا ہے پس تحقیق اوسکے پاس ایک اونٹ ہے کہ وہ تجہکو اوسپر سوار کریگا
سو وہ مرد چلا یہانتک کہ بنے فلان کے مقبرے مین آیا سو اسکو اوسمین پایا اسحال مین کہ وہ اپنے ساتہیو
کے ساتہہ تیر اندازی کرتا تہا سو اس نے اس سے کہا کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری مانگنے کو
آیا تہا سو مینے آپکے پاس کوئی چیز نہ پائی سو اوس نے اسکو اسحال سے خبر کی سو اس نے کہا قسم ہے اس
اللہ پاک کی کہ اوسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین کہ البتہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجہہ سے ذکر کیا

تنہا سوار ہوئے اور اس کے ... پھر چلے اور اسکو اونٹ پر سوار کیا پھر وہ اور ... پیچھے ... اور حضرت ... بیان کی ... حضرت ... اور ... تحقیق ... کر لیا ...

کر نہوت ... **باب** الولیمۃ ولیمہ کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو ...

عن الہیثم قال لما تزوج النبی صلی ... ام سلمۃ رضی اللہ ...

اولم علیہا سویقا وتمرا وقال ان شئت سبعت ... وان ...

محمد یعنی یقیم عندھا سبعا وعند ... سبعا قال ...

وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ہیثم سے روایت ہے ... ام سلمہ ...

کیا تو ولیمہ کیا اوپر ستو اور کھجورے اور فرمایا کہ اگر ...

دن تیرے صاحبون کے پاس رہون امام محمد نے کہا کہ مروی ہے ...

اسکے صاحبون کے پاس بھی سات دن ٹھیرین اور یہی ہے قول ہمارا اور امام ابو حنیفہ ... **باب**

الزھد زہد کا بیان یعنے دنیا مین تھوڑی چیز پر کفایت کرنی **محمد** قال اخبرنا ابو

حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم قال ما شبع ال محمد صلی اللہ علیہ ...

وسلم ثلثۃ ایام متابعۃ من خبز البر حتی فارق محمد صلی اللہ علیہ وسلم

الدنیا وما زالت الدنیا علیھم عسرۃ کدرۃ حتی قبض محمد صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم فلما قبض اقبلت الدنیا علیھم صبا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم

کہا کہ نہین پیٹ بھر کھایا آل محمد نے تین دن پے درپے گیہون کی روٹی سے یہانتک کہ آپ نے دنیا

چھوڑی اور ہمیشہ رہی دنیا اوپر تنگ اور سیاہ یہانتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا

سو جب حضرت کا انتقال ہوا تو متوجہ ہوئی اونپر دنیا بہ کر یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مال

کی بہت کثرت ہوئی اور اصحاب بہت مالدار ہوگئے **باب** الدعوۃ دعوت کا بیان **محمد**

قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا محمد بن قیس ان ابا العوجاء العشار

کان صدیقا لمسروق فکان یدعوہ فیاکل من طعامہ ولیشرب من شرابہ

ولا یسالہ **قال محمد** وبہ ناخذ ولا باس بذلک ما لم یعرف خبیثا بعینہ

وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** محمد بن قیس سے روایت ہے کہ ابا عوجا عشر لینے والا مسروق

کا دوست تھا سو وہ اسکی دعوت کیا کرتا تھا سو مسروق اسکا کھانا کھاتے تھے اور اسکا پانی پیتے تھے اور اسکو پوچھتے نہ تھے کہ یہ وجہ حلال سے ہے یا حرام سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ اسکا کچھ ڈر نہیں ہے جب تک کہ ہو حرام کو نہ پہچانے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ عَلَى الرَّجُلِ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا تَسْاَلْهُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ مَا لَمْ يَسْتَرِبْ شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو کسی مرد کے پاس جاوے تو اوسکا کھانا کھا اور اسکا پانی پی اور اسکے حال نہ پوچھ امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں جب تک کہ کسی چیز کو نہ پہچانے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رح عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ يُقَالُ اِذَا دَخَلْتَ بَيْتَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا تَسْاَلْ عَنْ شَيْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ مَا لَمْ يَسْتَرِبْ شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ کہا جاتا تھا کہ جب تو کسی مسلمان کے گھر میں جاوے تو اسکا کھانا کھا اور اسکا پانی پی اور کسی چیز سے نہ پوچھ امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں جب تک کہ کسی چیز کو نہ پہچانے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا ✝

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ صَنَعَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهٗ فَلَمَّا وُضِعَ الطَّعَامُ تَنَاوَلَ وَتَنَاوَلْنَا مَعَهٗ فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُضْعَةً فَلَاكَهَا فِيْ فِيْهِ طَوِيْلًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَاْكُلَهَا فَاَلْقَاهَا مِنْ فِيْهِ وَاَمْسَكَ عَنِ الطَّعَامِ فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ عَنْ لَحْمِكَ هٰذَا مِنْ اَيْنَ هُوَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَاةٌ كَانَتْ لِصَاحِبٍ لَنَا فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَنَا شَيْءٌ فَنَشْتَرِيْهَا عَجَّلْنَا بِهَا فَذَبَحْنَاهَا فَصَنَعْنَاهَا لَكَ حَتّٰى يَجِيْءَ صَاحِبُهَا فَنُعْطِيَهٗ ثَمَنَهَا فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يَرْفَعَ الطَّعَامَ وَاَنْ يُطْعِمَهُ الْاُسَارٰى قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَوْ كَانَ اللَّحْمُ عَلٰى حَالَةِ الْاَوَّلِ مَا اَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُطْعِمَهُ الْاُسْرٰى وَلٰكِنَّهٗ رَاٰهُ قَدْ خَرَجَ مِنْ مِلْكِ الْاَوَّلِ وَكَرِهَ اَكْلَهٗ لِاَنَّهٗ عِنْدَنَا

لم يضمن قيمته لصاحبه الذي اخذت شاته ومن ضمن شيئا فصار له من وجه غصب فاحب الينا ان يتصدق به ولا ياكله وكذلك بيعه والاساري عندنا اهل السجن المحتاجين وهذا كله قياس قول ابي حنيفة **ترجمہ** عاصم بن کلیب سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا طیار کیا اور آپ کو بلایا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپکے ساتھ کھڑے ہوئے سو جب آپکے آگے کھانا رکھا گیا تو آپنے کھایا اور ہم نے بھی آپکے ساتھ کھایا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوٹی پکڑی اور اسکو دیر تک اپنے منہ میں چبایا سو اسکو نہ کھا سکے سو اوسکو اپنے منہ سے پھینکدیا اور کھانے سے باز رہے اور فرمایا خبر دے مجھکو اپنے اس گوشت سے یہ کہاں سے ہے اس نے عرض کی کہ یا حضرت ہمارے ایک ساتھی کی بکری تھی اور ہمارے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ اوسکو خریدیں تو ہمنے اوسکے ساتھ جلدی کی اور وہ بکری ذبح کرکے آپکے لیئے طیار کی یہانتک کہ اوسکا مالک آوے سو ہم اوسکو اسکا مول دیں گے سو حکم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھانا اوٹھایا جاوے اور قیدیونکو کھلایا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور اگر گوشت اپنے پہلے حال پر ہوتا یعنے حرام ہوتا تو نہ حکم کرتے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ساتھہ کھلانے اوسکے قیدیوں کو ولیکن آپنے دیکھا کہ وہ پہلے کے ملک سے نکل گیا اور اسکا کھانا مکروہ رکھا اسواسطے کہ ہمارے نزدیک نہیں ضامن ہوتا قیمت کا واسطے ساتھی کے جسکی بکری لی گئی اور جو کسی چیز کا ضامن ہو پس ہوگئی وہ چیز اوسکی لیے ایک وجہ سے غصب سے بہتر ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اوسکو خیرات کر ڈالے اور اسکو کھاوے نہیں اور اسیطرح نفع اسکا اور قیدی ہمارے نزدیک قیدخانے میں رہنے والے ہیں جو محتاج ہیں اور یہ سب قیاس امام ابوحنیفہ کا ہے

باب جوائز العمال

تحصیلداروں کے ہدیوں کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه خرج الى زهير بن عبد الله الازدي وكان عاملا على حلوان فطلب جائزته هو ونفر لهمداني فاجازهما **قال محمد** وبه ناخذ ما لم يعرف شيئا حراما بعينه وهو قول ابي حنيفة رحمه **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم زہیر بن عبداللہ کیطرف نکلا اور وہ حلوان پر عامل تھا سو اوسکی دعوت طلب کی ابراہیم اور ایک ہمدانی نے سو دونوں نے اوسکو جائز رکھا امام محمد نے کہا کہ جب تک حرام کو

ہو سو نہ پہچانے تو اوسکا کھانا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ
بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ رَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيَّ اَتَى وَالِيًا وَهُوَ عَلَى حُلْوَانَ فَطَلَبَ جَائِزَتَهُ
فَاَجَازَهُ **ترجمہ** علاء بن زہیر سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا کہ وہ نخعی والی پاس آیا اور وہ
حلوان پر حاکم تھا سو اس نے اوسکی دعوت طلب کی پس اوس نے اوسکو جائزہ کہا **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَاْسَ بِجَوَائِزِ الْاَعْمَالِ قَالَ قُلْتُ فَاِذَا كَانَ
الْعَاشِرُ اَوْ مِثْلُهُ قَالَ اِذَا كَانَ مَا يُعْطِيْكَ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا غَصَبَهُ بِعَيْنِهِ مُسْلِمًا اَوْ مُعَاهِدًا
فَاقْبَلْ **ترجمہ** حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے حاکموں کے ہدیوں کا میں نے کہا کہ جب عشر
لینے والا یا مثل اسکے ہو کہا کہ جب تجھکو ایسی چیز دے کہ ہو بہو اوسکو نہ چھینا ہو مسلمان ہو یا ذمی
تو قبول کر **بَابُ** الرِّفْقِ وَالْخُرْقِ نرمی کرنے اور سختی کرنیکا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عَائِذٍ عَنْ مُجَاهِدٍ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ نَظَرَ النَّاسُ اِلَى خَلْقِ الرِّفْقِ لَمْ يَرَوْا مِمَّا خَلَقَ اللّٰهُ مَخْلُوْقًا اَحْسَنَ مِنْهُ
وَلَوْ نَظَرُوْا اِلَى الْخَلْقِ الْخُرْقِ لَمْ يَرَوْا مِمَّا خَلَقَ اللّٰهُ مَخْلُوْقًا اَقْبَحَ مِنْهُ **ترجمہ** مجاہد سے روایت
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ نرمی کی پیدایش کی طرف نظر کرتے تو خدا تعالی کی
تمام مخلوق میں اس سے بہتر کوئی چیز نہ دیکھتے اور اگر سختی کی پیدایش کو دیکھتے تو خدا کی تمام مخلوق میں
اس سے بدتر کوئی چیز نہ دیکھتے **ف** یعنے نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہے اور سختی اور بد مزاجی بگاڑتی
ہے **بَابُ** الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْاِكْتِوَاءِ نظر سے منتر پڑھنا اور داغنا **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اكْتَوٰى وَاحِدَةً مِنَ الْحَيَّةِ
وَاسْتَرْقٰى مِنَ الْحُمَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ**
نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر کی بار نے داغا اور زہر سے منتر پڑھا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور
اسکا کچھ ڈر نہیں اور یہی ہو قول امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ
اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ رض اَتَتِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَكَانَا ابْنَيْنِ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَابْنٌ مِنْ جَعْفَرٍ رض فَقَالَتْ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَتَعْرِفُ عَلَى اَشْكَى اَخْشَى الْعَيْنَ اَفَاَرْقِيْهِمَا قَالَ نَعَمْ فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ

يَسْبِقُ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا كَانَ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ أَوْ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ اسماء بنت عمیس کی بیٹی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اسکے لیے ایک بیٹا ابی بکر سے تھا اور ایک بیٹا جعفر سے سو اون سے کہا کہ یا حضرت میں آپکے دونون بھیجون پر نظر سے ڈرتی ہون کہ انکو نظر لگ جاوے کیا میں اونپر منتر پڑھوں اور جھاڑ پھونک کروں فرمایا ہاں اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی یعنے فرضاً تو اوس سے آنکھ سبقت کرتی یعنے تاثیر نظر کی حق ہے اور سحر کیطرح آدمی وغیرہ میں اثر کرتی ہے **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ منتر پڑھنا درست ہے جبکہ اللہ پاک کے ذکر سے ہو یا قرآن سے ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **ف** جس منتر میں شرک کا مضمون نہ ہو اسکا پڑھنا درست ہے اور جسمین شرک کا مضمون ہو وہ حرام اور کفر سے ہے

بَابُ نَفَقَةِ اللَّقِيْطِ پڑی چیز کے خرچ کر کا بیان

یعنے اگر کوئی پڑی ہوئی چیز پاوے جیسے کوئی لاوارث لڑکا ہو تو اوسکے خرچ کا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا أَنْفَقْتَ عَلَى اللَّقِيْطِ تُرِيْدُ بِهِ اللّٰهَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَمَا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِ تُرِيْدُ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ عَلَيْهِ فَهُوَ لَكَ عَلَيْهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** هٰذَا كُلُّهُ تَطَوُّعٌ وَلَا تَرْجِعُ عَلَى اللَّقِيْطِ بِشَيْءٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ تو پڑے ہوئے بچے پر خرچ کرے جس سے کہ تو خدا کی رضامندی چاہتا ہو تو اوسپر کوئی چیز واجب نہیں اور جو چیز تو اوسپر خرچ کرے اس ارادے سے کہ وہ اسپر قرض ہو تو وہ تیرا اوسپر قرض ہوگا **امام محمد** نے کہا کہ یہ سب نفل ہے خواہ نہ خرچ کرے یا بطور قرض کے اور نہ رجوع کرے لقیط پر ساتھ کسی چیز کے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

بَابُ جُعْلِ الْآبِقِ

بھاگنے والیکی اجرت کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو أَوْ ابْنِ عَمْرٍو شَكَّ مُحَمَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض أَنَّهُ جَعَلَ جُعْلَ الْآبِقِ إِذَا أَصَابَهُ خَارِجًا مِنَ الْمِصْرِ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے کہ گردانا اونہوں نے جعل بھاگنے والے کو جبکہ پاوے اوسکو باہر شہر سے چالیس درہم **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فِي جُعْلِ الْآبِقِ أَيْضًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا كَانَ الْمَوْضِعُ الَّذِي أَصَابَهُ فِيْهِ مَسِيْرَةَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا فَجُعْلُهُ أَرْبَعِيْنَ

وَاِذَا كَانَ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ اُعْطِيَ لَهٗ عَلٰى قَدْرِ الشَّيْءِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ اسکا ترجمہ دیچکا ہو اور گذرا امام محمد نے کہا کہ جب اسکو ایسی جگہہ میں پاوے کہ وہ تین دن کی مسافت ہو یا زیادہ تو اسمیں چالیس درہم ہیں اور اگر اس سے کم ہو تو اجرت ٹھہرائے جاوے اوسکی موافق مسافت کے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا ف یعنے اگر کسیکا غلام بھاگ جاوے اور کوئی آدمی اسکو پکڑ لاوے تین دن کی مسافت سے تو اوسکی اجرت چالیس درہم ہیں اور اگر اس سے کم ہو تو اوسی حساب سے اجرت دیجاوے

باب مَنْ اَصَابَ لُقْطَةً ثُمَّ فِيْهَا جو پڑی ہوئی چیز پاوے وہ اسکو مشہور کرے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ فِي اللُّقْطَةِ يُعَرِّفُهَا حَوْلًا فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا تَصَدَّقَ بِهَا اَوْ بَاعَهَا وَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا غَيْرَ اَنَّ صَاحِبَهَا بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ ضَمَّنَهٗ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ اونہوں نے فرمایا پڑی ہوئی چیز کے حق میں کہ مشہور کرے اسکو ایک برس پھر اگر اسکا مالک آوے تو اوسکو دیوے ورنہ اسکو خیرات کردے یا بیچڈالے اور اسکی قیمت خیرات کردے لیکن اسکے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس سے بدلا لیوے اور اگر چاہے تو چھوڑ دیوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِي اللُّقْطَةِ يَتَصَدَّقُ بِهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَكْلِهَا فَاِنْ كُنْتَ مُحْتَاجًا فَاَكَلْتَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا پڑی ہوئی چیز کے حق میں کہ صدقہ کرے اوسکو بہتر ہے میرے نزدیک اوس کے کہانے سے پس اگر تو محتاج ہو کہاوے تو کچھ ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب الْوَشْمِ وَالصِّلَةِ فِي الشَّعْرِ وَاَخْذِ الشَّعْرِ مِنَ الْوَجْهِ وَالْمُحَلِّلِ بدن گودنے اور اپنے بال میں غیر کے بال ملانے اور مونہہ سے بال لینے اور حلالہ کرانے والی کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالْمُحَلِّلُ وَالْمُحَلَّلُ لَهٗ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ قَالَ مُحَمَّدٌ اَمَّا الْوَاصِلَةُ فَالَّتِيْ تَصِلُ شَعْرًا اِلٰى شَعْرِهَا فَهٰذَا اَمْرٌ مَكْرُوْهٌ عِنْدَنَا وَلَا بَاْسَ بِهٖ اِذَا كَانَ صُوْفًا فَاَمَّا الْمُحَلِّلُ وَالْمُحَلَّلُ لَهٗ فَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا فَيَسْاَلُ رَجُلًا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا لِيُحِلَّهَا لَهٗ فَهٰذَا لَا يَنْبَغِيْ لِلسَّائِلِ وَلَا لِلْمَسْئُوْلِ اَنْ يَفْعَلَاهُ وَالْوَاشِمَةُ الَّتِيْ تَشِمُ الْكَفَّيْنِ وَالرُّكْبَ

فهذا لا ينبغي ان يفعل ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ لعنت کی گئی وہ عورت جو دوسری عورت کے بالوں میں بال جوڑتی ہے وہ عورت جو اپنے بالوں سے اور بال جوڑا دے اور لعنت کیا گیا حلالہ نکاح لینے والا اور جسکے لیئے حلالہ نکالا گیا اور وہ عورت جو دوسرے کا بدن گودے اور اسمیں نیل بھرے اور اس عورت پر جو اپنا بدن گدا دے امام محمد نے کہا کہ واصلہ تو وہ عورت ہے کہ دوسری عورت کے بال میں بال جوڑتی ہے اور یہ مکروہ ہے نزدیک ہمارے اور اگر اون کو ملا دے تو اسکا کچھ ڈر نہیں اور محلل اور محلل لہ کا یہ بیان ہے کہ ایک مرد اپنی عورت کو تین طلاقیں دیوے پھر چاہے کہ اوسکو کسی دوسرے مرد سے نکاح کر دے تا کہ وہ اوسکو اوسکے لیئے حلال کر دے پس یہ لائق نہیں ہے واسطے سائل کے اور نہ واسطے مسئول کے کہ یہ کام کریں اور واشمہ وہ عورت ہے کہ اپنی دونو ہتھیلیاں اور اپنا منہ گودے اور اسمیں نیل بھرے یہ بھی کرنا لائق نہیں **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا الهيثم عن ام ثور عن ابن عباس رضي الله عنهما قال لا باس بالوصل في الراس اذا كان صوفا **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ام ثور سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر سر کے بالوں میں اون جوڑے تو اسکا کچھ ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

باب حف الشعر من الوجه يقال حفت المراة وجهها اي اخذت عنه الشعر منہ سے بال لینے کا بیان کہا جاتا ہے کہ عورت نے اپنے منہ کو حف کیا جبکہ اوس سے بال لیوے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن عائشة ام المؤمنين رضي الله تعالى عنها ان امراة سالتها احف وجهي فقالت اميطي عنك الاذى ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا میں اپنے منہ سے بال لوں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ دور کر اوس سے ایذا کو یعنے منہ سے بال لینا درست ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا زياد بن علاقة عن عمرو بن ميمون عن عائشة رضي الله عنها ان امراة سالتها احف وجهي فقالت اميطي عنك الاذى قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ میں اپنے منہ سے بال لوں اوس نے کہا دور کر

اس سے ابدا کو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ کَانَ یَکْرَہُ اَنْ تُوْسَمَ الدَّابَّۃُ فِیْ وَجْهِهَا
اَیْ یُضْرَبُ الْوَجْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ مکروہ کہتے
تھے وہ یہ کہ داغ دیا جاوے چارپایہ کے منہ میں یعنے اوسکے منہ کو مارا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّهٗ کَانَ
یَقْبِضُ عَلٰی لِحْیَتِهٖ ثُمَّ یَقُصُّ مَا تَحْتَ الْقَبْضَۃِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ
حَنِیْفَۃَ ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما قبضہ کرتے اپنی داڑھی پر یعنے اسکو
مٹھی میں لیتے پھر کاٹتے وہ چیز کہ زیادہ ہوتی مٹھی سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **بَابُ الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ وَالْوَسْمَۃِ** مہندی اور
وسمہ سے خضاب کرنے کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ رح قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَتْنَا اُمُّ سَلَمَۃَ زَوْجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمُشَاقَۃٍ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبَۃً بِالْحِنَّاءِ ترجمہ عثمان بن عبد اللہ سے روایت ہے
کہ لائی ہمارے پاس ام سلمہ بی بی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جوٹ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بال مبارک کا رنگا ہوا مہندی سے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ
قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْخِضَابِ بِالْوَسْمَۃِ قَالَ بَقْلَۃٌ طَیِّبَۃٌ وَلَمْ یَرَ بِذٰلِکَ بَاْسًا قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے وسمہ کے خضاب کا
حکم پوچھا اونہوں نے کہا کہ پاک درخت ہے اور اسکا کچھ ڈر نہ دیکھا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی
قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُجَیَّۃَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ الدُّؤَلِیِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسَنُ مَا غَیَّرْتُمْ بِهِ الشَّعْرَ الْحِنَّاءُ وَالْکَتَمُ ترجمہ
ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر ہے اوس چیز کے کہ تغیر کرو
تم ساتھ اوسکے بال مہندی اور کتم ہے یعنے مہندی اور وسمے کو ملا کر اس سے خضاب کرے مُحَمَّدٌ
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَیْسٍ قَالَ اَتَی بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ رض

حدیث میں ... حکم عام ہے اور سنت کی اور ویسے جدا گانہ خضاب کرے یا ملا کر کرے ۱۲ غلام حیدر عفی عنہ

فَنَظَرْتُ اِلَی لِحْیَتِہٖ وَرَأْسِہٖ قَدْ فُضِلَتْ مِنَ الْوَسْمَۃِ ترجمہ محمد بن قیس سے روایت ہو کہ لایا گیا سر مبارک حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا سو میں نے اونکی داڑھی اور سر کیطرف نظر کی کہ رنگی ہوئی تھی وسمہ سے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی لِحْیَتِہٖ اَبِیْ قُحَافَۃَ کَاَنَّھَا ضَرَامُ عَرْفَجٍ یَعْنِیْ مِنْ شِدَّۃِ الْحُمْرَۃِ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف داڑھی ابی قحافہ کی گویا کہ وہ سمنی سرت ہے یعنی نہایت سرخی سے باب شُرْبِ الدَّوَاءِ وَاَلْبَانِ الْبَقَرِ وَالْاِکْتِوَاءِ دوا اور گائے کا دودھ پینے کا بیان اور داغدینا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا قَیْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِہَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمْ یَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَہٗ دَوَاءً اِلَّا السَّامَ وَالْھَرَمَ فَعَلَیْکُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّھَا تَخْلِطُ مِنْ کُلِّ الشَّجَرِ ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہو کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تحقیق خداتعالیٰ نے نہیں رکھی کوئی بیماری مگر کہ اوسکے لیئے دوا رکھی مگر موت اور بڑھاپا سو لازم پکڑو تم دودھ گائے کا کہ وہ ہر درخت سے مخلوط ہوتا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ النَّجْمُ رُفِعَتِ الْعَاھَۃُ عَنْ اَھْلِ کُلِّ بَلَدٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ستارہ چڑھتا ہے تو ہر شہر سے آفت اوٹھائی جاتی ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّ خَبَّابَ بْنَ الْاَرَتِّ کَوٰی عَبْدَ اللّٰہِ اِبْنَہٗ عَنِ الْعُذْرَۃِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو کہ خباب نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو داغا عذرہ سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا باب تَقْیِیْدِ الْعِلْمِ علم کے لکھنے کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّہٗ کَانَ یَکْرَہُ الْکُتُبَ ثُمَّ حَسَّنَھَا قَالَ حَمَّادٌ وَرَاَیْتُ اِبْرَاھِیْمَ یَکْتُبُھَا بَعْدَہٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو کہ وہ لکھنے کو مکروہ رکھتے تھے پھر اوسکو اچھا جانا حماد نے کہا کہ میں نے

ابراہیم کو دیکھا کہ بعد اوسکے کتابین لکھتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** الذِّمِّي يُسَلِّمُ عَلَى الْمُسْلِمِ يُرَدُّ السَّلَامُ اگر عہد والا کافر مسلمان کو
سلام کہے تو اوسکو سلام کا جواب ہوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ
عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ صَحِبَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يُفَارِقَهُ
قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ **مُحَمَّدٌ** نَكْرَهُ اَنْ يَبْدَأَ الْمُسْلِمُ الْمُشْرِكَ
بِالسَّلَامِ وَلَا بَأْسَ بِالرَّدِّ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک ذمی مرد
کی صحبت کی سو جب اوس سے جدا ہونے کا ارادہ کیا تو کہا کہ السلام علیک ابن مسعود نے کہا وعلیک
السلام امام محمد نے کہا کہ مکروہ ہے یہ کہ ابتدا کرے مسلمان کافر کو سلام کے اور اسکو سلام کا جواب
دینے کا کچھ ڈر نہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا **بَابُ** لَيْلَةِ الْقَدْرِ شب قدر کا
بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ
حُبَيْشٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَذٰلِكَ
اَنَّ الشَّمْسَ تُصْبِحُ صَبِيْحَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ كَاَنَّهَا طَسْتٌ تَرَقْرَقُ **ترجمہ** زر
بن حبیش سے روایت ہو کہ ابی بن کعب نے کہا کہ شب قدر کی رات ستائیسوین رات ہو اور ہر مقرر سورج
چڑہتا ہے اوسدن کی صبح کو اسطرح سے کہ اوسکو کچھ روشنی نہین ہوتی جیسے کہ وہ طشت ہو گہومتا
بَابُ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ رِدَاءَهُ وَارْحَمُوا الضَّعِيْفَيْنِ الْمَرْاَةَ وَالصَّبِيَّ جو
نیک عمل کرے تو خدا اوسکو اپنی چادر پہناویگا اور رحم کرو دو ضعیفون پر یعنے عورت اور لڑکے پر **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رح عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَسِرُّوْا مَا شِئْتُمْ وَاَعْلِنُوْا
مَا شِئْتُمْ مَا مِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ شَيْئًا اِلَّا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى رِدَاءَهُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز چاہو پوشیدہ کرو اور جو چاہو ظاہر کرو اور نہین کوئی بندہ کہ کوئی ڈہانکے
مگر کہ خدا تعالے اوسکو اپنی چادر پہناویگا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ثم
حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِرْحَمُوا الضَّعِيْفَيْنِ الْمَرْاَةَ
وَالصَّبِيَّ **ترجمہ** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کرو دو ضعیفون پر عورت اور لڑکے پر **بَابُ**
الْاِمَارَةِ وَمَنِ اسْتَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً عَمِلَ بِهَا مَنْ بَعْدَهُ سرداری کا بیان **مُحَمَّدٌ**

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ يُؤْجَرُ فِيْهِمُ الْمَيِّتُ بَعْدَ مَوْتِهٖ وَلَدٌ يَدْعُوْ لَهٗ بَعْدَ مَوْتِهٖ فَهُوَ يُؤْجَرُ فِيْ دُعَائِهٖ وَرَجُلٌ عَلَّمَ عِلْمًا يُعْمَلُ بِهٖ وَيُعَلِّمُهُ النَّاسَ فَهُوَ يُؤْجَرُ عَلٰى مَا عُمِلَ بِهٖ اَوْ عُلِّمَ وَرَجُلٌ تَرَكَ اَجْرَ صَدَقَةٍ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ تین چیزیں ہیں جن میں مردے کو مرنے کے بعد ثواب دیا جاتا ہے ایک تو لڑکا ہے کہ اوسکے مرنے کے بعد اوسکے لیے دعا کرے پس وہ ثواب دیا جاتا ہے اوسکی دعا میں اور دوسرا وہ مرد ہے کہ علم سکھاوے اور اوسکے ساتھ عمل کیا جاوے اور لوگوں کو سکھاوے پس وہ ثواب دیا جاتا ہے اسپر کہ عمل کرے ساتھ اسکے یا سکھاوے اور تیسرا وہ مرد ہے کہ زمین خیرات کر جاوے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رح عَنْ اَبِیْ غَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَا اَبَاذَرٍّ اِنَّ الْاِمَارَةَ اَمَانَةٌ وَهِیَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْیٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا ثُمَّ اَدَّى الَّذِیْ عَلَيْهِ فِيْهَا وَاَنّٰى لَهٗ ذٰلِكَ يَا اَبَاذَرٍّ ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر سرداری امانت ہے اور وہ قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی ہے مگر جو کہ لے اوسکو ساتھ حق اوسکے کے پھر ادا کیوے جو اس میں اوسپر آتا ہو اور یہ اسکو کہاں سے ہو سکتا ہے اے ابوذر یعنے اسکا حق ادا نہیں کر سکتا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رح عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْكَلَامِ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ بلا موکل ہے ساتھ کلام کے یعنے جو خرابی پیدا ہوتی ہے کلام سے پیدا ہوتی ہے اگر آدمی چپ رہے تو نجات پاوے واللہ اعلم بالصواب

الحمد للہ کہ کتاب فیض الستار فی شرح کتاب الآثار تصنیف امام محمد بن حسن شیبانی جو شاگرد رشید امام اعظم ابوحنیفہ ہیں احقر عباد اللہ الصمد عبد العزیز محمد عبد الرشید علی محمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور کے اہتمام سے مطبع گلزار محمدی لاہور میں نہایت صحت اور عمدگی سے [illegible]ھ میں زیور طبع سے مزین ہو کر مطبوع طبائع خاص و عام ہوئی اللہ تعالی تمام مسلمانوں کو اس سے فائدہ پہنچاوے اور اسپر عمل کرنیکی توفیق عطا فرماوے آمین